

بنیادی انحراف

Basic Drift

پروفیسر احمد رفیق اختر

بنیادی انحراف

پروفیسر احمد رفیق اختر

تالیف: سید انجم محمود گیلانی

سنگِ میلِ پہلی کیشنز، لاہور

انتساب

اس تجسس کے نام جس کی بالآخر منزل خدا کی شناخت ہے۔

پیش لفظ

2011ء کے سالانہ تعلیمی اجلاس کی تیاریاں اپنے عروج پہ

تھیں کہ جنوری کے سواخر میں ایک تخیل بستہ صبح کے
دھندلکوں میں سے جب سورج نمودار ہوا تو چند ہی لمحات میں علم کا
سورج بھی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ میرے سامنے جلوہ افروز
تھا۔ پروفیسر احمد رفیق اختر مجھ سے آئندہ سالانہ اجلاس کے موضوع
پر گفتگو کر رہے تھے اور میں ہمہ تن گوش تھا۔ کم ہی ایسا ہوتا ہے کہ تنہائی
میں ان سے ملاقات ہو مگر یہ وہ خوش نصیب لمحات تھے کہ جس میں وہ
پورے انہماک اور روانی کے ساتھ "بنیادی انحراف" کے بارے
میں اپنا تصور بیان کر رہے تھے اور میں ان کے خیالات اور تصورات
کی گہرائی اور گیرائی کو جانچنے اور ماپنے کی کوشش میں حیرت کے
سمندر میں ڈبکیاں کھا رہا تھا۔ یہ ایک ایسا موضوع تھا کہ جس میں
انہیں ساری مسلم تاریخ کو دو گھنٹے کے لیکچر میں سمونا تھا اور اپنا تجربہ

پیش کرتے ہوئے بتانا تھا کہ تاریخ کے کن دورا ہوں پر مسلمانوں نے اپنے بنیادی فلسفہء حیات سے انحراف کا ارتکاب کیا۔

محمد رسول ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہترین زمانہ میرا ہے پھر میرے اصحاب کا اور پھر میرے اصحاب کے اصحاب کا (ثم الذین یلوٰنہم) سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر کیا ہوا؟ دراصل تاریخ کے اسی موڑ پر اسلامی تاریخ نے بھی کروٹ لی اور مسلمان انحراف کا شکار ہو گئے۔ کیا وجہ تھی کہ وہ "کلاس" جو ساری کی ساری خدا شناس تھی ختم ہو گئی اور اب صرف افراد باقی رہ گئے جو خدا شناس کہلائے جاسکتے تھے (قلیل من الآخرین)۔

معتزلہ کے دور میں ابتدائی اور بنیادی انحراف آیا اور ایک Sudden flop کے طور پر اسلام کے اندر شکست و ریخت کا منظر محسوس ہونے لگا۔ یہی وہ وقت تھا کہ عجیب و غریب فلسفیانہ موشگافیوں کے ذریعے اسلام کی بنیادیں ہلانے کی کوشش کی گئی۔ واصل بن عطاء نے اس تحریک کا آغاز کیا۔ معتزلہ کا ایک عقیدہ یہ تھا کہ ایمان کی الگ حیثیت ضرور ہے لیکن اعمال بھی لازمی ہیں اور یہ کہ مذہبی عقائد کی عقلی توجہ یہ اور تاویل لازمی ہے۔

حادث اور قدیم کی بحث چھیڑتے ہوئے خلقِ قرآن کا مسئلہ اٹھایا۔
 معتزلہ اپنے عقائد کو تسلیم کرانے کے لیے طاقت کا استعمال بھی جائز
 سمجھتے تھے جس کی بدترین مثال امام احمد بن حنبل پر شدید تشدد کی
 صورت میں سامنے بھی آئی۔ باآخر یہی اکراہ فی الدین دیگر
 اسباب کے ہمراہ معتزلہ کے زوال کا باعث بنا۔ اسی رد عمل میں
 ابوالحسن الاشعری جیسے لوگ سامنے آئے جنہیں خواب میں نبی کریم
 ﷺ کی زیارت ہوئی اور انہیں اسلامی عقائد کے دفاع کا حکم دیا
 گیا۔ خلافت سے ملوکیت کے سفر کے دوران قرآن کی
 Validity کو چیلنج کیا گیا۔ لفظی تحریف تو ممکن نہ تھی کہ خدا نے
 قرآن کی حفاظت کا خود ذمہ اٹھا رکھا تھا مگر معنوی تحریف شروع کر دی
 گئی۔ معانی اور تفاسیر میں اپنی مرضی کے مباحث چھیڑ کر بنیادی
 پیغام کو pollute کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس وقت کا عرب
 Temper فلاسفہ یونان سے متاثر تھا۔ اس دور میں قرآنی
 تفاسیر کے دو مزاج نظر آتے ہیں۔ ایک وہ جو کہ Too
 liberal تھیں اور دوسری Too rigid تھی۔ دونوں ہی بنیادی
 پیغام سے دور۔ قرآن کو بحیثیت Ultimate truth پیش کرنے

کی بجائے viable truth کے طور پر پیش کیا گیا۔ اسی چیز نے قرآن کے حوالے سے کم علمی کا عنصر پیدا کیا جو آہستہ آہستہ قرآن کے صحیح فہم میں بنیادی رکاوٹ بن گیا اور بالآخر قرآن کی decorative سٹیج پر منہج ہوا۔ ایک اور نتیجہ گروہ بندی اور فرقہ پرستی کی مذموم شکل میں نکلا۔ ہر فرقے نے قرآن کی اپنی اپنی تاویلات گھڑ لیں اور اقبال کے الفاظ "خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں" کے مصداق قرآن کے بنیادی پیغام کو نقصان پہنچانا شروع کر دیا گیا۔

پروفیسر احمد رفیق اختر نے میری طرف دیکھا تو میں تاریخ کے گنجلک راستوں میں کہیں کھو چکا تھا۔ کہنے لگے کہ دوسری طرف مغرب نے تمام پابندیاں توڑ کر ایک اخلاقی معاشرے کی بنیاد رکھ دی اور مجموعی زندگی میں مذہب کا مکمل خاتمہ کرتے ہوئے بھرپور Denial میں چلا گیا۔ انفاق تصور نے مسلمانوں کو قرآن سے دور کیا اور انکار یا Denial نے مغرب کو مضبوط کر دیا۔ کراہت منافقت پر بھاری ہوتا ہے۔

"بنیادی انحراف" پروفیسر احمد رفیق اختر کے بہترین اور

تاریخی لیکچرز میں سے چوٹی کا لیکچر ہے جو علم کے متلاشیوں کی پیاس ضرور بجھائے گا اور ایک عرصے تک اسلامی تاریخ کے عروج و زوال کو سمجھنے میں بنیادی کردار ادا کرے گا۔

"عقل اور عشق" بھی ایک کمال کی بحث ہے جس کے متعلق چیتے ہوئے سوالوں کا جواب پروفیسر صاحب کے اس لیکچر میں پنہاں ہے۔ جو لوگ عشق کے حوالے سے جذباتی Commitment رکھتے ہیں انہیں شاید یہ لیکچر پڑھ کر مایوسی بھی ہو کہ پروفیسر صاحب کے نزدیک عقل ایک درجہ، اولیٰ رکھتی ہے۔ ایک اور لیکچر اس کتاب میں مذہب کے مددگار یا رکاوٹ ہونے کے بارے میں ہے جو انتہائی دلچسپ اور مفید ہے اور پھر آخر میں برطانیہ میں منعقدہ سوال و جواب کی نشست تو دریا کو کوزے میں بند کرنے کا اہتمام ہے۔

بالعموم یہ کتاب ایک انتہائی اعلیٰ علمی کاوش ہے اور اس کی تیاری اور غرق ریزی میں برادر م شبیر احمد چوہدری، انجم گیلانی اور ان کی ٹیم "علامات" کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہے۔ اللہ کرے کہ یہ کاوش صاحب کتاب سے لے کر ان کے تمام تلامذہ کے لیے توشہء آخرت بن جائے۔ آمین۔

خاکسار

اسرار احمد کسانہ

30 جنوری 2012

اسلام آباد

بنیادی انحراف دین اور سیاست کے تناظر میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُلْكَ لِّدِيْ صَلٰتِيْ وَ اَخْرِجْنِيْ مَعْرَجِ صَلٰتِيْ وَ اجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ
سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلٰى
الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

خواتین و حضرات! بہت مدتوں سے ہم مذہب کے بارے میں اس کے مقاصد کے بارے میں کچھ نہ ان و سرگرواں پھر تے ہیں۔ بہت سارے لوگ مجموعی طور پر جو کچھ بھی انہیں اپنی وراثت میں ملا اپنے انداز سے ملا اپنی تعلیمات سے ملا ان پر مطمئن ہو کے اپنی ساری زندگی گزار دیتے ہیں۔ مگر ہر ایک انسٹیٹیوشن کا اور اس زمین پر مذہب کا ایک بنیادی مقصد بھی طے تھا۔ بڑے دنوں کی بات ہے جب سائنس دانوں نے تحقیق و جستجو میں قدم رکھا اور آیات قرآنی کی تفسیر ہونی شروع ہو گئیں۔ یوں تو تفسیر بے شمار لکھی گئیں۔ ہر طبقہ خیال نے قرآن کی تفسیر لکھیں۔ مگر شاید ان میں وہ پہلو نہ تھا کہ جو رفتہ رفتہ زمان و مکان کے تغیرات سے اور سائنس کی علم و علم کی ترقی نے وہ جو ایک کھرا ہوا Idealism تھا، تصورات کا بڑھکراؤ تھا اس کو کچھ حدود

میں اصولوں میں Limits میں قید کرنا شروع کر دیا۔ شاید سائنس اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے کہ ہمارے سراب تخیل کو جو حقیقت میں تخلیق کرتی ہے۔ سائنس واقعی خوفناک چیز نہیں تھیں کہ ان کو مذہب کا حریف سمجھ لیا جاتا۔ ایک بات نہ روتھی کہ ہمارے وہ تمام خیالات جن پہ ہمارے پاس کوئی تصدیق کا پہلو نہیں تھا حقائق کی نظر نہیں تھی کوئی معروضی گرفت نہیں تھی ان حالات و واقعات پر سائنس نے ہمیں آگاہی دی۔ میں سائنس کو Finality قرار نہیں دے رہا۔ مگر انہوں نے ان بے شمار بکھرے ہوئے خیالات کو ایک معروضی شکل دے دی، عقیدہ کیا، اور ان کی Authenticity اتنی بڑھ گئی کہ آج ہم ویش پر شخص سائنس کو اوپ سے اعلیٰ قرار دے کر ان کا جہ پا بھی کرتا ہے اور ان سے مطلوب بھی ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ مذہبی قور بھی سائنس سے مغلوب ہو گئی۔
 خواتین و حضرات! ہمارا یہ تصور کہ مذہب دنیا میں کسی معاشرے کی تخلیق کے لیے آیا ایسا لگتا نہیں ہے۔ مذہب شروع سے انسان کو گائیڈ کرتا رہا اور ملتیں کرتا رہا۔ اس کے اور انسان کے بائین ہمیشہ ایک واسطہ رہا۔ تہائی کی بات ہے جب ڈاکٹر سمندر یہ کہے کہ Homo Sapien is Homo religious کہ ابتدائی انسان مذہبی انسان ہے۔ ہم سوچتے ہیں کہ اس جنگلی، وحشی، متمدن، یہ صحیح شام شکار کرنے والا انسان جو اپنی زندگی کے حقائق کے لیے ہر ممکن وحشت تک جاسکتا تھا وہ مذہبی کیسے ہو گیا؟ چونکہ ہم اس وجہ Qualified نہیں تھے اس لئے ہمیں ان آثار و شواہد پہ اعتبار کرنا پڑا جو سائنس نے ہمیں مہیا کیے۔ علم مزیات نے ہمیں Provide کئے، Fossils کی مدد کی نے ہمیں Provide کئے۔ اور ہم اس نتیجے پہ اب Finally پہنچے، یہ منظر علیہ تمام Anthropologists کا Rule confirmed ہے کہ Homosapien was homo religious مگر خواتین و حضرات! بات کچھ اس بھی آگے گئی۔ جب اس سے آگے گئی تو بات قرآن کی تصدیق پر آگئی۔ اللہ نے قرآن میں کہا کہ شروع میں سب موحد تھے۔ بعد میں انہوں نے بت پرستی شروع کی۔ بعد میں انہوں نے اپنے خوف اپنے آسیب کو مجسم کرنا شروع کیا۔ یہ بعد کی بات ہے کہ کائی اور ڈوگما یا Mount Greek کے چہ یا سات دیوتاؤں کی Hierarchy شروع ہوئی۔ یا ہندوستان کے لاتعداد اور

کروڑوں دیوتاؤں کی زندگیاں شروع ہوئیں۔ پہلے کیا تھا؟ اس کے اوپر میں آپ کو ایک بہت
 بڑے سائنس دان ایک Anthropologist کی Opinion نہ ورشناؤں گا۔ یہ جہان کن
 حد تک جہان کن حد تک قرآن کی تفسیر ہے۔ پروفیسر میکس مارٹر (University of
 California) نے یہ یاد رکھیے کہ اس پروفیسر (میکس مارٹر) یا دیگر ایسے لوگوں کے اقوال پہ
 ہماری Dependence نہیں ہے۔ مگر بعض اوقات جب سائنس کسی قرآن کی آیت سے جا
 ملتی ہیں تو لگتا ہے کہ Chapter ختم ہو گیا۔ لگتا ہے کہ یہ آخری اور Final بات ہے۔ اسی طرح
 جب ہمیں اللہ سے یہ معلوم ہوا کہ کائنات چل رہی ہے تو تین ہزار سال کے بعد جب سائنس
 دانوں نے کشف کر لیا کہ Everything is moving in universe تو بات ختم ہو
 گئی۔ اور قرآن اور سائنس ایک نتیجے پہ پہنچ گئے۔ سائنس ابھی بھی کسی بھی الہامی ورژن پر غالب
 نہیں آتیں۔ وہ اس وقت تک Uncertain رہتی ہیں جب تک کہ ایک Finality of
 faith کے ساتھ اس کے ان کا اتحاد نہیں ہو جاتا۔ بد قسمتی سے سائنس دانوں نے اپنے عزم میں اپنی
 Researches کے مارٹر میں چوری کی چوری Theology کو رد کر دیا۔ اور
 تمام Theology کی چند ایک کتابوں کی وجہ سے جن میں تحریفیں ہو چکی تھیں۔ اس کی وجہ سے
 سائنسدان ایک Eternal علم الہی کی Rejection میں چلے گئے۔ مذہب سے جان چھڑا
 لی۔ اس لئے کہ مذہب ان کی کسی بات کی تصدیق نہیں کرتا تھا۔ اور وہ مذہب کی کسی بات کی
 تصدیق نہیں کرتے تھے۔ اس اختلاف نے ایک بحران کو جنم دیا۔ اور آج کے دن بھی ہم سائنس کو
 مغرب کی میراث سمجھ کر سائنس اور مغرب دونوں کے خلاف کھڑے ہیں۔ مگر اصول علم ہر اختلاف
 تھا۔ اصول علم یہی تھا کہ جب اللہ موجود ہو، اللہ تھا، اور اللہ تخلیق کرنے والا تھا تو اس کی خلاقیت کسی
 ثبوت کی محتاج نہیں تھی۔ البتہ سائنس کو اس مقام تصدیق تک پہنچنے کے لیے تین، چار ہزار سال کا
 سفر کرنا پڑا۔ اور بڑی مشغلوں کے بعد وہ رسالہ میں کچھ ایسی آیات الہی کی تصدیق ہوئی جو
 Medieval ages میں ممکن نہیں ہو سکتی تھی۔ تو میکس مارٹر نے یہی عجیب و غریب بات کی
 اور کہا کہ "Concept of a true God is the earliest concept." اور

دوسری بات اس نے برای عجیب سی کجی کہ ”شروع میں یہ خدا کچھ بھی نہیں تھے۔ شروع میں ابتداء انسان میں صرف خدا نے واحد کا تصور تھا۔ اس کے علاوہ کوئی اور تصور نہ ہو نہیں تھا۔“ آپ جہ ان ہوں گے کیونکہ لگتا یہ ہے کہ اس نے قرآن پڑھا ہے اور اس نے اس آیت کی تفسیر کر دی کہ شروع میں صرف ایک خدا تھا۔ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں تھے۔ بعد میں لوگوں نے اپنے اشتہا، اپنے خیالات اپنے مندرجہ بالا شے اور اپنی خرابیوں کی تصدیق کے لیے وہ بتاؤں کو گھڑ لیا۔

خواتین و حضرات! اس کی تصدیق اس صنف کے علاوہ میں آپ کو کر دیتا ہوں۔ اندیا آپ کے پاس ہے آپ اس کی تاریخ دیکھ لیں۔ ہندوستان میں چارے زمانوں میں وہ Trinities تخلیق ہوئیں۔ وہ سٹیٹ تخلیق ہوئیں۔ جب ہندوستان میں Aryans داخل ہوئے تو ان کا ایک خدا تھا..... خدا نے واحد اندرا۔ مگر جوں ہی وہ ہندوستان میں داخل ہوئے اس کی دو شاخیاں کرادی گئیں۔ اندرا کی شاخیاں مٹھرا اور ورونا دو دیویوں سے گرائی گئیں۔ ایک Trinity ختم ہوئی۔ بعد میں دوبارہ کچھ عرصہ لگا انہیں واحدیت کو چلنے میں۔ تو بعد میں ایک خدا نے پوتر کی حیثیت سے ”برہما“ کا تصور ابھرا۔ کچھ دیر رہا اور جلد ہی اسے اس کے دو مظاہر میں گرفتار کر دیا گیا۔ جنہیں ہم ”ویشنو“ اور ”شیوا“ کہتے ہیں۔ یہی کچھ Greek Mythology کے ساتھ ہوا۔ Mount Olympus کے ایک gods پوری Hierarchy ہے۔ جیسے سیاست میں ایک خاندانوں کی Hierarchy بنتی ہے۔ اسی طرح ایک خاندان ترتیب دیا گیا۔ گوہا پائوس (Olympus) پر Zeus اس کا سربراہ تھا۔ اور اس میں Hephaestus تھے۔ Ares تھے Hermes تھے۔ بہت سارے خداؤں کی ایک Hierarchy تخلیق کر دی گئی۔ اور اس کے پیچھے ہمیں نہیں پتا۔ مگر خواتین و حضرات مزید جب ریسرچ ہوئیں تو پتا لگا کہ یہ سارے دیوتا ایک خدا کے واحد کی پیداوار تھے۔ جس کا نام ”Cronus“ تھا۔ آپ کسی بھی Mythology کسی بھی علم الاہنام کے پیچھے پلے جائیں تو آپ کو خدا ایک نظر آئے گا۔ اللہ بالکل سچ کہتا ہے۔ بالکل صحیح فرماتا ہے کہ شروع میں صرف ایک خدا تھا اور پھر لوگوں نے اپنی جملوں کے مندر کے لیے اپنی حرکات کو Justify کرنے کے لیے

اپنے خیالات کو Justify کرنے کے لیے خدا سے گریہ کرتے ہوئے انہوں نے متعدد دویاؤں کی تحقیق کی اور انہوں نے ان کی پڑتیں شروع کر دی۔

خواتین و حضرات! مذہب تھا کیوں؟ سوال تو یہ ہے کہ مذہب تھا کیوں؟ کیا اللہ نے ایک بستی اس لیے بسائی تھی۔ اس لیے پیدا کی تھی کہ یہ لوگ اپنے اپنے نظام لائیں۔ اپنی اپنی حرکات کریں۔ اپنے اپنے طریقے اختیار کریں۔ مختلف قوموں میں بیس رنگوں میں بیس۔ یہ سارا کچھ اس لئے تھا کہ زمین ان کے سپرد تھی۔ جلاوطن زمین کس حیثیت کی مالک ہے جو بذات خود ذاتی کمزور ہے کہ فضا سے آتا ہوا ایک پتھر اس کے وجود کو مسمار کر سکتا ہے۔ فضا سے آیا ہوا ایک Asteroid، سائنسی نقطہ نظر سے میں بات کر رہا ہوں، اس کے پورے وجود کو تحلیل کر سکتا ہے۔ اس زمین میں جس میں ہم رہتے ہیں ہماری زندگیوں سے بڑھ کر ہمارا شہادت تو یہ ہے کہ یہ زمین انتہائی غیر معمولی Situation میں ہے۔ کوئی بھی چند ایک بہت بڑے زلزلے اس کو مدام سے نکال سکتے ہیں۔ کسی بھی جگہ بے پناہ پانی بوزمین پر تین حصے دو ہو چکا ہے۔ اگر کبھی یہ پتھر آیا تو ہماری زمین زبردست آب آسکتی ہے۔ آسمانوں سے گزرتا ہوا ہر فضا سیلاب آٹھ، آٹھ، آٹھ، آٹھ، آٹھ، آٹھ، آٹھ، آٹھ زمین کو اپنے اندر دھنسا سکتا ہے۔ کیا پہلے یہ نہیں ہوا؟ یقیناً ہوا۔ صرف انسان کی آبادیوں کے بعد یہ کم ہوا یا جزوی طور پر ہوا۔ مگر اس سے کیا اٹکا ہو سکتا ہے کہ کبھی زمان و مکان میں ایسی Situation آجائے جس کا ہمیں کچھ پتا نہیں۔ اگر ایک محدود سماجی آسکتا ہے تو ایک بین الاقوامی سماج بھی آسکتا ہے۔ اور اس میں کسی بھی زندگی کے بچنے کا کوئی امکان نہیں۔ کیا ہم نے طوفان نوح کو نہیں دیکھا کہ بمشکل ایک کشتی کے سوا اس طوفان سے بچ سکے۔ سوال یہ ہے کہ زمین کیا ہمارا اتنا پرانا مسکن تھا کہ ہم اس پہ آرزو بنا کر یا اپنے بزرگوں کا لاشیں دفن کران ملاقوں کو اپنی قیام گاہ قرار دے کر آباد کیا۔ ایک اس زمین پہ ہم نے رہنا تھا۔ یہ کہاں کا تصور ہمارے ذہن میں پیدا ہو گیا۔ اس کی تو کوئی سائنس گواہی نہیں دیتی۔ اس کا تو کوئی آثار ہی موجود نہیں ہے۔ پھر آخر مذہب کس لیے تھا؟ خواتین و حضرات! انسانی آبادیوں کے بعد اگر کوئی خدا کو جاننے کی خواہش تھی تو خدا میں تھی۔ ہم کہاں اس قابل تھے کہ ہم اللہ کی آرزو کرتے۔ ہم کہاں اس قابل

تھے۔ ہماری ہمتیں کیا تھیں کہ ہم خدا کے کائنات کی آرزو کرتے۔ ہم میں کون سا ایسا کمال تھا۔ کیا ہم نے آسمان کو اپنے سروں پہ بلند نہیں دیکھا تھا۔ ہم نے دیکھا نہیں تھا کہ زمانے میں کوئی انسان اس بلند چھت کو نہیں چھو سکا۔ ہم تو اس زمین میں اس کم حیثیتی کے مالک تھے کہ خدا کے تصور کے سوا اس کے قرب کی کسی قسم کی کوئی آرزو نہیں کر سکتے تھے۔ مگر یا اللہ کی مہربانی تھی۔ پروردگار عالم نے پایا تھا کہ ایک ایسی مخلوق بناؤں۔ ایک ایسی تخلیق کروں ایک ایسی ہستی میں اپنے ہاتھوں سے بناؤں۔ اس نے کہا تھا کہ اے شیطان تو اس شخص کے خلاف ہے جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ خواتین و حضرات ہاتھوں سے بنائے کی کوئی عرض بھی تو ہوگی۔ خیال تو ہو گا پروردگار عالم کا کہ سب کائنات پر میرا حکم ہے۔ سچ ہے۔ کون ایسا ہے جسے میں کہوں کہ میری عبادت کرو اور وہ انکار کرے۔ دیکھا نہیں آپ نے قرآن میں کیا کہا اللہ نے۔ ہم تو ویسے ہی ڈرنے اور بھاگنے والے انسان تھے۔ اس نے کیا کہا؟ کما زین و آسمان میں نے تم میں احکام رکھ دیے ہیں، میں نے تم میں کچھ حکم رکھ دیے ہیں۔ مرضی سے آؤ۔ تمہیں آنا ہی پڑے گا۔ زمین و آسمان نے کہا اے مالک و کریم ہماری کیا مجال ہے۔ ہماری کیا مجال ہے ہم تو اپنی مرضی سے آئیں گے۔ ہم تشکر سے آئیں گے۔ ہم تو آپ کے تابع اور ہیں۔ خواتین و حضرات آسمان کو اللہ نے اپنے لیے تخلیق کیا۔ میں جب بھی سوچتا ہوں تو میرے اندر کوئی ایسی چیز نہیں تھی کہ میں اپنا خدا تخلیق کرتا۔ میں رب کائنات کو تخلیق کرتا۔ اس نے ہمیں اپنے لیے تخلیق کیا۔ جب اس نے ہمیں اپنے لیے تخلیق کیا تو ابتدا سے علم کی حیثیت سے وہ وہ تھا کہ اس کو پتا تھا کہ یا اس قابل نہیں ہے کہ اپنے مسائل حل کر سکے۔ اس قابل نہیں ہے کہ اپنا رزق تلاش کر سکے۔ اس قابل نہیں ہے کہ زمین پر ہر اوقات کے طریقے مرتب کر سکے۔ تو سب سے پہلے نزول افیاء ہوا۔ سب سے پہلے نبی اس لیے آئے۔ نبی کا مطلب ہی فیض کی بھرپور فائزہ ہے۔ خواتین و حضرات جب چھوٹے چھوٹے طبقے تھے۔ کلیاں چھوٹی تھیں۔ رستے مختصر تھے۔ منزلیں طویل تھیں۔ فاصلے بہت زیادہ تھے تو ایک ایک ملک میں نہیں بیٹھ جی آیا کرتے تھے۔ Carriage نہیں تھیں۔ سٹیج Portable نہیں تھا۔ آگے جان نہیں سکتا تھا۔ ایک ایک جگہ پر بھی پاؤں پاؤں چھو جی ہو سکتے تھے جو سٹیج کو آگے Carry کرنے کے

قابل نہیں تھے۔ نبی اس وقت کسی چھوٹے سے چھوٹے گروہ کا جی ہو سکتا تھا۔ پانچ آدمیوں پر بھی نبی ہو سکتا تھا۔ اور قیامت میں تو کچھ نبی ایسے آئیں گے جن کے ساتھ صرف ایک امتی ہوگا۔ خواتین و حضرات اس محدودیت کی وجہ سے نبی رسول نہ بنے۔ ان کے پاس کتاب نہیں آئی۔ انہوں نے شیخ دیا مگر Verbal دیا۔ احکام بھی تو تھوڑے تھوڑے آرہے تھے۔ ایک ایک کر کے آرہے تھے۔ نزول قرآن آیت درآیت ہو رہا تھا۔ آدم کو ایک آیت دی جا رہی تھی۔ نوح کو دو آیتیں دی جا رہی تھیں۔ موسیٰ کو Ten Commandments دی جا رہی تھیں۔ جنت جنت نزول آیات ہو رہا تھا۔ مختصر لوگ انبیاء بنائے جا رہے تھے۔ مگر جب شہری آبادیاں منسلک ہو گئیں۔ لوگ اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ مسیح کی ترسیل آسان ہو گئی۔ لوگ تعداد میں بڑھ گئے اور تمدن شہر شروع ہو گیا تو پھر انبیاء کی جگہ مقتدر، اہل معزم، صاحب مرتبہ رسولوں کو بھیجا گیا۔ پھر داؤد علیہ السلام آئے، موسیٰ علیہ السلام آئے، عیسیٰ علیہ السلام آئے۔ مگر کہاں تک شیخ جاتا۔ بلوغت فکر بھی تو مکمل ہو رہی تھی۔ کہاں ہمیں انسان 750cc سے چلتا تھا۔ کچھ حصہ کے بعد 850cc کا برین ہوا اور پھر ایک تھن کا ٹکا اور 1700cc پر چلا گیا۔ پھر ہوتے ہوتے اس کی بلوغت فکر سے 2000 کیونکہ سینی میٹر تک چلا گیا۔ ذہن اتنا بالغ ہو گیا تھا تو غائب ہے کہ مسیح نے بھی مکمل ہوا تھا۔ رسول اکرم ﷺ کی شان مبارک یہی تھا کہ آپ مسیح کی بھی تکمیل کر رہے تھے اور رسولوں کی بھی تکمیل کر رہے تھے۔ رسولوں میں انبیاء کا حصہ موجود تھا مگر انبیاء میں شاید رسالت محدود تھی۔ Verbal تھی اور اس کو کتاب کے ذریعے آگے بیان نہیں کیا جاسکتا تھا۔

خواتین و حضرات! پھر ایک سوال آخر یہ کہوں؟ کیا کسی مذہبی معاشرے کی تخلیق زمین کے لیے ہے؟ کیا اگر ایک سیکونڈ معاشرہ قائم ہے، ایک ڈیڑھ کریت معاشرہ قائم ہے۔ تو کیا اللہ کو ضد پڑی تھی کہ وہ اپنا بھی ایک مذہبی معاشرہ تخلیق کرتا۔ ایسے بالکل نہیں تھا۔ مذہبی معاشرے کی تخلیق زمین کے لیے بالکل نہیں تھی۔ مذہبی معاشرے کی تخلیق اس لئے تھی کہ وہ آلات اور وہ Conditions جیسے شرع کی تعریف ہے..... ”کم سے کم وہ ذورادہ جو بندے کو منزل تک پہنچا دے۔ وہ اصول، وہ طریق زندگی وہ انسان کی سہولت جو اس کو کم سے کم ذورادہ کے ساتھ واپس

اپنی منزل تک پہنچا دے۔“ کبھی بھولی ہوئی منزل بھی یاد آتی ہے رہی کو۔ وہ جو غم منزل تھا سید انسان میں، وہ جو اللہ سے جدائی تھی، وہ جو احساس میں ہر وقت ایک خلش تھی کہ کبھی نہ کبھی ہم اپنے پروردگار کی صحبت نہ حاصل کریں گے۔ ہم محبت خدا میں کہیں نہ کہیں رسائی نہ کر پائیں گے۔ اس مقصد کے لیے آپ کو شرعی نظام دیا گیا۔ اس نظام کی حدود میں رہتے ہوئے ہمیں آسانی رہتی ہے آگے بڑھ کر خدا سے جاننے کی۔ اور یہی شریعت کا مقصد تھا جس کی شاید نیت طہریت میں تھی۔ شریعت کی نیت طہریت میں تھی۔ خواتین و حضرات طہریت خیمے کا دستوں ہے جس پہ خیمہ بلند ہوتا ہے۔ اگر اس بنیادی ستون کو نکال دو تو خیمہ و حرام سے چٹپٹے آگرتا ہے۔ شاید یہی ایک مقصد تھا کہ ہب کا کویت خدا سے بننے کی ہو تو تمام نہ ہب صوفیائی بن جاتا ہے۔ اور اگر خدا سے بننے کا وہ سال کا کوئی خیال نہ ہو تو تمام نہ ہب صرف ایک رستہ رہ جاتا ہے، کارکردگی رہ جاتی ہے جس کا مقصد کوئی نہیں ہوتا ہے۔ بد قسمتی سے ہماری دنیاؤں میں وہ بہت سے پہلو بنو ہیں Exist کرتے ہیں۔ ایک دنیا ہے جو خدا کے بغیر ہے۔ ایک دنیا ہے جو خدا کے ساتھ ہے۔ سوال یہ ہے کہ آپ جتنے بھی سوال سمیٹتے جائیں۔ آخر میں صرف ایک سوال رہ جائے گا کہ خدا مانتے ہو کہ خدا نہیں مانتے ہو۔ میری زندگی کی ایک ایک Activity یہ یاد دلاتی ہے کہ میں سب سے پہلے اس مسئلے کا جواب اٹھانے کو خدا ہے کہ خدا نہیں ہے۔ اگر بے تو میں نے اس کی بات مانتی ہے یا میں نے اس کی بات نہیں مانتی۔ خواتین و حضرات ہم لوگ جو مانتے والے ہیں۔ وہ ایک لحاظ سے ان لوگوں سے بہت Different ہیں جو مانتے والے نہیں ہیں۔ میں بہت بڑا Difference آپ کی نگاہ میں لا رہا ہوں۔ جو خدا کو نہیں مانتا وہ قہر تک ہے۔ مگر جو خدا کو مانتا ہے وہ بلا لا آباؤ تک ہے۔ جو خدا کو نہیں مانتا اس کی زندگی ستر اسی یا نوے سال ہے۔ اور جو خدا کو مانتا ہے۔ اس کی زندگی جو ہے Billions and Trillions year of Galaxial life پر منحصر ہے۔ یہ چھوٹا فرق تو نہیں ہے۔ یہ کوئی اتنا معمولی فرق نہیں ہے۔ میں مرنے تک زندہ ہوں ایک نقطہ نظر سے۔ اور میں مرنے کے بعد مسلسل زندگی کو پہنچتا ہوں دوسرے نقطہ نظر سے۔ یہ اتنا بڑا فرق ہے کہ اس پہ غور کئے بغیر ہم زندگی گزار نہیں سکتے۔ اب آپ خود سوچئے کہ خدا کو ماننا

محض میرے تصور کی تو کشتش ہے۔ ان لوگوں کو بھی جو خدا کو نہیں مانتے اگر ان کو یہ چوائس دیا جائے
 کہ کسی صورت میں کیا تم اپنی زندگی کے Beyond بنانا چاہتے ہو۔ اور اگر یہ بھی کہا جائے کہ
 تمہیں عذاب مسلسل دیا جائے گا مگر ایک کروڑ سال کی زندگی بخود دی جائے گی تو عذاب مسلسل کی
 زندگی قبول کر لیں اپنے اس مادہ مرگ کو Avoid کرنے کے لیے۔ تو خواتین و حضرات یہ
 بہت بڑا Difference ہے۔ ہم اگر اللہ پر اعتبار نہ کریں تو ہماری زندگی بہت مختص اور بے معنی
 ہے۔ مجھے بتائیں افتخار مارف صاحب کا شعاع کی اور میر سے کچھ دیکھنے پر اسے کیا وقعت ہے؟
 اگر میں آرام سے یہ سوچوں کہ میں نے قبر تک جانا ہے۔ افتخار صاحب نے بھی صرف قبر تک ہی
 جانا ہے۔ تو مجھے کیا غرض پڑی ہے کہ پیچھے والوں کے لیے کلام چھوڑ کر جاؤں۔ آپ کا خیال یہ ہے
 وہ میر کی قبر پر آ کے جب کلام پڑھیں گے یا میری تعریف کریں گے تو مجھے کوئی سروا حاصل ہوگا۔
 جب خاک میں ہڈیاں تک بھی دل باتیں آئیں۔ تو ایک Concept ہے۔ Material
 Concept of death تو آپ کا کیا خیال ہے کہ مجھے وہ شہرت پسند آئے گی جو میں پیچھے
 چھوڑ چکا۔ مجھے علم ہوگا تو میں خوش ہوں گا۔ اس شہرت کا کیا فائدہ جو مجھے زندگی کے بعد ملے۔ مجھے
 اس عزت کا کیا فائدہ؟ کیا پیڑ میں ماما کے دنیا سے گزروں گا؟ ایک بات اور دعا غور کر لیجئے کہ
 باوجود اس مارے Intellectual euphoria کے جو ہم اپنے آپ کو تعظیم دیتے ہوئے
 کرتے ہیں، معزز رہتے ہوئے کرتے ہیں۔ کبھی آپ نے سوچا کہ جانور بیچارہ کہتا تو ہوگا جو مرضی
 کر لو، جو مرضی Intellectualism کر لو آخر اس کی زندگی کا بھی انجام تو میری طرح ہی ہے۔
 اگر ایک روبین سے ایک انڈیل لائف دیکھی جائے اور ایک بڑے Top intellectual کی
 لائف دیکھی جائے۔ تو بات چیت کا کیا اثر پیچھے رہ جائے گا اگر قبر تک ہی آپ نے جانا ہے۔
 Ultimate horrible، تو وہی انجام ہے کھانا، پیانا، ایک دو بچے پیدا کرنے کے بعد مٹی میں جالانا۔ It's
 horrible, it's simply devastating. This idea is absolutely
 creates a sense of anarchy in man. حالت میں ہم اس خدائے واحد کے شکر گزار رہتے ہیں کہ اس نے اس زندگی کی اصلیت ہم پر

واضح کر دی اور بڑی وضاحت سے بتایا کہ یہ صرف ایک وقتہ حیات ہے۔ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ جَبِينٍ" (البقرہ: 36) چھوٹے سے ایک وقتے پہلے کسی آزمائش کے لیے "وَلْيُلْوَ تَكُمْ بَشِيرٌ مِّنَ الْخُوفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ" O "جب یہ چھوٹے موٹے ٹیسٹ گزار لو گے تو تم اپنے پروردگار کی رحمت کے سامنے میں بے قراری زندگی کے وارث ہوں گے اور تمہاری وراثتیں شمار نہیں کی جائیں گی" وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ" (ال عمران: 14) اللہ کے پاس تمہارے لئے اتنا کچھ ہے اور اتنا نام بجا اور اتنی زندگی ہے کہ "كُفَّاكَ يَوْمَكَ كُمُ يَكْفِيكَ وَكَفَّكَهُ كُفَّكَهَا فَهَا كُمُ كُفِّينَ كَانُ مِنْ كَلْبِكَ" (چمل کاف زسید عبداللہ در جیلانی رحمت اللہ علیہ) تمہیں اتنی طویل زندگی ملنی ہے کہ تم ایک ایک ستارے کو چھاؤ گے۔ ایک ایک ستارہ جو شاید زمین سے پختہ لو اور لاکھوں مرتبہ بڑا ہو۔ اتنا چھوٹا سوال نہیں ہے کہ ہم پھر مذہب کو Neglect کریں یا اسے غور میں ڈال دیں۔ اسی لیے امام بن سیرین نے کہا تھا کہ دیکھو مذہب بڑی Serious بات ہے اچھی طرح دیکھ لیا کرو کہ لیتے کہاں سے ہو۔

خواتین و حضرات! ایک قصہ اُسے افسوس کی بات یہ ہے کہ پلو ہم تو یہ کہتے ہیں کہ چھوٹے عرب لوگوں میں صرف ایک عرب کے قریب مسلمان ہیں۔ قصہ اُسے زیادہ دیکھو کم و بیش ہوں گے اور پھر ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک عرب مسلمانوں میں اتنے سارے طبقات شامل ہیں کہ ان کو مسلمان کہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان میں سیکولر بھی ہیں ان میں کچھ دہریے مسلمان بھی ہیں۔ Hardly, it's not believable, it's not believable کہ ہم میں سے کتنے Naturally اللہ کو مانتے ہیں اور کتنے اس عقیدے پر ایک سادہ سے عقیدے پر یقین رکھتے ہیں۔ اس موقع پر میں ایک حدیث سنو اور آپ سے Quote کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہتر زمانہ میرا ہے اور میرے اصحاب کا ہے سب سے بہتر "ثُمَّ الَّذِينَ يَأْتُونَ" اس کے بعد میرے اصحاب کے اصحاب کا زمانہ ہے "ثُمَّ الَّذِينَ يَأْتُونَ" میرے اصحاب کے اصحاب کے اصحاب کا زمانہ ہے۔ یہ اتنی بات ہے کہ حضور ﷺ

نے فرمایا اس کے بعد شاید یہ معاشرہ کوئی گواہی کے قابل نہیں رہے گا۔ ایمانداری نہیں رہے گی۔ کوئی یقین نہیں رہے گا۔ آخر یہ سب کیوں ہوا؟ What is the basic problem with religion? what happened to religion? ہیں کہ حضرت حسن علیہ السلام کے بعد خلافت ختم ہوئی اور ملوکیت شروع ہو گئی۔ مگر ملوکیت کوئی دینی زندگی تو نہیں ہوتی۔ خانہ دانی Orders کی Chain نہ ورہوتی ہے مگر آپ ٹوٹو وغیرہ کیجئے کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مطابق صحیح تابعین کے بعد مذہب کی وہ صورت نہیں رہتی۔ صحیح تابعین کے بعد لوگ اس قابل نہیں ہیں کہ وہ گواہی دے سکیں۔ وہ ایمانداری سے رہ سکیں۔ اور ان پر ایسے غلبے ہیں کہ جیسے پہلے موجود نہیں تھے۔ اب دیکھئے ہوا کیا؟ ہوا یہ کہ صرف قہور سے مے مے کے بعد امتہ ال کی Movement شروع ہو گئی ہے۔ امتہ ال کی مومن کیوں شروع ہوئی؟ خواتین و حضرات! ایک بہت بڑا کام آپ کو بتانے چاہوں۔ پہلی کتابوں کے بارے میں اللہ یہ کہتا ہے۔ دو امتہ اٹھ کرنا ہے۔ پہلی کتابوں کے بارے میں اللہ یہ کہتا ہے "فَلَمَّا يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ" (البقرہ: 75) کہ جانتے ہو جیسے ہوئے تم نے کتابوں میں تحریف کر دی۔ اب یہ لفظ میرے نہیں رہے۔ یہ جملے میرے نہیں رہے۔ میں ان کی تائید نہیں کرتا۔ اب تورات وہ نہیں ہے جو میں نے نازل فرمائی تھی۔ اب یہ انجیل بھی وہ نہیں ہے جو میں نے نازل فرمائی تھی۔ تم نے جان بوجہ کر ان کے لفظ بدل دیے۔ "حِطَّة" کی بجائے "حِطَّة" کر دیا۔ تم نے مطالب اپنے اخذ کر لیے۔ پھر ایک اور الزام لگایا "لِيُفْسِدُوا بِهِ دِينَهُمْ" (البقرہ: 79) تم نے میری ان آیات کو بیچا اپنے اغراض و مقاصد کے لیے حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ نے یہودی فلسطینیوں (Philistine) کو بڑا مکمل کے کہا کہ تم کیسے غیبت لوگ ہو کہ ہاتھی نکل دیتے ہو اور پھر چھاننا شروع کرو دیتے ہو۔ تمہارا یہ حال تھا کہ اپنے مقاصد کی خاطر تم نے چھوٹی چھوٹی آیات کی تحریف کی۔ ان کو اپنے حکمرانوں کو خوشنودی کے لیے بیچا۔ مگر خواتین و حضرات! قرآن میں یہ ممکن نہیں ہو سکا۔ قرآن میں یہ ممکن نہیں ہو سکا۔ قرآن کے الفاظ کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لے لی۔ "إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ" (الحجر: 9)

ہم نے اس ذکر کو مائل ہے۔ ہم نے اس کتاب کو مائل فرمایا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنے والے ہیں۔ دیکھا آپ نے کتنا فرق پڑ گیا کہ آپ پہلی کتابوں کی طرح قرآن میں تحریف نہیں ہو سکتی تھی۔ اللہ نے بڑی سختی سے کہا کہ اس کی حفاظت تمہارے ذمے نہیں۔ میں نے تمہارے ذمے کتابوں کی حفاظت ذاتی تھی پھر جو تم نے ان کو حشر کیا اب وہ میری کتابیں نہیں رہیں۔ مگر اس کتاب کی Finality کی شہادت میں خود ہیوں۔ اس کے ایک ایک لفظ کی حفاظت میرے ذمے ہے۔ تمہارے ذمے نہیں ہے۔ الحمد للہ "وَمَنْ أَضَلُّ مِنْ اللَّهِ قِيلَ" (النساء: 122)

کون اللہ سے سچا ہے؟ کو آج تک یہ وہی لفظ ہے وہی فقرہ ہے وہی ذرہ ہے وہی ذرہ ہے جو اللہ کے رسول ﷺ سے شروع ہوا۔ واقعہ ہم سب کو اسی دیتے ہیں کہ اللہ نے اپنی کتاب کی مکمل حفاظت کی۔ خواتین و حضرات! پھر المیہ کیا ہوا؟ کتاب و محفوظ ہو گئی مگر جہاں پہلی کتابوں میں لفظاً تحریف ہوئی تھی۔ قرآن میں معنوی تحریف شروع ہو گئی۔ مطالب میں تحریف شروع ہو گئی۔ اطرائض و مقاصد میں تحریف شروع ہو گئی۔ اب ذرا غور کیجئے کہ سب سے پہلی تحریف اور آخری تحریف ایک ہی طرح کی ہے۔ اعتدال کی تحریف اور دورِ عاصف میں وہ چوبیس آیت ہو یا وہ عاصفیت ہو یا وہ عاصفیت ہو یا وہ عاصفیت ہو۔ خواتین و حضرات! اور غور کیجئے گا کہ شاید قرآن لوکل ہو۔ شاید اس کی نہ ورت اتفاق نہ ہو۔ شاید جو اس وقت آیت اتری ہے اس میں ذرہ نہ ہو کا فرق ہو۔ شاید قرات کے Difference سے اس آیت کا کچھ اور مطلب نکلتا ہو۔ یہ تمام تر تحریفات بڑی ہیں یہ معنوی ہیں some People tried their best to prove difference in the Aaya-e-Quran. حتیٰ کہ جناب علیؑ گرم اللہ وجہ کے زمانے میں بھی لوگ ان کے پاس گئے اور کہا یا علیؑ سنا ہے کہ کچھ قرآن زائد ہے آپ کے پاس اور کچھ مخصوص آپ پر اللہ نے رحمت کی ہے۔ حضرت علیؑ گرم اللہ وجہ نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم ایک ایک لفظ، ایک ایک نقطہ، ایک ایک ذرہ، ایک ایک ذرہ وہی ہے جو تم پر جتنے ہو، ہاں مگر یہ ہے کہ ہمیں قرآن زیادہ ملا ہے۔ ہاں یہ ہے کہ ہمیں قرآن زیادہ ملا ہے۔ یہ فقہا متاخر گھڑیا کہ با و شائہوں نے سر پرستی کی۔ دیکھئے معاملہ کیا ہوا؟ معاملہ یہ ہوا کہ اعتدال تحریف قرآن نہیں کر سکتی۔ معتزل کی

مومنہ تحریف نہیں کر سکتی مگر معتزلہ نے کہا یہ کلام رسول ﷺ ہے اور خیال خدا ہے۔ معتزلہ کا پہلا
 Answer یہ تھا۔ یہ سب سے بڑی Drift تھی جو عالم اسلام میں آئی جس میں انہوں نے یہ کہا
 چاہا کہ قرآن خدا کا کلام نہیں خیال ہے اور زبان رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ خواتین و حضرات اگر ہم
 ایک لمحے کے لیے بھی یہ بات مان لیں تو پورے کا پورا اسلام جو ہے نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ اگر
 میں ایک لمحے کے لیے بھی قرآن کو کلام رسول ﷺ مان لوں تو پورے کا پورا اسلام نیست و نابود ہو
 جاتا ہے۔ اگر میں قرآن کو خدا کا کلام نہ مانوں۔ مگر یہ ہوا کیوں؟ عرب سادہ دل تھے۔ جتنا بھی تھا
 اس کے اندر ست ہی اور تھے۔ وہ Sensuous تھا، Sensual تھا۔ حسی قسم کی قوم تھی۔
 سو گھسنے والی قوم تھی۔ کھانے والی قوم تھی۔ پینے والی قوم تھی۔ عرب Intellectuals نہیں تھے۔
 وہ لوگ شاعر تھے۔ ان کی اپنی ہر بات تھی۔ وہ قبائل کے قصیدے گاتے تھے۔ انراذ کی تعریف اور جہو
 کرتے تھے۔ ان کو بڑے تصورات سے بڑا کم واسطے پڑا تھا۔ مگر آنے والے خیال بڑے
 Different تھے۔ فلاسفہ، یونان، ارسطو، سقراط، افلاطون، مسیح کا چارلمینس یہ بڑے گہرے لوگ
 تھے، بڑی زبردست عقلیت کے ماہرین تھے۔ آج بھی مشکل سے کسی نے سقراط سے آگے کی سوچ
 سوچی ہے، آج بھی۔ بڑی مشکل سے آج ہمارے دور میں بھی جب کوئی فلاسفہ، یونان کے ہیٹن
 سے گزرتا ہے تو اتنی Attractive فلاسفی بناتی مضبوط اور پراثر فلاسفہ ہیں ان لوگوں کی کہ کوئی
 شخص بھی مہربوت ہوئے بغیر ان ادیان کی تعریف کے بغیر نہیں گزر سکتا۔ مگر خواتین و حضرات فرق
 صرف اتنا ہے کہ تمام تر فلاسفہ، یونان اپنے معاملات حل نہیں کر سکا۔ بحثیں بڑی شاندار کہیں
 معاملات پہ، الہیات پہ، معاشرت پہ، معیشت پہ ہلکے جاتے جاتے Athenians کو
 Democratic lessons بھی دے گئے۔ بد قسمتی یہ ہے کہ اسلام کی وجہ سے تو آج بھی ہم
 مسلمان ہیں لیکن Athenians کی وجہ سے یونان 40 برس بھی نہیں چلا۔ یہ فرق ہے۔ یہ فرق
 رہا کہ ان کے تمام فلسفہ بنائے خیال نے ان کے تمام دلائل و براہین میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ زمانہ
 آگے چلا سکے۔ ان کے مغروٹے استے پاؤں فل نہیں تھے کہ اس کی بنیاد پہ کسی بڑی قوم کی
 Morality کو ترمیم دیا جاسکتا اور تواریخ ثابت اقوام میں ان کا کوئی دخل نہیں تھا۔

خواتین و حضرات! ایک سادہ سی کم تعلیم یافتہ قوم کے لئے وہ اتنا خوفناک اثر چھوڑ گئے کہ ایک دم ان کی کبھی باتوں سے لوگ مغلوب ہو کر قرآن کے دفاع کی بجائے قرآن سے ان کے خیالات کے اثبات و حوصلہ کا شروع ہو گئے۔ پتا ویل کی وہ قسم تھی جس سے مذہب مطلقاً اپنے جواز سے نکلنا شروع ہو گیا۔ کچھ لوگوں نے مداخلت کی کوئی شک نہیں، کچھ لوگ بڑے لڑے۔ ان میں احمد بن حنبل بھی تھے۔ ان میں سادات کرام بھی تھے۔ ان لوگوں نے جدوجہد کی اپنی جانیں تک نذر کرنے پر آمرا آئے مگر بد قسمتی سے کوئی اتنی پاور ٹل و پل لے کے وہ نہیں آئے تھے۔ صرف اپنے ایمان کی تابیت قدمی کی وجہ سے انہوں نے وہ زوال روک تو لیا۔ انہوں نے ظاہر قرآن کے مسئلے کو کم تو کر لیا مگر وہ مسئلہ جو بے لوگوں کے اذہان سے نہیں نکلا Later on in the progress of Islam we visibly see, we visibly see سارا فرق جو ہے زمانے کو ان کی Approaches سے چڑ گیا۔ ابھی ہم کچھ بڑے علماء کی Discussion جب شروع کریں گے تو آپ کو احساس ہو گا کہ یہ تو ہمارے بڑے بڑے لوگ تھے پھر یہ بھی کیا اس Drift کا شکار ہو گئے۔ یقیناً اس ذرقت کا شکار ہو گئے۔ یقیناً انہوں نے قرآن کی، ہمارے فلسفاتی نقطہ نظر سے اپنی زمین و آسمان کو دیکھا شروع کر دیا یہاں تک بحث ہوئی۔ یہاں تک کہ خدا جب تھا تو کائنات ازلی تھی اور خدا Manage کر رہا تھا کائنات کو۔ خدا مالک نہیں تھا۔ وارث نہیں تھا۔ خدا نے بنائی نہیں کائنات۔ کائنات ازلی تھی اور خدا وہ ہیں کہیں اس پاس تھا پھر اس نے اس پوری کائنات کو Manage کر کے زمین بنائی یعنی They were giving the credit to God for managing the universe but not to creating the universe آپ اس کی نوعیت قرآن کے ساتھ رکھ کے دیکھیں تو بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت بڑی Change تھی قرآن کی اپنی روح سے بالکل جدا گانہ ایک نئی ڈگر پہ ایک پورے کا پورا اسلام چل رہا تھا اور ایک دن نہیں صدیوں ایسے چلا۔ تمام مفکرین جو بیچ میں آئے جن کو ہم بغیر سوچے سمجھے بہت بڑے مفکرین مانتے ہیں بد قسمتی سے ان کے عقائد اگر تفصیل میں پڑھیں گے تو وہ خدا سے

بہت دور تھے۔ چاہے ان میں کوئی جلال الدین رومی ہو۔ چاہے ان میں اس سینا ہو۔ چاہے ان
 پر رشد ہو اور یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری کتاب اسلام سمجھے جاتے ہیں۔ مگر آپ ان لوگوں کے عقیدے کو
 اسلام سمجھو گے تو میرا خیال ہے قیامت تک مسلمان نہیں ہو سکتے۔ یہ جی انہی کی بات ہے۔ خواتین و
 حضرات! Again I would say کہ تمہیں ہر ایک متعصب مسلماً رہا کہ کسی بھی سوسائٹی میں
 انبیاء اگر نہ بھی ہوں تو کسی نہ کسی سوسائٹی میں کوئی نہ کوئی فرد تو Communing حاصل کر لے
 اللہ کے ساتھ۔ ان کا متعصب چوری کی چوری قوموں کو خدا کا بندہ بنانا تھا۔ چوری کی چوری قوموں کو
 ولایت دینا تھا۔ اللہ کے نزدیک کوئی غیر ولی ہے ہی کوئی نہیں۔ سچ پچھو تو اللہ کے نزدیک زمین
 پر صرف دو گروہ ہیں "الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ
 كَفَرُوا أُولَئِكَ لَهُمُ الظُّلُمَاتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَئِكَ
 أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ" (البقرہ: 257) کہ زمین پر صرف دو ولی ہیں۔ اللہ کے
 ولی ہیں جو اندھیروں سے نور کو آ رہے ہیں اور شیطان کے ولی ہیں جو نور سے اندھیروں کو جا رہے
 ہیں۔ خواتین و حضرات! سوال تو یہ اچھا کہ کیا پہلے شیطان کے ولی نور میں ہوتے ہیں پھر
 اندھیروں میں جاتے ہیں اور کیا اللہ کے ولی پہلے اندھیروں میں ہوتے ہیں پھر نور میں جاتے
 ہیں۔ تو آیات بڑی وضاحت سے یہ بات بتا رہی ہیں کہ ایک ایلیوی ٹینٹس ہوتا ہے۔ ایک ایلیوی
 ٹینٹس ہوتا ہے جس پہ ہر انسان پیدا ہوتا ہے۔ "وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا" (7) "فَالْهَمَّهَا
 فَجُودَهَا وَتَقْوَاهَا" (8) "الْشَّيْءِ" پھر کوئی فسق و فجور سے تقویٰ اختیار کرنا شروع کر دے تو وہ
 مسلم ہے مومن ہے اور اگر کوئی تقویٰ کو فسق و فجور کے ماتحت کرنا شروع کر دے تو وہ اولیائے
 طاغوت میں چلا جاتا ہے۔ ایک ایلیوی ٹینٹس ٹیٹ سے ایمان کی مومنت شروع ہوتی ہے۔ ان
 میں رد و بدل بھی ہوتا ہے۔ کسی وقت کوئی مومن ہزنی جلدی سے فسق و فجور کی حد میں داخل ہو جاتا
 ہے اور کبھی کبھی کوئی فاسق اپنا تک اللہ کا ولی بن جاتا ہے جیسے حضرت مجاہد بن ابی ایاز جیسے حضرات
 عبد اللہ بن مبارک۔ یہ وہ لوگ تھے جو اپنا تک اپنی زندگی میں Revision of
 decision کی وجہ سے یک دم اپنا رخ موڑ گئے اور اللہ کے بہترین لوگوں میں شریک ہو گئے۔

خواتین و حضرات! قرآن کے ساتھ ایک اور پڑھائی بھی ہوئی۔ وہ پڑھائی یہ تھی کہ کچھ لوگوں کا ذہن چونکا۔ محدود تھا Q low۔ جیسے آج کل ہمارے ارد گرد بہت سارے لوگ ہوتے ہیں اور ان کو دعویٰ، خلافت قرآن حاصل ہے۔ مگر ان کے IQ's اتنے Low ہیں کہ وہ اتنے Rigid ہو جاتے ہیں کہ توفیق ہی نہیں دیتے اگلے بندے کو اختلاف کی۔ اختلاف ضروری نہیں کہ اختلاف کے لیے ہو۔ کبھی کبھی اختلاف مزید فہم کی درخواست ہوتا ہے۔ کبھی کبھی جب لوگ سوال کرتے ہیں پوچھتے ہیں یا آپ سے بحث کرتے ہیں تو ضروری نہیں کہ آپ کی تردید کر رہے ہوں یا آپ سے لڑ رہے ہوں بلکہ وہ یہی Simply کہتے ہیں کہ I have not been able to understand, I am confused I still want more explanations تو کبھی کبھی لوگ مزید علم کے لیے آپ سے درخواست کر رہے ہوتے ہیں اور یہ علم کا اصول ہے کہ وہ انتظار سے آگے بڑھتا ہے سوال سے آگے بڑھتا ہے۔ آگے پاتا ہے۔ مگر ہمارے ہاں جو وہ طبقات ہوئے ان میں درمیانہ طبقہ بڑی مشکل سے نظر آتا ہے۔ ایک طبقہ نے قرآن کو اپنی فکر کے مطابق محدود کر دیا۔ شروع کر دیا اور ایک طبقہ نے قرآن کی وضاحت ان اصولوں سے شروع کر دی جن کا انہیں شروعی پوری طرح علم نہیں تھا۔ ایک ترجمہ Confusing تھا اور ایک Rigid تھا۔ ایک فلسفہ قرآن لاٹا اٹھا اور طبقاتی تھا۔ اور دوسرا فلسفہ قرآن اتنا محدود تھا کہ قرآن کی اس آیت کے خلاف ہو گیا جس میں اللہ کہتا ہے "طہ مَا نُنَزِّلُ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِنُفِّسِي" (طہ: 1-2) کہ اس سرور میں نے قرآن کو مشقت کے لیے نہیں اتارا It's a relaxing book یہ تو مینوئل (Manual) ہے۔ مگر کامینوئل ہے۔ زندگی کامینوئل ہے۔ کائنات کامینوئل ہے۔ یہ تو آسانی پہلے ہے۔ جب قانون نہیں آئے گا تو آپ فطری طور پر اس طریقہ کار کو سمجھ نہیں پاؤ گے اور Frigidity کا شکار ہو جاؤ گے۔ Friction کا شکار ہو جاؤ گے۔ آپ کی زندگی معمول سے غیر معمولی حیثیت کو چلی جائے گی اور اعتدال ختم ہو جائے گا۔ ان دوسرے لوگوں نے قرآن کو بحیثیت کتاب نہ تسلیم کیا مگر اس کو Viable truth سمجھا Ultimate truth نہیں سمجھا۔ وہ اپنے طوطہ خیال میں اپنے جیسے Narcissism میں خود

پسندی، فلسفہ، میں یہ کہنے کے لیے تیار ہی نہیں تھے۔ جیسے اگر کسی ان پڑھ کا Faith فرض کرو میرے Faith کے ساتھ مل جائے تو میں اس لئے انکار کروں کہ میں تو نہیں اس کے ساتھ چل سکتا۔ یعنی یہ لوگ اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ کبھی کبھی ایک اعلیٰ ترین اعلیٰ عمل کا اور ایک عام آدمی کا Faith ایک ہو سکتا ہے، اندازہ فرمایا کہ جو سکتا ہے۔ مگر بعض لوگ صرف اس غرور سے کہ ہم زیادہ ذہین اور عالم ہیں وہ کسی غریب کے Faith کی تردید اس لیے کر دیتے ہیں کہ بھلا اس کو کیا پتا اور جان بوجھ کے ایسا کہہ دیتے ہیں۔ یہ تناظر ہو ہے ہفتاتی تناظر ہے یعنی تناظر ہے۔ ہمیں ایسی ادا دیتا ہے کہ ہم اصلی معانی کو بھی غریب میں بدل دیتے ہیں۔ خواتین و حضرات اقبال نے آپ کو پتا چلا تھا کہ بہت اس کو پتا تھا۔ مگر بد قسمتی سے وہ خود بھی کبھی کبھی اس میں شامل ہو جاتا تھا کہ کہا

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

مختصر اس نے Point out کیا۔ ڈاکٹر کین آدم سزا ایک نے بہت کچھ مطالعہ کرنے کے بعد Later, after hundred year Islam doesn't seem to be the same. the same. کچھ فرق پڑ گیا اس کے اندر، اس میں کوئی اختلاف پڑ گیا۔ ایسا لگتا ہے یہ وہ اسلام نہیں ہے جو پہلے دیکھا گیا تھا۔ اب اسلام میں کیا ہے؟ اہمیت بڑی ہے۔ سیکرٹریز ہیں۔ بڑے بڑے اچھے فلسفی ہیں جن کو ہم دانشوران اسلام کہتے ہیں۔ بعضی وہ دانشور اسلام ہو سکتا ہے جو اسلام کا ہی جزو حق کر دے۔ وہ کیسے ہو سکتا ہے؟ میں آپ کو چھوٹی سی مثال دیتا ہوں۔ اللہ نے ایک بندہ تخلیق کیا معتزلہ کے بعد فریبہ کے بعد۔ وہ انہی میں سے ایک تھا۔ یہ ابوالحسن الاشعری تھے۔ ابوالحسن الاشعری معتزلہ کا شاگرد تھا، جبانی کا شاگرد، اس نے جبانی کو کہا کہ ایک مسئلہ پیش ہو گا اگر ایک یوزر کا ایک جوان اور ایک بچہ مر جائیں تو بتاؤ وہ کہاں کہاں جائیں گے؟ اس نے کہا کہ دیکھو جی یوزر جہنم میں جائے گا۔ جوان جنت میں جائے گا اور بچہ اعراف میں جائے گا۔ اس نے کہا کیوں؟ وضاحت کرو، ستاویہ کیسے ہے؟ تو اس نے کہا یوزر کا تو مر ہی کفر پر اس لیے جہنم میں جائے گا۔ جوان جو ہے اس کا اللہ کو پتا تھا، اس کو موت اس لیے آئی کہ اللہ نے کہا اگر یہ جیتا رہا تو ایسے ناقص کام کرے گا کہ یہ جہنم میں جائے گا اس لیے اس کو پہلے سے ہی اٹھا

لایا اور اس پر مہربانی کی۔ تو اب احسن نے کہا بچے کا کیا قصور ہے وہ اعراف میں کیوں جائے گا کیونکہ گل کوئی بچہ اگر اللہ کو یہ کہے کہ اے اللہ اگر مجھے تو موقعہ دیتا، تجوزی ہی مجھے مدد دے دیتا تو میں بھی اچھے کام کرتا اور میں بھی جنت میں چلا جاتا، مجھے اعراف میں کیوں تو نے پھینکا۔ دیا۔ یا اس وقت یہ موشگافیاں ہو رہی تھیں۔ حالانکہ اگر معتزلہ مسلمان ہوتے، اگر اس وقت کے عالم واقعی مسلمان عالم ہوتے۔ تو وہ حدیث رسول ﷺ کوٹ کر کے جڑی آسانی سے چلا جاتا کہ مسلمان کا جو بچہ مرنا ہے بلوغت سے پہلے وہ سیدھا جنت میں جاتا ہے بلکہ وہاں جا کر اپنے ماں باپ کا منتظر ہوتا ہے۔ اور جب وہ جنت میں پہنچتے ہیں تو ان کا استقبال کرتا ہے۔ مگر انہوں نے خدا اور رسول ﷺ سے اعراف کرتے ہوئے اپنی فلسفاتی توجیحات سے مذہب کو مزین کرنا شروع کر دیا۔ یہ اتنی جڑی تحریف تھی کہ صدیوں اسلام میں جاری رہی۔

اسلام زوال پذیر ہو یا شروع ہو گیا۔ اندھیرے میں، بصر میں، فاطمیہ حکومت تک یہ زوال پذیر ہی جاری رہی۔ خواتین و حضرات نے نئے گروہ پس پیدا ہوتے رہے۔ اس نے زیادہ گروہ پس پیدا ہوتے رہے کہ نیا گروہ جو ہے وہ قرآن ہی کی تاویل دے رہا تھا۔ قرآن ہی سے مقاصد پورے کر رہا تھا۔ لفظ نہیں Change کر رہا تھا۔ مطالب کو بدل رہا تھا۔ اس سلسلے میں آپ دیکھتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے گروہوں کی بھرمار ہے جن میں سے کوئی Crooked فطرت کا استاد جو ہے وہ اپنے مقصد کے لیے باآسانی آیت قرآنی کا سہارا لے سکتا تھا۔ ان میں خوارج بھی شامل ہیں۔ ان میں سنی بھی شامل ہیں۔ بے شمار ان کے گروہ۔ شیعہ بھی ان میں شامل ہیں اور بعد ازاں آپ دیکھتے ہیں کہ ان کے مزید گروہ پیدا ہونے شروع ہو گئے اور ان میں کرامتا، باطنیہ اور ملاحدہ بھی ہیں۔ ان میں اسماعیلیہ بھی ہیں۔ ان میں جبر پتھی ہیں۔ ان میں قدریہ بھی ہیں۔ ان میں وعیدیہ بھی ہیں۔ آپ جتنے گروہ دیکھتے ہیں ایسے گنتا ہے کہ قرآن کو Simplicity سے نکال کر ہر آیت کو ہر بندہ اپنے مطالب کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ سوال وہی رہ جاتا ہے کہ اگر ان کے مطالب صحیح ہوتے تو وہ جو مذہب Basic purpose کے لیے رہا اور نتیجے کے لیے جس پر سب سے زیادہ اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ ان میں کتنے لوگ تھے جو خدا کی شناسائی

کا شرف حاصل کر پائے؟ ان میں کتنے لوگ تھے جو Ultimate مذہب کی عرض و غایت کو پاسکے؟ مذہب کے نتائج کس نے حاصل کئے؟ اس کا انجام کس نے حاصل کیا؟ کیا ان گروہین میں سے کوئی اللہ کے دوست اور وفی گزرے؟ اور اگر گزرے تو معاشرہ و اصلاح پا جاتا۔ ایسے نہیں ہوا کسی سکول سے کسی بھی سکول سے کسی ایسے بندے کا سراغ نہیں ملتا۔ یہاں میں تصوف کے لوگوں کی بات نہیں کر رہا۔ ان میں چند Individuals مذہب کی اصلی عرض و غایت پر قائم رہے اور بالآخر انہوں نے خلافت کو اپنی تحقیق و جستجو کے بعد خدا کی محبت اور انس کے اسباق دیئے۔ یہ خلافت الخیال لوگ تھے۔ ان کی لائن آف تھارٹ Singular تھی۔ یاس کا ناک کے Alone rangers تھے جنہوں نے انڈیائی سطح پر خدا کی تلاش کی۔

خواتین و حضرات! بہت بڑی مسلمان سلطنت کے زوال شروع ہو چکے تھے۔ مغرب اس وقت نیا نیا عقل کو آیا تھا۔ مسلمان تو آچکے تھے۔ مغرب نیا نیا Dark ages سے ابھرا تھا۔ Renaissance اور Reformation نے پارس مغرب کو فخری جیادیں مہیا کیں مگر ان کا مذہب ان کی انگوڑی سے لڑنے کے قابل نہیں تھا۔ بہت جلد انہوں نے مذہب سے نجات پا لی۔ انہوں نے اپنی Inhibition سے جو انہیں مذہب کے بارے میں تھی اس سے بڑی جلدی نجات پائی۔ ان میں Hollyoaks, Bradlow and a long line (including) Francis Bacon وغیرہ بڑی جلدی سے پلٹے مذہب کو خیر آباد کہتے ہوئے پیکولر سٹ اور ڈیوٹریت ہو گئے۔ انہوں نے کہا مذہب کو ایسے ہی ماننا ہے تو مانو۔ ہجرے میں جانا ہے تو جاؤ لیکن سوسائٹی میں انہوں نے مذہب کی کسی قسم کی بد اخلاقت برداشت نہ کی۔ Because they knew it very well کہ وہ رومن کیتھولک ہوں یا پروسٹانٹ Inquiries ہوں یا Calvinist ہوں یا کسی بھی قسم کے Nestorian Christian ہوں۔ ان کو اچھی طرح پتا تھا کہ It is not workable in the society وہ اپنے مذہب سے اس درجہ بیزار ہوئے کہ Total acquittal شو کرو یا اور

اس خوف اور وحشت کے Inhibition کو توڑ دیا اور وہ اپنے مذہب کے خوف اور وحشت کے Aspect سے آزاد ہوئے۔ And finally I would be able to some up this whole attitude of the Christians, کہ نفاق تصور نے مسلمان کو قرآن سے دور کر دیا اور ڈی نکل (Denial) نے مغرب کو مضبوط کر دیا۔ غور کیجئے گا جو میں بات کر رہا ہوں کہ ہمارے یعنی نفاق نے ہمیں قرآن سے اللہ سے دور کر دیا۔ مگر ایک Blatant نکتے کو رہے انکار نے مغرب کو دھوکا دیا۔ ان کے سر سے وہ بوجھ اٹھایا جو ہم آج تک اٹھائے پھر تے ہیں بغیر Commitment کے۔ ہم نے اپنی تعلیمات کو چھوڑ کر بچ میں جو فرضی مداخلتیں جمع کیں اس کی وجہ سے ہماری تعلیمات دین میں بڑا گہرا نفاق پیدا ہو گیا۔ مگر وہی ذاتی نفاق اور ہم مذہب سے دور ہو گئے۔ ہمارے نفاق تصور نے مسلمان کو قرآن سے دور کر دیا اور ڈی نکل نے مغرب کو مضبوط کر دیا۔ اور اصولی بات یہ ہے کہ ڈی نکل نفاق پر بھاری ہے۔ کسی چیز کا سادہ سا اظہار اعتبار کی منافقت پہ بھاری ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے آپ ان کا مال بھی دیکھ رہے ہو اور اپنا مال بھی دیکھ رہے ہو۔ ہم ان کو اذیت نہیں دے سکتے۔ ہمارے تصور دین میں نفاق تھا۔ Purpose کوئی نہ رہا، مگر وہی امتیاز بھیج دیا گیا Classified ہو گئے۔ ہمیں واضح طور پر محسوس ہوتا ہے کہ ہم کسی بڑی گہری یعنی منافقت کا شکار ہو گئے۔ یورپ آزاد ہو گیا Deny کر گیا مذہب کو چھوڑ دیا ہر کسے کیا۔ چارواک ایک ڈیکوریشن نہیں کی طرح مذہب کو سنوار کے Corners پر رکھ دو۔ دل ہو تو کسی Grecianism کی طرح کسی Relic کی طرح متبرکات کی طرح ہا کے کوئی کچھ اچھم لینا کسی دیوار پر بوسہ دے لینا۔ اس کے علاوہ وہ انہوں نے مذہب کو کوئی حیثیت نہیں دی۔ یہ نکال ان کا ڈی نکل کھاتھان کا انکار کھاتھان میں منافقت نہیں تھی وہ ہم پہ بھاری ہو گئے۔ کیونکہ ہمارے اقرار میں منافقت تھی۔

خواتین و حضرات! مسلمان پلے بھی۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مسلمانوں کو دوبارہ عروج حاصل نہیں ہوا۔ ایک بڑے مزے کی بات آپ کو بتاؤں، اب میں آپ کو Medieval ages کو لارہا ہوں۔ مسلمان گرا پڑا تو میں آئیں ان کو بانی رہیں۔ کچھ شکستیں ہوئیں بڑی بڑی

سلطنتیں مسلمانوں کی بن گئیں۔ مگر Revival ہوئے۔ تہائی کی بات ہے یہ تینوں Revival کیوں ہو گئے؟ آخر اتنی گلی گزری حالت میں یہ Revival کیسے ہو گئے۔ بڑی عجیب سی بات ہے کہ سب سے پہلا Revival استوکی صورت میں آیا۔ استوکیوں کی صورت میں اور سلطان تعلق کے بیچوں نے اسلام کو سہارا دیا۔ ملک شاہ نے سہارا دیا۔ سلطان الپ ارسلان (سلطان خجڑ) نے دیا۔ کیوں ہوا ایسے؟ وہ یہ تھی کہ یہ زیادہ بڑے ٹھکانے نہیں تھے۔ یہ صرف Basic values تک رہ گئے۔ جہاد تک رہ گئے۔ زکوٰۃ تک رہ گئے۔ صدقات تک رہ گئے۔ انہوں نے حقارت کی وجہ سے سکنا فلسطین، مشرق وسطیٰ، علماء کی خرافات بند کرا دیں اور کہا ایک Straight اسلام پہ چلو۔ یہ عقیدہ نہیں تھے۔ آرٹس پلٹے رہے۔ کلتی رہیں کوٹھیں۔ انسانی ہند آگے بڑھتے رہے مگر یہ بودینی Approaches تھیں جنہوں نے بادشاہوں پر قبضہ کر کے اسلام کی بنیاد کمزور کر دی، یہ ختم ہو گئیں۔ ان کے اخلاص نہ رہا۔ ان کے اس Practical attitude نے مذہب کو دوسو برس کے لیے پھر نابالغ کر دیا۔ اور خواتین و حضرات جب استوکیہ کے باب پھر عالم اسلام اسی حال میں تھا کوئی Intellectual movement نہیں تھی۔ کوئی Commitment نہیں تھی۔ پھر ایک نیا خاندان پیدا ہو گیا۔ ایو بیہ خاندان پیدا ہو گیا۔ زنگی خاندان پیدا ہو گیا۔ انا جب زنگی کے ایک یہ سالار سلطان صلاح الدین ایوبی نے جس کے بارے میں مورخ متفقہ رائے ہیں کہ بادشاہ بھی تھا اور اللہ کا ولی بھی تھا۔ خواتین و حضرات! پھر ایک وقت آیا پھر مسلمانوں کا وہی عالم ہو گیا پھر وہی گرنے پرانے لگ گئے۔ سلطان کاؤن کے بعد پھر وہی زوال شروع ہو گیا۔ زوال کیوں شروع ہو جاتا تھا کیونکہ Basically religious commitment کوئی نہیں تھی۔ جو Top ranking commitment تھی وہ کوئی نہیں تھی۔ ہاں چند لوگ آجاتے تھے جو Individual حیثیت میں اتنے متخلص تھے کہ وہ پوری مملکت اسلامیہ کو دوبارہ آگے لے جاتے تھے۔ پھر بہت جڑا زوال آیا۔ اندلیسہ میں حکومت مسلمان ختم ہو گئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ Central empire بھی ہاتھ سے جاتی رہی۔ یعنی بغداد بھی تباہ ہوا اور قاہرہ بھی گیا۔ لگتا یہ تھا کہ مسلمان ختم ہو گئے۔ مگر ایسے ہی دور میں

جزیہ الاسلام محمد بن احمد بن الغزالی کا مکتوب تھا اور دوبارہ اس نے اسلام کو ابوالحسن اشعری کی طرح واپس لانے کی کوشش کی۔ اس کے دو شاگرد ہوئے اور ان شاگردوں نے الجلیلیہ، مراکش یعنی اہل مغرب کی ایک نئی نازہ حکومت قائم کی۔ جسے ہم المرطینیہ کی حکومت کہتے ہیں۔ جس کا سب سے مشہور سرکران یوسف بن تاشفین تھا۔ ایک اچھے نیچرل مسلمان کے پیدا ہونے سے چین پہ دوسو سال مسلمانوں کی حکومت بڑھ گئی۔ دوسو برس چین میں اور مسلمان قائم رہ گئے۔ جب یوسف بن تاشفین کوڑواں ہوا تو دوبارہ ایک سادہ سا صحرائی مسلمان اٹھا اور الموحدین کی شکل میں ابیعتوبہ المؤمنین نے اسلامی فتوحات کے دوسو سال اور بڑھا دیے۔ خواتین و حضرات اس سر سے میں مسلمان کیا کر رہے تھے؟ یہ میں نہ تو آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ابوالحسن عسارہ کے استادوں کے بعد وہ Movements ایسی اچھیں جنہوں نے کوشش کی کہ مسلم تصور کو اور اس خالصت کو واپس لایا جائے۔ ان میں ایک ابونعصر احمد بن محمد ابن اسلامہ جو تھا وہ کے امام تھے اور ایک ابونعصر محمد ابن محمد ابن محمود الماتریدی، یہ وہ ایسی کوششیں تھیں جس میں سعی کی گئی کہ نیچرل اسلام کو دوبارہ واپس لایا جائے۔ عسکری طاقت ان میں نہ ہوئی کہ پورے کا پورا Pattern of Thought پہنچ کر دیا جاتا۔ اس سر سے میں تصوف نے بڑی ترقی کی۔ لگتا تھا کہ کوئی نہ کوئی صوفی نہ جب کو اس بحران سے نکال لے گا مگر صوفی بھی تین قسم کے اثرات کے تحت تھے۔ نو فلاطونیت Platonius of the Greek، بدھ مت، مسیحیت اور اخوان الصفا۔ ان تمام میں نظیدہاں آ گیا۔ تصوف نے بھی اپنے آپ کو چھپا کر شروع کر دیا۔ رمز نکال لیے، اشارے سنائے۔ بھلا آپ خود بتاؤ ایک سادہ سا سوال یہ ہے کہ خدا کے پاس کوئی شخص جا رہا ہوا اور اگر اس کا اخلاص ہو تو اس کو اتنا Secret ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا یہ بتاؤ تھا جو وہ کر رہے تھے؟ مثلاً آج بھی آپ بڑے بڑے بیرونی فقیہوں کے پاس جائیں گے تو وہ شیعہ دیتے ہوئے پتہ ہے آپ کو کیا Instruction دیتے ہیں کہ کسی اور کو نہ بتانا، یہ نہ ہو کہ مفت شیعہ آگے چلی جائے۔ جس جی آج بھی وہ Pattern of thought موجود ہے۔ اب بہت سارے بڑے امام خواتین و حضرات جو ہماری تاریخ میں گزرے ہیں ان میں جو مسلم فلسفے کا بانی ہے وہ ابویوسف یعقوب بن اسحاق

الکندی (801-873ء)۔ بڑا دانشور، بڑا سائنسدان، بڑا فلسفی۔ وحی کا قائل ہے مگر عقل کے بغیر وحی کو تسلیم نہیں کرتا۔ باوجود بہت بڑا فلاسفہ ہونے کے وہ یہ جرات تو نہیں کرتا کہ وحی کو Deny کرے۔ مگر اس کے ساتھ ہی محمد بن محمد اس ترخان ابن اریخ ابو نصر فارابی (870ء-950ء) پیدا ہوئے اور اس نے قریباً قریب ایمانی فلسفے کو مسلم ثقافت میں لانے کی بھرپور کوشش کی اور اس کا بھرپور دفاع کیا اور مسلمان ثقافت کے پس منظر کو بالکل ایمانی فلسفہ سے ہم آہنگ کر دیا۔ شیخ الرئیس ابو علی حسین اس عبد اللہ ابن سینا (980ء-1037ء) پیدا ہوئے۔ موصوف کے نزدیک خدا کی ذات تو منفرد و یکساں ہے۔ وہ وحدہ الوجود ہے اور مطلق طور پر سادہ ہے۔ باقی تمام اشیاء ممکن الوجود ہیں۔ خدا مطلق وحدت ہے۔ مگر ابن سینا، ابن وہبم کی صورت کا قائل نہیں ہے۔ وہ تمام چیزوں کو مسطورہ سمجھتا ہے۔ وہ ملائکہ کو ایک اعلیٰ صفت سمجھتا ہے۔ جنات کو اعلیٰ صفت سمجھتا ہے۔ وہ ان تمام اشیاء کو خیالی اور مثالی سمجھتا ہے۔ خواتین و حضرات اعلیٰ سمجھ آتی کہ آپ اللہ کو مانتے ہو اور یہ بھی مانتے ہوں کہ وہ جن نہیں پیدا کر سکتا۔ یہ بات مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں اگر اللہ کو قادر مطلق مانتا ہوں اور میں کہوں ملائکہ وجود نہیں رکھتے۔ حقوق نہیں ہیں۔ خدا نہیں ملائکہ پیدا کر سکتا۔ وہ صرف آپ کے اندر صفات پیدا کرتا ہے۔ تو اللہ کے بارے میں یہ اتنی بڑی ہدائی ان فلاسفہ کو تھی کہ وہ اپنے تصورات کو اسلام پر محیط کر رہے تھے۔ آج کل بھی یہ ہوتا ہے۔ جناب پروین نے بھی یہی کیا۔ بہت سے بڑے دانشور ہیں جن کا خیال ہے کہ اگر میں پچھلے چارے کا ٹکڑا نہیں دبا سکتا تو خدا کیسے چارہ سکتا ہے۔ اپنی قوتوں پہ گمان کر کے جب نے ہم خدا کو اپنی طرح کا انسان سمجھتے ہوئے بہت سارے فیصلے ایسے کئے جس میں گمان ہوتا تھا کہ ہمارے فلاسفہ نے یہ سمجھتے تھے کہ خدا ان کی طرح کوئی ایسی ہی معمولی کارکردگی کی حامل شخصیت ہے جو By Chance خدا بن گیا۔ (زیر لب تبسم کے ساتھ) اگر اللہ کو یہ پانس ملا تو ایسا پانس مجھے بھی قائل سکتا ہے۔ ان کا خیال تھا کہ کوئی جنات نہیں ہیں۔ کوئی فرشتے نہیں ہیں کوئی عذاب قبر نہیں ہے بلکہ یہ نہیں قبر بھی ہے کہ نہیں ہے۔ یہ سارے لوگ اس تصور کے مالک تھے کہ خدا جو ہے اس کی اپنی Limitations ہیں اور یہ ہمارے امام تھے۔ خواتین و حضرات آگے چل کر ابو بکر محمد بن یحییٰ

ابن صالح ابن (وفات 1138ء) نے تھوڑا سا اختلاف کر کے یہ ذکر کیا کہ دیکھو باقی ساری چیزیں اپنی جگہ پر مگر زبان کو ذکر الہی میں مشغول رکھا جائے۔ اور اللہ کی تسبیح و تہلیل جاری رکھی جائے۔ پھر ایک نیا فلسفہ پیدا ہوا جو ابو بکر محمد بن عبد الممالک محمد بن محمد بن طفیل (ابو بکر محمد بن عبد الممالک محمد بن محمد - وفات 1185ء) کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ وہ فلسفہ اشراق کے ماہر اور نو فلاطونی ہیں۔ اگرچہ اس کے نزدیک سب سے بڑی سعادت خدا کی معرفت ہے۔ مگر وہ یونانی فلسفہ سے تو نہیں ماں مل سکتی۔ تو موصوف نے یحییٰ بن عقیل ان ایک کریمہ تحقیق کیا اور اس تحقیق کو Imaginary بنایا اور اس میں جو مقدمہ کے مسائل زیر بحث لاتے ہوئے ہمیں اس نوعیت پر پہنچایا کہ تمام تر Approach towards life, universe and God is only mental and there is no other touch. ہوئے دشواری پیش آرہی تھی۔ اب آخر میں آپ سے ذکر کروں گا ایک بہت بڑی شخصیت کا جو مغرب کے استاد کہتے جاتے ہیں اور مغرب نے فلسفے کا شعور اس رشد سے لیا۔ ان کا پورا نام ابو الولید محمد احمد بن رشد (1126 تا 1198ء) تھا۔ ان کو قرآن پہ کتنا اعتبار تھا اس کی ایک مثال آپ کو دے دوں کہ جب کسی نے پوچھا کہ میں رشد آپ مذہب ماہر و مود کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو جواب میں اس نے کہا کہ تم تو ان کے مذہب کی بات کرتے ہو مجھے تو یہ بھی نہیں پتا کہ وہ تھے بھی کہ نہیں تھے۔ یعنی یہ اخلاف کی ایک صورت تھی کہ انہوں نے کسی جگہ بھی قرآن کو اور اس کی Interpretations کو فائل قرار نہیں دیا۔ بلکہ یہ کہا کہ تم ان کے مذہب کی باتیں کرتے ہو مجھے تو یہ بھی نہیں پتا کہ وہ تھے بھی کہ نہیں۔ آج کے زمانے میں اگر ابن رشد ہوتا تو پتا چل جاتا کہ قوم ماہر و مود کے سراغ نکل آتے ہیں اور اللہ سچا تھا اور ان کی بدنامیاں غلط تھیں۔

خواتین و حضرات! ایک دور ختم ہوتا ہے۔ مسلمان بہت خوار ہو چکا ہے۔ کم ہو چکا ہے اور گرا چکا ہے۔ Medieval ages گزر گئے ہیں۔ طاقت اور سلطنت کے نلبے ختم ہو گئے ہیں۔ عثمانیوں کے میاں کے محاصرے ختم ہو گئے ہیں۔ مصر پہ بیہولین کی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ سعودی عرب جو ہے عثمانیہ سلطنت کے خلاف کھڑا ہے۔ مسلمانوں میں گروہی فرائی بڑھ گئی

ہے کہ ایک نئے نئے نئے نے مسلمانوں میں Second digression پیدا کر دی ہے۔
 Second digression اور یہی Heavy digression میں آگے چل کر ضرور اس
 پر روشنی ڈالوں گا۔ اس سلسلے میں یہ ہے۔ مصلح اور ریفارمر پیدا ہوئے۔ ان کے نام میں
 مولے مولے آپ کو بتا دیتا ہوں کہ Russia میں امام شافعی، سوڈان میں محمد احمد السنوسی، پھر
 ان لوگوں نے ایک فزیکل جدوجہد شروع کر دی۔ سنوسی کا مہمبہ ہوا مہدی السوڈان کی شکل میں۔
 امام شافعی کو چچنیا میں شکست ہوئی۔ آپ شہید ہو گئے مگر آپ نے بڑی دلیری سے ایک جنگی جہاد کا
 عمل جاری رکھا۔ آگے بڑھتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں امام اس تیبہ نے جوان کے سردار تھے عین
 جالوت کے مہر کے میں منگولوں کو شکست دے کے مسلمانوں کے دفاع کا بندہ درست کیا۔ مگر ان
 سب میں ایک پہلو موہو ہوا تھا اور ایک غالب تھا۔ یہ Practical جہاد کا توازن حاشیہ پر رکھتے تھے
 اور غارتی نہ ہب کی یعنی بیرونی نہ ہب کی تلقین کو یہ اللہ اور نہ وری سمجھتے تھے۔ مگر ان کو داخلی
 اسلام سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ یہ جو اسلام میں بڑی بڑی مومنس اُمتی تھیں، ایسے لگتا ہے کہ باوجود
 ان کی بہترین کوشش کے اللہ کی تائید ان کی طرف نہیں تھی۔ میں اللہ کی تائید اس لیے کہتا ہوں کہ خدا
 کے دو وعدے تھے ہر سال میں پورے ہونے تھے ایک وعدہ تو یہ تھا "وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا
 وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ" (ال عمران: 139) کہ سستی نہ کرنا، غم نہ کرنا اگر تم
 مومن ہو تو تم ہی غالب ہو۔ مگر لگتا ہے کہ اس مصرع میں کوئی غالب نہیں تھا۔ اور دوسری بات
 خواتین و حضرات اللہ نے کہا کہ میں نے لکھ دیا ہے کتاب میں کہ میں میرے
 رسول ﷺ اور میرے مومنین غالب رہیں گے۔ مگر یہ غلبے کا کوئی وقت نہیں تھا۔ ہر جگہ مسلمان
 مغلوب تھا اور ہر جگہ مسلمانوں پر ایسی آفات اتر رہی تھیں۔ ان کو یہ نہیں پتا لگ رہا تھا کہ باوجود
 مسلمان ہونے کے، جیسے آج اس ملک (پاکستان) میں ہمیں پتا نہیں لگ رہا کہ باوجود
 مسلمان ہونے کے خدا کی مدد کیوں نہیں پہنچ رہی۔ اللہ کا قول مبارک موجود تھا کہ "لَمْ حَبِطْ
 أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الْبَاقِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسْتَفْتِمُ الْبَنَاءِ وَالضَّرَاءِ
 وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصُرَ اللَّهُ" (البقرہ: 214) ہم

پوچھتے رہتے تھے کہ "مَنْ نَصْرُ اللَّهِ" کب آئے گی اللہ کی مدد؟ اب تو نبی اللہ کی مدد مہدی کے وجود میں قائم ہے۔ مگر کوئی وقت ایسا نہیں تھا کہ جب لوگوں نے یہ سوال نہیں کیا۔ آخر مسلمان اتنا گرا پڑا کیوں ہے؟ اتنا مظلوم کیوں ہے؟ کہاں گئی اللہ کی مدد؟ پھر کچھ لوگوں نے بڑے خود Assume کیا کہ وہ ایک Practical religion کی مدد سے اسلام کو واپس لائیں گے۔ مگر ان کا اللہ سے کوئی ایسا رابطہ نہیں تھا کہ خدا موعی کی طرح ان میں سے کسی کو کہتا کہ موعی تو ڈرنا کیوں ہے قوم سے۔ جب موعی ڈرے اور کہا ہے پروردگار! میں نے تو قتل کیا ہوا ہے مرنے کا کیا تو مجھے تو دھار دیں گے۔ تو اللہ نے کہا موعی، ڈرنا کیوں ہے۔ میں تیرے ساتھ نہیں ہوں۔ بد قسمتی سے ان تمام Movements کو دیکھتے ہوئے احساس ہوتا ہے کہ اللہ ان کے ساتھ نہیں تھا۔ امام شامل تھے، عبدالقادر تھے، محمد اسنوکی واحد بندے ہیں جو اس میں کامیاب ہوئے مگر تھوڑے عرصے بعد سوزان و بارہ غلامی میں چلا گیا۔ آج کے دور میں دیکھئے Latest Movements کی Tendency اور بھی ختم کی طرف پھلتی گئی۔ بجائے اس کے کہ وہ سبق سیکھتے اور Drift back کرتے وہ مزید Drift کر گئے اور سیاست میں، حکومت میں، مذہب میں انہوں نے اتنا تشدد نہ دیا جتنا دیکھا کہ ان میں سے بھی کسی کو اللہ کی رحمت پہنچتی نہیں تھی۔ ان میں ابوسفاف، جماعت اسلامی، اشوان المسلمون، حزب اللہ، حماس، طالبان یہ سارے کے سارے لوگ جو ہیں۔ Physically they are trying۔ اپنے آپ کو درست سمجھتے ہوئے ایک Particular مذہب کی Interpretation کی وجہ سے پہنچے ماحصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر خواتین و حضرات! پھر سوال: میں جانتا ہے کہ کیا خدا ان کے ساتھ ہے؟ اور اگر خدا ان کے ساتھ ہے تو پھر ان کی فتح و نصرت کو کون روک سکتا ہے۔ Do they not believe in God? ان کو نہیں پتا اللہ نے کیا کہا ہے؟ ان کو اس چیز کا نہیں پتا کہ خدا موعی سے ملتا ہے۔ ان کو نہیں پتا کہ خدا غلوں اور محبت سے تمہارا اثر یک سال ہوتا ہے۔ انہوں نے ایک ایسا پیڑ بن وضع کیا ظاہر و عبادات کا جوٹہ مری تھیں مگر ان کی اتنی زیادہ Exploitation نہ مری نہیں تھی کہ اس کی بناء پر لوگوں کو کافر و شرک Declare کیا جائے۔ سوسائٹی سے اپنے آپ کو کاٹ لیا جائے

اور Truth کو محض اپنی میراث سمجھا جائے۔ ان کی ان غلطیوں نے عالم اسلام کو مزید Damage کیا جیسا کہ ہم جانتے ہیں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے یہ تحریکات شروع ہوئیں۔ محمد بن عبدالوہاب نے اس کو اور پرموٹ کیا۔ عثمان فوری نے کیا۔ شریعت اللہ نے کیا۔ سید محمد بریلوی نے انڈیا میں کیا۔ اصلاح پارٹی نے کیا۔ اب حزب التحریر پارٹی فلسطین میں اسی کام میں لگی ہوئی ہے اور اسلامک فاؤنڈیشن آف ازبکستان بھی اس کام میں تھی ہوئی ہے۔ All we try to do is to tell them. یعنی بڑی Digression جو آپ اسلام سے کر بیٹھے ہو۔ رسول اللہ ﷺ سے کر بیٹھے ہو قرآن سے کر بیٹھے ہو اس سے خوشتر کہ تم خدا کے لیے جاؤ کہیں نہ کہیں تو کوئی واسطہ اور تعلق خدا سے پیدا کر لو۔ اس سے خوشتر کہ تم خدا کے نام پر جہاد کرنے جاؤ خدا کو ساتھ تو لے لو کہ وہ تمہارا شریک جنگ ہو اللہ نے کہا جو میرے لیے لڑنے پلنے نکلتے ہیں میں ان کے ہر اول میں نکلتا ہوں۔ تمہارا ہر اول میں وہ کیوں نہیں آ رہا؟ Why are they not putting a question to themselves We should go back to the early age of Islam. جو عالم اسلام میں ہمارے لیے ہیں اور آپ دعا گو ہیں کہ خدا ہمیں توفیق دے۔ We should go back to the early age of Islam. رسول اللہ ﷺ نے کیا سمجھایا اصحاب نے کیا سمجھا اس کے باوجود کوئی اسلام نہیں تھا۔ باقی سب تاویلات تھیں۔ معنوی، لفظی، وغیرہ اخلاقی اور غیر اخلاقی تاویلات۔ اسی وجہ سے مسلمانوں کا افلاس ہماری حدود سے نکل نہیں رہا۔

آخر میں ایک بہت Important مسئلہ بودہ گیا تھا کہ قرآن پہلے بھی تمام معلومات سے آگے تھا قرآن آن بھی نہ آگے ہے۔ سائنس پہلے بھی قرآنی تعلیمات کو نوہ کرنے کی فکر میں تھیں مالاکان کو یقین نہیں تھا۔ Nobody believed in the Book. مگر ایک مسلمان کا، کسی بھی زمانے کے ایک مسلمان مفکر کا ایک قاعدہ تو ہونا چاہیے تھا کہ They should have referred, quoted and tried to understand. اگر ہم نے اتنی اندھا دھند سائنسی فکر کی تائید کرتی ہے تو کم از کم اپنے قرآن حکیم کو کسی سے پڑھ

ہیں۔ کچھ عقائد کی بنیاد پر جو قرآن میں شروع سے موجود تھے قرآن پڑھنے کا ایک طریقہ تھا جو بدقسمتی سے کبھی Follow نہیں کیا گیا۔ قرآن ایک مجدد و مصلح کی کتاب ہے اور اس کتاب سے پہلے کچھ علم موجود تھا۔ قرآن کے بعد بھی So called آج کے زمانے میں بے انداز ترقی ہوئی ہے۔ بے شمار علوم کو مرتب کیا۔ پھر کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ ہم دیکھنے کی کوشش کرتے کہ قرآن کتنا سچا ہے؟ یا اللہ ہے بھی کہ نہیں؟ یا اللہ کی کتاب ہے بھی کہ نہیں؟ اتنے دعوے جو اس کتاب کے بارے میں ہیں ہمیں پتا تو ہونا چاہیے تھا کہ آخر قرآن کیا کہہ رہا ہے؟ سائنس کیا کہہ رہی ہے؟ لوگوں کی گیارہ گئے ہے؟ خدا کی گیارہ گئے ہے؟

خواتین و حضرات! ایک بڑا Essential question جیہا میں نے

آپ سے پہلے کہا تھا کہ خدا کی تسلیم کے بعد ہم یہ حق نہیں رکھتے کہ اللہ کی طبیعت پہ شک کریں اگر ہم خدا کو Ultimate مانتے ہیں تسلیم کرتے ہیں تو پھر ہم یہ دعویٰ نہیں رکھتے کہ خدا کو سمجھاتے پھریں۔ اگر میں نے اس کی عقل کو اپنے سے بہتر مان لیا ہے اور اگر میں سمجھتا ہوں کہ وہ خالق کائنات ہے۔ وہ اتنا بڑا ہے کہ میں جزوی طور پر بھی اس کی فکر کا احاطہ نہیں کر سکتا تو میرا ایک سوال تو نیچرل فیٹا تھا کہ میں خدا کی وہی ہوئی معلومات کا احاطہ کر کے دوسری دنیا تک پہنچاؤ؟ سائنس دانوں کو ملتا کہ You me be right but i believe in this مصاب کا ایک طریقہ کار مجھے بہت اچھا لگا کہ ان کو بھی پتا تھا کہ قرآن کی وسعتیں، زمان و مکاں سے آگے جا رہی ہیں۔ جب کوئی چیز سمجھ نہیں آتی تھی تو انہوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ اس کی تاویل یہ ہے۔ انہوں نے سادہ سی ایک بات کہی کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ مگر ہم تو اللہ کی حد تک بھی مشکوک کر دیتے ہیں۔ چہ جائیکہ رسول ﷺ کی بات ہو۔ قول رسول سنتے ہی ہم فوراً دعویٰ کر دیتے ہیں کہ یہ حدیث خلاف واقعہ، خلاف فطرت، خلاف سائنس ہے۔

خواتین و حضرات! تھوڑا تھوڑا کر کے جائزہ لیتے ہیں کہ قرآن کیا کہتا تھا۔ اس وقت کے علم کیا کہتے تھے اور قرآن صحیح تھا یا وہ لوگ صحیح تھے جنہوں نے ہمیں بعد میں سائنسز عطا کیں۔ مختلف پٹریں میں سب سے پہلے علم جو Greeks کے زمانے سے مرتب ہوا وہ فلکیات کا

علم تھا اور لوگ اس پر غامض رہیں کرتے رہے تھے۔ ان میں سے سب سے بڑا نام جو بے وہ طویل کی کا ہے۔ اٹلیوس کا ہے۔ اٹلیوس نے جدول شمس مرتب کی اور یہ دعویٰ کیا کہ یہ زمین جو ہے مرکز کائنات ہے۔ زمین ساکت ہے اور ساری کائنات اس کے ارد گرد گھوم رہی ہے۔ یہی اعتقاد انیسویں صدی تک جاری رہا اگرچہ کچھ میں کوپرنیکس اور گلیلیو نے اس پر اصلاح کی۔ اور کوپرنیکس نے یہ واضح کیا کہ زمین نہیں بلکہ سورج مرکز کائنات ہے۔ اسی کے مطابق پھر باقی زمانے نے جدول شمس بنائی۔ مگر قرآن کیا کہہ رہا تھا؟ سورج سے سیدھے سادے لفظوں میں ایک بہت بڑا اصول دے رہا تھا کہ ”وَسِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرَ“ کہ سورج چاند ستارے سب ہم نے گھمائیے ہیں اور سیدھی سی بات کہہ رہا تھا بار بار کہہ رہا تھا ”كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى“ {نجم: 29} کہ یہ تمام چل رہے ہیں وقت مقرر رہے۔ خواتین و حضرات اس چھوٹی سی آیات میں کتنا بلیغ انداز ہے۔ دو بڑے حقائق کو وہ واضح کر رہا ہے۔ No1: Everything is moving in the universe. مگر دوسرا اس سے بڑا کتنا بڑا انظر یہ کہ وقت مقرر نہ ہوگا۔ خدا کے نزدیک نام Infinite نہیں تھا۔ وقت مقرر نہ تھا۔ آج تک امارا سب سے بڑا قصاص نامی مغرب سے شاید یہ ہے کہ وہ نام کو Infinite مانتے ہیں اور لا انتہا مانتے ہیں۔ مگر خداوند کریم کو دیکھئے کہ وہ نام کی حدود کا تعین کر رہا ہے۔ کائنات کی حدود کا تعین کر رہا ہے اور بڑی وضاحت سے کہہ رہا ہے کہ Everything is moving in the universe but till a particular specific time. اپنی حدود سے آگے نہیں جاسکتی۔ کوئی قوم اپنے وقت سے آگے نہیں جاسکتی۔ کوئی فرد اپنے وقت سے آگے نہیں جاسکتا۔ ایسا منہبہ نظام ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کوئی سائنس اٹھو کہ خدا کے دعوے کی تردید کرے گی۔ سائنس ایک دعوے کی تردید نہیں کر سکتی کہ Everything is moving in the universe مگر دوسرے دعوے کے ثبوت تک چوکنا۔ خود سائنس ابھی تک نہیں پہنچی اس لیے خدا کے اس دعوے کی تردید کر سکتی ہے نہ مانع کر سکتی ہے۔ اب وہ آیات قرآنی دیکھئے۔ میں تو ان بتاؤں کہ آخر Medieval ages کے دن فلکون نے نیا

میں رشد نے یا اس سینا نے حفظ کیوں نہیں یہ بات گہری کہ بجھی ہمارے اللہ کا نظر یہ یہ ہے کہ یہ تمام کائنات پہلے ایک وجود محض تھی، ایک عمل وجود، ایک ہی اکائی تھی پھر ہم نے اس پھاڑ کر جدا کر دیا۔ اس کو ستاروں میں ڈھال دیا اس کو کائنات میں بدل دیا فرمایا۔ "أَوَلَمْ يَرِ الْفَيْنِ كَفَرُوا" How dare you deny me انداز دیکھئے کوئی مسکینا خدا کا نہیں ہے۔

غالباً نہ انداز ہے۔ بنانے والے کا انداز ہے تو آپ سب لوگوں کو کم علم تصور کرتے ہوئے یہ Statement بالاجباری ہے کہ اے لوگو تمہیں اس بات کی سمجھ نہیں ہوئی میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ "أَوَلَمْ يَرِ الْفَيْنِ كَفَرُوا" "How dare you to demy me." "قُلْ

In the beginning whole "السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كَمَا صَارَتْ رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا" universe was one mass then I tore it apart, then I tore it apart. پھر میں نے اسے پھاڑ دیا، رتق بے ترتیب پھٹے کو بھی کہتے ہیں جیسے کاندہ کو کھینچ کے پھاڑا جائے تو کٹریں اُگل آتی ہیں تو کہا میں نے پھر اپنی جہ وقت سے اس کائنات کو پھاڑ دیا۔ اس وجود مطلق کو پھاڑا اور اس طرح تمہاری کائنات وجود میں آئی۔ اس کے ساتھ بالکل ملحقہ آیت ہے۔

"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ" (الانبیاء: 30) "وَجَعَلْنَا" کیا "مِنَ الْمَاءِ" پانی میں سے "كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ" تمام حیات کو۔ خواتین و حضرات! یہ کوئی مذہبی حکم تو نہیں ہے۔ Can't we challenge them? یہ کوئی مذہبی حکم تو نہیں ہے۔ یہ کوئی عبادت کا حکم تو نہیں ہے۔ یہ کوئی خیالات کا حکم تو نہیں ہے۔ یہ کوئی تصوراتی کوشش نہیں ہے۔ یہ تو ایک Scientific fact ہے جسے خدا نے عتاب کر رہا ہے۔ اور یہ مبالغہ آپ کے لیے ہے وہ تو تخلیق کے ایک پہلو کو نمایاں کر رہا ہے۔ وہ کہتا ہے یہ کائنات پہلے ایک وجود تھی پھر میں نے اسے پھاڑ کے علیحدہ کر دیا۔ اور دوسری آیت میں کہہ رہا ہے کہ میں نے تمام حیات کو پانی سے پیدا کیا۔ کیا زمانے میں ماہرین انجمن ہو گئے ہیں؟ کیا انجمن کوئی نہیں رہا؟ کیا نیوٹن کے بعد خلاصہ ہو گیا ہے؟ کیا کوئی Anthropologist نہیں رہا؟ کوئی Physicist نہیں رہا؟ کوئی Biologist نہیں رہا؟ جو خدا کی اس بات کا انکار کرتا مگر خواتین و حضرات! آج سے

پندرہ سو برس پہلے کی بات ہے۔ وہ کہتے ہیں ماں جناب جوش

ہم ایسے اہل یقین کو کو ثبات حق کے لیے

اگر رسول نہ ہوتے تو صبح کافی تھی

مگر یہاں اگر صرف ایک آیت قرآن کی لے لو تو ثبات حق کیلئے کافی ہے۔ پھر وہ دیکھا عالم نے فرمایا کہ میں نے سورۃ اور چاند کو سخر کیا "كُلُّ فِيْ فَلَكٍ يَسْبُحُوْنَ" {الانبیاء: 33} اور ہر ایک اپنے اپنے فلک میں تیر رہا ہے۔ خواتین و حضرات سوچو تو جیسا ماں خدا کیلئے کہ پندرہ سو برس پہلے اللہ نے خود دو درجین لگا کے اپنی کائنات کو دیکھا تھا۔ کیا اس کے رسول ﷺ نے دیکھا تھا؟ کیا کوئی رسد گاہ قائم تھی کوئی لیبارٹری بنی ہوئی تھی جہاں وقت کے زمانے کے بڑے بڑے ماہر علماء نے فل کے یہ قانون دیکھا تھا کہ تمام سیارگان ہیں۔ تمام کائنات میں ہر چیز چل رہی ہے "كُلُّ فِيْ فَلَكٍ يَسْبُحُوْنَ" {الانبیاء: 33} اور ہر ایک اپنے اپنے فلک میں تیر رہے ہیں۔ اگر رسول ﷺ نہ ہوتے اس تو صبح کافی تھی۔ اگر انسان نے واقعی عقل سلیم سے کام لیا ہو اب جنت کہاں سے آتی ہے؟ خواتین و حضرات! جنت کہاں سے آتی ہے؟ اس Intellectual pattern سے یہ آپ کا انداز اشتباہ تھا ہے؟ What do you think about یہ کہ جب اس میں وہ حکم Mix کیا جاتا ہے۔ جب وہ احکام کس کیے جاتے ہیں جو بظاہر کسی ماڈرن کو Decadent سمجھتے ہیں جو بغیر کسی دلیل کے اس پر رائے پاس کروے کہ یہ احکامات و قیاموس ہیں۔ فرض کر لیں کہ قرآن کہتا ہے ہاتھ کاٹ دو چوری میں۔ بڑا طوفان اٹھے گا صاحب۔ بہت بڑا طوفان اٹھے گا۔ جدی قیامت آئے گی۔ وہ ہوائی خوبصورت اور حسین عبادات مغرب پر اح کر آئے ہیں وہ کہاں آپ کو اجازت دیں گے۔ یہ تو بڑا چالانہ طرز ہے۔ مگر خواتین و حضرات! کبھی کسی نے سوچا کہ کسی قانون کے نفاذ میں کوئی Cosmetic Value پائیے ہوتی ہے؟ کیا آپ کا خیال ہے کہ کوئی Law کوئی کسی Cosmetic Value پہ جتا ہے؟ کیا Law کے لفظ خوبصورت ہونے چاہیں یا اس کا انداز فکر خوبصورت ہو یا جیسے یا یہ کہ کسی قانون کی افادیت اس معاشرے پاس کے اثر سے ظاہر ہوگی۔ کیا امریکا کا جدید ترین قانون جو ہے وہ شرح

جرم کم کرنے میں مدد دے رہا ہے، کیا، انگلینڈ کی اعلیٰ ترین جمہوریت میں سے ایسا کوئی مقتول نظام عدل نکلا ہے کہ جس کی وجہ سے ان کے ارد گرد تمام معاشرے میں جرائم ختم ہو گئے ہیں۔ اور ختم تو درکنار کچھ Percentage ہی ختم ہو گئی ہو۔ اس کے برعکس ایک ابتدائی نفاذ صورت اسلام کی ایک معمولی سی کوشش کی وجہ سے لوگوں کے ہم میں سے بہت سارے ان کو اچھا مسلمان بھی نہیں سمجھتے۔ ایک معمولی سے قانون کے پیر و کار سمجھتے ہیں۔ ساری دنیا میں سب سے کم جرائم کی شرح جو ہے ایک معمولی سے اسلامی قانون کے نفاذ کی وجہ سے سعودی عرب میں ہے۔ کم جرائم کی یہ شرح دنیا کے کسی بھی مہذب معاشرے کے قوانین سے پیدا ہوا ہونے والے کرائم ریت سے زیادہ قابل رشک ہے۔

خواتین و حضرات! اگر آپ نے قانون کو صرف کتاب میں سما ہوا دیکھا ہے اور اس کی صرف Decorative Value دیکھنی ہے پھر تو نہ اور آپ کہو گے کہ یہ ایک وحشیانہ قانون ہے۔ مگر اگر معاشرے میں استحکام اور حفاظت دیکھنی ہے۔ اگر آپ نے یہ دیکھا ہے کہ معاشرہ اس طرح زیادہ محفوظ اور بہتر لگتا ہے تو آپ کو کہنا پڑے گا کہ وہ قانون جو اپنی Basic Value پر ایسا بنایا ہے وہ زیادہ مضبوط، مفید اور قابل عمل ہے۔ قوانین کے مقاصد اور مطالب کی بحث کرنے کے لیے بھی ایک اچھا ذہن چاہیے جو اس متعصبانہ روش سے نہ دیکھے کہ اسلامی قوانین میں کہاں جبریت ہے کہاں ظلم ہے کہاں غیر عدل ہے۔ ایسا معتدل ذہن دیکھنا اسلامی قوانین کی ثقافت سمجھ جائے گا۔ ابھی آپ دیکھ لیجئے کیا ہو رہا ہے کہ امریکہ کے ایک مجرم کو پھانسی کے لیے کتے بڑے قوانین کے آسمان لے رہے ہیں۔ اگر ان کو تھوڑی سی عقل ہوتی، ریمنڈ ڈیویس کے کیس میں وہ اس خاندان کے پاس چلے جاتے۔ یہ اللہ کے قانون میں ہے کہ دیت اس قسم کی خنثیوں اور اس قسم کی جہالتوں کا علاج ہے۔ اگر وہ سب کچھ چھوڑ کر، یہ سڑاقتی سطحیں، اگر صرف وہ ان صاحب خانہ کے پاس چلے جاتے اور ان کی تلافی کرتے، ان کے نقصان کی دیت دے دیتے تو کورٹ سے پہلے ہی معاملہ ختم ہو جاتا۔ ان کی جہالتیں اپنی جگہ Establish تھیں مگر اسلامی قانون کی افادیت اپنی جگہ Established ہے۔ میرے خیال میں ہم اس لیے اس قانون کو

نائنڈ نہیں کر سکے کہ زمان و مکاں کا ایک بعد ہمیں احساس کتنی دے رہا ہے یہ زمان و مکان کا
 بعد، پندرہ سو برس کی مدت ہمیں ہمارا احساس کتنی دے رہا ہے۔ مگر آپ خدا کے بارے میں کیا
 کہتے ہو قرآن آپ کو کیا اطلاع دیتا ہے؟ کیا قرآن نے زمانہ ختم نہیں کر دیا؟ کیا قرآن آگے بڑھ
 کر انسانی ترقی تمدن اور اس کے چنی چنی احوال کی تمام صورتوں کو نہیں سمیٹے گا؟ کیا قرآن اس زمین پر
 آپ کو یہ سبق نہیں دے رہا کہ "الْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَا أَفْرَاكُ مَا الْقَارِعَةُ
 ۝ {القارعة 1-3} کیا خدا نہیں کہہ رہا اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَأَخْرَجَتِ
 الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ {الزلزلة 1-3} کیا اللہ کے نزدیک قرآن
 حکیم میں زمین کا تمام Manual جو قرآن میں درج ہے کیا اس کی آخری Limit اللہ نے درج
 نہیں کر دی۔ پھر کیا آپ گمان کرتے ہو کہ ۱۴۰۰ میں اس ترقی یافتہ Homosapien کو اللہ نہیں
 جانتا ہو گا؟ کیا اس کی Idealism کو اللہ نہیں جانتا "لَا يَغْلِبُ" قرآن میں اللہ کہتا ہے "لَا
 يَغْلِبُ مَنْ خَلَقَ" {الملك: 14} جلالان سے پوچھو کہ مجھے اپنی تخلیق کی ڈ نہیں ہے کیا مجھے اپنی
 تخلیق کی ڈ نہیں ہے کیا میں یہ نہیں جانوں گا کہ یہ مفسرین مشرق و مغرب یہ دانا لے روزگار یہ فکرو
 عمل کے دمارے جو ستارے ہیں کیا ان کی کارکردگی خدا سے اوچھل ہے۔ وہ خدا جو قرآن میں کہتا
 ہے کہ زمین کی ساتویں تہوں میں اگر آپ کو کوئی عمل پوشیدہ اور نہاں ہے تو ہم اسے نکال رکھنے پہ
 قدرت رکھتے ہیں اور اسے تمہارے میزان میں شریک کریں گے۔ کیونکہ اس کا دعویٰ یہ ہے کہ میں
 "وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ" {الملك: 14} کہ میں لطافت احساس کا مالک ہوں اور مجھے چھو
 جاتی ہے انسان کی دماغی بھی نیکی اور میں اسے Ignore نہیں کر سکتا۔ اور میں ڈ والا ہوں جو
 زمین اور زمین سے Beyond، زمین اور زمین کے بالا پر قسم کی ڈ رکھتا ہوں۔ میں سمجھ و اسیر
 ہوں اور میرا اس پہ جو نظام ہے کسی بھی CIA اور Mi6 سے بہتر ہے۔ یہ جھوٹی شکلیں ہیں۔ میرا
 نظام ڈ اس سے بہت اعلیٰ ہے۔ جب تم ایک ہوتے ہو میں تمہارے ساتھ دوسرا ہوتا ہوں۔ جب
 تم دو ہوتے ہو تو میں تیسرا ہوتا ہوں۔ جب تین ہوتے ہو تو چوتھا ہوتا ہوں۔ یعنی میری گرفت ڈ
 سے نہ کوئی Individual آزاد ہے، نہ کوئی گروہ، نہ کوئی مجمع، نہ کوئی ادارہ تو مجھے کہتے ہو "لَا

يُعَلِّمُهُ مَنِ خَلَقَ" (الملک: 14) کہ مجھے خبر نہ ہوئی کہ انسان کتنی ترقی کرے گا۔ انسان کتنا آگے بڑھ جائے گا۔ ٹیوٹن پقدرت مجھے بتا رہے ہو؟ اللہ کہتا ہے مجھے ٹیوٹن بتا رہے ہو۔ مجھے نیلی ٹرانسپورٹیشن کے ماز دکھا رہے ہو؟ ارے میں نے تو بغیر کسی Scientific management کے سٹیٹس کے دربار میں ایک متقی کو یہ اعزاز بخشا تھا کہ وہ جنتے سپاہ کو پلک جھپکنے کے انھاروں ہزار حصے میں سٹیٹس کے دربار میں لے آیا تھا۔ وہ کونسا معجزہ ہے جو تم مجھ سے بڑھ کر کرتے ہو، جو تم مجھے دکھاؤ گے۔ اور وہ عمل دہرے پ سے اپنے آپ کو خدا کی مسند پر بٹھانے کی کوشش کرو گے۔

خواتین و حضرات! This Ayat particular wanted one major thing

کہ ہم نے قرآن کو اس کے سیاق و سباق سے نہیں پڑھا۔ ہم نے اس کو Background سے نہیں پڑھا۔ ہم نے اس کو Future کے تناظر میں نہیں پڑھا۔ میں آپ کو اب بھی بتا رہا ہوں کہ قرآن اگر Big Bang سے مطابقت رکھتا ہے تو Crunch theory سے اتفاق نہیں رکھتا۔ میرے نزدیک جو کچھ میں نے قرآن پڑھا ہے قرآن اختتام کائنات کی وجہ نہیں دیتا جو کچھ سائنس دے رہی ہے۔ سائنس کہہ رہی ہیں کہ ستارے پھیلتے ہوئے بکھرتے ہوئے ست پڑ جائیں گے اور پھر یہ سکڑنا شروع ہو جائیں گے۔ And there will be a big crunch مگر قرآن ان کی تائید نہیں کرتا۔ قرآن کہتا ہے کہ پاتے تیز رفتار ہو جائیں گے آگے بڑھتے ہوئے اتنے تیز رفتار کہ نہ Relativity رہے گی نہ اسکی رفتار رہے گی اور یہ پھیلتے ہوئے صرف شعاعوں کے نور کے اجتماع میں بدل جائیں گے۔ جیسے کوئی بڑا گیز گائوٹھیل سے اٹھتے ہوئے جلدی سے کائنات میں پھرتا ہے۔ خدا کہتا ہے "عَطَسِي السَّجْدَ لِلْكَتُبِ" (الانباء: 104) میں بھی اسی طرح جب کائنات ختم کرنے لگے گا تو میں

جلدی جلدی سے ماری جی: یں سمیت کہ "كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ" (الرحمن: 26) ہر چیز کو فنا پذیر کر کے اپنی بے نیازی کے مجاز کی حدود میں واپس چلا جاؤں گا۔ And what God has said that is true and whatever I understand about

God is very very simple. اگر انسان Narcissist نہ ہو، خود پسند نہ ہو،

اپنے وجود و عقل پر زہ نہ کرے تو بہت کچھ سیکھ لیتا ہے۔ اور اگر اسے اپنے وجود و عقل پر زہ ہو، یہ کیا ہوگا کہ ہمارا کوئی طبقہ صرف اچھی زبان بولنے پر زہ کرے یا کوئی انسان اچھے لباس پر زہ کرے، کوئی اچھا کھانا کھانے پر زہ کرے کیا ہمارے لیے مازکی نہیں امتحانہ صورتیں باقی رہ گئی ہیں کہ ہم ہر ادھار کے سوے پر زہ کریں۔ کیا نسل انسان کو اتنی عقل نہیں کہ ہم ہر ادھار کی چیز استعمال کر رہے ہیں۔ خدا کی دی ہوئی زندگی استعمال کر رہے ہیں خدا کے ویسے ہوئے ماں باپ ہمیں ملتے ہیں ہمیں اسی سے عزت ملتی ہے اسی سے توقیع ملتی ہے "وَتَعَزُّ مِنْ تَفْثَاءٍ وَتُذِلُّ مِنْ تَفْثَاءٍ" (ال عمران: 26) "وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ" (الشعراء: 80) اسی سے مرض ملتا ہے اسی سے شفا ملتی ہے۔ اسی سے پیلا سانس ملتا ہے۔ اسی سے آخری سانس ملتا ہے۔ کیا اس کے باوجود بھی ہم یہ دعویٰ رکھیں گے کہ یہ میری ہے۔ وہ میری ہے۔ یہ میری ہے۔ اس قسم کے عذاب فکر سے چھٹا چاہیے۔ اور بندگی یہ تقاضا کرتی ہے کہ جس سے ادھار لیا جائے اس سے آنکھ نہ ملائی جائے۔ اس کے سامنے انکساری بہتر ہے۔ اگر وہ جہر پہ آئے یا ماں تو پھر کئی ہزاروں Heart attack ہو کر یں گے۔ کئی گروے ٹیل ہوں گے۔ اور کئی دماغوں کو پھر ایک دم سے Paralysis کا ایک ہو جائے گا۔

ثواتین و حضرات! In the end I would request simply کہ

اسلام بڑا اسادہ ہے بہت سیدھا ہے سب سے زیادہ قابل فہم کتاب اللہ تعالیٰ کی ہے۔ کتاب میں اللہ نے ایک بڑی پیاری بات کی ہے کہ "الرَّحْمَانُ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلِ الْقَدْرِ إِنَّكَ لَهُ عَزِيزٌ مُذِنٌ" (القدر: 1) کہ میں نے اس کتاب کو بڑی احتیاط سے پرکھا اور سنوارا ہے تاکہ یہ آئندہ آنے والے ہر زمانے میں بھی اتنی ہی محکم رہے جتنی آج ہے۔ کتاب کی سب سے بڑی تعریف یہ ہے کہ یہ زمان و مکاں کا رسک۔ Cover کرتی ہے۔ یہ کتاب اس انداز فکر کو بھی Cover کرتی ہے جو قرآن کے بارے میں لوگ اٹھا لیں گے۔ اور اس کی Ultimacy اس کی خوبصورتی، اس کا میزان، اس کا توازن، اس کی قدری گہرائیاں الزوال ہیں۔ ہاں! بقول

امام موسیٰ کاظمؑ کہ اس کے ظاہر کا بھی ایک ظاہر ہے اور اس کے باطن کا بھی ایک باطن ہے۔ تو جب ثواب دینے لگتا ہے تو معمولی سے ظاہر پہنچ دیتا ہے۔ تلاوت پہنچ دیتا ہے۔ ال م پہنچ دیتا ہے اور بقول رسول اکرم ﷺ کہ پہلے ثواب ہے۔ لام پہ ثواب ہے۔ میم پہ ثواب ہے۔ مگر Preference اس کو ہے "نُفِيعُ فُرَجَاتٍ مِّنْ نَّشَاءٍ" جس کے پابتاہوں درجے بلند کرتا ہوں "وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ" (یوسف: 76) اور ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے۔ ذرا سوچو تو جی ہوا انسانوں کے درجات علم پر متعین کر رہا ہے کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ وہ حکماء اور فلاسفہ مغرب اور مشرق سے ڈرے گا۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ ایک چھوٹا سا جملہ شاید ٹھیکے زندہ ہوگا، ہر کسان زندہ ہوگا تو اس کو Appreciate کرتا۔ شاید کوئی مسلمان اتنے غور سے پڑھتا ہی نہیں کہ اسے Appreciate کرے۔ جب ہر کسماں و ریایان و مال کا فلسفہ "Time is a stream of consciousness" پھر ٹھیکے کا فلسفہ آگیا، بس میں اس نے "Recurrent life" کا نظریہ دیا۔ تو یہ اپنی جگہ ایک زمانہ ساز نظریات تھے۔ بہت بڑے بڑے عظیم تر فلاسفہ زکے گئے۔ مگر قرآن نے ایک بڑی مختصر سی بات کی کہ لوگ کہتے کہ زمانہ ہمیں زندہ رکھتا ہے اور زمانہ ہمیں مارتا ہے بھلا ہم نے کئے بعد کیا بوسیدہ ہڈیوں میں بھی جان پڑے لی۔ اللہ نے Sum up کر لیا ہے وہ تمام ماڈرن وژن۔ وہ تمام ماڈرن وژن جو یہ کہتا ہے We have to live only once. وہ کہتا ہے زمانہ و ماں میں ہم زندہ ہیں اور زمانہ و ماں ہمیں لے جاتا ہے بھلا بوسیدہ ہڈیوں میں بھی جان پڑے گی۔ آپ کو چتا ہے اللہ کیا کہتا ہے؟ ان کو ہرگز نہ کہیں ان کا علم ہی تھوڑا ہے۔ تو خواتین و حضرات یقین جانو جس کو آپ مانتے ہو ماں علم اس کی تخلیق ہے۔ علم اس کا مالک نہیں ہے۔ اور جتنا بھی حصار ذہن ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں جو کچھ سمجھ پاتا ہے شاید وہ اس اشتیاق سے تعلیم حاصل کرتا ہے کہ "إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ" (فاطر: 28) کہ اللہ کے عالم ہی اس کے قریب ہوتے ہیں اس کو جاننے والے ہی اس سے زیادہ ڈرتے ہیں۔ جو اس کو زیادہ سمجھتا ہے اس سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ اور محبت و خوف نہیں "فَبِأَدْقِطِمْ مَتَابِكُمْ مَعَاذُكُمُ وَاللَّهِ كَذَكَّرِكُمْ أَبَاءَكُمْ" ایسے کہہ کر اللہ کا جیسے

آباؤ اجداد کا کرتے ہو۔ "فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا" (البقرہ: 200) خدا کہتا ہے ذرا زیادہ کرو تا کہ مجھے "علوم ہو کہ تم بندگان خدا میں جتنے سے بڑھ کر مجھ سے محبت رکھتے ہو۔

وما علینا الا البلاغ

سوال و جواب

س: ایک ڈیڑھ سال تک بڑی تہدیلی آنے والی عباس کا پس منظر کیا ہے اظہار علی خاں

کا؟

بارون الرشید صاحب: دیکھئے اس کا پس منظر تو میڈیا کی آزادی ہے کیونکہ ملک میں کا انقلاب ہے۔ جس کے نتیجے میں مل ايسٹ میں بو تہدیلی آئی ہے وہ آپ دیکھ رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ کوئی چیز اب اس تہدیلی کو پاکستان تک پہنچنے سے روک نہیں سکتی۔ ابھی حال ہی میں فارن پالیسی میگزین میں ڈاکٹر ہر زنگسی نے لکھا ہے یہ لہر ابھی شروع ہوئی تھی مصر میں، انقلاب Consolidate نہیں ہوا تھا یعنی کامیاب بھی نہیں ہوا تھا Consolidate کا مرحلہ تو اس کے بعد آتا ہے۔ ڈاکٹر ہر زنگسی کی رائے کو میں بہت اہمیت دیتا ہوں۔ ہنرئی کھنجر سے تم ان کا فہم دنیا کا نہیں ہے اور اس خٹے کو وہ ہنرئی کھنجر سے بھی شاید زیادہ سمجھتے ہیں۔ تو میرا یہ خیال ہے کہ تہدیلی کا آغاز تو ہو ہی چکا ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں شروع میں ریمنڈ ڈیوس کے کیس میں بہت پریشور ہا امریکہ کا اور میں آپکو یقین دلانا ہوں کہ ظاہری پریشوری تھا۔ پاکستان سمجھ رہا تھا خاص طور پر ملٹری لیڈر شپ سمجھ رہی تھی کہ کوئی اتنا برا پریشور نہیں آئے گا۔ اب پچھلے چھ سات دنوں سے وہ پریشور مسلسل کم ہو رہا ہے اور آج کی تا جہر تین اطلاع یہ ہے کہ Negotiations شروع ہو گئی ہیں اور ممکن ہے کہ حرب یا رنگینی کے معاملے پر اسی طرح یہ جو ریمنڈ ڈیوس قسم کے شو رز ہیں اور افغان ٹریڈر پر کچھ ڈیپلپسٹ پاکستان کے حق میں ہو جائے۔ امریکہ کو بحر حال ہمیں کچھ نہیں دینا

پڑے گا۔ میرا خیال ہے کہ اب انہیں ہی دینا ہے جو کچھ دینا ہے۔

س. بارون صاحب ایک ضمنی سوال یہ بھی ہے کہ عرب دنیا کے حالات سے جب آپ پاکستان کا تقابلی جائزہ لیتے ہیں تو مانتے ہیں کہ پاکستان کے حالات عرب دنیا سے بہت بہتر ہیں۔ جمہوری آزادی زیادہ ہے ہم تیس چالیس سال ان سے آگے ہیں، میل آزادی، رائے کا حق بہت زیادہ ہے، جمہوری سیٹ اپ ہے پچھلے لوٹی لنگری سی سی، ماسوائے مہنگائی یا بیرونی وزگاری کے تو کیا مناسبت دیکھتے ہیں آپ عرب دنیا سے پاکستان کے حالات کی؟

بارون الرشید صاحب: وہیں گزارش یہ ہے کہ تہذیبی کا تعلق اس سے تو نہیں ہوتا۔ کسی ملک کے حالات دوسرے کی کاربن کاپی تو کبھی نہیں ہو سکتے۔ مثلاً مصر کے مقابلے میں سعودی عرب جو ہے وہ تقابلی ہے لیکن تقابلی ہے۔ پاکستان کی صورت حال مختلف ہے۔ میڈیا یہاں آزاد ہے لیکن میڈیا کی آزادی سے جہاں بجز اس تعلقی ہے وہاں اتنی تیزی سے پیدا رہی تھی تو پیدا ہوتی ہے۔ تو Exactly اسی طرح کی تہذیبی تو نہیں ہوتی۔ پاکستان میں پاکستان جیسی تہذیبی ہوئی اور میرا نہیں خیال کہ زیادہ سے زیادہ اکتوبر نومبر سے اس کا آغاز نہ ہو جائے۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ اس وقت تک تو ایکشن بھی ہو جائیں گے اور پاکستان میں تہذیبی جمہوری طریقے سے آئے گی، جمہوری طریقے ہی سے آئی چاہیے۔ گراچی کے لسانی گروپوں سے اور بعض انتہا پسند مذہبی گروہوں سے جو اس کو غم کرنے کی کوشش کریں گے، باقی جیک کرنے کی کوشش کریں گے ان سے اندیشہ تو ہو سکتا ہے۔ لیکن پاکستان کا مجموعی مزاج جمہوری ہے اور لوگوں میں اس کا ادراک بہت ہے کہ یہ تہذیبی پر امن ہونی چاہیے۔ اور اس لیے میرا خیال ہے کہ یہ جمہوری ہونی پر امن ہو گی اور زیادہ سے زیادہ اگلے دو سال میں اس کی تکمیل ہو جانی چاہیے۔ اور میرا یہ بھی خیال ہے کہ میں پچھلے پندرہ سال سے ملٹری انٹیکسٹ کو Cover کرتا آیا ہوں۔ کوشش کرتا ہوں اس سے باخبر رہنے کی اور لوگوں کو باخبر رکھنے کی بھی۔ تو میرا تجربہ یہ ہے کہ فون اس میں مداخلت بالکل نہیں کرے گی اس کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ Monthly ٹیلی جنس رپورٹس افسروں اور جوانوں کے رجحانات کے بارے میں جو رپورٹ میں ملتی ہیں۔ اس میں ریفرنڈم

کے معاملے میں اتنا ہی ریکیکشن ہے جس طرح باقی پاکستانی معاشرے میں ہے۔ اس میں سولجر سے لے کر ریگیڈر کی سطح تک کے انفر Cover کئے جاتے ہیں۔

اس ابھی کراچی کے بعض گروپس کی آپ نے بات کی تو میڈیا کیوں وہاں وقتی مصلحت پسندی کا شکار ہوتا ہے جبکہ ان گروپس کو غیر مسلح کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پاکستان میڈیا کو جو Sudden آزادی ملی جس کی وجہ سے میڈیا اپنی اخلاقی اور قانونی حد سے تجاوز کرتے ہوئے سیاسی نظام کو غیر مستحکم کرنے کا باعث بن رہا ہے۔ کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں؟

بارون الرشید صاحب: دیکھئے Destabilized کرنے کی کوشش تو نہیں کر رہا البتہ جو سنسنی پسندی ہوتی ہے وہ مجھے نئے نئے آزاد ہونے والے میڈیا میں ہوتی ہے۔ پاکستان میں چونکہ پہلے کوئی چھ سال تک بہت سخت پابندیاں تھیں۔ ایک دور تو وہ تھا 88 تک جب تمام اسحاق خان پر موقوفہ آراء پھر اس نے پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈیننس ختم کیا۔ اس میں آزادی تو ملی لیکن اشتہارات پر کنٹرول پوری طرح حکومت کا رہا۔ پرائیویٹ پریس نے انہیں تھا اس کا سارا چھوٹا تھا۔ وہ بنی نہیں کر سکتے تھے میڈیا کو۔ میڈیا بھر مال آمدن پر زندہ رہتا ہے۔ چاہے وہ کتنا بھی نظریاتی ہو اور پاکستانی میڈیا تو نظریاتی ہے بھی نہیں۔ اسے اشتہارات کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا ایک تو یہ پہلو ہے اس پر حکومت کی گروت مضبوط تھی جواب ٹوٹ گئی ہے۔ اور آپ جانتے ہیں بہت سارے اخبارات بشمول اس اخبار کے جس میں میں لکھتا ہوں سرکاری اشتہاروں کے بغیر زندہ ہیں اور زندہ رہ سکتے ہیں۔ اگر صرف انہیں کام کرنے کا موقع دیا جائے۔ اور یہ جو میچو دلی ہے یہ وقت کے ساتھ ہی آتی ہے۔ قوم میں جیسے آتی ہے اسی طرح میڈیا میں آتی ہے۔ خود عدالتوں کے بارے میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمیشہ ان کا رویہ ذمہ دارانہ نہیں ہوتا حالانکہ جنوں کی تربیت بھر مال اخبار نویسوں سے بہتر ہوتی ہے۔

کراچی میں دو دیکھتے جنگ بہت سے محاذوں پر نہیں لڑی جاتی ہے۔ کوئی لڑنے والا بہت سے محاذوں پر اگر لڑے گا تو وہ غلطی کرے گا۔ کراچی میں جن اداروں کے ہیڈ آفس ہیں یا

جن اخبارات کے مالکان صنعت کار ہیں اور گراچی میں ان کا پھیلا ہوا کاروبار ہے وہ MQM کے معاملے میں محتاط ہیں۔ میں مام لے کر عرض کرتا ہوں۔ وہ ان کے معاملے میں محتاط ہیں لیکن جب آپ ان سے بات کرتے ہیں تو ان کے Perception میں اور باقی پاکستانی معاشرے کے Perception کوئی فرق نہیں ہے۔ ان کا بھی وہی Perception ہے جو دیگر پاکستانی معاشرے کا ہے۔ تو میرا خیال ہے اب تو خود ایم کیو ایم میں بھی اس کی Realization شروع ہو گئی ہے۔ لیکن آخر وہ Retaliate کریں گے اور میرا خیال ہے اندازہ ہے میرا اس کا نقطہ آغاز آئندہ انتخابات ہوں گے۔

س۔ سر یہ آپ کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کو کیا ایک صحافی کو Opinion maker بنا چاہیے یا Decision Maker بنا چاہیے کیونکہ آپ پر ایک Criticism بہت زیادہ یہ ہے کہ آپ عملاً عمران خان کے ترجمان ہیں اور کچھ دوستوں نے ابھی مجھے یہ بھی کہا ہے کہ آپ ایک کرپٹ بیوروکریٹ کی شان میں قصیدے لکھتے ہیں۔ ان دونوں کا جواب دیں۔

بارون الرشید صاحب: میرا خیال ہے کہ قصیدہ تو میں نے کبھی لکھا ہی نہیں۔ کرپٹ ہو یا ایماندار ہو اس کی تعریف کی جاتی ہے۔ کرپٹ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بعض افسروں کے بارے میں بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ وہ واقعی تعریف کے مستحق نہیں تھے۔ مثلاً ابھی حال ہی میں ایک بڑا واقعہ ہوا تھا لیکن میں ان کی جمہوری کارکردگی کو دیکھتا ہوں۔ ان کی کمٹس کو دیکھتا ہوں۔ مثلاً بعض افسروں میں یہ رتبان ہوتا ہے کہ وہ اپنے چائے والوں کو اپنے علاقے کے لوگوں کو ملازمتیں فراہم کرتے ہیں۔ لیکن ہم صرف اسی پر تنقید نہیں دے سکتے۔ یہی وہ واقعہ امتزاج ہے جو اس پر موصول ہوا ہے۔ مجھے یاد ہے، مجھے آج تک نہیں کہا گیا کہ فلاں آدمی کرپٹ تھا آپ نے اس کی تعریف کی ہے۔ البتہ یہ کہا گیا ہے کہ ان میں بعض نامیاں تھیں تو ہم بعض نامیوں پر خواہ وہ بڑی بھی ہوں تنقید نہیں دیتے۔ ہم تنقید دیتے ہیں اس بات پر کہ اوور آل اس کا کریلہ کیا ہے۔ مثال کے طور پر ایئر لیکچر ریسرچ کونسل کے سربراہ کے بارے میں کہا گیا کہ انہوں نے کچھ پسندیدہ

لوگوں کو ماز میں دی ہیں۔ مگر دوسری طرف واقعہ یہ بھی ہے کہ زراعت کو سب سے زیادہ سمجھنے والے آدمی بھی وہی ہے اور وہ بے پیسے کے معاملے میں اس کا دامن صاف ہے۔ ان کا طرز زندگی میں نے قریب سے دیکھا ہے۔ قند وار لوگوں سے بات کی ہے اور 93ء سے 98ء تک جب وہ سیکرٹری ایگريکلچر تھے تو پاکستانی زراعت میں بیس سال سے کچیس فی صد تک ترقی ہوئی اور اگر اس کے بعد بھی اگر وہ تعریف کے مستحق نہیں ہیں تو اور کون تعریف کا مستحق ہوگا۔ اور اب بھی میرا خیال ہے کہ ایک گروپ نے انہیں برطرف کر دیا اور نہ وہ اب بھی بہت Contribute کر سکتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سوچ سمجھ کے میں نے یہ پوزیشن اختیار کی ہے اور میں اس پے شیڈ کرنا ہوں۔

جہاں تک تحریک انصاف کا تعلق ہے اور عمران خان کا تعلق ہے تو تین مواقع پر اگر آپ پائیں تو میں اس کی تفصیل بھی عرض کروں گا، ابھی وقت کم ہے، میں نے ان سے بہت سخت اختلاف کیا۔ میں ان کا ترجمان نہیں ہوں۔ مگر میں عمران خان کو باقی سب سیاسی لیڈروں سے بہتر سمجھتا ہوں۔ وہ اس زمانے میں جب وہ سیاست میں نہیں تھا اس نے بہت Contribute کیا ہے اس نے بھی کوئی ٹکچہ فٹس نہیں کیا ہے، کوئی کسی طرح کا بھی حرکت کرکتا نہیں۔ شوکت خانم باہنسل بنایا ہے۔ جس میں وہ پانچ برس تک سب سے زیادہ ڈونیشن دینے والا آدمی تھا۔ اب بھی چھ سات برس سے وہ سب سے زیادہ Top کے پانچ سات آدمیوں میں ہے ڈونیشن دینے والوں میں۔ اپنی آمدن کا کوئی نصف کے قریب وہ اسے دیتا ہے۔ پھر اس نے یونیورسٹی بنائی ہے۔ میرا خیال ہے بہت منوبانہ و درخواست ہے کہ عمران خان کا چندوں اور فنکوں سے موازنہ نہ کیا جائے (بال میں زور دوتا لیاں)۔

س عمران خان کی سماجی خدمات اور کھیل کی سمجھ کو تو کوئی Question نہیں کرتا مگر بات یہ ہے کہ سیاسی انگڑی نوعیت اور ہے۔ ابھی بھی ایم کیو ایم کے خلاف مجاز آرائی شروع کی وہاں سے With draw کر لیا تو آپ سمجھتے ہیں آپ نے دو پروگرام میں کہا بھی ہے کہ He lacks political maturity and he lacks team work. Do

you still stand on it? اور آپ سمجھتے ہیں کہ اصلاح کی کوئی گنجائش ہے؟

بارون الرشید صاحب: دیکھیں غلطیاں تو آدمی کرے گا۔ کوئی ایسا پلٹے کل لیڈر نہیں

ہے جس نے غلطیاں نہ کی ہوں۔ جس نے Miscalculate نہ کیا ہو۔ مگر دیکھتے ہیں یہ ہیں کہ کیا آدمی اپنی غلطی پہ شینڈ کرنا ہے یا مان لیتا ہے اس لیے کہ انسان غلطیوں سے تباہ نہیں ہوتے،

غلطیوں پر قائم رہنے سے تباہ ہوتے ہیں۔ جو غلطی اس نے کی تھی اس نے تو بہ کر لی اور قوم سے معافی مانگ لی۔ میرے خیال میں یہ کافی ہونا چاہیے۔ Political maturity کے بارے

میں میں آپ سے عرض کروں سیاسی مدد روز بروز پیدا نہیں ہوتے۔ ہمارے پاس کوئی قائد اعظم نہیں ہے۔ ہم Available لوگوں میں سے انتخاب کرتے ہیں۔ Available لوگوں میں

سب سے بہتر وہی ہے۔ ان میں سب سے بہتر وہی ہے۔ اس میں اتنی پیچیدگی تو نہیں ہے مگر کمنٹ ہے Sincerity ہے۔ یہی بنیادی چیز ہے جو دیکھی جاتی ہے۔ اگر کچھ ایسے لوگ اس

کے ساتھ مل جائیں جن کی ایمانداری شک و شبہ سے بالاتر ہو تو وہ بہت کچھ کر سکتا ہے۔ تباہ و نہیں کر سکتا، تباہ تو ایسے کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ یعنی جن لوگوں نے دنیا میں عظیم انقلابات برپا کیے انہوں

نے بھی تباہ تو نہیں کئے۔ اب قائد اعظم کو ہم کہاں سے لے کے آئیں؟ لیکن اگر سیاسی سوچہ بوجھ رکھنے والے کچھ لوگ اس سے مل جائیں تو وہ نیم بن سکتی ہے جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے۔

آپ اتفاق کریں گے کہ اگر بدلتی کسی کی سرشت میں شامل ہو، کسی کے اندر اگر کرپشن Inbuilt ہو تو یہ ایک ایسی کمی ہے جس کو کسی طرح پورا کیا ہی نہیں جاسکتا۔ تو پھر ہمیں دو میں سے

ایک کا انتخاب کرنا ہے۔ یا وہ پلٹے کل لیڈر ہیں جنہوں نے اپنا سرمایہ ملک سے باہر بھیج دیا ہے۔ جن کی وفاداریاں ملک سے باہر ہیں۔ اگر مکمل نہیں تو جزوی طور پر اور جن کی اولادیں ملک سے

باہر ہیں۔ اور نظر آتا ہے کہ یہ پاکستان پہ یقین نہیں رکھتے ورنہ کم از کم اپنے بچوں کو وہاں نہ رکھتے۔ ان کے مقابلے میں وہ آدمی بحرِ سال بہتر ہے جس کے بچے وہاں پڑھ رہے ہیں اور وہ انہیں

یہاں لانے کی تیاری کر رہا ہے۔ ہمیشہ اس کوشش میں رہتا ہے کہ جتنا وین کا فہم اس کے اندر ہے ان کے اندر بھی پیدا کرے۔ اس کا بڑا بیٹا جسے میں نے دیکھا ہے کہ پابندی سے نماز پڑھتا ہے۔

میں نے بھی پوچھا تو نہیں لیکن میں نے دیکھا یہی ہے۔ خود بھی وہ اس کی کوشش کرتا ہے۔ تو میرا یہ خیال ہے کہ مجموعی صورت حال کو دیکھ کر ہم فیصلہ کرتے ہیں کہ کونسا آدمی قابل قبول ہے اور کس کے آنے کا امکان ہے اور کون لوگوں کو ساتھ لے کر چل سکتا ہے۔ وہ مشورہ کرنے والا ہے۔ غلطی کو تسلیم کرتا ہے اور ایک بار نہیں گئی بار۔ اگرچہ اس نے غلطی کی اور ہر بار اپنے آپ کو Amend کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔ وہی تارے لیے آجشن ہے۔ اب ہم اگر اس انتظار میں رہیں گے کہ کوئی اگر قائد اعظم آجائے تو قائد اعظم تو خدا روز بروز پیدا کرتا نہیں ہے۔ تو کیا ہم ہاتھ پھالتے رکھ کے بیٹھیں۔

س۔ ولہ کپ کون جیتے گا؟

پروفیسر احمد رفیق اختر (نائب قلم کے ساتھ) : اوہ اپنا ایک لطیفہ اس کے اک پو پو پو صاحب کا کوئی نوکر پا کر تھا تو اس نے پوچھا کہ پو پو صاحب کسی مر جاؤ گے تے کون پو پو پو جے گا؟ اس نے جواب دیا میرا پو۔ اس نے پھر پوچھا ہے او مرے کا تے فیر؟ پو پو پو نے کہا او پو۔ جب کوئی پوچھی تو خدا اس نے پوچھا تو پو پو نے کہا او نے بے وقوف سارے پاویں سارے مر جاؤں توں پو پو پو نہیں بن سکا۔ (ارے بے وقوف پا ہے سب مر جائیں تو پو پو نہیں بن سکتا)۔

س۔ سر آف کے Q&A سیشن کا پہلا سوال ہے آپ کے لیچر کے بارے میں بہت سے لوگ جاننا چاہتے ہیں کہ اصول خدا کے بعد بنیادی خرافات کے Institution سے خرافات تھا۔ کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں؟ اور بنیادی خرافات کے بارے میں تو آپ نے بتا دیا لیکن اس خرافہ کو دور کیسے کیا جائے گا؟

ج۔ میرا خیال یہ ہے کہ خرافات سے بچنے کا طریقہ ہمیں خود خدا نے ہمارے ہر رنگ و بو پر بتایا ہوا ہے۔ جب آپ حج کی تیاری کرتے ہو۔ ملک چھوڑتے ہو۔ گھر چھوڑتے ہو۔ ٹیلی فون چھوڑتے ہو۔ پھر آپ لباس چھوڑتے ہو۔ جب آپ کعبہ محترم میں پہنچتے ہو اور مدینہ منورہ میں پہنچتے ہو تو میرا خیال ہے کہ ہر انسان ایک بنیادی ارتکاز میں چلا جاتا ہے کہ زندگی میں معاملات

میں اخلاق میں صرف دو Importance رہ جاتی ہیں۔ ایک اللہ اور ایک اس کا رسول ﷺ۔

اس سرعہ دنیا میں یہ جو ہو رہا ہے ایک اس کا جواب بارون صاحب نے اپنے Angle سے دیا ہے۔ لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ کیا یہ کوئی جہنی انقلاب ہے کوئی عالمی سازش ہے اور کیا یہ لبرپاستان کو کسی طرح سے Effect کر سکتی ہے؟

جہن خواتین و حضرات! Changes تو ہر دور میں آتی رہیں۔ ممالک اسلامیہ میں Changes ہمیشہ For the betterment رہیں جب اسلام زوال پڑا تو عرب ہمیشہ اسی طرح کے نہیں رہے جیسے وہ زمانہ رسول ﷺ میں تھے۔ جب انہوں نے اپنی Priority miss کی، تنگ بلڈا آگیا، حتیٰ کہ بن لوگوں نے عالم اسلام کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی، وہ منگول، جب چنگیز خان کا چچا چغتائی بہادر مسلمان ہوا تو ہم نے دیکھا کہ باسباں مل گئے کعبہ کو صدمہ حملے سے

اس کے بعد پھر کمزور ہوا۔ جیسے میں نے پہلے آپ کو بتایا کہ وہ نو مسلم Turks بن کر اسلام سے اغراض و اشدید، بڑا سادہ اور بڑا محکمہ تھا۔ انہوں نے پھر مملکت اسلامیہ کو آسرا دیا۔ بات آگے بڑھتی گئی۔ تیرا ان کن بات یہ ہے کہ جب Religious تہدیلیاں آئیں، انخوان المسلمون کا جب پارلنٹ لکھا گیا تو اس میں مذہب کی وہ افادیت نہ ابھری۔ پھر مختلف طاقتوں میں جیسے جماعت اسلامی (پاکستان)، آخر تک محمدیہ (انڈونیشیا) وغیرہ کو دیکھ کر بظاہر لگتا تھا کہ بڑے Strongly مذہبی ادارے ہیں مذہبی انسٹیٹیوٹس ہیں۔ اور جو یہ Changes لائیں گے وہ ناقصا مذہبی ہوں گی۔ مگر خدا کی طرف سے ان کو Sanction نہ ملی۔ ایک انگریز کا قول ہے کہ Nobody can bring the revolution the time of which has not come. کوئی بندہ اس انقلاب کو نہیں لاسکتا جس کا وقت نہ آیا ہو۔ ان سارے واقعات میں ہم دیکھتے ہیں کہ مدلل ایسٹ میں بجائے اس کے کہ مذہبی جماعتوں کی رشد و ہدایت سے لوگ ناقصا مذہبی نظام کو مائل ہوتے اس کی جگہ نیشنلزم نے (عرب نیشنلزم نے) لے لی اور سیکولر ازم نے لے لی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا عالم عرب مٹام، عراق کی بعض پارٹیاں اور Except

for very secluded part of religion رہا اور زیادہ تر آزاد خیالی کو مکمل رہا۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ میاں نے ان کا ساتھ نہ دیا اور ان ممالک میں وہ نظام پنپ نہ سکا۔ میرے نزدیک اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ وہ اسلام کے تئیں فی حد حصہ پہ تو بہت زور دے رہے تھے۔ یعنی تعلیمات کے نسب ظاہر پر مگر جو بالٹنی Understanding تھی مذہب کی وہ جو خصال تھے جو اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب میں پیدا ہوئے وہ عمل ان میں جاری نہ ہو سکا۔ اور نماز اور روزہ کی شدت تو نہ ورہی گئی مگر اخلاص عمل میں وہ بہت پیچھے رہ گئے۔ اقتدار کی طلب جو ہے وہ خاصا اسلام سے آگے بڑھ گئی جس کے نتیجے میں انہیں وہ پن پرانی حاصل نہ ہوئی جو کسی مذہبی مفلس تنظیم کو حاصل ہونی چاہیے تھی۔ اب آگے جو انقلاب آ رہا ہے۔ بہت سارے لوگوں کی رائے ہے اور میں نے تو سنا نہیں مگر میرا خیال ہے کہ شاید جناب بارون رشید صاحب کی بھی یہی رائے ہوئی۔ بظاہر لگتا یہ ہے کہ یہ Change کے پیچھے امریکہ بھی شامل ہے وہ پلاس میں بھی ہے اور انگلیو میں بھی ہے۔ ایک طرف سے وہ بغاوتیں کروا بھی رہا ہے مگر دوسری طرف اس کا یہ کمال بھی ہے کہ وہ دوسری سائپ بھی محفوظ رکھے ہوئے ہے تاکہ کوئی کٹورا اسلامی آرگنائزیشن آگے نہ بڑھے۔ یا کوئی مسلمان قسم کے لوگ آگے نہ جائیں۔ تو میرا خیال ہے کہ امریکہ اس بات میں بڑی خوش فہمی میں مبتلا ہوا تھا کہ What I understand, this is a basic change and it is not because of needs or necessities. کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہ وہ وقت ایک دگمات کی مومنٹ بھی ہے جیسے تیونس میں ہوئی At a time جب دنیا کے تمام عوام کا یا افریقہ کے عوام کا ایک طرح سے سوچنا میرا خیال ہے کہ یہ پلینکل چیلنج نہیں ہے۔ دراصل لوگوں نے ایک عرصہ تک ٹیکو لارننگ ان دیکھے Trinities of the individuals دیکھیں۔ اب مسلمان مجموعی طور پر افرادی اہمیتوں سے بے نیاز ہو چکا ہے اور وہ Single Individuals کی Prolonged حکومت نہیں چاہتے۔ غالباً میرا خیال یہ ہے کہ ابھی Decide تو نہیں ہوا مگر اگلے کچھ مہینوں میں ان مومنٹس کے مقاصد واضح ہو جائیں گے۔ اتنا مجھے یقین ہے کہ اگر Turk جو بالکل آزاد خیال قوم تھے

اور سب سے زیادہ نیکو نظر تھے اگر اس کے عوام میں اسلامی شعور جاگا اور انہوں نے آگے بڑھ کر Changes لائیں تو یقیناً واقعہ یہ ہے کہ پورے مسلمان ورلڈ میں اس کے مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ جس طرح آج ہم اپنے Secular Stuff سے اور اپنے بد مہد لوگوں سے تنگ ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے مسلمان شاید اس بات پہ قائل ہو رہا ہے کہ اب ہمیں اپنے مقصد حیات کو پہلنا چاہیے۔ اب ہمیں اخلاص سے اپنے مذہب کی ان قدر کو آگے بڑھانا چاہیے جس کی وجہ سے ہم سرفراز تھے۔ کہیں نہ کہیں اس میں ان گندے پانیوں میں بھی صاف ستھرے پانی کی ایک لہر چل رہی ہے اور وہی کامیاب ہوگی۔

س۔ شکر یہ سرائے ایک بڑا دلچسپ سوال ہے۔ اس سوال کے دو حصے ہیں اور دو مختلف لوگوں سے یہ پوچھے گئے ہیں پہلا حصہ۔ پروفیسر صاحب سے پوچھا گیا ہے۔ دوسرا حصہ کا تعلق بارون صاحب سے ہے۔ آپ کے حصے کا سوال یہ ہے کہ مہدی کب آئیں گے اور بارون صاحب سے پوچھا گیا ہے کہ زرداری کب جائیں گے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب میرا خیال ہے کہ سوال میں جواب مضمر ہے جب مہدی آئیں گے تو زرداری پہلے جائیں گے۔

بارون الرشید صاحب میرا خیال ہے کہ اس مصرعے میں گرہ لگانا بڑا مشکل ہے۔ لیکن زرداری صاحب کا جانا میرے خیال میں اصل ایجنڈا نہیں ہے اگر زرداری صاحب کو بھیجنا ہی مقصود ہو تو زیادہ سے زیادہ چند دن کی کوشش چاہیے۔ مگر متبادل نظام کا مسئلہ ہے۔ زرداری صاحب پہلے جاتے ہیں تو ایک اور قسم کا زرداری اگر آجاتا ہے تو ہم نے اس سے کیا ماسل کیا؟ اب جو غور و فکر ہے مختلف جگہوں پہ میں صرف اٹھٹھٹھ کی بات نہیں کر رہا ہر چیز کو لوگ اس طرف لے جاتے ہیں جو قسمتی ہے۔ جو سوچنے سمجھنے والے حقائق ہیں جو Sincere لوگ ہیں مختلف جگہ پر جو کچھ وہ سوچ رہے ہیں اور اجتماعی سوچ ہی سب سے اچھی ہوتی ہے جب ایک مسلمان معاشرہ مل کر سوچتا ہے غور و فکر کرتا ہے تو اس میں شاید کچھ پیٹیدہ ہوتی ہے۔ تہذیبی اب ایسی آتی چاہیے کہ یہ روز روز کا دھما دھما بند ہو جائے اور اس Depression سے ہم نکل

جائیں۔ میرا یہ خیال جاس میں ڈیڑھ دو سال کا عرصہ لگ سکتا ہے۔ شاید اس سے پہلے اس کے سب قرائن تو نظر آنے لگیں گے۔ زرداری صاحب کا جہاں تک تعلق ہے میرا خیال ہے، اندازہ ہے، ظاہر ہے آدنی اندازہ ہی قائم کر سکتا ہے۔ By the end of this year وہ چلے جائیں گے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: یہ ویسے آپ نے غور کیا کہ ہارون صاحب Indirectly مہدی کے آنے کا وقت دے گئے ہیں۔

س پروفیسر صاحب یک دوست نے آپ کے آج کے کچھ کے حوالے سے سوال کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ عرب شاعر تھے انٹیکلوکل نہیں تھے تو اخیر مارب صاحب کو نہ سہی ان کے چاہنے والوں کو یہ بات پسند نہیں آئی۔

ج: دیکھئے ہم تو جب عرب کی بات کرتے ہیں اس کو سائنس کے حوالے سے دیکھا جائے اور اگر آپ کے بھی حوالے سے بھی دیکھا جائے تو بلا مبالغہ ان کا قصور ان کا ارامانی انداز ان کی Skill (سے انکار نہیں کیا جاسکتا) اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بعد اسحاب کے بعد کیا عرب اپنے مسئلہ پر جو اس نے اسحاب رسول ﷺ کے توسط سے سیکھا تھا قائم رہا یا پلٹ گیا؟ تو میرا خیال ہے اخیر اسحاب و ریم سب جانتے ہیں کہ Soon after سب سے بڑا الزام ہو گیا ہے لگاؤ، فتنہ و فتنہ کو عام کرنا، شراب چلانا اور ہر قسم کی دیگر حرکات کرنا تھا۔ اس کے بعد غوامیہ کا دور تھا شائستہ نہیں رہا سوائے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے جن کو خلیفہ خامس کہتے ہیں۔ عباسیوں کا دور بھی اگرچہ بڑا معتد بہا و دنیاوی لحاظ سے بڑی Golden age رہی مگر مومن کی اعتدال کی ضمانت اور انصاف کا اس مسئلے پر Rigid بن جانا کہ لوگوں کو قتل کرنا۔ تو لگتا ہے کہ اس قسم کے کوئی آثار تاریخ میں نمایاں نہیں ہیں کہ وہ ان اسلامک و لیبرل کو Appreciate کر رہے تھے جو قابل تحسین تھیں بلکہ وہ ایک طرزِ بادشاہت تھی جس میں اسلام بھی شامل تھا۔

ڈاکٹر جلیل صاحب: ہم میں Addition کرنا چاہوں گا کہ شاعری ایک ذریعہ، اظہار ہے۔ شاعر ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ آپ انٹیکلوکل نہیں ہو سکتے۔ جب

پروفیسر صاحب نے یہ کہا کہ وہ لوگ شاعر تھے لیکن عمل نہیں تھے تو اس کا مطلب یہ تھا کہ انہیں اس ذریعہ، اظہار پر قدرت تھی اور اپنی زبان کی فصاحت و بلاغت اور ندرت پر وہ اتنے مازاں تھے کہ باقی دنیا کو انہیں کہتے تھے لیکن لازمی نہیں ہوتا کہ ہر شاعر حکمت کی بات بھی کرے لیکن حدیث رسول ہے کہ بعض اشعار حکمت سے پُر ہوتے ہیں۔ تو Intellectual بات کرے گا۔ اگر ایک یا دو کو شاعری استعمال کرے گا تو وہ یا تو کوئی کرے گا۔

س یہ پروفیسر صاحب یہ ایک فرانس سے سوال ہے کہ In a recent interview to a French journalist you said that a mystic always remains in a good humor would you like to explain this line?

مقامی ہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام قصہ غم و حزن و بلا، جو انسانی طبیعت پر وارد ہوتے ہیں کسی نہ کسی احساس کمتری اور برتری اور کسی نہ کسی کمی اور بیشی سے ہوتے ہیں۔ فرض کرو کہ کوئی صوفی اگر ایک ہی تسبیح کی تلاوت کر رہا ہو کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ نہ میری کوئی قوت نہ میرا کوئی ارادہ ہو کچھ ہے میرا اللہ کا ہے۔ خواہ اللہ کے زیادہ تریب وہی جاسکتا ہے جو خوف اور حزن سے آزاد ہو "الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یعززون" (یونس: 62) تو جو شخص خوف و حزن کی کیفیات سے آزاد ہے وہی اس قابل ہے کہ اپنے اوپر ہنس سکے۔ Laughing at others is a disease, it is a sickness. But laughing at one's own self is knowledgeability اور یہ ایک حکمت ہے۔ ایک صوفی وہ اگر طنز کرے گا تو باہر طنز کرے گا، اس کے تصوف پہ حرف آئے گا۔ جب اپنے اوپر طنز کرے گا تو وہ اپنے نفس کو ایک ایسی تسبیح اور ایسی حماقت سے باز رکھ رہا ہوگا (جو اس کے تصوف کے لئے زیر قائل سے کم نہیں)۔ اس لئے We call it as third self ایک سیلف اچھا ہے اور ایک سیلف برا ہے۔ صوفیاء اپنی

Thinking سے ایک تیسرے سیلف ڈیولپ کرتے ہیں جو ہر صورت میں نفس کی اچھائی اور برائی دونوں پہ بڑی Critical نظر رکھتا ہے۔ اور اس میں اگر Humor نہ ہو تو یہ سڑگل جانا ہے۔ پھر صرف مجذوب پیدا ہوتے ہیں۔ استاد اور صوفی نہیں پیدا ہو سکتے۔ اس لئے میں کہتا ہوں بس گواہی دے اور ہنسنا نہیں آتا وہ کبھی اچھا صوفی نہیں بن سکتا۔

س: ایک ہمارے دوست جانا چاہتے ہیں کہ کائناتی مقاصد کے لئے جانوروں کا جو پیمانہ رقم کیا جاتا ہے اور جانوروں پہ جو تجربات کئے جاتے ہیں اس کے حلق آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: سمجھو جانوروں سے کتنی چیزیں جھوڑ کے تو نہیں جانتا اس لئے ان کے تجربے میں یہ بات شاید نہیں آئے گی۔ دوسری بات یہ کہ زندگی جانوروں پہ جو تجربات کئے جاتے ہیں لاکھ کی Lesser quality کی وجہ سے کئے جاتے ہیں۔ وہ دیکھو روکی کیفیات سے آشنا تو ہوتے ہیں مگر وہ ان کیفیات پہ کوئی چینی گرفت نہیں رکھتے۔ شاید سائنسدانوں کے لئے ایک جانور کی زندگی کو تجربے کی نذر کرنا بہتر ہے۔ انسان کی زندگی کو دکھایا جائے۔ اس وجہ سے وہ تجربا کرتے ہیں۔ جانور ایسے بھی چارہ انسان ہی کے کام ہی آ رہا ہے ہر رنگ اور حال میں۔ اور اگر اس پہ تجربات کی وجہ سے انسان کو فوائد پہنچ جائیں تو یہ بھی انسان ہی کے کام آنے کی ایک شکل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ان پہ قدرت دی ہے اگر اس میں Willful massacre نہ ہو۔ اگر جان بوجھ کر جانوروں پر اذیت نہ کی جائے اور کسی بہتر اعلیٰ و ارفع مقصد کے لئے اسے استعمال کیا جائے تو میرا خیال یہ ہے کہ جانور کو اس کا ثواب ملتا ہے۔ جیسے ہم قربانی کے موقع پہ کشت سے جانور اللہ کی راہ میں قربان کرتے ہیں اور جیسے کسی دیکھے موقع پر ہم جانوروں کی رائے کے لئے بظہر انہیں ذبح کرتے ہیں تو ایک بہتر انسانی حکمت کی خاطر بھی اگر کسی جانور کو قربان کر دیا جائے تو جانور کو ثواب ہوتا ہے جو وہ نہیں جانتا اور غلط استعمال پہ جانور کو مراد کر لیا جائے گا اور وہ غلط استعمال میں جائے گا۔ تو میرا خیال یہ ہے کہ طبی مقاصد کے لئے جانوروں کا استعمال برا نہیں۔ مگر زندگی انسان پہ اس قسم کے تجربات جو ہیں وہ یقیناً انتہائی خالص و ناسخا نہ حدود میں آتے ہیں۔ اب باقی جواب کا پیمانہ رقم تو ڈاکٹر صاحب ہی کریں گے۔

ڈاکٹر جلیل صاحب میرا خیال ہے جواب تو پروفیسر صاحب نے دے دیا ہے۔ لیکن صرف آپ کو یہ علوم ہونا چاہیے کہ یہ Test ہوتے کیسے ہیں؟ مثال کے طور پر ایک دوائی کا نام آپ نے سنا ہوگا۔ یہاں کے ڈاکٹر اکثر لکھتے ہیں Antibiotics کا ایک گروپ ہے۔ میں نام نہیں لیتا خواہ مخواہ آپ کو انھن میں نہیں ڈالوں گا کہ آپ وہ Antibiotic کھلا ہی نہ چھوڑ دیں۔ تو ایک Antibiotic ہے جو ہم use کرتے ہیں انفیکشن کے لیے۔ جب بھی کوئی دوائی بنتی ہے ایک ہمارائی میں اس کا Effect دیکھا جاتا ہے مثلاً مجھ لیجئے Antibiotic A اور اس نے مارا ایک جراثیم G کو۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ یہ دوائی ہم اس انسان کو دیں جس کے اندر وہ جراثیم انفیکشن کر رہا ہے۔ پہلے ہم کیا کریں گے کہ اس دوائی کی پوری کیسٹ کی کو ایک پیسٹ دیکھیں گے اور Probable side effects جو کہ وہ پیسٹ سن رکھتی ہے اس کو سنائی کرے گا۔ تو ایک Group of scientists یہ ثابت کرے گا کہ اس کے ایسے Life threatening serious effects نہیں ہیں اس کو اگلے مرحلے یعنی مراحل میں بھیجا جاتا ہے۔ اس میں سے پھر جانوروں کو وہ ایک Small dose میں دی جاتی ہے۔ For settle period of time اس میں دیکھا جاتا ہے کہ اس پر اس کے Side effects تو نہیں ہوئے۔ اگر ہوئے ہیں تو کیسے ہوئے ہیں؟ کیا ان کا کوئی تدارک ہو سکتا ہے؟ تاکہ ہم Dose کو ایڈجسٹ کر لیں۔ پھر یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس کی Minimum inhibitory concentration جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کم سے کم کتنی دوائی دے کے ہم مطلوبہ نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ جب یہ عملیاتی ہو جاتا ہے تو پھر انسانوں میں سے ایک Group of volunteers آتا ہے۔ They are highly paid و Voluntarily جاتے ہیں کچھ سٹڈیز میں۔ ہم کہتے ہیں کہ جی اس ٹیپل سٹڈی میں پروفیسر نے سٹڈیز میں اس ڈرگ کا مراحل جو رہا ہے۔ وہ Group of patients جنہیں بیماری ہوتی ہے ان کو بتایا جاتا ہے کہ یہ نئی ڈرگ ہے اس کے Limited results ہیں اس کو صرف جانوروں پر آزمایا گیا ہے۔ اب آپ پہ آزما چاہتے ہیں اگر آپ Willing ہوں۔ ان کو پوری انفارمیشن دی جاتی ہے کہ اس کو ہم

Informed consent کہتے ہیں۔ اس Informed consent کے بعد جب وہ دوائی شروع کرتے ہیں اس وقت ایک آدمی جس کو Principal investigator کہتے ہیں ان سائنرز میں موجود ہوتا ہے جو Continuously monitor کر رہا ہوتا ہے کہ ان کو کوئی Side effect تو نہیں ہو رہا بعض اوقات Drugs immediately stop کر دی جاتی ہیں کہ ان کے کچھ Side effects بہت خطرناک تھے۔ We would not use them any more but once they passed that test میں جاتی ہے۔ پھر Years experience آتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ جانور کو مار دیا جاتا ہے۔ دوسرے جانوروں پر Trails ہوتے ہیں اگر کوئی جانور مر جاتا ہے تو اس کو جو Disease ہوتی ہے اس کے آرگنز نکالے جاتے ہیں ان کو سٹڈی کیا جاتا ہے۔ اور Third Group وہ ہے کہ جس میں ایک جانور کو Disease induce کرتے ہیں۔ یہی ایک Ethical issue ہے۔ اس پر کچھ آرگنائزیشنز اس کے خلاف ہیں کچھ حمایت میں ہیں۔ کیا Disease induce کر کے جانوروں کو سٹڈی کرنا ہیومن ہے کہ نہیں۔ انیمل رائٹس والے بھی اس پر Object کرتے ہیں۔ لیکن جو استاذ نے کہا بات اتنی ہے کہ انساں اعمال بالیات کو آپ یہ عمل کس لیے کر رہے ہیں؟ ایک بی بی کے لیے بڑے فائدے کے لیے تو اس صورت میں میرے خیال میں۔ With very few reservations یہ جائز قرار دیا جائے۔

س یا میریکہ سے سوال ہے: Gentleman wants to know is

life insurance Islamic? Some term it as lack of faith in Allah and other say that it is lack of planning of one's life. How do you explain it?

مخواتین و حضرات! بات یہ ہے کہ ہم کچھ بے مقصد قسم کی باتوں میں الجھ جاتے ہیں۔ بعض اوقات اپنے تصورات، خیالات اور آسٹیکلٹھن کے خلاف کچھ ایسی

Resistances پالتے ہیں جس کا پرکلیکٹنگ ہمیں حق حاصل نہیں ہوتا۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ ایک Singular مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ایک پورے نظام کے ساتھ وابستہ نسبتاً ایک Blatant سودی نظام کا ایک شاخسانہ ہے۔ آپ کے سیکس کی جس طرح باقی بہت ساری چیزیں ہیں ایک Individual کے پاس ان کو دور کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ I Suppose today say کہ جی سودی نظام غلط ہے تو پھر میرے والد یہ بھی اہلیت ہوتی چاہیے کہ میں اس کا متبادل نظام اپنے لوگوں کو مہیا کروں۔ فرض کرو میں کہتا ہوں کہ Certificates are wrong تو میں غائی Opinion دے کے بارہا سود کروڑوں لوگوں کو تنگ کر رہا نہیں چاہتا۔ That will be very wrong مسئلہ یہ ہے کہ پورے ملک کا نظام کسی نہ کسی طریقے سے ایک ہی بینڈ کو پہنچنا ہے جسے ہم سودی نظام کہتے ہیں۔ اب اگر ایک شخص فتویٰ دے گا کہ بیک کی نوکری حرام ہے تو وہ غلط ہو گا۔ اس لیے کہ اسے پہلے متبادل نظام مہیا کرنا چاہیے۔ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں جب سود منع ہو چکا تھا پھر بھی کچھ لوگ سودی کاروبار کر رہے تھے اور سب سے بڑھ کر حضرت عباسؓ ابن عبدالمطلب بھی سود لے دے رہے تھے۔ حتیٰ کہ خطبہ رجبہ الوداع والے دن اللہ کے رسول ﷺ کو Declare کرنا پڑا کہ آج سے میں سود کو حرام قرار دیتا ہوں۔ سب سے پہلے میں اپنے چچا عباسؓ ابن عبدالمطلب کا سود معاف کرتا ہوں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ باوجود تین بڑی آیات کے آجانے کے "وَأَخْلَ اللَّهُ التَّيْبَعِ وَحَرَّمَ الرِّبَا" (البقرہ: 275) ایک یہ بھی کہ "يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُزِيلُ الصُّلْفَاتِ" (البقرہ: 276) پھر وہ (سود سے متعلق) آخری آیت جو خطبہ الوداع سے تین دن پہلے آئی تھی "فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْزَنُوا بِعَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ" (البقرہ: 279) ان تین آیات کے آنے کے باوجود خطبہ رجبہ الوداع سے شہادت ملتی ہے کہ حضرت عباسؓ سود لے بھی رہے تھے اور سب سے بھی رہے تھے۔ تین حضرات! ہمیں مسئلہ یہ ہے کہ آخر کیوں ایسا ہوا؟ اور اگر سود کو ختم کرنا ممکن تھا تو پھر حضور ﷺ نے خطبہ الوداع والے دن کیوں اس کو Totally ممنوع فرمایا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ ہمارے پروگرام رزکی طرح اللہ اور اس کا رسول ﷺ پر وگرام نہیں ہیں۔ جب تک وہ اپنا متبادل نظام نہیں

دے لیتا پہلے کسی نظام کو ختم نہیں کرتا۔ By the time جب رسول اکرم ﷺ مدہب، دین اور اسلامی ریاست خطبہ الوداع تک پہنچے اس وقت اسلام کے تمام آئینہ و عہد مکمل ہو چکے تھے۔ زکوٰۃ مکمل ہو چکی تھی۔ عبادات مکمل ہو چکی تھیں۔ صدقات کا نظام مکمل ہو چکا تھا۔ تقویٰ و طہارت کے نظام Built ہو چکے تھے۔ اب چونکہ اسلام کا نظام پورا ہو گیا تھا اس لیے خدا کے رسول ﷺ نے اب اس کے خلاف والے نظام کو تیسرے موقف کر دیا اور اس سے پہلے نہیں کیا۔ اصولاً ہم نے یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ ہم پاکستان میں کسی بھی جگہ کیا سود کے متبادل نظام کو قائم کرنے کے قابل ہو گئے ہیں؟ جی ہاں چھوٹے عالم عرب میں میں نے کوئی فلسفی اور دانشور دیکھا نہ پاکستان میں دیکھا نہ کہیں غیر ملکوں میں۔ سودی نظام میں یہ ہوتی آسمان تہذیبی ممکن تھی ہمارے ہاں نہ کسی کو اس کا نشان ہے نہ اندازہ ہے۔ قرآن حکیم میں اس کو سادہ Simplify کیا گیا ہے کہ مجھے جیسے ت ہوئی ہے کہ ایک مسلمان اس چھوٹے سے مسئلہ کو کہیں نہیں سمجھتے۔ اللہ نے فرمایا کہ "بَسْطُ اللَّهِ الْكُفَّاءَ وَيُؤْمِنُ الصَّدَقَاتِ" {البقرہ: 276} اللہ سود گھٹاتا ہے اور صدقات بڑھاتا ہے۔ اگر آپ غور کر دو صدقات ہوں ہوں یا ہمیں گے سود گھٹے گا۔ سب صدقات اپنی تکمیل کو پہنچیں گے سود کا کام و نشان ہی نہیں رہے گا۔ مگر صدقات کے نظام کو Individual حرکت میں نہیں لاسکتا۔ یہ ملک و ملت اور گورنمنٹس کا کام ہے۔ اب اس ملک میں سود کیا کم ہوتا ہے جہاں ٹیٹ بینک کی یہ Legation ہے کہ اگر کوئی چیز بنی بینک کھولو گے تو بھی سود دینا پڑے گا۔

یہ آپ کے لیچر میں جماعت اسلامی کے بارے میں کچھ Remarks تھے دوستوں نے یہ پوچھا ہے کہ کچھ لوگوں کے بارے آپ نے کہا کہ اللہ ان کے ساتھ نہیں کیونکہ وہ کام ہیں۔ جبکہ بعض انہما کو شہید کیا گیا حضرت یحییٰ کو آڑے سے حیرا گیا مگر اللہ کی مدد نہیں آئی تو اس کو آپ کیسے Mix up کر رہے ہیں۔

حق دیکھو ویسے تو حضرت نوح اور بہت سارے پیغمبروں نے بڑی طویل تبلیغ کی۔ اور اس کے بعد بھی اس قوم پہ عذاب آیا۔ مگر یہ جماعت والا مسئلہ نہیں ہے۔ انہوں نے اہل کفر کو تبلیغ کی اور کوئی کافر مسلمان نہیں ہوا۔ جماعت اسلامی مسلمانوں میں حرکت کر رہی تھی وہاں ایمان کا

ایسا بڑا Crisis نہیں تھا It's not that they failed, it's not that they failed. وہ اپنے آپ کو آ کرنا کر نے میں کامیاب ہو گئے۔ اپنی Secrecies کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اپنی فعالیت شو کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ایک New sense value بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر بد قسمتی سے طاقت کا تصور جو انہوں نے قائم کیا ہوا تھا اس میں کام ہو گئے۔ اس کی بنیادی وجہ تھی کہ ایک Muslim bulk جو تقاضیوں نے اس کو کھینچے کی نگاہ سے دیکھا۔ اور اس بات سے اتفاق نہیں کیا کہ یہ جماعت ہمیں اس استحصال سے نجات دلا سکتی ہے جس استحصال سے اس قوم کو تقابذ اعظم نے نجات دلائی تھی۔ So comparatively ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی مذہبی جماعتیں، یہ عالمی جماعت اسلامی کی بات نہیں ہے۔ علماء دیوبند موجود تھے۔ علماء بریلی موجود تھے۔ علماء اہل حدیث موجود تھے۔ بابائیان کتاب موجود تھے۔ درس گاہوں کے انبار لگے ہوئے تھے۔ مسلمان علماء کی گنتی نہیں شمار کر سکتے تھے۔ بڑے بڑے Towering امام تھے۔ بڑی بڑی قد آور شخصیتیں تھیں مگر ان سب کو چھوڑ کر آج کل اور قیادت کا جو وصف ہے جو آج کل کے دور کا ہے وہ مختلف لگیا لگا۔ ایک کام جو مکمل ہونا تھا کہ "وَكُلُّ أُمَّرٍ مُّسْتَفِيزٌ" (القمر: 3) خدا کہتا ہے ہر عمل اپنے قرائ کو پہنچتا ہے۔ یہ امر تقسیم کا پاکستان کی تحویل کا اللہ کے علم میں تھا کہ ان تمام جماعتوں اور مذہبی لوگوں سے سرائیام نہیں ہوگا تو اس نے ایک ایسے شخص کو قیادت سونپی جس کا خیال یہ تھا کہ جب میں کام ختم کر کے اللہ کے پاس جاؤں تو وہ مجھے کہے کہ Well done Mr. Jinnah

س سرائیام بڑا دلچسپ سوال ہے کہ یہ جو پھانسی کی سزا ہے وہ فجر کی نماز کے بعد اور سورج نکلنے سے پہلے ہی کیوں دی جاتی ہے اس کے بعد کیوں نہیں دی جاسکتی؟

ج یہ گلے کے لشوڑ کی وجہ سے ہے That is supposed کہ اس وقت لشوڑ

ایک کشل نرمی کی حالت میں ہوتے ہیں۔ It's more easy to die in the morning اگر آپ کو نہیں پتا تو تجربہ کر کے دیکھ لیں (چندال میں قہقہے)۔

س سر یہ دوست جاننا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسالت کی گواہی دی

ہے۔ کانزوں کے سامنے دو گواہ پیش کئے ہیں ایک تو خود استیاری تعالیٰ اور دوسرا کونسا گواہ ہے جو اس ضمن میں قرآن پیش کرتا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کو تو لوگ پنا نہیں مانتے تھے کہ نہیں مگر دوسرا گواہ انتہائی منوثر تھا۔ یہ حضورؐ گرامنی مرتبت ﷺ کا Life span تھا۔ Throughout forty years of his life in the society کے رسول ﷺ پر اگر کسی چیز کا شبابہ بھی نہیں پڑا تو وہ جھوٹ کا نہیں پڑا، خیانت کا نہیں پڑا۔ تو 40 برس اگر رسول اللہ ﷺ کو کسی معاشرے میں ٹھہرایا گیا تو وہ اوصاف کا قیام کیا گیا کہ یہ شخص بزرگ اور یہ محترم چاہے کچھ بھی ہو جائے کسی کی امانت میں خیانت نہیں کرتا اور چاہے کچھ بھی ہو جائے مزاحیہ بھی حضور ﷺ نے کبھی دروغ کو ہاتھ نہیں لگایا۔ یہ اتنی بڑی گواہی تھی کہ جب پہلا پہ کھڑے ہو کے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اگر میں کہوں کہ پہلا کے پیچھے فوت ہے تو روائے یہ کہتی ہے کہ لوگوں نے بھانٹنا شروع کر دیا۔ انہوں نے بھانٹنا شروع کر دیا کہ اگر رسول ﷺ یہ شبابہ بھی دیں تو یہ سنا ہے کہ نہ اور پہلا کے پیچھے فوت ہو گئی۔ یہ اتنی بڑی گواہی تھی جو ان کے کردار و اخلاق سے اللہ نے زمانے کو دی کہ اللہ کی گواہی شاید Questionable تھی مگر اللہ کے رسول ﷺ کے کردار کی گواہی Questionable نہیں تھی۔

س: سر یہ جو ابھی اسلام آباد میں واقع ہوا مسٹر حسین قادری کے حوالے سے بہت سے

سوال ہیں کہ آپ سے کیا Rank کرتے ہیں۔ Where do you rank him?

ج: میرا خیال ہے کہ یہ Mismanagement of mannerism تھی کیونکہ جب آپ سیاست میں کسی بندے کو آگے کرتے ہو تو ہمارا خیال یہ ہوتا ہے کہ عام لوگوں سے یہ بہتر زبان بول سکتا ہے۔ بہتر انداز گفتگو رکھتا ہے۔ اگر ہم اشتعال پذیر گفتگو کرتے ہیں تو یہ صلح کی طرف مائل ہوتا ہے۔ یہ مسائل کو بھی تدبیر اور سلامتی فکر سے حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ایک Leading Quality یہ ہے کہ لوگوں کے مزاج کو معتدل رکھا جائے اور وہ بات کی جائے جس سے معاشرے میں اشتعال پیدا نہ ہو۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگرچہ وہ مرحوم ہے اور

میں نہیں جانتا مگر میرا خیال ہے کہ As a politician he had very very minor skills bad skills. It was so blunt and stupid کہ کسی مارٹل بندے کو بھی فصد آ سکتا تھا۔ اب دوسرے قانون کو دیکھئے۔ تو یہیں رسالت ﷺ صرف قادری کا مسئلہ نہیں تھا۔ یہاں حارہ کروڑ مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔ جس کو طاقت ہوتی وہ مار دیتا۔ اگر Virtually اٹھارہ کروڑ مسلمانوں میں سے واقعی کوئی Convince ہو جائے کہ اس شخص نے تو یہیں رسالت ﷺ کی ہے تو جو عمرت رسول ﷺ مسلمان کے دل میں ہے جو یہ بدلہ لینے کی خواہش نکال کرے گا میں اس کے ایمان میں نقص سمجھوں گا۔ مگر بدلہ لینے کی خواہش کے باوجود اگر اسے مارے لوگ بدلہ نہیں لیتے تو ان میں بہت سارے کوئی پڑھا لکھا ہوتا ہے کوئی کم پڑھا لکھا ہوتا ہے۔ مگر Excitement اس درجے پر اگر کسی Individual کو لے جائے کہ وہ کسی Decision making تک آجائے تو یہ میں اس شخص کی بہت بڑی مہارت کہوں گا۔ اب دیکھئے کہ تو یہیں رسالت ﷺ میں لفظ ہو اس نے استعمال کیا وہ گم از گم Neither it was decent word nor it was a political word. It was not a statement like a statesman. اس نے کہا کہ یہ کالا قانون ہے اور اگر ہم کالے قانون کی وضاحت چاہیں تو نمبر ایک: یہ ظالمانہ ہے۔ نمبر دو: غیر منصفانہ ہے۔ نمبر تین: یہ جاہلانہ ہے۔ اب اگر رسول اللہ ﷺ کی عزت و توقیر کا بدلہ لینا ظالمانہ، جاہلانہ، اور غیر منصفانہ ہے تو پھر مسلمان کیا ہے؟ تمام مسلمان ایسے ہی ہیں ظالم، جاہل اور غیر منصف۔ تو میرا خیال ہے کہ Noting else killed him but his stupid unqualified very illiterate remarks became the cause of his death. اس میں قادری کا بھی کوئی کمال نہیں۔

Now there is a very interesting question and س that is not targeted to you (Prof. Ahmad Rafique) but the English gentleman sitting in the front row and I am

speaking English so that he can appreciate this question. There is a question for my brother that you have embraced Islam after a thorough study or you have embraced Islam by being impressed by the personality of Prof. Ahmed Rafique Akhtar?

Before my friend Brian answer this **ڈاکٹر عظیم صاحب** question I would like to you introduce him to you. He is from Ireland and he has spent several years in search of God and reality. Through one of his friends he came across the Prof. Sb. He visited a few times then got convinced. He already believed in God. He was Christian and then he decided to become Muslim so I don't call him a new Muslim.

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب ایک منٹ میں ڈاکٹر صاحب کی بات چھوڑی ہی بات add کروں کہ آپ نے حضرت سلیمان قاری کا نام تو سنا ہو گا۔ برائن شروع میں کچھ Inquiries کرتے رہے ہیں۔ ہمارے بڑے عزیز دوست تھے۔ کچھ سوالات بھی تھان کے جوابات بھی انہیں پائیں تھے۔ وہی تجسس وہی جستجو وہی علم فخر کی آگہی وہی حس بے حس۔ وہ آئیں نہ آئیں۔ صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں۔ تو Behind the جو ان کے ذہن و دل پر گزری ہوگی عمر و لمحہ جس کو توڑنا تھا اور جس کو توڑنا آسان نہیں ہوتا۔ روایت کو توڑنا آسان نہیں ہوتا۔ اس پر قسمت تو اتر کو توڑنا آسان نہیں ہوتا جس کے بارے میں اللہ بار بار سرزنش کرتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ برائن ایک ایسا مرد ہے جس نے اپنی دیانت اور عمل کی یکجائی سے ایک فیصلہ کن حیثیت حاصل کر کے مگر کے اس حصے میں تعصبات کو توڑتے ہوئے خدا اور رسول

where I live. So thank you!

س: ہمارے ہاں عام طور پر گائنی کے پریشن مرد کرتے ہیں۔ شرعی طور پر کیا اس کی اجازت دی جاسکتی ہے؟

ج: دیکھیں جب قحط پڑا تو خلیفہ دوم امیر المؤمنین عمر بن خطابؓ نے چوری کی حد اٹھا دی کہ جب ہم انہیں provide نہیں کر سکتے تو ان کو سزا بھی نہیں دے سکتے۔ اور یہ یاد رکھئے گا کہ یہ حد قرآنی تھی جس کو منہ نے اٹھا لیا۔ تو مختلف مواقع پر فقیر ایک عالم ایک مدرسہ یہ Decision دیے کے قابل ہوتا ہے کہ وہ کسی ایسے معاملے میں کس حد تک کتنی اجازت دے سکتا ہے۔ اور غالباً ایسے بڑے لوگ ہوتے ہیں سیانے، دانشور، فقیر، علماء جو اس معاملے میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ As a rule I know only one thing اگر جاننا ضرور اب میں چلی جائے تو پھر اس قسم کا عمل کیا جاسکتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال اس واقعہ میں ملتی ہے جب یرموک کے معر کے بعد دس اصحاب رسول ﷺ گرفتار ہوئے اور قیصر روم کو پتا تھا کہ یہ سلاہ نہیں کھاتے۔ تو ان کو بھوکا رکھنے کے بعد قیصر روم نے ان کے پاس سلاہ کا کوشٹ بھیجا۔ اصحاب رسول ﷺ نے نہ کھایا تو قیصر روم خود چل کر نیل تک آیا اور یہ آیت سنائی ان کو "إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ" (البقرة: 173) کہ تمہارا قرآن تو تمہیں کہتا ہے کہ اگر مجبوری ہے تو کھا لو۔ تو اصحاب رسول ﷺ نے کہا ہاں وہ کہتا ہے اور ہم مانتے ہیں اس بات کو مگر یہ کہ ہم اصحاب رسول ﷺ ہیں۔ ہمارا معیار حقوڑا سا مختلف ہے۔ ایک عام آدمی کو تو اجازت ہوتی مگر ہم اللہ کے رسول ﷺ کے صحابی ہیں اور ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ تو پھر قیصر روم نے ان کا کھانا بحال کر دیا۔ جب جبر و اکراہ اور مجبوری ہو تو میرا خیال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک مجبور انسان کو نماز میں بیس، شتا، دسے سکتا ہے تو یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں۔

ڈاکٹر جلیل صاحب: اور اگر آپ کو وہ Equally good کاٹنا کالو جسٹ میسر ہوں ایک میل و دو سو رانی میل تو اس صورت میں یقیناً چارہ اس فی میل ہوگی۔

س: ایک خاتون جاننا چاہتی ہیں کہ ازواجی زندگی میں Sexual

Spouse relation ہوا ایک فطری بات ہے مگر یہ ضروری تو نہیں کہ جس کے ساتھ بحیثیت sexual relationship ہو اس کے ساتھ محبت بھی ہو۔

How do you comment on it?

ج: Yes I agree کہ یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کیونکہ بنیادی طور پر نکاح جو ہے شادیاں جو ہیں وہ محبت پر نہیں ہوتی ہیں چلتا ہے ہوتی ہیں۔ ایک Instinctive flow ہے اس میں وہ جھلکیں شامل ہیں۔ اس میں No.1 Physical instinct ہے اور دوسری Continuity ہے۔ تو شادیوں کے بس منظر میں شاید محبت بہت کم ہوتی ہے اور محبت Everlasting بھی نہیں ہوتی۔ ہو سکتا ہے کہ سب وصال کے بعد ہی رخصت ہو جائے۔ مگر اصولاً یہ وہ Instincts سلامت رہتی ہیں۔ میں Practical زندگی کا اپنا تجربہ آپ کو بتاتا ہوں کیونکہ میرا واسطہ پڑتا ہے ان محبتوں کے ساتھ یا ان شادیوں کے ساتھ جو بڑی گہری تین تین سال اور دس دس سال کی محبتوں کے بعد ہوتی ہیں۔ تو جتنی عمر محبت کی سالوں میں ہوتی ہے اتنے ہی دن شادی کے بعد ہوتے ہیں۔ اگر آپ نے تین سال محبت کی ہے تو شادی کی عمر Reciprocally اس کے Inverse proportion میں ہوتی ہے۔ اگر آپ نے تین سال محبت کی ہے تو تین مہینے میں آپ کی فوری Separation ہو جائے گی۔ یہ As a rule بھی آپ نے دیکھا ہو گا کہ تمام یورپ میں جہاں Free license ہے جہاں محبت کو شادی پر بہت حاصل ہے اور جہاں Physical relationships اس پر مادی ہوتے ہیں۔ تو آپ دیکھیں گے کہ باوجود اتنی فریڈم کے..... Saint valentine اگر آج زندہ ہوتا تو نہ ور پاگل ہو گے مرنے کا کہ باوجود اتنی Unlicensed freedom کے جو Sexually ان کو حاصل ہوتی ہے۔ وہ تمام کا تمام معاشرہ جو ہے Family life کو ترک کر بیٹھا ہے۔ بلکہ انہوں نے لفظ نکاح ہی ختم کر دیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے دوسری طرح نکال لی جو ساتھ رہنے کی تھی۔ وہ ٹرم بھی ختم کر دی۔ اب شاید مجموعی طور پر وہ "Contract" کے الفاظ پر آگئے ہیں کہ Partners in life اب وہ نکاح کے معنوں میں نہیں آتے۔ میرا خیال یہ ہے

کہ محبت ایک شخصی تاثر ہے۔ دیکھو ماں محبت ہو چکی نہیں کتنی۔ بیہ راہ نچھا کتنے ہوتے ہیں؟ سونی مینیوال کتنے ہوتے ہیں؟ مارے پاس کی ایک Maximity مثالیں موجود ہیں۔ اگر میں مارے محبت والوں کو یہ کہوں کہ آپ ایک اچھی علامت کے طور پر بیہ راہ نچھا کی طرح وفات پا کر پسند کرو گے اور اگر میں ان کو ہنستے ہنستے شہر سے نکال کر قہر کے صحرائیں لے جاؤں کہ جاؤ محبت کرو، چلتے رہو وہاں پر تو میرا خیال ہے کہ 99% محبت سے گریز کر جائیں گے۔

ڈاکٹر طیل صاحب ایک چھوٹی سی درخواست ہے آپ سے کہ الفاظ (سے ما آشنائی) کی وجہ سے ہم بعض اوقات واقف نہیں ہوتے کہ محبت سے ہمارا مطلب کیا ہے؟ تو میں اس پر زیادہ نہیں کہوں گا۔ آپ سوچنے کا محبت، انفس و حتی Understanding اور عشق یہ کیا چیزیں ہیں؟ آپ Physical attraction کو محبت کہتے ہیں یا ایک نام ایک دوسرے کے ساتھ گزارنے کے بعد Sacrifice کرنے کے بعد جو Understanding ہوتی ہے اسے آپ محبت کہتے ہیں یا یہ کہ

جو سبھی میں جانتی کہ پیٹ کرے ذکیہ ہونے

نگو دلدھو را بیستی کہ پیٹ کرے نہ کونے

کوئی ایسا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ؟ تو آپ کو فیصلہ کرنا ہو گا کہ کہیں یہ نفسیاتی، بعض تو نہیں ہے جسے آپ محبت گوارہ ہے ہیں۔ کیا محبت شعوری عمل ہے یا ایک بے عملی عمل ہے جس کی طرف ابھی استاد محترم نے اشارہ کیا۔ تو اس سے پہلے کہ آپ فیصلہ کریں کہ مجھے اپنے پارٹنر کے ساتھ محبت ہے کہ نہیں آپ یہ فیصلہ کر لیں کہ آپ محبت کہتے کسے ہیں؟

Again a question by a female

Psychiatrist خاتون ہیں اور وہ کہتی ہیں کہ اپنی پریکٹس میں Such cases have come up to me جن میں Gays کا کہنا ہے کہ ہم بہت سی چھوٹی عمر سے ایسا محسوس کرتے تھے اور ہم کبھی خواتین سے Attract نہیں ہوئے۔ اور ہمیں مردوں سے محبت ہو جاتی ہے۔ اگر یہ By birth situation ہے تو اس کا ہمیں گناہ

کیوں؟

ڈاکٹر جلیل صاحب جی میں عرض کرتا ہوں کسی زمانے میں ایک چھوٹی سی تحقیق ہوئی اور اس کی ڈیڑھ بہت پہلی اور Gays نے Homosexual نے بڑا عام بنایا کہ Homosexuals میں کچھ Tendencies ہوتی ہیں۔ آپ بھی براہ کرم اتنا ٹھٹ پرچیک کیجئے گا۔ میں نے خصوصی طور پر اس لئے دیکھا تھا کیونکہ چند ماہ پہلے یہ بحث شروع ہو گئی کہ کہیں ایسا کوئی Substance تو نہیں ہے جو یہ ظاہر کرے کہ کچھ مرد Predominantly homosexual ہوتے ہیں۔ This is not scientific; I repeat this is not scientific fact جن لوگوں کو یہ رائے پسند آئی انہوں نے فوراً سے Scientific سمجھا۔ ایسا ہرگز نہیں ایک بات ، دوسری بات اس کے پیچھے جو Tendencies ہوتی ہیں Liking کی ہم نے کبھی استاد سے سنا تھا کہ یہ Tendencies تین ڈگریز کی ہیں۔ ایک Accidental ہے، ایک Habitual ہے اور ایک Pathological ہے۔ Accidental یہ ہے کہ عالم بوائی میں جب Hormonal flush پٹی چیک پڑتا ہے۔ تو جو First sexual experience ہوتا ہے وہ As an event سی ریکارڈ نہیں ہوتا بلکہ اس کے Emotions بھی ریکارڈ ہوتے ہیں۔ تو اس کے ساتھ جو وابستگی ہوتی ہے وہ جب پختگی پکڑ جائے تو Next stage جو ہے Habitual کی ہے۔ تیسری سٹیج Pathological کی ہے۔ انسانی شخصیت میں جو Personality disorders ہوتے ہیں اس میں کچھ Emotional flaws ہوتے ہیں۔ Personality deficit ہوتے ہیں جن کو Compensate کرنے کے لیے یا بچپن میں Lost child hood ہوتی ہے یا ill treatment ہوتا ہے۔ یہ ساری چیزیں مل کے اس بچے کو یا اس فرد کو اس طرف مائل کرتی ہیں جہاں سے وہ Attention اور Attraction gain کرتا ہے۔ As such یہ کہنا کہ خدا نے Homosexuals پیدا کئے ہیں بچ نہیں ہے۔ یہ ہو سکتا ہے جیسے آپ دیکھتے ہیں وہ لوگ جو نہ مرد ہوتے ہیں نہ عورت ہوتے ہیں ان میں

Congenital flaw ہو ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ وہ بھی یہ جواز نہیں دے سکتے ورنہ میں یہ جواز دے سکتا ہوں کہ مجھ میں قتل کا رجان ہے۔ Let me murder people میں یہ جواز دے سکتا ہوں کہ مجھ میں جنسی خواہش بہت زیادہ ہے Let me have twenty women اگر میں نے اپنے عمل کا جواز اپنے نفس کے رجان کو بنا ہے تو پھر خدا کہاں آیا؟ مذہب تو ہے ہی نفس کے خلاف لڑنا۔ اگر آپ کے اندر اعتدال سے بہت کم کوئی رجان ہے تو اس کے خلاف کوشش ہی کا نام تو مذہب ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے اندر یہ Tendency ہے تو اس کے خلاف لڑنا ہی تو کام ہے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: ماشاء اللہ اچھا جواب ہے۔

س پھر خواتین کی جانب سے سوال ہے کہا جاتا ہے کہ Boys are more intelligent than girls کیونکہ لڑکیاں Marks لے جاتی ہیں لڑکے جو ہیں Concept clear کر کے پڑھتے ہیں آپ کیا خیال ہے کیا عورت واقعی کم عقل یا شقی مزاج ہے؟

ج: دیکھئے بات یہ ہے میرا خیال ہے کہ عورت زیادہ ذہین ہے (خواتین کی نشستوں سے زور دانا لیاں) اس کے علاوہ میں سلامتی سے اس جملے سے باخبر نہیں سکتا (مردوں کی نشستوں سے غلگ شکاف قہقہے) مگر میرے پاس ایک بڑی جہت اور ویل ہے۔ دیکھو جب اللہ تعالیٰ نے جنت تخلیق کی اور حضرت آدم کو پیدا کیا۔ یہاں میں عورتوں سے اس بات کہہ دوں کہ عورتوں میں اپنی عقل نہیں ہے۔ اگر میری ہی پٹلی سے نکل کر اس نے دعویٰ کرنا ہے کہ میں عقلمند ہوں تو یہ غلط ہے۔ دیکھیں میں آپ کو ایک بڑے مڑے کی بات بتاؤں میں پریشان تھا کہ آدم نے حوا کو کیسے پیدا کیا ہوگا۔ حدیث بھی موجود تھی کہ عورت آدم کی پٹلی سے پیدا ہوئی ہے۔ تو میرے لیے یہ بڑا حل طلب مسئلہ تھا۔ میں اس قسم کے Riddles کو بڑی شدت سے Solve کرتا ہوں۔ ایک دفعہ مجھے میرے ایک عزیز نے بتایا۔ وہ کانٹا کالو جسٹ تھے اور یز میں قیامت تھے۔ ان کے پاس عجیب و غریب تصاویر تھیں۔ ان تین چار تصاویر میں مردوں میں اووری

کی Existence تھی۔ اور ان کے فی میل سٹم جتے ہوئے تھے۔ ان کے پاس تین یا چار ایسی فوٹو تھیں۔ اگر ایک آدھ ہوتی تو میں شے میں پڑ جاتا۔ اس میل کا کنا کا لوہے نے میرے خیال میں اس کا امام عبدالرحمن تھا۔ انہوں نے کہا کہ میری زندگی کے جو چند عجیب و غریب واقعات ہیں ان میں سے ایک مردوں میں پورے فی میل سٹم کا موجود ہونا ہے۔ تو پھر اچانک مجھے ساری بات سمجھ آ گئی۔ May be it looks like عورتیں حوا کی پوری داستان میرے سامنے آ گئی۔ یہ کہ بہر حال آدم نے Self fertilize کیا کیونکہ Ovary موجود تھی۔ And there could be many chances so far for self fertilization There was no system in ؟ Fertilize کر لیا۔ سوال یہ تھا کہ اب ہر تھ گئیے ہوتی ؟ Aadam for the birth تو ہوا یہ کہ حضرت آدم یا تو خود تک آ گئے کیونکہ حوا خاص بی بی ہو رہی تھی جیسے Normally تو ہے۔ تو یا خود انہوں نے اپنی سائیڈ سے آپریشن کیا۔ اور کوئی طریقہ ہی نہیں تھا ہر تھ کا۔ یا پھر ملائکہ نے یہ تکلیف سہ انجام دی کہ ان کی پسلیاں چھ کے جیسے اب بھی کرتے ہیں Cesarean کیا اور حوا کو آدم مل گئے اور آدم کو حوا مل گئیں۔ اب خود سوچو ذرا میں تو Procedure بتا رہا ہوں۔ یعنی میری بی بی پمپی سے نکل کر وہ نہیں آپ کو گھبرا دیا وہ کہ ”ہماری... وہ... اور نہیں میاؤں۔“ (پندال میں قہقہے)۔

س پاکستانی میڈیا ایک دوسرے کے ساتھ مقابلے کی دوز میں بہت بے حجاب اور بھارت زدہ ہونا جا رہا ہے۔ کیا یہ ارتقائی عمل ہے یا یہ ہماری اقدار کو کھاجائے گا؟ کیا اس پر بند لگانا چاہیے یا یہ نظری عمل جہاں سے جاری رہنا چاہیے؟

بارون الرشید صاحب دیکھیں اس کے سوال کے وہ حصے ہیں۔ ایک تو میں نے پہلے وضاحت کی تھی کہ کئی آزاد دیوں کے ساتھ غیر ذمہ داری بھی آتی ہے۔ تمام دنیا میں ترکی کا ماڈل اس سلسلے میں خاص طور پر سختی کیا جاسکتا ہے۔ جب بھی میڈیا کو آزادی ملی ہے تو بہت سارے غیر ذمہ داری کے پہلو سامنے آئے ہیں۔ یہ بھی اس میں سے ایک ہے جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے۔ اور دوسری بات پہلے بھی میں نے آپ سے گزارش کی کہ اخبار کا قاری اور ٹی وی کا

دیکھنے والا ہی اس پہ سب سے بڑا Check پیدا کر سکتا ہے۔ یہ جو ہم کہتے ہیں کہ حکومت ایسا کرے یا سیاسی جماعتیں ایسا کریں تو میں آپ سے پوچھتا ہوں حکومت کیوں کرے؟ حکومت کو کیا پرالہم ہے؟ اس سے تو یہ دوسری طرف جاتی ہے۔ حکومت کو تو اس کا فائدہ ہے اور سیاسی جماعتیں کیوں کریں؟ ان کا ایجنڈا یہ نہیں ہے۔ سیاسی جماعتوں کا ایجنڈا تو اقتدار ہے۔ میں پوری ذمہ داری سے آپ کو کہتا ہوں بہت غیر ذمہ دارانہ رجحان پچھلے تین چار مہینے سے سامنے آ رہا ہے۔ پہلے بھی قحطاب نہ دھ گیا ہے۔ Late Night نشریات میں انڈیا کی بعض چیزیں دکھائی جاتی ہیں جو بہت خطرناک حد تک افسوسناک ہیں۔ لیکن اگر آپ ذمہ داری کا ثبوت دیں تو E-mail address بھی ساتھ دیا جاتا ہے اخباروں میں بھی T.V میں بھی۔ آپ ان Addresses پہ احتجاج کرنا شروع کریں اور ہر کہیں سے احتجاج دو۔ یہ اس طرح کا آرگنائزڈ احتجاج نہیں ہونا چاہیے جس طرح سیاسی جماعت کرتی ہیں۔ یہ بہت بے ساختہ ہونا چاہیے جو کچھ آپ محسوس کرتے ہیں Exactly اسی طرح کسی شدت کے بغیر تو آپ دیکھیں گے کہ اس کے بہت تیزی سے اثرات برآمد ہوں گے۔ اخبار کو قاری کی بڑی فہم ہوتی ہے۔ T.V کو دیکھنے والے کی بڑی فہم ہوتی ہے اور اگر آپ کا ذوق اچھا ہے اور اکثریت کا یقیناً اچھا ہے۔ اگر اکثریت اپنے خاندانوں کو محفوظ رکھنا چاہتی ہے مثلاً سٹی اور وقار پابقی ہے تو اس کا متبہ یقیناً مثبت نکلے گا۔ یہ جو وقتی مقبولیت اور سستی شہرت کے لیے اب Rating کی دوسرے شروع ہوئی ہے۔ میڈیا کے اندر بھی اس پہ Debate ہو رہی ہے۔ اخبار نویس ہوں، اخباری ادارے یا مکان یہ سب معاشرے سے الگ تو نہیں ہیں۔ ایک دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہ جو خطر آپ دیکھ رہے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ کوئی سترہ تھتر اسی کے قریب چھینل ہیں ان کو بچنا تو نہیں ہے۔ ان میں سے چند باقی رہیں گے۔ اس کا بڑا Cut throat competition ہو گا ہے۔ اس میں سے بہت سے مارے جائیں گے۔ میڈیا کے لوگ مفتی چھکانڈے استعمال کرتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے کہ ہمارا ہمارے جو اوپر کے دو تین چھینل ہیں وہ بھی اس میں مبتلا ہو گئے ہیں اور بعض بہت افسوسناک چیزیں سامنے آ رہی ہیں۔ نہ صرف جس حوالے سے آپ نے کہا بلکہ سیاسی مباحث میں بھی بڑا ستاپن آ

گیا ہے۔ لیکن میڈیا میں میں آپ سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کا بڑا شدید Reaction ہے اور اخبار نویسوں نے اس پر احتجاج کرنا شروع کر دیا ہے۔ لیکن آپ کا احتجاج انتہائی زیادہ بہت منور ہوگا۔

سریہ سوال چونکہ پندرہویں بجیوں سے آیا ہے۔ آپ پہلے کئی مرتبہ اس کا جواب دے چکے ہیں مگر بہت سی خواتین پڑوسے کے بارے میں یہ جاننا چاہتی ہیں کہ چہرہ و حلقہ ضروری ہے یا نہیں؟

ج نہیں اگر مختصر جواب ہے تو نہیں۔ چہرے کا پڑوسے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ یہ پہچان ہے شناخت ہے اور اس کا Expression ان چیزوں سے ہے جو لباس کے Externals کو ظاہر کرتی ہیں۔ چہرہ و حلقہ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ بہتر ہے Let say کہ جی جب آپ مسائل پر گفتگو کرتے ہیں اور شرٹ پر گفتگو کرتے ہیں تو ہمیں ایسا لگتا ہے کہ We make a lot of mistakes by adding a little to it. جیسے ایک مولوی صاحب سے میں نے پوچھا اب سلوٹو میں ایسا کوئی واقعہ یا روایت ملتی ہے کہ نماز کے دوران سر پہ لوہی لٹا نہ دہی ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں مگر رکھیں تو بہتر ہے۔ تو میں نے پوچھا رکھیں تو بہتر کیوں ہے؟ کون ہے جو حضورؐ کی بہتری سے غافلہ نہیں اٹھاتا؟ تو بہتری کس طرح ہے۔ دراصل ہمارے پاس کوئی ایسی Sanctions موجود نہیں ہوتی مگر فرض کرو میرے باپ نے رکھی، میرے دادا نے رکھی میرے چچا نے رکھی میرے مرشد نے رکھی تو میں اپنی روایت پرستی کو مذہب میں ایک دلیل کے طور پر داخل کر لیتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ شرع کے معاملے میں بندے کو بے لوث رہنا چاہیے۔ اور اس میں کسی قسم کی ایسی چیز کو شامل نہیں کرنا چاہیے۔ فرض کرو کیجئے اگر مجھے سات نمازیں پڑھنے کا حق حاصل ہے یا نو نمازیں پڑھنے کا حق حاصل ہے تو میرا نہیں خیال کہ اب میں لوگوں کو یہ جانے کے بتاؤں کہ عشاء بعد ستر رکعتوں میں ہوتی ہے۔ نمازوں میں جب آپ نوافل چھوڑ سکتے ہو تو بتاتے ہوئے ستر نہیں کہہتی چاہیں۔ نماز میں جتنی رکعتیں پڑھنا لازمی ہے اتنی ہی بتاتی چاہیں۔ لوگوں پر آسانی کرنا علماء کا فرض ہے۔ اگر علماء ہی انہیں اتنی کثرت سے تاکید کریں گے اور ان سے کچھ Extraordinary

فرمائیں کریں گے تو پھر لوگ بھاگ جاتے ہیں۔ حضور گرامی مرتبت ﷺ نے بڑی وضاحت سے ان اصحاب کو ڈانٹا ہے۔ جیسے حضرت معاذ بن جبل کو اس بات پر ڈانٹا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ لوگ اللہ کے دین سے نکل جائیں۔ تم اتنی لمبی قرات کیوں کر رہے ہو۔ تمہیں نہیں پتا کہ نماز میں چھوٹے بچے اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک بار حضور ﷺ نے فرمایا کہ مذہب کا بھی تو کوئی وقت ہوتا ہے۔ تم ہر وقت مذہب کی بات نہ کیا کرو اور لوگوں کو پریشان نہ کیا کرو۔ جب لوگوں کو تیار پاؤ خدا کی بات سننے کے لیے پھر خدا کی بات کیا کرو۔ تو I think prophet (PBUH) knew the psychology جیسے کسی کام کسی فریضے کی اہمیت اور اس کے انداز کی اہمیت ہمیں پتا ہوتی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ شاید دنیا میں سب سے بہتر یہ جانتے تھے کہ تبلیغ کا بہترین وقت کیا ہے؟ کہا کب ہے، کیسے کہنا ہے، کس کو کہنا ہے، کتنا اس میں تاہم لینا ہے، کس کو کتنی رخصت دینی ہے۔ اور یہی بات جب یہ Technology of prophet (PBUH) ختم ہو گئی۔ اللہ کے رسول ﷺ جیسی بات تو اور لوگوں میں نہیں تھی۔ اس لیے ان اوقات ہمیں مذہب کی کچھ جو خصوصیات بندھیں ہیں اگرچہ اسلامی نہیں ہیں پھر بھی ہمیں ان کا احساس رہتا ہے۔

سریہ Online سوال آیا ہے Life has begun with

water. Whereas we also consume water in our daily routine life. What is the difference between both of them?

جواب اللہ نے دے کر دیا "وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ"

{الانبیاء: 30} تو اس سے مراد یہ اور نہیں ہے۔ شرم میں چونکہ زمین پر اتنی تھیں تھیں کہ اس کا Crust کسی زندگی کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس پر سے ہوئے سمندر ہمارے زندگی کی کیا حیثیت ہو سکتی تھی۔ جہاں پانچ جزائر سے چند روزہ راستہ کی گریڈ کی آگ بس رہی ہو۔ ظاہر ہے کہ پھر اللہ نے بادل تخلیق کئے اور وہ سارے سال ہمارے رہے۔ پھر زمین کا کرسٹ ٹھنڈا ہوا۔ ظاہر ہے کہ

ٹھنڈا ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں کچھ پیدا ہوا ہوگا۔ پھر سوکھا ہوگا۔ پھر اس کر سٹ کے اندر وہ گا!
 پھر اس گاؤ میں وہ سیاحی پیدا ہوئی جسے آپ گمراہ، غلط اور میلہ کچڑ کہتے ہیں۔ جواب بھی کبھی
 کھٹکتا ہے ہوئے شیشے کی طرح اس پر تھہر جاتی ہے اور اس شیشے کی طرح کی Protection
 کے بارے میں قرآن کہتا ہے "صَلِّصَالٍ كَالْفَخَّارِ" (الرحمن: 14) اس
 Protection کے نیچے زندگی کا پہلا حشر و شتر تخلیق ہوا۔ اس چیز کا تعلق پینے کے پانی سے نہیں
 ہے۔ That is quite different thing اور اللہ تعالیٰ نے اس کی مثال بڑی
 وضاحت سے دی ہے اور "صَلِّصَالٍ كَالْفَخَّارِ" سے زندگی کا وہ گیس واحد تخلیق ہوا جس کو
 پروردگار اپنے زبان کریم میں ارشاد فرماتے ہیں "هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّعْوِ
 لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا" (الدھر: 01) وہ کتنی صدیاں پھر زمین پر اسی طرح کا قابل بیان رہا
 اور اس میں کوئی خصوصیت نہ تھی۔ تا آنکہ اللہ نے پایا کر اس سے میں نفیس واحد سے نفیس مخلوق کو
 "إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ" (الدھر: 02) پھر اس نطفے کو مخلوق بنا دیا گیا۔ ابھی بھی
 وہ منزل نہ آئی تھی کہ انسان کو انسان کہہ سکتے اور جانور کو جانور کہہ سکتے۔ کوئی Bifurcation
 اور کوئی Differentiation نہیں تھی۔ پھر "ثُمَّ لِيَضَعُوا نَسَبًا بَصِيرًا
 " (الدھر: 02) کہ ہم نے پایا کر اس مخلوق کو آگے بڑھائیں پھر ہم نے سماعت دی بسمارت
 دی، جب انسان پورا ہوا مکمل ہوا آدم بنا تو اس نے کہا! ہم نے اس کو ایک کام سونپا، ایک کام تمام
 زندگی میں آپ نے صرف اللہ کا ایک کام کرنا ہے "إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِنشَاءً كَرِيمًا وَإِنَّا
 مُكْذِرُونَ" (الدھر: 03) تمام عقل و معرفت کا ایک جواب دینا ہے اللہ نے..... "ما نسئہ ہوا اپنے
 رب کو کہ نہیں؟"۔

ڈاکٹر جلیل صاحب پروفیسر صاحب نے تفصیلی جواب دے دیا اس کا مگر یہ سوال میری
 نظر سے گزرا تھا اس لیے کاغذ میں نے واپس مانگا۔ یہ صاحب شاید پوچھنا چاہ رہے تھے کہ وہ بیوی
 وازر تھا یا H₂O تھا؟ میرا خیال ہے کہ پروفیسر صاحب نے کہا کہ وہ Plane وازر نہیں تھا۔ اس کا
 مطلب یہ ہے کہ اس میں Potential for life تھا۔ اس میں کچھ ایسے ingredients

تھے جو لائف کے بننے میں نہ وری تھے کیونکہ وائر میں صرف ہائیڈروجن اور آکسیجن ہوتی ہے مگر ہمارے اندر کاربن ہے فاسفٹس میں بہت کچھ ہے۔ تو اس پانی میں بہت سے ایسے کیمیکلز تھے ایسے Potentials تھے جن سے لائف بنی۔ لیکن یہ جواب دینا کہ وہ بیوی وائر تھا یا وائر تھا میرے خیال میں It's purely scientific question اس کا جواب ابھی میرے علم کے مطابق کسی کے پاس نہیں ہے۔ ویسے It's unlikely to be heavy water کیونکہ جو وائر ہم Carry کرتے ہیں وہ H_2O ہے۔ اور ابھی تک جو Evidence لائف کا مل رہا ہے جس وائر میں ingredients تھے وہ یہی وائر تھا۔

س امریکہ سے ایک صاحب کہتے ہیں کہ آپ نے اپنے پیچھے میں سائنس کو بڑا کمتر کر کے دکھایا ہے کہ After criticizing science a lot please suggest the education system for the Muslims of today's world?

ج: دیکھو جی پہلے تو آپ نے ہی سوال غلط کر دیا۔ آپ نے کہا امریکہ سے سوال آیا ہے اور بڑا چمکا ہے۔ (زیر لب تبسم کے ساتھ) گویا پاکستان کے سوال ہی آپ کو اچھے نہیں آتے۔ میرا خیال یہ ہے کہ میں نے سائنس کے مقام میں کسی قسم کی کمی نہیں کی بلکہ سائنس کو اس کے Proper مقام پر رکھنے کی کوشش کی ہے۔ سائنس کو یہ دعویٰ نہیں دیا جاسکتا کہ وہ خلاق ہے۔ سائنس کو یہ فائدہ نہیں دیا جاسکتا کہ وہ لائف کی Direction دیتی ہے۔ سائنس کو یہ اختیار نہیں دیا جاسکتا کہ وہ انسانوں کے مستقبل کے مقدمات کو طے کرے کیونکہ سائنس کا مستقبل سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ سائنس اپنے ہائی پائیمیر میں آپ کو ایک جھٹک دکھا سکتی ہے مستقبل کی مگر مستقبل کا Decision نہیں دے سکتی۔ ایک لائٹ ٹرم پلاننگ میں سائنٹیفک Skills کے ساتھ دماغ کے اور بھی بہت سارے اجزاء کام کرتے ہیں تب ہم شاید Five years or ten years کا پلان بناتے ہیں۔ مگر وری نہیں کہ ویسا ہو۔ کسی سائنس کے پاس اس قسم کی کوئی صداقت نہیں کہ وہ انسان کے مستقبل کا تعین کر سکے۔ میں جو یہ کہہ رہا ہوں کہ جب اس قسم کی کوئی

اہلیت اس کے پاس نہ ہو تو ایاز بقدر خود بے شناس۔ سائنس کو پائے کا اپنی قدر خود پہنچنے۔ ایسے دعوے نہ کرے کہ جس کی وجہ سے وہ ایک اعصابی تناؤ بن جائے کیونکہ پوری نسل انسانی کی سب سے زیادہ بربادی سائنٹیفک آثار کے آگے نہ ہٹنے سے ہو رہی ہے۔ جہاں وہ اپنے مستقبل، اپنی تمام تر زندگی، اپنی بقاء کے فیصلے کا انحصار سائنس پہ چھوڑ رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ Sciences should stay as the maximum advantage of learning. We should learn, we should try to know. حکمت الہیہ کے ایک گوشے کو بھی اگر بے شکاب کر سکیں تو اللہ نہ وہ ہماری مدد کرے گا۔ کیونکہ اس کو علم سے تحقیق سے محبت ہے اور وہ لوگ جو علم و تحقیق کی راہوں کا سفر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے رہتے صاحبان کی عزتیں بلند کرتا ہے۔ خداوند کریم نے کہا کہ "الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَذْكُرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ" {آل عمران: 191} جو زمین و آسمان کی تخلیقات پہ غور کرتے ہیں۔ پابجا نکار کریں پابجا اللہ کا اقرار کریں یقیناً ان لوگوں سے بہتر ہیں جو اللہ حاضر خدا کی آیات پہ گرتے ہیں۔

ڈاکٹر عظیم صاحب: میں ایک چھوٹی سی بات Add تو نہیں لیکن Include کرنا چاہوں گا کہ جیسے سوال آیا جس صاحب نے امریکہ سے سوال کیا مجھے پورا یقین ہے کہ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ Scientific method کیا ہے اور سائنسز کیا ہیں۔ تو ان لوگوں کے لیے جو Curious ہیں باتیں پوچھتے رہتے ہیں وہ نوٹ کر لیں کہ Scientific method یہ ہے کہ Observation, experimentation and confirmation جو باقی سائنسز میں بغیر کسی بے گیمسٹی ہے۔ یہ سائنسز وہ ہیں جو اس Scientific method سے ہم نے Information اور knowledge حاصل کیا ہے۔ اس کو کمزور یا برقرار روک دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ ایک طریقہ حصولِ علم ہے۔ اس کے بعد جو نتائج مرتب ہوتے ہیں وہ سائنسز ہیں۔ یہ وہ فیصلہ صاحب جب سائنسز کا ذکر کرتے ہیں تو یہی

کہتے ہیں کہ یہ ان باتوں کو کفرم کرتی ہیں جو قرآن نے بیان کیں۔ بلکہ کفرم بھی نہیں۔ یہ کہنا چاہیے اتفاق کر لیتی ہیں کہ اللہ نے سچ ہی کہا۔ اس سے نہ سائنس نیچے ہوتی ہے نہ اوپر ہوتی ہے جیسے استاد نے کہا کہ سائنس کو اس کے مقام پہ رکھا۔ It's a method of gaining information and that information when reaches its peak or climax or perfection it matches with Quran.

کرمل رانجھا صاحب بسم اللہ الرحمن الرحیم توفیق صاحب نے آج بھر پور انگریزی میں اور جب تمام کی زبانوں کے سائے ڈالنے لگے ہیں تو مائیک ہمارے حوالے کیا۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: آؤٹ ہو گئے ہیں یا ویسے ریٹائر ہو گئے ہیں۔

کرمل رانجھا صاحب سائنس کے بارے میں یہ ہے کہ سائنس مسلمانوں کے لیے کوئی اجنبی چیز نہیں ہے اس کو براہ کلمے دل سے اور کہیں جانی ٹکدہ فی ہے اس کو امتیاز کرنا پڑا کہ

Discoveries, scientific and experimental method was widely cultivated in whole of the Arab world especially in Cordova and Muslim Spain. Cordova was a great seat of learning in the whole Europe in Muslim times and the author of "making of history" also accepts that it was not only science but social cultural and political percepts of European life were widely effected by Islam and the Muslim culture

س: سہ ایک آیت کی تشریح کے حوالے سے ایک سوال آیا ہے "إِنَّ السَّابِقِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَى وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ" سامعین کے لیے ترجمہ بھی

کرویتا ہوں کہ وہ لوگ جو ایمان لائے یا یہودی ہیں یا نصرانی ہیں یا ستارہ پرست ان میں سے جو اللہ پر ایمان لائے یوم آخرت پر ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس محفوظ ہے اور اس دن ان کو نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ کوئی غم ہو گا۔ اب قرآن چونکہ مطلق ہے اور ہم Local نہیں سمجھتے تو میں استاد سے اس آیت کے بارے میں پنے خیالات کے اظہار کے لیے درخواست کروں گا۔

ج: خواتین و حضرات! یہ سوال لوگ بہت مہرہ کر چکے ہیں اور یہ آیت بڑی واضح ہے کہا "إِنَّ الْإِنْسَانَ آمْنُؤًا وَالْفَنِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَى وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَيْسَ أَخْرُجُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ" (البقرہ: 62) ایمان لائے تو ایک تو مجھے نہیں پتا کہ لوگ اس بات پہ کیوں اتنا شہرہ کرتے ہیں کیونکہ آیت کا Context بڑا واضح ہے کہ وہ لوگ جو اسلام سے پہلے ایمان لائے۔ جن میں یہودی بھی ہیں نصاریٰ بھی ہیں صابئیں بھی ہیں۔ اور Particularly جو آخری لفظ ہے، جو صابی کا لفظ ہے وہ اسلام کے بعد بھی استعمال ہی نہیں ہوا۔ صابئین کا لفظ جو ہے یہ ان لوگوں کے لیے استعمال ہوتا رہا۔ Those who change the religion صابی اس کو کہتے ہیں جو مذہب بدلتے ہوئے گزرتے ہیں۔ یہودیوں میں بھی اور دوسرے مذاہب میں بھی۔ اگر فرض کرو ہمیں ذرا سا بھی یہ خیال ہو کہ شاید اس کا اطلاق ان یہودیوں مان عیسائیوں اور ان اسرائیلیوں پہ ہوتا ہے جو اسلام کے بعد بھی ایمان لائے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کونسا ایمان لائے؟ کیا وہ یہودی اور وہ عیسائی جو اپنے مذاہب پر ایمان رکھتے تھے، اللہ پر ایمان رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ پہ بھی ایمان لائے تو پھر وہ غیر مسلم کیسے قرار پائیں گے؟ یا یہودی کیسے قرار پائیں گے؟ عیسائی کیسے ٹھہریں گے؟ وہ تو پھر مسلمان ہی ٹھہریں گے۔ اور اگر فرض کیجئے کہ اس آیت کا یہ مطلب نکالا جائے کہ زمانہ اسلام کے بعد بھی ایسے لوگوں کو اللہ بخشے گا تو یہ قرآن کے اپنے الفاظ کے خلاف ہو جاتا ہے۔ یہ یاد رکھئے کہ قرآن کی ایک آیت دوسری آیت کو Explain کرتی ہے اور حجت فیصلہ بن جاتی ہے۔ مثال

کے طور پر جب اللہ نے کہا "إِنَّ اللَّيْنَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ" (۱۹: عمران) کہ اللہ کے نزدیک اب صرف ایک دین ہے وہ اسلام ہے۔ جب یہ بات کہی تو یہودیوں و نصاریٰ تمام کے تمام مذاہب اس سے نکل گئے۔ اگر پھر بھی کوئی شہرہ چائے کسی مسلمان کو کہ پھر بھی اللہ کسی یہودی اور عیسائی کو ایسے ہی نہ جہا قبول کر لیتا ہے تو پھر اس کو وہ آیت پراختی چاہیے "وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ" (۸۵: آل عمران) اب اگر تم اسلام کے سوا کسی راستے پہ چل کے آئے تو میں قبول نہیں کروں گا۔ تو اب بتائیں ان واضح احکامات کے باوجود کون ایسا جرات مند ہے جو اللہ پہ یہ جرات کرے اور کہے کہ باوجود غیر مسلم ہونے کے یہودی و نصرائی بھی عقیدہ واحدیت پہ بٹختے جائیں گے I don't understand جب کہ مناسبت کی آیت زیادہ تیز ہے Acceptance سے "وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا" کہ اگر اب اسلام کے سوا کسی اور سے پہ چل کر کوئی آیا تو میں قبول ہی نہیں کروں گا "فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ" اس کے بعد کوئی ایسی دلیل پیدا ہوتی ہے کہ ہم اسے موقع دیں۔

س ایک ضمنی سوال ہے کہ اہل کتاب سے شادی پھر کیسے ممکن ہے؟

ج اہل کتاب اگر شرک کی حد وہ میں نہ ہوں تو خدا نے واحد کی تعلیم کی وجہ سے ان کو یہ Advantage دیا جاتا ہے۔ اگر ایک رومن کیتھولک جو ہے صرف اللہ اور اپنے رسول پہ اعتبار کرتا ہے تو خود خدا سے وقت دیتا ہے۔ آپ کو بڑی واضح سی ایک حقیقت بتاؤں کہ خدا نے واحد پہ یقین کرنے والے کسی مرد اور عورت کا تو آپس میں گزر رہا ہو سکتا ہے مگر جو خدا نے واحد پہ یقین نہیں کرتا وہ خواہ مسلمان نہ ہوں میں بھی نہیں کہے آئے تو اس کا اشتراک کسی مسلمان سے نہیں ہوتا Particularly آپ کا رومن کیتھولک سے بھی ممکن نہیں ہو گا کیونکہ وہ مثلیہ پہ یقین رکھتے ہیں۔ تو شرک چونکہ اللہ کسی قیمت پہ برداشت نہیں کرتا۔ نکاح کے معاملے میں اس نے شرک کی خاص طور پہ ممانعت کی ہے "وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُوْمِنُوا وَلَآئِمَّةٌ مُّؤْمِنَةٌ حَسْبُكَ" (البقرہ: ۲۲۱) کہ ایک نکاح مسلمان عورت بھی ایک آزاد مشرک سے بہتر ہے۔ اگر تم نے نکاح کرنا ہے پھر عورتوں کو حکم دیا کہ کسی بھی صورت میں شرک

مرد سے شادی نہ کرنا" وَلَا تُنكِحُوا الْفُسْرِيَّ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَعَنَ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْبَدَكُمْ (البقرہ: 221) کہ ایک تلام مسلمان مرد بھی ایک آزاد شرک سے بہتر ہے اگر تم جانو تو اس لئے جہاں تک شرک نہیں ہے اور اگر خدا نے واحد کی پرستش والے کوئی مذہب ہیں تو ان کی حد تک خداوند کریم ایک سوشل ویلو کی Allowance دے دیتا ہے۔ But not up to a woman particularly یہی بعد کی ایک حدیث نے بتایا کہ ایک مسلمان عورت کو شادی کی اجازت نہیں ہے۔ مردوں کو بھی اجازت نہیں ہے البتہ مخصوص حالات میں When they are out there in a social set up they can bother to merry,

س: اسی سے Complementary سوال آیا ہے کہ جو شادی کی خاطر مذہب تبدیل کرتے ہیں کہ یہ بدیلی کس قدر قابل اعتبار ہے؟

ج: بڑی صاف سی بات ہے ایک صحابی مدینہ کو ہجرت کر رہے تھے۔ انہوں نے ایک خاتون کی خاطر یہ کام کیا تھا۔ لوگ جانتے تھے کہ ان کی یہ ہجرت اللہ کے لئے نہیں ہے رسول اللہ ﷺ کے لئے نہیں ہے۔ انہوں نے ایک خاتون کی خاطر ہجرت کی تھی۔ ان کو کہتے ہی سارے کے سارے مہاجریم قہقہے لگاتے تھے۔ کوئی بھی انہیں مہاجر اللہ نہیں کہتا تھا، کوئی انہیں خدا کا مہاجر نہیں کہتا تھا۔ ان کا کام ہی یہ رکھا ہوا تھا مہاجریم قہقہے۔ تو ظاہر ہے اگر فرض کرو کوئی شخص جو ہے کسی بیرونی عورت سے اسلام قبول کر چکی ہے تو سب نے یہی کہیں گے کہ یہ اسلام اس خاتون کا بہانہ نہیں ہے۔ تو ایسی بہت ساری ہمارے پاس مثالیں موجود ہیں۔ For example in the west particularly یہ تھا ضامن گیا کہ ویسٹ کے لوگوں کو چونکہ مذہب سے اتنا انس ہی نہیں ہے، اتنا واسطہ اور تعلق ہی نہیں ہے تو وہ بڑی Easily, out of an excitement ویسٹ کی جو لڑکیاں شادی کے لئے اصرار آتی ہیں وہ وہ چاروں کے لئے مذہب چیلنج کر لیتی ہیں۔ کیونکہ یہاں بہت ہنگامے ہوتے ہیں۔ بڑا جشن ہوتا ہے۔ بڑی Strange قسم کی رسومات ہوتی ہیں۔ تو دراصل وہ شادی کے لئے نہیں آتی ہیں۔ وہ

Ceremonial dresses ہوتے ہیں انہیں دیکھ کے بڑی خوش ہوتی ہیں۔ پائیلیس چونکا رہی ہوتی ہیں۔ جب مہینہ ایک گزر جاتا ہے اور ہمارے لڑکے یہ سمجھتے ہیں کہ ماشاء اللہ بڑی نے بڑی محبت سے سلوک کیا۔ اگرچہ انگریز تھی یا امریکن تھی یا فلاں تھی۔ تو یہاں تو بڑے مزے سے رہی ہے۔ وہ جب واپس چلی جاتی ہے تو کچھ عرصے کے بعد اس کی طرف سے مردوں کو طلاق پہنچ جاتی ہے۔ پھر وہ لوگ بچا رہے۔ بڑے غلے آکے میرے پاس آتے ہیں سر یہ کیا ہوا؟ میں کہتا ہوں یا راس کی Excitement ختم ہو گئی، شو ختم ہو گیا اور کیا ہوا تھا۔

کر نل رانجھا صاحب: یعنی صورت حال یہ کون سی تھی کہ

وہ شہید لہلہی مجدد تھا

وہ ذبیحہ سبع حماما رہے

س: سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر فرمایا ہے کہ جسے میں چاہتا ہوں بیٹے عطا کرتا ہوں اور جسے چاہتا ہوں بیٹیاں دیتا ہوں۔ جبکہ میٹ ٹیوب بے بی کے ذریعے بے بی کا Sex choose کرنے کی چوائس موجود ہے۔ وضاحت فرمائیں؟

ج: میرا خیال ہے کہ یہ کوئی اچھی عجیب و غریب بات نہیں کیونکہ آپ کو سب سے بالا قرآن کی ایک آیت رکھنی چاہیے کہ "يُولَدُ الْمَحْكُمَةُ مِنْ نِشَاءٍ وَمَنْ يُولَدُ الْمَحْكُمَةُ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا" (البقرہ: 269) کہ اگر ہم نے کسی انسان کو حکمت عطا کی ہے تو نیچے کثرت عطا کی ہے۔ اگر اللہ نے میڈیکل سائنس کو یا اس قسم کی کسی بھی سائنس کو بلکہ میڈیکل سائنس واحد ایسی سائنس ہے جو اللہ کے فضل سے ازل سے لے کر آج تک شاید قرآن کی حمایت میں اپنا سفر جاری رکھے گی۔ تو اگر میڈیکل سائنس کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی عطا کیا ہے، آپریشن وصف دے دیے ہیں تو میرا نہیں خیال کہ ہمیں اس سائنس سے بچاوی کو ملے گا یا نہیں اور

Sometimes it may not be a hundred percent solution of a family or a problem but if they can help a family to choose the sex of a baby.

آ سکتا کہ وہ نہیں دیتا۔ چاہے بیٹا وے یا بیٹی دی ڈاکٹر نے بہر حال پلے سے ڈال کے نہیں دیتا۔ وہ "x" گرہ موسم ہوں یا "y" گرہ موسم ہوں، ہوتے انہی کے جن کی اولاد ہوگی۔ فرض کرو میں اس کو اس لحاظ سے آپ سے کہوں کہ ایک مریض ڈاکٹر کے پاس چلا جاتا ہے اس کے ہاں بیٹا ہو جاتا ہے۔ ایک ڈاکٹر کے پاس نہیں جاتا اس کے ہاں بیٹا نہیں ہوتا۔ تو آپ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ اللہ کو منظور ہو بیٹا دیتا تو اسے ڈاکٹر کے پاس پہنچا دے گا۔ اگر منظور نہ ہوا تو نہیں پہنچ سکے گا۔ ہوتی پھر بھی اللہ ہی کی مرضی ہے "ڈاکٹر صاحب پاسوں ڈاکٹر ہوندے۔" (حافظ ورہر لحاظ سے حاوی ہوتا ہے۔)

س۔ سریہ پولیس فیڈرمنٹ کی طرف سے سوال آیا ہے کہ پولیس سے خطاب کے دوران آپ نے فرمایا ہے کہ حرام کھانے سے "ولا کو مختلف قسم کی بیماریاں لگتی ہیں۔ سوال یہ ہے رشوت میں کھاؤں سر" "ولا کو کیوں؟

ج۔ اس لیے کہ اولاد تو ابھی مبالغہ اور سوچنے کے قابل نہیں ہوتی۔ دیکھ تو آپ کو ہی ہوتا ہے ہاں۔ تو یہ اصول جب ولادت ہوتی ہے تو تین قسموں تک اللہ تعالیٰ نے عذاب و ثواب رکھے ہیں۔ اگر آپ قرآن پڑھیں تو پتا لگے گا کہ حضرت موسیٰ ایک شہر میں پہنچے جہاں ایک مکان کی دیوار گری ہوئی تھی۔ لوگوں نے بڑی زیادتی کی اور حضرت موسیٰ کو کھانا تو درگزر دینے کو پانی تک نہ دیا۔ پھر حضرت خضرؑ نے جب وہ دیوار بلند کی تو موسیٰ چڑ گئے کہ ایسے مامہاں شہر میں جہاں اتنے غیر مقتول لوگ بستے ہوں کہ مہمان کو گلاس پانی تک نہیں دیتے۔ آپ ان کی دیوار سیدھی کر رہے ہیں۔ تو کہا! پان کے لیے نہیں ہے۔ یہ جو چھوٹے چھوٹے قیمتی ہیں ان کا باپ ایک نیک شخص تھا۔ وہ مرنے سے پہلے کچھ سرمایہ اس دیوار کی تہ میں رکھ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ان کے باپ کی خاطر منظور ہے کہ اس نیک آدمی کا املا اس کے بچوں کو پہنچے۔ اس لیے ہم نے اللہ کے حکم سے دیوار دوبارہ مرتب کر دی۔ اب یہ اس وقت گرے گی جب یہ بچے جوان ہو جائیں گے۔ تو اگر ایک مہربان اور نیک باپ کا املا اس کی اولاد کو پہنچ سکتی ہے تو کچھ نہ کچھ برائی بھی پہنچی چاہیے۔ یا خیال ہے؟ کچھ نہ کچھ سزا بھی تو پہنچی چاہیے۔ مگر اصول بچوں کو اس طرح نہیں پہنچتی۔ میں جس اذیت کا

تذکرہ کر رہا ہوں یہ ان (والدین) کی اپنی ہے۔ وہ بچہ اگر بلوغت تک پہنچ کر ان کی گستاخی کر جائے تو وہ صدمہ اس سے کئی گنا بڑا ہوگا جتنا شاید بچپن میں کسی کا نوٹ ہو جانا۔ اس لیے One must stay careful I must say یہاں بھی میں پولیس والوں سے ہمدردی رکھتا ہوں بلکہ بڑی سخت ہمدردی رکھتا ہوں۔ کیونکہ ان کے اسباب محدود ہیں اور ان کے اختراجات لامحدود ہیں۔ حکومتوں کی جو نگہداشت ہے بڑی ہی کمزور اور بڑی نا اہلخانہ سی ہے۔ تو میرا خیال یہ ہے کہ انہیں بھی احتیاط کرنی چاہیے کہ نہ ورت کیا ہے اور قیث کیا ہے۔

کرئل راجھا صاحب واقعی پولیس کا بہت خیال رکھتا چاہیے۔ آج انہوں نے ڈیوٹی بھی بڑے احسن طریقے سے انجام دی اور ایسے بھی خیال نہیں رکھیں گے تو

پولیس کو الہی ہے ہر چیز ہر آمد

اس سے بھی کہ جس نے وہ جیو الہی نہیں ہوتی

س۔ سر ایک سوال آیا ہے کہ وہی اسلام جب بھی انجرا مجاہدین کی کوششوں سے ابھرا۔ ایسا کیوں نہ ہوا کہ فلسفی انقلاب لا کر حکومت بنا تے یا صوفی انقلاب کا امام بن کر حکومت بنا لیتے؟
ج۔ آپ کو میں نے وضاحت سے بتایا کہ Philosophers naturally

were not thinking the way of Islam میں ہر اس بات کا جواب دے رہا ہوں تھا جو شاید فلسفی اذہنوں پر ہے۔ مگر میں نے بہت پہلے عرض کیا تھا کہ سب سے بڑی خامی فلسفے میں یہ ہے کہ وہ ایسے سوال اٹھاتے ہیں کہ جن کا جواب دینے کی زبان کے پاس اہلیت ہوتی ہے نہ دینا ہوتا ہے۔ اور جب ایسی صورتحال ہو تو فضا کے بیسیک میں مامک ٹوئیں کے سوا وہ کچھ نہیں کر پاتے۔ میرا ذاتی خیال ہے انسان کو اپنے ذہن پاک یا بند نہ کر لگانی چاہیے کہ وہ ایسا سوال نہ کرے جس کو حل کرنے کے لیے اس کے پاس مواد نہ ہو، سوچ نہ ہو، سمجھ نہ ہو۔ اسی لیے بعض

اوقات جب ہمارا علماء سے تھوڑا بہت تبادلا ہوتا ہے تو That's one of the reason کہ جس کے پاس صرف ماحظہ پڑھانے کی صلاحیت ہو وہ قرآن کے مفہام نہ سکھائے۔ اور جسے مفہام پڑھانے کی عادت ہو اگر اس کا واسطہ ایک بصیرت افروز اور اعلیٰ پائے

کے تحقیقی مطالعے سے نہیں پڑا اس کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی بات کو حتمی قرار دے۔ لبر دلبر
موت ورموت ہم بہ ہم یہ معافی کائنات سے کہیں بالا ہیں۔ اور خداوند کریم کے حضور ان کی اجازت
ملتی ہے۔ ان کا ارتقاء ملتا ہے۔ طلب علم کے اس سفر میں اسی سے واسطہ اور قطعی ہوتا ہے۔ تو
خالصوں کو بھی اپنی اپنی صف میں اسی تک کرنی چاہیے کہ جتنا علم ہوتا تھا دعویٰ ہو۔

خواتین و حضرات! دوسرا سوال کہ صوفیوں نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ دراصل صوفیوں
نے ہی ایسے کیا ہے۔ یہ لوگ پس منہ کی مومنیت (کی طرح ہوتے ہیں)۔ چونکہ وہ خود با شاہ نہیں
تھے اور لشکروں کے تاجدار نہیں تھے تو اس لیے نظامِ نظر نہیں آتا کہ انہوں نے ایسا کیا ہو۔ مگر جیسے
میں نے اپنے کچھ کے دوران کہا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کی وجہ سے بغداد کا زوال دوسو برس کے
لیے ٹل گیا۔ اس طرح سیدنا جلیل الاسلام محمد احمد بن غزالی کی وجہ سے چار سو سال مسلمانوں کی
حکومت چین میں بڑھ گئی۔ سیدنا علی بن عثمان دھورنی کی آمد کی وجہ سے برصغیر میں
Acceptance of religion کا ایک طوفان آیا جس کی وجہ سے ہم سب یہاں بیٹھے
ہوئے ہیں۔ صوفیاء کی گرفت زمان و مکاں پہ (ہوتی ہے) اور شاید ان کو حکومت میں وہ تلذذ ہی
نہیں محسوس ہوتا ہو مگر بہت الہیہ میں ہوتا ہے۔ مگر ان کے پڑھنے ہوئے ان کے شاگرد ان کے
نظر کردہ دوا عیالیتہ لوگوں نے پڑے پڑے انقلابات کی بنیاد رکھی۔

س "جدا ہو دیں سیاست سے تو وہ جاتی ہے جنگیزی" دین میں
سیاست کو کس طرح Merge کیا جاسکتا ہے؟ کیا مولانا فضل الرحمن دین و سیاست کے حسین
استخراج کا مظہر نہیں ہیں؟

ج میرا خیال ہے کہ مصرع بالکل ٹھیک ہے۔ دین سے سیاست نکل جائے تو
مولانا فضل الرحمن کی چٹکیز بہت رہ جاتی ہے۔

س سر تصوف کے بارے میں سوال ہے کہ کشف فراست، مشاہدہ و حقیقیات میں
کیا فرق ہے؟ کیا نتیجے سے یہ تمام مقامات حاصل ہو سکتے ہیں؟

ج Exactly! مسئلہ یہ ہے کہ وہ بہن کو ایک طرح سے جب ہم ڈسپلن دیتے ہیں کہ

اس کو اپنے تمام معاملات میں خدا کی خوشی یا ناخوشی کا خیال رکھنا ہوتا ہے۔ ہم اسے ایک Limit دیتے ہیں۔ مثلاً "وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ" (البقرہ: 229) کہ اسے لوگوں کی حدود سے تجاوز نہ کرنا۔ اگر ان حدود سے تجاوز کر گئے تو آپ ظالموں میں سے ہوں گے۔ فرض کرو کہ کوئی شخص زیادہ متقی نہیں ہوتا، پرہیزگار نہیں ہوتا بلکہ ساری عمر یہ کوشش کرتا ہے (اور دغا کرتا ہے) کہ اسے پروردگار میں کوشش کر رہا ہوں کہ میں ظالموں میں سے نہ ہوں۔ اور وہ اپنی ذات کو حدود اللہ سے اسے رکھتا ہے۔ تو میں اس کو بھی بہت براؤلی سمجھتا ہوں۔ وہ شخص جو اپنے آپ کو Deliberately سوچ سمجھ کے کوشش کرتا ہے کہ حدود اللہ سے اسے رہے۔ میرے نزدیک وہ بھی اللہ کی ولایت کا حقدار ہے۔ میں اچنی طرف سے یہ نہیں کہہ رہا بلکہ رسول اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ زمانہ آخر میں جب لوگ ہر عام گناہ کریں گے اور غلامت میں پڑیں گے۔ تو ایک شخص جو سرعام بنا دو کیچ رہا ہو گا اس کو اتنا کہے گا کہ اسے بندے اگر اوٹ کر لیتے تو بہتر تھا۔ ختمو ﷺ نے کہا یہ شخص جو اس کو ذرا سے تباہ کے لیے کہے گا۔ یہ اللہ کا ولی ہو گا۔ تو بہت سارے ایسے معاملات ہیں کہ اگر ہم چھوٹی سی ایک نیکی کو نبھا شروع کر دیں اور اس پاپی مستحق نظر نہیں تو یقیناً ہم اللہ کی رعتی کے حقدار ہو سکتے ہیں۔

محبت کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ باوجود اس گرم و سرد کے جو ہمارے اوپر گر رہے۔ When I try to convince Allah When I tell to Allah in spite of all this business, all this absurd relationship of my life, my dealings. And in spite of all this "Hanki Phanki" that I keep on doing with my social setup I still believe in you,

I remember you, I miss you.

گو میں رہا رہیں ستم ہانے روزِ محشر

لیکن تیرے حیاں سے غافل نہیں رہا

اگر میں اللہ کو اتنا ہی کہنے کے قابل ہو جاؤں تو مجھے یقین ہے کہ میں اپنی ذات کو بھی بدل سکتا

ہوں۔ میں اپنے معاشرے کو بھی بدل سکتا ہوں۔

کشف، غم است، مشاہدہ اور حق لٹھیں جو ہیں Refinement کی باتیں ہیں۔ ہمارا بجلی تھقل جو ہے جب Refine ہوتا ہے بہتر ہوتا ہے، اس کو تعلیم ملتی ہے، خیالات ملتے ہیں تو ہم کہتے ہیں یہ پراسا نکھا ہے دانشور ہے۔ تو اس Refinement کو ہم کہتے ہیں کہ یہ "Intellect" ہے۔ انکیلک مزید Refine ہوتی جاتی ہے۔ یوں سمجھئے کہ سکیل کی چادر اور باریک ہوتی باریک ہے۔ یہ اتنی Visibly اتنی ملائم ہو جاتی ہے کہ ٹھنکی ہی ہو جاتی ہے۔ یہ اپنے مسائل بالکل نرمی اور اخلاق سے حل کر رہی ہوتی ہے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ یہ انکیلک اب Intuition میں بدل گئی ہے۔ Concentration of an intellect which gives birth to discovery, delicate inquiry and achievement of that inquiry یہ Intuitional ہے اس میں سائنسدان صوفی مشرق ہیں۔ مگر جب آپ تمام تر خدا کے لیے سوچ رہے ہوں اور خدا کی رو سے ہی عقل حرکت کر رہی ہو اور اسی کی نسبت سے اپنے مسائل حل کر رہی ہو تو یہ Ultimate refinement میں چلی جاتی ہے۔ جس کو ہم الہام کہتے ہیں۔ کشف کہتے ہیں۔ فراست کہتے ہیں۔ مشاہدہ کہ جاتی کہتے ہیں۔ اور یہ Ultimate state of mind ہے جو انیہ کو وحی کی صورت میں نصیب ہوتی ہے اور اولیا کو کشف اور فراست کی صورت میں نصیب ہوتی ہے۔

س سر یہ سوال پہلے بھی آتا رہتا ہے کہ Respected Professor Sb.

your depth and understanding of knowledge demand that you should write a Tafseer-ul- Quran, have a mercy on us and give us online weekly Lecture.

حق مشورے کی اہمیت کا تو مجھے بھی پتہ ہے مگر میرا خیال ہے کہ مجھے بھی اتنا وقت ہی نہیں ملا۔ بس ایک تھوڑا سا وقت اللہ نے دیا تھا تو میں نے ایک کتاب "مقدمۃ القرآن" لکھ دی

تھی۔ اور اگر آپ کی دعا شامل حال رہی، اور ویسے ہی لوگ مجھے آج گل کہہ رہے ہیں کہ دو پار خلافت پیدا کرو۔ اگر دو پار مطلقہ خلیفہ پیدا ہو گئے تو مجھے ماتم مل جائے گا۔ ویسے بھی آپ جہاں ہوں گے کہ بہت سارے لوگ جو ہیں ان کا دعوتی تو یہ ہے کہ ان کی مجھ سے بڑی Attachment ہے مگر باتیں وہ اپنی کرتے ہیں۔

اختتامِ اجلاس کے موقع پر ایک نئے سیشن کی آرزو کے ساتھ آجے ان لوگوں کے لیے دعا کے مغفرت کریں جو اس مڑ سے میں ہم سے جدا ہو گئے۔

تمت بالخیر

مذہب انسانی ارتقاء میں مددگار یا رکاوٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِلٰقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِلٰقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ
سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ شَہَدَاۤءُ رَبِّكَ رَبَّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ
۝ وَسَلٰمٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

خواتین و حضرات! امان اللہ اتنی اچھی باتیں! ابہرے انسان کی پھر اتنی خوش کن باتیں
میری اپنی ذات کے بارے میں ہو چکی ہیں۔ میرا خیال ہے اس کے بعد ویسے ہی اس
sitting کا اختتام ہو جانا چاہیے۔ میں شکر گزار ہوں آپ کا، منجھ صاحب، نجیب صاحب اور
میرے بڑے پیارے دوست شفیق صاحب کا کہ یہ Unscheduled function جو ہے
ہمارے اور آپ کے نصیب میں رہا۔ شاید آنے والے وقتوں کے لیے ایک حسین اور خوبصورت

بنیاد پڑائی ہے۔

خواتین و حضرات! کسی بات کسی۔ کائنات کسی خیال کو درمیان سے نہیں اٹھایا جاسکتا۔
قرآن مدقوں سے پڑھایا جاتا رہا سمجھا جاتا رہا مگر آج کے دنوں میں ایک بدترین افلاس کا مجھے
احساس ہوتا ہے۔ آج اگر آپ یونیورسٹی اور کالجز میں پلے جائیں، کسی بھی ریسرچ سنٹر میں پلے
جائیں اور کوئی موضوع بھی آپ کو دے دیا جائے تو سب سے پہلے اس Topic یا موضوع کا
Background یا اس وقت کو دیکھا جاتا ہے جب Originally کسی خیال نے جنم لیا پھر
اس کو آگے بڑھایا گیا پھر اس کو انجام تک پہنچایا گیا۔ All articles have a
beginning a middle and an end. اتفاق دیکھئے کہ آج کے مسلمان قرآن حکیم
کو صرف اسی جگہ سے پڑھتے ہیں جہاں سے وہ شروع کرتے ہیں۔ آج کوئی Bother نہیں کرتا
کہ قرآن سے پہلے تعلیم کیا تھی؟ قرآن کے مہد میں تعلیم کیا تھی؟ اور آگے بڑھتے ہوئے دور
ماں تک تعلیم کیا تھی؟ سائنسدان اس ڈار کے مارے قرآن نہیں پڑھتا کہ کمسویں صدی کا دانشور
یہ سمجھتا ہے کہ چند سو برس پہلے کی کتاب ہمیں کیا سمیٹے سکتی ہے۔ جانتے نہ جانتے ہوئے وہ
اس ٹوف کا شکار ہے۔ کسی نے بڑی اچھی اور خوبصورت بات کہی کہ سائنسدانوں کے رویے ہمارے
جڑب ہوتے ہیں، وہ ایک چھوٹی سی چیز کی مین میٹ اور بال کی کمال ادھیڑ کے رکھ دیتے ہیں۔ مگر
جب مذہب کی بات آئے، جب Religion کا سوال پیدا ہو تو وہ ماند صاف من اس پر یقین کر لیتے
ہیں۔ اپنے مذہب پر تو وہ ماند صاف من یقین کر لیتے ہیں اور باقی تمام مذاہب کو Absolutely
without any argument without any authority without any
sense of research they just discard them at all۔
آج کے ذہن کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ کسی نے کہا خدا مالا ہے، کسی نے کہا خدا نہیں
مالا۔ Both the sides absolutely ایک ہمت کی شکار ہوتی ہیں۔ نہ اس نے تلاش
کیا ہوتا ہے Acceptanc کو نہ اس نے وصول ہوتا ہے Properly denial۔
خواتین و حضرات! یہ بات اچھی طرح یاد رکھیے گا۔ میں نے نہیں خدا کو گھڑا، میں نے

نہیں اسے بنایا۔ وہ میرے ذہن کی اسج نہیں ہے۔ وہ کوئی میرے خیال کی جدت اور ندرت بھی نہیں۔ وہ تھا، وہ ہے، وہ ہوگا۔ مجھے نہیں پتا۔ But if at all اگر کسی شخص نے اس کے بارے میں جانا ہے اگر ایک چھوٹی سی P.H.D کے لئے MSc کے لیے اٹھارہ سال لگ جاتے ہیں، اکیڈمکس میں ایک زندگی بسر ہو جاتی ہے تو آپ کا خیال یہ ہے کہ

دولتے ہست کہ یا ہی سر راہے گاہے

آپ کا خیال یہ ہے کہ کائنات کھاتے پکاتے Superior, Master, Technician کائنات ہے۔ عالم کا تحقیق کار کا آپ کو ایسے ہی شوق مل جائے گا۔ "هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ" (الحشر: 24) کا آپ کو راہ چلتے ہوئے سراغ مل جائے گا۔ بڑے دنوں کی بات ہے۔ 1970 میں میں Orsland یونیورسٹی گیا۔ تو ان کے Quantum اور Relativity کے جو پیڈ تھے وہ بنے آ گئے۔ ان کو پتہ نہیں کیسے علم ہوا۔ تو مجھے انھوں نے ایک بڑی عجیب سی بات کہی۔ انھوں نے کہا پروفیسر صاحب I have searched God for fourteen years, I did not find Him , how did you find Him. تو میں نے کہا پروفیسر product of mathematical researches. It has to be the top priority of your intellectual curiosity. Proper مقام ہی نہیں دیتے۔ جب آپ اس کی اہمیت اس کے خیال کو اتنا اہم نہیں سمجھیں گے تو یہی نتیجہ نکلے گا۔ آپ کی زندگی تو ہندوؤں کے ادوار سے گزر رہی ہے۔ کوئی مجرم چری آشرم ہے۔ گھر سے آشرم ہے۔ گھر ب آشرم ہے اور جب 75 سال پورے ہو گئے اب موصوف کے رانت نہیں رہے کان نہیں رہے مائے نہیں رہا، تو اب ابی اب رشی مئی آشرم کو بڑھ گئے۔ اس قسم کا جو بھی سوال اٹھتا ہے ہمارے نزدیک اس کی نوعیت بھی وہی ہے جو مسئلہ آئی آپ کو درپیش ہے۔ کہ مذہب انسانی ارتقا میں مددگار ہے یا رکاوٹ۔ Let's try to understand کہ کیا واقعی مذہب نے انسان کو بنیادینی کا شکار کیا ہے؟ کیا واقعی ہی مذہب رکاوٹ ہے؟

خواتین و حضرات! ایک بات سے آپ کو Warn کرنا چاہتا ہوں، ہم نے دیکھا یہ ہوتا ہے کہ اللہ کس چیز کو گارنٹی کرتا ہے۔ کس چیز کو Sanction دیتا ہے اور کس کی نہیں دیتا؟ How is that؟ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابوں سے انکار کر دیا۔ یہ نہیں کہا کہ یہ میری کتابیں نہیں ہیں۔ اس نے زیور اور انجیل کی تردید نہیں کی کہ یہ میرا حکم نہیں ہے مگر کہتا ہے کہ میں Own نہیں کرتا۔ میرا ثبوت ان سے مت وصول ہو۔ یہ میرے لفظ تھے۔ میرا خیال تھے۔ اللہ کہتا ہے جو بھی تھا، میرے پیغمبروں پر ان کا نزول ہوا مگر یہ قسمی سے خدا کہتا ہے میں Own نہیں کر سکتا۔ وہ صرف سادہ سی تھی "فَمِنْ بَعَثْنَاهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ" (البقرہ: 75) کہ تم لوگوں نے کیا ان لوگوں نے جو اراکانِ کتاب تھان میں تحریف کر دی، مومن بدل دیا، خیال بدل دیا اور افکار بدل دیے۔ کیوں بدل دیئے؟ "يَفْضُرُوا بِهِ فُسْأً قَلِيلًا" (البقرہ: 79) قہوڑی قہوڑی چیزوں کے لیے اعتراض و مقاصد کے لیے آیات قرآنی کو کچل دیا۔ پہلے بھی قرآن تھا۔ اب بھی قرآن ہے۔ ان آیات کا Manual نہیں بدلا ہے۔ یہ اس زمین کا Manual ہے۔ خواتین و حضرات! اگر آپ ماڈرن انداز سے سمجھیں تو اللہ کی ساری باتیں بڑی سادہ اور بڑی Explainable ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بھی بے بسی تھی، زمین پر ایک Experiment کرنا تھا۔ اس Experimentation کے لیے سب سے پہلے ایک زمین پیدا کرنی تھی۔ ایک Life belt حقیقی کرنی تھی۔ Life Belt تخلیق کرنے کے لیے اس کو کائنات میں ایک Special Adjustment کرنی پڑی۔ سورج ایک مخصوص فاصلے پر کھڑا کرنا پڑا۔ چاند کو اس سے روشن بنانا پڑا اسے ایک جگہ پر قہر کر دیا گیا۔ ایک سر زمین بنائی۔ اس کی فضا مقرر کی۔ زندگی کے قائل بنایا۔ مگر اس میں تو بہت سارے بندے بھیجے تھے اس نے۔ تو اس نے بڑے شخص سے ارشاد فرمایا کہ وہ دن لگانے میں نے زمین کو جانے میں اور وہ دن لگانے اس میں اسباب ضرورت انسان رکھنے میں۔ اب دیکھیں عجیب و غریب بات ہے آج کے دن میں ایک لیڈ گرسل جو Change ہوتی ہوتی یورنیم میں بدلتی ہے اس کو دو بار پہلے Plan کیا گیا۔ اس سے کہیں پہلے آپ کی اراجح کو Plan کیا گیا۔ بڑا ذخوری تھا خواتین و حضرات! پہلے یہ

اندازہ لگاتا تھا۔ یہ جو میں نیچے زمین بنا رہا ہوں کتنے لوگوں کے لیے بنا رہا ہوں۔ کچیس ارب لوگوں کے لیے May be تمیں ارب لوگوں کے لیے May be ساتھ ارب لوگوں کے لیے It was well understood well planned کہ اتنے لوگ جانے ہیں اتنا رزق رکھنا ہے۔ اتنی کمی رکھنی ہے اتنی بیشی ہے۔ اس میں یہ یہ پیشے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ زمین کھلتی جائے گی۔ بسا آگے بڑھتی جائے گی۔ لوگ بڑھتے جائیں گے۔ امراض بڑھتے جائیں گے۔ Alexander Fleming کو امریکہ والوں نے کہا کہ اگر براہ نہ بناؤ تم اللہ کے بہت بڑے نیک بندے ہو، اللہ نے آپ کو بڑا شرف بخشا ہے۔ جہازوں اور لاکھوں لوگوں کو آپ نے Penciline سے بچایا ہے، ہماری درخواست یہ ہے کہ آپ ہمارے پاس آؤ اور ہم آپ کو Sealed لپہا بڑی دیتے ہیں، اعلیٰ ترین اور آپ کچھ Research یہاں آ کے کرو۔ ٹیسٹنگ نے کہا کہ دیکھو یا اگر میں اس قسم کی لپہا بڑیوں میں کام کرتا تو Penciline کبھی نہیں دریافت ہوتی۔ وہ تو ایک اتفاق تھا کہ میں اپنی پلیٹیں رکھ کر بیٹھا ہوا تھا۔ ایک لڑکا پورٹری ٹورٹ نے ڈبل روٹی اٹھا کے باہر پھینکی۔ اس کا ایک ٹکڑا زنا ہوا کھڑکی کھلی ہوئی تھی میری Culture plate پہ جا گرا۔ میں نے دو دن کے بعد دیکھا تو دو سارے کے سارے پڑتھوڑے مر چکے تھے۔ میں نے سوچا کس چیز نے مارا ہے؟ پتہ لگا کہ ڈبل روٹی کے فنگس نے مارے ہیں۔ اگر تمہاری طرح Sealed ہوئی ماں میری لپہا بڑی جو تم مجھے آخر کر رہے ہو تو Penciline کبھی دریافت نہ ہوتی۔

خواتین و حضرات! جب بھی انسان کو کوئی دیر جنسی پڑی نہ ورت پڑی، زندگی کی گزر مشکل ہو گئی، آسائش حیات کم ہوئی شروع ہو گئی۔ اللہ نے کوئی ناز و ترین ایجاد خاص انسان پہ وارد کی۔ یہاں ایک بات اچھی طرح یاد رکھنے کا کہ مسلمان علیحدہ ہے، انسان علیحدہ ہے۔ محنت کے عوض کرامت بخشی۔ یہ انعام انسان کو بخشا گیا۔ محنت کے عوض انعام میں جنت بخشی، یہ مسلمان کا نصیب ہے۔ مگر جب قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی جتنی کرامات اور اس کے صلے کی بات کی تو فرمایا "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ" (بنی اسرائیل: 70) وہاں تخصیص نہیں کی، جو لوگ محنت

کرتے تھے۔ Obsession میں پڑے رہتے تھے، صبح و شام کے تہ دو میں پڑے رہتے ہیں۔
 نسل انسانی کی فکر میں پڑے رہتے تھے یا اپنی ذاتی محب اور تلاش میں پڑے رہتے تھے۔ اللہ نے
 ان کو بہت سہلہ دیے۔ یہ اتفاق کی بات ہے کہ After 16th century یہ دولت یورپ کو
 چلی گئی اور مسلمانوں نے اپنی میراث کو عقل و حکمت کو کھو دیا۔ حالانکہ اللہ نے قرآن میں ہذا واضح
 طور پر بتایا تھا کہ "يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا
 كَثِيرًا" (البقرہ: 269) کہ جیسے چاہتا ہوں حکمت دیتا ہوں اور جیسے میں نے حکمت دے دی
 اسے خیر کثیر عطا کر دی۔ مگر مسلمان Lesser Knowledgeability میں پڑ گئے۔ اس
 کے خیالات قرآن کی طرف سے ہٹ کر کچھ دیگر معاملات کو چلے گئے۔ گروہی اور Sectional
 باتوں میں چلے گئے۔ ایسی معمولی و جو بات کی طرف کہ Quranic standers کی ہوا صل
 بنیاتھی اس سے نافل ہو گئے۔ نہ ان کو قرآن کے پیچھے کا علم رہا نہ اب آگے
 Adjust ہو رہا ہے۔ اب آپ کے لیے یہ کتاب معرفت و عقل و حکمت محض ایک
 Reference to God ہو کے رہ گئی ہے۔

خواتین و حضرات! ابھی آپ نے علماء کی دسترس کا اندازہ لگایا ہے۔ ایک وقت تھا۔
 جب حضرت سیدنا کا دربار قائم تھا اور ملکہ سبا کے تحت کی بات آئی۔ ایک جن نے کہا "عَفْرِئْتُ
 مِّنَ الْجِنِّ" (النمل: 39) کہ اے سادہ اگر تو چاہیے تو میں ان اٹھلے پتخت آپ کے دربار میں
 پہنچا سکتا ہوں۔ تو قرآن آگے لکھتا ہے کہ ایک صاحب جو کتاب کا علم رکھتے تھے انہوں نے کہا کہ
 اے پیغمبر کریم! اگر تو اجازت دے تو میں پلک جھپکے میں لے آتا ہوں۔ واقعہ تو آپ سب کو کھورا
 بہت پتہ ہوگا۔ مگر ایک سولہ ورہ چڑھا ہوتا ہے۔ جن میں کہ دعائیں ہو گئیں اور اقرآن کو دیکھتے
 سنتے پڑھتے ہوئے مگر وہ کتاب کا علم کہاں گیا؟ کبھی قرآن میں ہی ہوگا۔ کتاب قرآن ہی ہے
 Manual تو وہی ہے۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر محمد رسول اللہ ﷺ تک شریعتیں بدلتی
 رہیں ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ سارے ایک ہی شریعت پہ چلتے رہے Finality سے پہلے بڑی
 Changes آئیں مگر وہ کتاب کا علم کہاں پڑا گیا جس کے بارے میں خداوند کریم فرماتے ہیں

کہ وہ ایک شخص جو آصف بن برخہ کے نام سے مشہور ہے۔ وہ ایک شخص جو ہے جس کو اللہ نے کتاب کا علم دیا تھا۔ انہوں نے پلک جھپکنے میں ایک سیکنڈ کے اٹھارہ ہزارویں حصے میں وہاں سے تخت Diffuse کر لیا اور Effuse کر کے حضرت سلیمان کے دربار میں پہنچا دیا۔

خواتین و حضرات! سوچنے کی باتیں ہیں کہ ہماری Researchs کیوں Pollute ہوتی ہیں؟ ہمارا تصور کیوں خراب ہوتا ہے؟ ہم اس پہ حدود کیوں مائد کرتے ہیں؟ اب آپ اس مضمون کو دیکھیں۔ بڑی Simple سی بات ہے کہ الکحمر وپالوہی کے باوا آدم میں Dr. Prof. Smith انہوں کہ باقی تو باتیں ساری سمجھ آتیں ہیں، آپ دیکھیں عراق میں ایک بچہ پایا گیا اس کی نعش پہ پھول پڑے ہوئے تھے۔ تہائی کی بات ہے کہ وہ کروڑ سال یا ایک کروڑ سال پہلے، یعنی آخر ان لوگوں کو کس ہستی کا پتہ تھا کہ اس کی نعش پہ پھول پڑے ہوئے تھے۔ پانچواں ذکر آیا۔ وہاں سے ایک فوسل ملا، پتہ لگا کہ اس پر بھی دعا یہ تھا ہے پڑھے گئے تھے۔ یہ آخر کہاں سے انسان کو عقل آگئی تھی؟ وہ ابھی غنٹوں کے بل چل رہا تھا۔ ابھی Proper Homo sapien سے sapien بھی نہیں ہوا تھا۔ ابھی اس کو زندگی کا کوئی شعور حاصل نہیں ہوا تھا۔ پھر یہ کیا ہوا کہ انسان اٹھتے ہی وہ جیسے آپ کے ہاں مشہور ہے چھینٹا آئے اور الحسنة لکھ رہا تھا۔ العالمین کہنا شروع ہو گئے۔ This is virtually impossible in the study of any human generation. کہ ایک بچہ آج ہمارے پاس اٹھتے ہی کلمہ پڑھتا نہیں شروع کر دیتا ہے۔ بلکہ آپ ضرورتی اس کے کانوں میں کلمہ ٹھونسے ہو۔ وہ نہیں خود پڑھ رہا ہوتا۔ آخر ایک وقت چاہیے اور وہ انسان جس کی Brain Quantity ابھی Open نہیں ہوتی تھی۔ وہ انسان جسے کاشتکاری کا تجربہ نہیں ہوا تھا۔ وہ انسان جو صرف اللہ کے تین غفلوں پہ کھرا تھا "وَالنَّسْن وَالْوَيْلُونَ وَطُور سَيْنِينَ وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ" (القص: 3-1) جب اس مقدس سرزمین کے ارد گرد انسان کو کھانے کو صرف سمجھو اور انجیم ملتی تھی۔ انسان اس سمندر کے کنارے آباد کیا گیا۔ چونکہ کوئی طریقہ زندگی نہیں تھا تو پھل پکڑ لیتا تھا۔ اس کو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ کس درخت کا پھل کھائے اور کڑوا ہے، زہریلا ہے اور اچھا ہے۔ اس کو ملاکہ خود بھی Dictate کرتے

رہے۔ تو میں نے گلاکو یونیورسٹی کے ایک پروفیسر آئن اوگر سے کہا کہ مجھے تو یار کوئی Reason سمجھ نہیں آتی مگر یہ بتاؤ کہ تم لوگ اسے ابتدائی انسان میں Religious عنصر کو کس طرح Justify کرتے ہو؟ There are no reasons to justify higher theological purposes in a basic man. Homo habilis پالاک انسان ہے شکار کی خاطر بڑے حیلے ڈھونڈتا ہے۔ وہ Homo erectus ہے، گھبراہٹ مودا ہے، پہرہ لکھا ہوا ہے۔ صبح و شام بھاگ رہا ہے چیزوں کو قتل کر رہا ہے مار رہا ہے۔ یہی حالت تھی ماں اس وقت جب انسان بڑھ رہا تھا۔ اچانک اعلان ہو گیا "وَأَذْهَبَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً" یہ حالت تھی انسان کی زمین پر توبہ و شہادہ مملکت کا ارشاد ہوا رب العالمین کا اسے ملائکہ اسے گروہ جتاتا اسے حقوقات زمین و آسمان ہم نے فیصلہ کیا ہے "وَأَذْهَبَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً" ہم زمین پر ایک خلیفہ ایک نائب سلطنت بنانا چاہتے ہیں۔ وہ پھارے و کچرے تھے۔ یہ جو انسان نیچے جا رہا ہے یہ تو صبح و شام اشارے باز ہو کر رہا ہوا، جانوروں کے پیچھے گروہوں میں جاتا ہوا، ایک دوسرے کو قتل کر رہا ہے۔ ان کو بڑا تعجب ہوا تو ملائکہ نے کہا "قَالُوا اتَّعَصَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ" (البقرہ: 30) بڑے آرام سے فرمایا اسے پروردگار سمجھ نہیں آتی اس درندے کو تو نائب سلطنت بنانا چاہتا ہے۔ اس ابتدائی حقوق کو جس میں نہ عقل ہے نہ دماغ ہے نہ اس کی سوچ ہے۔ اس کو تو نائب سلطنت بنانا چاہتا ہے اور زمینیں جو بدقوس سے کوئی آسمان چہاں میں مجھ سے میں گرا ہوا ہے کوئی آسمان سوئم میں رگوں میں کھڑا ہے۔ ہم ہورگوں و بھوسے باہر ہی کبھی نہیں گئے ہمارا آپ نے کوئی سوچائی نہیں اور اس کو بنا رہا ہے نائب سلطنت "قَالَ إِنِّي أَغْلِبُ مَا لَا تَعْلَمُونَ" (البقرہ: 30) اللہ نے کہا اے بھائی تم اس مسئلے میں بحث کرنے سے ذرا گریز کرو، تمہیں پتہ ہی نہیں کہ میں نے یہ کج بحث حقوق بنائی کون سی ہے۔ تمہیں اس کی Probabilities کا ہی نہیں پتہ مگر ظہور و بروز اسے استاد کا کام یہ نہیں ہوتا کہ یکدم فیصلہ ہی سناوے۔ اس نے کہا ظہور میں تمہیں بتانا ہوں "وَعَلَّمَ

أَدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا "یہ لو جتنی یہ لو پھیل جاو یہ آدم کو بھی میں نے دیئے ہیں" **ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ** (البقرہ: 31) ﴿ثُمَّ قَالَ﴾
 جہاں آدمی کے ساتھ پلٹو یہ جتنی لو خواتین و حضرات یہ یاد رکھنے گا کہ چیمپوزی میں اور انسان کے Brain میں کوئی خاص فرق نہیں۔ ایک Last ice-age آگئی۔ ابھی میجر صاحب نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ اس Last Age سے نکلے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کی تو ایک دم آنکھیں ہی بدل گئیں۔ زمین بدل گئی، آسمان بدل گیا اس کا۔ سب سے پہلا انسانی Contract عورت اور مرد کے درمیان لکھا گیا۔ سب سے پہلا عمرانی معاہدہ مرد اور عورت کے باہم لکھا گیا۔ خواتین و حضرات ابوتا یہ ہے کہ جانور کے بچے کو پیدائش کے فوراً بعد ماں باپ کی حاجت نہیں رہتی۔ وہاں کے پیٹ سے نکلے اور گئے اپنے کام پہ۔ ایک ٹھنڈا کا، وہ کھنٹے جتے ہوں گے۔ ادھر سے سانپ سر سر کرتا ہوا نقل کیا۔ ادھر بھری کا بچہ پیدائش کا دھڑا دھڑا اور دو چار آنکھیں ماری اور چلنا شروع ہو گیا۔ انسانی بچے میں یہ اہلیت نہیں ہوتی۔ The most strange thing about the human side, it could not survive without parents. ویسے تو بعض لوگ ویسے کے بڑے خلاف ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انسانی بچے کو ویسے کے بغیر پنپنے ہی نہیں دیا۔ ویسے لوگ کہتے ہیں مگر چونکا دینا کا تمام نظام ویسے پر تھا اور انسانی بچے کی زندگی ممکن ہی نہیں تھی۔ وسائل کے بغیر اس لیے ماں ہی باپ دیا، ماں باپ کے ہوتے ہوئے بھی یہ وسائل سے آزاد نہیں تھے۔ تو ایک عمرانی معاہدہ لکھا گیا۔ عمرانی معاہدہ اس لئے لکھا گیا کہ Both the Parents wanted to protect the child. تو مرد نے کہا اے بی بی تو بیچاں کھر، میں تیرے گرد ویدار بناتا ہوں۔ میں تجھے حفاظت دیتا ہوں۔ تو بچے کو سنبھال کوئی بھیڑ یا کوئی گیدڑ کوئی وردہ آکر اس کو کھانا جائے۔ My job is to creat wall around you. میں باہم کے کام سنبھالتا ہوں۔ فیصلہ یہ ہوا کہ عورت اندر بیٹھے گی۔ وہ بچے کی Protection کے لیے ہوگی۔ اور اس کو ماں و ناس و محبت اور حفاظت سے آشنا کرے گی۔ اور مرد باہم جدوجہد کرے گا، زندگی کے Survival کے لیے رزق کے لیے اور خارجی

خطرات کا سامنا کرنے کیلئے۔ خواتین و حضرات یہ معاہدہ بڑا پرانا چل رہا ہے۔ یہ نہیں کہ آج کوئی عورتوں نے ماں بننا سیکھا ہے یا بچوں کی حفاظت سیکھی ہے۔ یہ نہیں کہ آج مرد نے خارجی زندگی کے فرائض سنبھالے ہیں۔ البتہ اس زمانے میں آکر یہ معاہدہ مجھے کچھ ٹوٹا ہوا لگتا ہے۔

Particularly in the west and the east woman is claiming وہ تھک گئی ہو گئی شانہ۔ اس نے کہا مرد میں اب تو پار دیواری سنبھال میں نے باہر بنا ہے۔ اب یہ معاہدہ باہمی جنگ و جدل میں کچھ الٹ رہا ہے And the women are now challenging this very very old social treaty. ہے کہ مرد گھر کے خارجی امور سنبھالے۔ آپ کو پتہ ہے یورپ میں ایک نیا نگران آیا ہوا ہے اور مرد کو کہا جا رہا ہے کہ میں تم بیٹھو وہ پڑے اور صوفیہ رکھو اور بچے پالو۔ اب ہم نے باہر کام کرنا ہے ہم جائیں گے اور "وَلَسَوْحَالٌ عَلَيْهِمْ ذَرْجَةٌ" (البقرہ: 228) اب یہ اصول دھریا گیا۔ اب نیا قرآن ہو تو کہا جائے گا "وَلَسَاءَ عَلَيْهِمْ ذَرْجَةٌ" Since Quran is not coming again" تو لگتا یہ ہے کہ یہ نگران کا شکار ہو جائے گا۔ یہ نیا مرانی معاہدہ چھٹا نظر نہیں آتا۔

خواتین و حضرات! میں میجر صاحب کی وہ بات Explain کر رہا ہوں کہ اللہ کی عادت شریعہ یہ تھی کہ Discord کئے ہوئے Elements ختم کر دیتا تھا۔ یہ جو Progressive human being تھا یہ زمین پہ چھٹا چلا آ رہا تھا اور Finality یہ تھی کہ ہم نے تمام مخلوقات کو ختم کر کے انسانوں میں سے ایک Best fact اور Figure اور باڈی کو Survival دیا۔ دیریں اٹھا۔ آپ کو پتہ ہے آسمان پہ بھی ایک ڈرامہ ہو رہا تھا۔ دھر بدن تیار ہو رہا تھا دھر روح Crisist آیا ہوا تھا "قَالَ اَسْمٰى اَلْعِلْمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ" (البقرہ: 30) میں جانتا ہوں۔ "وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا" (البقرہ: 31) اور کچھ کوئی اور پڑا ہوا تھا۔ دھر Spiritual prototype کا منہ پڑا ہوا تھا ملائکہ کے ساتھ۔ دھر اللہ نے کہا کہ بھائی میں جانتا ہوں، میرا تم اس میں Challenge نہ کرو۔ میری سند ہے میں چر و روگار

ہوں میں خالق ہوں، مسوریوں مگر چلو Test کر لیتے ہیں "وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ" (البقرہ: 31)

خواتین و حضرات! تھوڑی سی اگر فہم و فراست ہو تو جو ملائکہ نے جواب دیا ہے وہ بہت مزیدار ہے، Absulate ہے Understanding میں "قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ" (البقرہ: 32) خواتین و حضرات اگر غور کرو تو فرشتوں کا جواب کیا ہے کہ اس پر وہ گارنٹی تو کیپیوٹر ہیں۔ ہم تو صرف کیپیوٹر ہیں۔ ہمارے پاس نہ Decision ہے جتنا فیڈ بیک ہے جس اتنا ہے۔ اگر آپ ایسے ہزار لفظ بھی ہمارے سامنے رکھ دو تو ہم ان کا کیا کریں گے۔ ہمارا تو Feedback ہی نہیں ہے جس تو Progeny ہی نہیں ہے ہم میں Posterity کا علم نہیں ہے۔ ہمیں تو صرف اتنا علم ہے "إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا" جتنا تو ہمارے سیکھا۔

خواتین و حضرات اگر آج کے کیپیوٹر ہوتے۔ آج جو آپ کے پاس وہ جو ہیں تو میں یہ کہتا کہ ملائکہ کی نسبت ان کیپیوٹر کی طرح ہے جو صرف فیڈ بیک پر چلتے ہیں اور وہ ہمارا وہ کیپیوٹر (خاص انسان) جس سے آج کا سائنسدان ڈرتا ہے کیونکہ اس کو Artificial Intelligence حاصل ہے۔ یہ فرق قدامتائے میں اور انسان میں کہ ایک طرف صرف Information تھی Fed data اور دوسری طرف اللہ نے اس کو شکل حقوق کو Artificial intelligence عطا کر دی تھی "قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ" اے آدم! میں آپ نے کیا کیا تھی کے ساتھ؟ "فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ" (البقرہ: 33) شروع ہو گئے مفر فرما! ماں پا چا یا سب، ایک ایک لفظ کی نمبلی بتادی، خاندان ہمارے ہر چیز کے نام رکھ دیا۔ یہ بتا کہ یہ تو پیداؤں عالم ہو گئے۔ یہ Pride ہو جہاں استاد کو کسی اچھے شاگرد پر "قَالَ أَلَمْ" میں نہ کہتا تھا اب کبھی کیوں میں انسان کو غلیظ بتا چاہتا ہوں اقل لکم اپنی اعلیٰ عیب السماوات والأرض وأعلم ما تُنبئون وما كنتم تكفون" (البقرہ: 33) میں نہ کہتا تھا کہ اس زمین

و آسمان کی ہر غیب اور ہر ظاہر کو جاننے والا صرف میں ہوں۔ اور میں یہ جانتا ہوں کہ تمہارے دلوں
 میں بھی جنت کی اور اس جہان بزرگ کی خلافت کی آرزو تھی But sorry you don't qualify, this man has qualified.
 بھی پتہ ہے کہ غلطی تو ہوتی ہے۔ شیطان نے مادر محترم کو بہکایا۔ ویسے یہ بہکانا بڑا عجیب سا تھا۔
 ماں اس طرح نہیں بہکی جس طرح آپ لوگ سمجھتے ہو۔ بڑی بات پہ بہکی ہے۔ اس نے کہا دیکھو جی
 بی بی یہ تیری اولاد Eternal نہیں ہے۔ یہ جہاں Eternals کا ہے۔ یہ جہاں تو
 Eternity کا ہے۔ اور تیری تو اولاد Eternal نہیں ہے۔ تیرے کل بچے ہوں گے یہ مر
 جائیں گے۔ اگر تو نے ان Eternals میں داخل ہونا ہے تو انہوں نے وہ دوا نہ دیکھو یا بولنا تھی
 جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے متذکر رکھا تھا کہ "هَذِهِ الشَّجَرَةُ فَكُونَا مِنْ
 الطَّالِعِينَ" (العرف: 19) اس درخت کے قریب نہ چلا۔ شیطان نے کہا دیکھو بی بی اللہ
 میاں نے اس درخت میں کچھ لگا رکھا ہے۔ اگر اس کو کھا لو گی تو تم بھی اور تمہاری اولاد بھی
 Eternals میں داخل ہو جائیں گے۔ جس مادر محترم لالچہ داشت نہیں کرتیں۔ بڑی طویل
 زندگی بڑی خوبصورت زندگی Perhaps even today a woman loves to live more than a man.
 اور شاندار حتیٰ بڑی جرات مند سے بھی نہیں ہوتی۔ مرد بہر
 حال Obedient-سا ہوتا ہے۔ اور خاتون کو یہ توقع تھی کہ اگر Eternity ملتی ہے تو وہ اسی پلو
 گستانی پر ورگا رہو گی جائے (تو دیکھا جائے گا)۔ آپ نے Jump کیا اور چل گیا کیا۔ اب
 مرد کی سنو پچارے رہ نہیں سکتے خواہ کے بغیر۔ ان کے پاس پوائس ہی نہیں تھا کہ یا دوستی بھا لیتے
 محبت بھا لیتے اور یا خواہ کے بغیر زندگی گزار کر تے تو موصوف نے کہا **ہمہ یاراں دوزخ ہمہ**
یاراں جنت پلو ہم بھی خواہ کے ساتھ چلتے ہیں۔ بالآخر جب اس Traumatic کا وہاں
 کلاؤ کیس ہوا تو حکم ہوا کہ "مُسْقَرٌ وَمَنَاعٌ إِلَى حَيْنٍ" (البقرہ: 36) نیچا تراب آپ کا کچھ
 فائدہ زمین پہ ہے۔ دیکھیں عیسائیت کے برعکس اللہ یا الزام نہیں دیتا کہ تم گنہگار ہو یا بد بخت ہو
 گئے ہو۔ یہ نہیں کہتا۔ وہ کہتا ہے ٹھیک جو کچھ تم کر بیٹھے ہو اب پر اہلم یہ ہے کہ With this self

you can not exist in the most pure atmosphere so go t down. کہ جو آلائش تم میں آگئی ہے اس کو تھوڑا سا صاف کر لیا جائے۔ Test کر لیا جائے "مُسْتَقَرٌّ وَمَضَاءٌ إِلَى حِينٍ" (البقرہ: 36) نیچے جاؤ تھوڑا سا فائدہ ہے تھوڑی سی Fatigue ہے شاید اس External زندگی کے عوض تمہیں تھوڑا سا مرنا پڑے گا "كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ" (زل عمران: 185) اب تھوڑی سی موت چکھو پھر تم Eternal ہو کے ہمارے جنم میں آنا۔

خواتین و حضرات! بھی آپ نے سوچا کہ اس روح مبارک کے اتنے میں اور نیچے انسان کے بننے میں جو نیچے Billion years سے انسان بن رہا تھا اس میں ایک ڈیڑھ اسی نظر آتا ہے کہ کونسی نظر آتا اب سوال یہ ہے کہ وہ روحانی وجودات کے جاتا کہاں؟ کیا وہ Halloween کی طرح تھا۔ جیسے انگریزی فلمیں ہوتی ہیں ادھر ادھر ہوا میں پھرتا رہتا۔ کیا وہ نورانی وجود اگست و گرو میں رہتا۔ اس کو کوئی مقام پائیے تھا۔ کوئی جگہ پائیے تھی جہاں آکر وہ رکتا۔ تو نیچے جو انسان بن رہا تھا، یا آدم کا وہ وجود بنا اور یہ Double dichotomy ختم کر کے مادہ و روح وجود اور روحانیت کی شکل میں وہ انسان ایک انسان میں جمع کئے گئے۔ اس کا نام آدم رکھا۔ انسان اب بدل کے بنی آدم ہو گیا۔

خواتین و حضرات! جب بھی کوئی تہذیب شروع ہوتی ہے اس میں بھی Morality نہیں آتی۔ تو جیسے میں آپ سے کہہ رہا تھا کہ میں نے اس پلٹھر و پالوئسٹ سے پوچھا تو اس نے مجھے کہا I dont know we have no research on this تو میں نے کہا Can't you understand there could be some alien interference؟ انسان جو یہ اتنی زیادہ مہذبانہ کاروائیاں شروع میں کر رہا تھا اس Age (Homo habilis اور Homo erectus) کے بعد تو کیا امکان ہو ہو نہیں ہے کہ کوئی Alien interference ہوتی ہو۔ کوئی اوپر سے آیا ہو۔ کوئی ان کو طریق زراعت سکھا رہا ہو، کوئی ان کو کھانا لہو پڑھا رہا ہو۔ کیا کوئی ایسا امکان نہیں ہے؟ میں نے کہا Why do

not you include one single option in your researches in your anthropological researches that there is a possibility of an alien interference Personally I believe so. Scientific evidence اس نے کہا I personally believe so. Scientific evidence نہیں ہیں یا شاید ہم اسے ماننا نہیں چاہتے۔ تو جیسے اس پرانے Prof. Smith نے کہا کہ سب سے جیتے انگیزہ بات انسان کے بارے میں یہ ہے سب سے جیتے انگیزہ بات کہ Homo sapien is homo religious سب سے جیتے انگیزہ بات یہ ہے کہ اوجہ جانوروں سے ملکہ ہوئے اور یہ حضرت انسان ہو گئے، جو نبی اس نے سوچنا شروع کیا سب سے پہلی سوچ خدا کی آتی This is impossible, this is not possible, virtually it is not possible اب نہیں آتی، اس وقت نہیں آتی، پہلی سوچ انسان کی خدا کی نہیں ہوتی۔ مگر جیتے انگیزہ بات یہ ہے کہ Homo sapien is homo religious کہ سب سے پہلا تصور انسان کا اپنی زندگی کے بارے میں نہیں بلکہ خدا کے بارے میں ہے۔ کہتے ہیں کہ Ice-age سے نقل کر کوئی پالیس ہزار سال انسان کا وجود ٹھہرا ہے (کہیں ہوا تھا)۔ Ice-age کی مدت بڑی لمبی ہوتی ہے۔ Ice-age جب آتی ہے تو بار بارہ اٹھارہ اٹھارہ میل برف پڑتی ہے، اونچائی میں اور جس کے نتیجے میں نیچے کسی کا Survival ممکن نہیں ہوتا۔ پتہ نہیں کیسے انسان کا وجود بچ گیا اور پھر نزول آدم۔ یہی جیتے انگیزہ بات ہے، آپ کو Interesting بات بتاؤں کہ آدم ایک Paralyse condition میں Stunned condition میں Frozen condition میں نیچے پڑا ہوا تھا۔ اب اس پر شیخ ابن عربی ایک Comment pass کیا اور لکھا کہ پالیس ہزار سال انسان اسی طرح گم سم پڑا رہا بغیر کسی خیال تصور اور فکر کے پھر اللہ نے اس پر تجلی فرمائی اور نگاہاں یہ سوچنے والا انسان ہو گیا۔ یہ ابن عربی کی Statement ہے۔ He is not a scientist۔ واضح ہے واضح ہے۔ تو اس نے کہا کہ مدتوں انسان جو Coma میں رہا سکتا میں رہا پھر اللہ نے اس پر تجلی فرمائی

اورا کہاں یہ سوچنے والا انسان ہو گیا۔ Will Durant نے انسانی Beginning پر ایک بات کہی کہ For a very long time the man lay stunned motionless suddenly a very heavy electric charge came from the skies and the man's brain increased تھا اس Brain increase ہو گیا And he started thinking اگر آپ غور کریں تو دونوں کی رائے ایک ہی ہے۔ ایک مسلم صوفی سمجھ لو اور ایک تاریخ فلسفہ اور سائنس کا مفکر سمجھ لو دونوں کی Statment ایک ہی ہے کہ اس انسان پر ایک ہنگامہ خیز وقت آیا، آسمانوں سے باہر ایک بجلی ہوئی یا Electric charge آیا جس نے اس کے برین کی مقدار بڑھا دی اور انسان نے سوچنا شروع کر دیا۔ اور جو نبی انسان نے سوچنا شروع کر دیا اس نے پہلا امام اللہ کیا۔ آپ نے بزرگوں یا بابوں سے وہ پرائی کہاوت سنی ہے کہ انسان نے جب آنکھ کھولی تو اس کو چھینک آئی اور کہا الحمد للہ، ملائکہ نے کہا یا رحمکم اللہ توحید انی کی میں آپ کو بتاؤں کہ یہ سلوری نہیں لگتی کیونکہ بہر حال وہ جو stunning condition ہے کسی چھینک سے ہی مکمل سستی ہے، کوئی ایسے حادثے سے جس میں برین سہی چاہو اگر چھینک آئے تو ایک دم Exotic motion ہو پھیرا ہوئی اس سے اس کا Brain alive ہو گیا۔ He started thinking that's how the man started thinking اس طرح وہ آگے بڑھتا ہے۔

خواتین و حضرات ایک بات دیکھنی ہے پھر مذہب نے کیا کیا انسان کے

ساتھ؟ Degrade کیا؟ Depress کیا؟ اس کو Pushdown کیا؟ کیا کیا؟ But the fact is very simple کہ پہلی تمام آبادیاں پہلی تمام (Civilizations) Priest societies تھیں۔ They were headed by a teacher آپ اسے ملا، کہہ لو حکیم کہہ لو ولی کہہ لو کوئی ماسٹرب کہہ لو عمر تمام بنیادی انسانی سوسائٹیوں پر ایک ٹیچر حکمران ہے۔ بادشاہ نہیں ٹیچر! جیسے ہندوؤں میں برہمن حکمران تھا۔ یا انگریزوں پر ان کے دانشور حکمران تھے جیسے Greek سے بہت پہلے جو سوسائٹی تھی اس میں بھی

ان کے ملائے مکران تھے۔ It was the time when the society progressed اور پھر ان استادوں کے زیر سایہ انسانی تہذیب آگے بڑھتی رہی اور ترقی کرتی رہی۔ اب دیکھیے کہاں سے اصول آتا ہے؟ اب مذہب نے کیا کیا انسان کے ساتھ۔ ٹائیل نے ہائیل کو مارا، اب ہائیل تو مر گئے تھے۔ یقیناً ٹائیل ہی کی نسل آگے بڑھ رہی تھی کیونکہ ہائیل تو مارے گئے اس سارے Clash میں۔ اللہ کے حضور قربانی دیتے ہوئے جب ہائیل کی قربانی قبول ہوئی تو ٹائیل نے Jealously اور رشک میں بھائی کو مار دیا۔ مگر تمام تر اگلی سلیب جو تھیں وہ ٹائیل کی بادشاہت میں نہیں اور آگے بہت سارے زور آور بنی آدم کے بادشاہ نکلے۔ تو جب یہ حادثہ ہو گیا تو ابتدائی Quranic order issue ہوا اور Orders آج بھی آپ کے تمام ہپتالوں کے اوپر لکھا ہوا ہے کہ جس نے ایک انسان کو قتل کیا اس نے گویا پوری نسل انسانی کو قتل کیا۔ جس نے ایک انسان کی زندگی بھائی اس نے گویا پوری نسل انسان کی زندگی بھائی۔ کیا آپ کہہ سکتے ہو کہ یہ وہ قانون تھا جس نے انسانی ترقی روک دی؟ آپ کہہ سکتے ہو کہ انسان کی تہذیبی عملی ترقی اس قانون نے روکی ہوگی جو اللہ نے انھیں دیا؟ اب آپ دیکھیں ہم قرآن کو کتنے محدد انداز میں پڑھتے ہیں۔ اللہ نے مجھے ایک تھور ویا لوٹی کا اصول دیا کہ "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" (البقرہ: 179)۔ اے دل عقل اگر غور کرو تو ہم نے قصاص میں زندگی رکھی ہے۔ ثوابین و حضرات یہ Personal statment نہیں ہے، Individual نہیں ہے، Local نہیں ہے۔ جب تک آپ ابتدائی نسل کی زندگی نہیں جانتے آپ کو اس قانون کا پتہ لگ سکتا ہی نہیں "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" (البقرہ: 179)۔ اے دل عقل اگر غور کرو، بہت خوبصورت Statment ہے ایک فقرے میں اللہ نے اتنی خوبصورت بات کہی۔ میں عربی تو نہیں جانتا مگر حسن صوت اور معانی کے لحاظ سے انتہائی خوبصورت آیت ہے۔ مختصراً جامع، مفصل اور مکمل "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" (البقرہ: 179)۔ مگر یہ Apply کہاں ہوتی ہے؟

خواتین و حضرات! ایک وقت آیا کہ نسل انسان نے ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کر دیا، مارنا شروع کر دیا۔ ایک غلطی پر ایک زور آور قبیلہ اٹھتا تھا اور دوسرے قبیلے کو مایا میت کر دیتا تھا۔ ہوتے ہوتے زمین پر انسان اتنا کم ہو گیا کہ Necessary function کے لئے بھی عددی طاقت نہ رہی اور قافلہ حیات، بحران کا شکار ہو گیا۔ جیسے آج نہیں آپ کہتے فلاں نسل کا چیتا Extinct ہو گیا، فلاں نسل کا جو Dembird ہے Extinct ہو گیا۔ Mamut extinct ہو گئے ہیں، فلاں نسل ختم ہو رہی ہے۔ خواتین و حضرات وقت آیا کہ پوری نسل انسان Extinction کے قریب چلی گئی۔ بہت پیچیدہ پیچیدہ وہ چار گھنٹے افریقہ کے جنگلوں میں بچے ہوں گے، وہ چار ادھر بچے ہوں گے۔ پھر اللہ نے ان کو طوفان سمٹھایا، صدائے غیب دی۔ استاد کے دل میں ذاتی کسی تنقید کے وہ زبان ہوئی کہ "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حِكْمٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ" (البقرہ: 179) اے اہل عقل غور کرو تو ہم نے قصاص میں زندگی رکھی قصاص زندگی ہے۔ دانت کے بد لے دانت کان کے بد لے کان جان کے بد لے جان غلام کے بد لے غلام عورت کے بد لے عورت۔ یہ پورے پورے خاندان کو تم کیوں ایک دوسری انٹی کمنی پر مار دیتے ہو جا کر۔

خواتین و حضرات! اتنی کی بات ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ اس وقت نہیں تھے، کسینڈین کا زمانہ تھا، بن طلستہ کی حکومت تھی۔ جس کو آپ اپنی زبان میں جنت نصر کہتے ہو۔ Hammurabi اس کا ایک رشتہ دار تھا۔ یہ وہ بادشاہ تھے جن کو ہم کسینڈر کہتے ہیں۔ First law giver of the Prince Hammurabi of Babylon کو world کہتے ہیں۔ آپ قرآن کی آیت اٹھا کے دیکھ لو اس کے کتبوں پہ لکھی ہوئی ہدایات دیکھ لو۔ اتنی کی بات ہے Not a single difference جو قانون قصاص قرآن دے رہا ہے وہی قانون قصاص Prince Hammurabi of Babylon دے رہا ہے یا تو پھر یہ کہو کہ قرآن نے اس سے Copy کیا ہے مگر کیا رسول اللہ ﷺ آقا قدس سرہ کے پمپلٹ تھے؟ کیا کھدایاں کر کے آپ نے دیکھا تھا؟ وہ تختیاں تو آج نقلی ہیں۔ قوم بابل اور نینوا کے اجڑے

ہوئے آتا تو آت نکلے ہیں۔ اس وقت تو کوئی نہیں تھا اور پڑا رہا من کچھ اور مٹی کے تلے دبی ہوئی
تھنٹیاں آت نکلے ہیں اور ان پر وہ قانون تصاص درج ہے جو قرآن میں درج ہے۔ کیا اس سے
علوم نہیں ہوتا کہ پروردگار عالم نے مذہب کے پیغمبروں کے ذریعے انسانی فلاح و بہبود اور بھلا کے
وہ Eternal قانون دیئے جس سے یہ کاروان حیات بہت ساری غلام گردشوں سے گزرا اور
بالآخر اس نے زندگی کے محلات تک رسائی پائی۔ یہ سوچنا پڑتا ہے۔ آت کیا ہوا؟

خواہن و حضرات ویسے اگر قرآن حکیم پر آپ کی نظر ہو Thought out اگر اس
زمانے میں سے ہم گزریں کوئی بھی زمانہ ہو قرآن کی افکار و فکشن جیہ ان کن ہے۔ Greek
Socrates پیدا ہو گئے "Secular intellect" یہ یاد رکھیے سقراط اس طرح اللہ کا نام
نہیں لیتا Aristotle نہیں لیتا بلکہ goddess of delphi کا نام لیتے ہیں۔ کسی نہ کسی
ہت کا نام لیتے ہیں۔ Mount Olympus کے دیوتاؤں کو Mention کرتے ہیں
Zeus کی Heirarchy کا نام لیتے ہیں۔ خدا کا نام نہیں لیتے، اللہ کا نام لیتے۔ مگر ایک جیہ انی
کی بات ہے خدا کہتا ہے شروع میں سب وہ واحد تھے پھر انہوں نے ہت پرستی ایجاد کر لی۔ جب
آپ یہ بات قرآن کی سنتے ہیں تو یاد رہنا شروع نہیں پرچی ہوئی اللہ میاں نے قبول فرمائی۔ وہ آپ کہتا
ہے میں نے دنیا بنائی۔ اللہ میاں تو نے مارنٹ نہیں ٹھیک سے پرچی ہوئی؟ ہمیں تو شروع میں آخر
میں سب ہت پرستی ہی نظر آتی ہے۔ ہم تو دیکھتے ہیں مارنٹ کے پیچھے Mythologies ہیں، علم
الاسنام ہے۔ ہمیں تو کہیں نہیں نظر آتا کہ شروع میں سب لوگ مواحد تھے۔ مگر خواتین و حضرات
سچائی یہ ہے کہ ہر Mythology کے پیچھے ایک خدا ہے ہر ایک Mythology کے پیچھے۔

جب ہندوستان میں آریائی آئے ایک خدا پچارا (Indra) اللہ The God of
thunder, The God of sowerg ایک خدا۔ جو ٹہی وہ انڈیا میں داخل ہوئے۔ ہندو
آپ کو پتہ ہے جوے مہمان نواز ہیں۔ Courteous ہوتے تھے پچارے۔ انہوں نے کہا کلا
خدا کی کرے گا (ایک خدا کیا کرے گا) منافقت وہ بیویاں اس کو دے دیں متر "اور وروما
the first trinity in Hindu religion" متر "اور وروما۔ پھر کنن زور مارا انڈیا میں

پھر کوئی ویدانتا کا دور آیا پھر ہندوؤں نے کسی پیغمبر نے کسی رشی منی نے کوشش کی اس بد بخت قوم کو اس تحریک تلاش سے روکے۔ تھوڑی دیر پہلے پھر واحدیت آگئی حتیٰ کہ پھر دوسری تخلیق Create ہوئی اور ہاشیوا اور وشتو کی تخلیق Create ہوئی۔ اس میں منو کی سریتی میں منوجو ہے جس کو حضرت نوحؑ کا ہم عصر اور بعض لوگ کہتے ہیں نوحؑ یہی ہے۔ سریتی میں مصنف حضرت نوحؑ کو کہا جاتا ہے کہ منور اصل نوحؑ کا بجز ہوا نام ہے۔ تو ان کے بیٹے نے پوچھا اب ہا نہیں سام تیار کیا ہے تھا یا عام تھا مگر پوچھا کہ بابا اللہ کہتے ہیں اور وشتو اور شیوا کیا ہیں؟ انہوں نے کہا دیکھو یہ دونوں صفات ہیں۔ خدا واحد ہے۔ حقیقت مطلق ہے اس کو کوئی تقسیم نہیں کر سکتا۔ یہ دونوں اس کی صفات ہیں۔ اس نے پوچھا بابا یہ کیسے ہوتا ہے کہ خدا کائنات کی ہر چیز میں ہے اور ہر چیز کا خدا اسے تعلق ہے؟ اس نے کہا اچھا لگن لاؤ اور اس میں نمک ملاؤ۔ نمک ملا کے الایا تو منو نے پوچھا بیٹے یہ بتا کہ اس پانی میں نمک کہاں کہاں ہے؟ تو اس نے کہا بابا ایسی تو کوئی جگہ نہیں ہے جہاں نمک نہیں ہے۔ اب کیسے کہتے نمک نہیں ہے۔ اس نے کہا بیٹا اب یہ بتا کہ نمک کہاں ہے کوئی ایسی جگہ بھی ہے اس چورے پانی میں جس کو مخصوص قرار دیا جائے کہ یہاں ہے وہاں نہیں؟ اس نے کہا بابا ایسے جگہ نہیں ہے تو اس نے کہا حقیقت مطلقہ واحدیت اسی طرح اپنی مخلوقات میں بچیں ہے کہ اس پر انکی نہیں رکھی جاسکتی کہ یہاں ہے وہاں نہیں ہے۔

میرا خیال ہے عدم کا شعر تو آپ نے سنا ہوگا، بہت مشہور شعر ہے

”عنا شراب پیئے !“ مسجد میں بیٹھ کر

یا وہ جگہ تاک جہاں ہے خدا نہ ہو

کافی فضول کا شعر ہے مگر بات واحدیت کی اس نے کی ہے

یا وہ جگہ تاک جہاں ہے خدا نہ ہو

میری تو مجبوری ہے۔ تو خواتین و حضرات اصول و تدبیر ہر زمانے میں انسانی بظاہر تہذیب کی Guidance کے لیے ہمیشہ آمادہ رہا Alien information آتی رہی پیغمبر آتے رہے اور تمام کے تمام اس ناقص کو آگے بڑھانے میں ہمیشہ معاونت کرتے رہے، انسان کی مگر یہ بھی ہوا

ایک بڑی عجیب سی بات جو حدیث میں آتی ہے It we belive in God if belive the religion and we belive the God of religion. شمارِ نسلیں تہ خاک کر دی گئیں، بے شمار آبادیاں برباد ہو گئیں۔ اور تو نے دیکھا نہیں، اللہ کہتا ہے تم نے دیکھا نہیں زمین پر تم چلے نہیں، دیکھا نہیں کہ کتنی بستیاں اونڈھی پڑی ہوئی ہیں اور کتنے کنوئیں برباد اور ویران ہو چکے ہیں۔ تم نے دیکھا نہیں۔ امتدادِ روزگار میں وہ وہ قوم مادہ نشوونو قوم شعیب ہو مدّتی ہو۔ تاریخ میں لہلہ ایٹم کی بیستہ اقوام کا ذکر ہے۔ یہ نہیں بتا، ہونجو دور ہو ہر پہلو یا Asterix ہوں امریکہ میں یا وٹسٹر الٹی کا Pompeii کی وجہ سے تباہ ہوا، کسی کو یہ نہیں بتا کوئی۔ ماسندان یہ تو نہیں کہے گا کہ قرعہ خداوند کی نظر ہو گیا۔ کوئی یہ نہیں کہے گا کہ اللہ کا قہر آیا۔

Science does not believe in these things - the poor little science. پتہ ہے کیا ہے؟ وجہ یہ ہے میں آپ کو بتاؤ اتنی کی بات بتاتا ہوں۔ قرآن نے سہا مین کے بارے میں ایک جملہ لکھا، حضرت سسٹمن نے بدہ کو بھیجا۔ ہمارے دانشوروں نے کہا کہ وادی بھلا پند۔ ہولنے ہیں؟ بدہ بدہ، کوئی Messenger ہو گا، کوئی جاسوس جس نے شائد ٹوپی بدہ کی طرح پہنی ہوئی۔ اچھی دیکھیں ماں یہ ہو Walt Disney میں آتے ہیں، سچ میں تو بندے ہی ہوتے ہیں ماں۔ اوپر شعیب کوئی خرگوش کی طرح یہ وہ تو Intellectuals کا خیال تھا کہ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ بدہ بدہ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تو انہوں نے کہا یہ جو ہمارے Modern Intellectuals ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ خدا ان کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں کرتا۔ کعبہ میں ابابلیس؟ نہیں سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ بھلا ابابیل کیسے آئے گی۔ اللہ میاں اسنے چھوٹے چھوٹے پرندوں سے بندے مروای نہیں سکتا۔ کسی نے کہا نیل پھلتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، ایسے نہیں ہو۔ نیل نہیں پھلتا۔ ایسے لگتا ہے کسی آدمی نے کوئی اوپر سے Over head bridge ڈال دیا تھا جس میں سے وہ گزر گئے تھے۔ تو Secular intellectual بیچارہ ہمیشہ اس پروگرام میں رہتا ہے کہ کسی معجزے کی لٹی کرے۔ اب بتائیے کیسے لٹی کرے؟ میں تو وہاں نہیں تھا۔ کوئی نامدی وہاں نہیں ہو گا۔ کوئی پرویز نہیں ہو گا۔ کوئی خود بخود وہاں نہیں ہو گا مگر وہاں

کچھ لوگ موجود تھے۔ آپ کو پتہ ہے ٹیل سے جب قوم پارچہ اچھی تو ایک باب کتنی آتا ہے کہ جب پوری قوم یہود ٹیل سے پارچہ گئی تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا کہ ان کی گنتی کر۔ کوئی بارہ قبائل تھے۔ ایک ایک لاکھ میں بانٹے گئے۔ بارہ لاکھ یہودی ساتھ تھے۔ اب آپ انصاف کرو۔ ٹیل کا واقعہ بارہ لاکھ یہودیوں نے آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میں نے تو نہیں دیکھا۔ نہ آج کے کسی مفکر مفسر نے دیکھا۔ بھائی بارہ لاکھ آدمیوں نے شہادت دی کہ ایسا ہوا تھا۔ پلو شٹ شہ پھر بھی پرا جانا ہے تو کیا آپ کے پاس کسی ایک ایسے یہودی کی Statment ہے جس نے کہا ہو میں بھی ٹیل میں اس وقت کھڑا تھا ایسا نہیں ہوا۔ دونوں طرف سے Information آپ کے منہور ہوگئی۔ کسی نے کہا ابائیلیں نہیں تھیں۔ تو دیکھئے اتفاق کی بات ہے کہ یہ ہمارے جو Most modern دانشور ہیں ایک Fake قسم کی چیز کی وجہ سے کسی Super structure کو نہیں مانتے۔ کہتے ہیں کہ اگر تاریخ اور مذہب نے کوئی شہادت طلب کرنی ہو تو وہی قانون لگے گا جو اس وقت آپ کی Courts میں چل رہا ہے۔ ایک مثلی شہادت جو ہے تمام سنی سنی شہادتوں سے بالا ہوتی ہے ایک عرب کا شہادہ قاضی چارہ۔ امیر ابہ نے اس کو رستے میں پکڑ لیا۔ اس نے کہا تیری جان جائے گی، تجھے نہ ورما روں گا۔ اس نے کہا بات سنو میری جان بخش دو میں تمہیں Guide کر کے مکہ تک لے پھتا ہوں۔ وہ امیر ابہ کے لشکر کو مکہ تک لے گیا۔ عرب نو جوان کے دل پہ بوجھ تو ہوا تھا کہ یہ کالے بیٹھی آ کے ہمارا ملک تباہ کر رہے ہیں۔ محمود مانی باقی آگے Lead کر رہا تھا۔ تو جب وہ مکہ میں پہنچا تو اس نے امیر ابہ سے کہا کہ وہ مکہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ وہ امیر ابہم کے خدا کا تھہ ہے۔ میں نے تمہیں یہاں تک پہنچا دیا ہے۔ اب تم اپنا وعدہ کرو اور مجھے رہائی دے دو۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ ہم بادشاہ غفلتوں سے پھر اٹھیں کرتے۔ اس نے نو جوان کو رہائی دے دی۔ وہ چٹا چٹا اس باقی کے پاس آیا۔ یہ خود وہ اپنے ایک (بڑی خوبصورت اس نے شاعری کی ہوئی ہے) تصدیق میں لگتا ہے۔ وہ باقی کے پاس آیا، اس نے کہا سن بھائی! ہے تو تو جانور مگر میں تمہیں بڑی سادہ سی بات بتاؤں آگے ہے امیر ابہم کے خدا کا تھہ اور مجھے اتنا پتہ ہے امیر ابہم بھی سچا تھا اور خدا بھی سچا ہے تو ذرا احتیاط کرنا۔ آگے نہ بڑھنا ورنہ تجھے تھر خدا نے

ابہائیت سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا۔ یہ کہہ کر وہ آگے بڑھتا۔ اس کی ایک محبوبہ تھی رودانہ، اب یہ شعر سارے کے سارے ایک طویل نظم میں اسے لگتا ہے۔ میں ان اشعار کا آپ کو خلاصہ سنا رہا ہوں۔ اس نے کہا کچھ نہ پوچھو میں جب ان سے دور بنا تو آسمان پر ہم نے پرندوں کے ہجوم کے ہجوم دیکھے اور پھر ان کے چہروں میں جو کچھ تھا انہوں نے پھینکنا شروع کر دیا۔ جب وہ ہذا مزید ارجلہ ہے اس Eyewitness کا جو آپ کو سنا رہا ہوں کہ جب وہ پتھر پڑا تو اور ابہ کا لشکر تباہ ہوا تو وہ مجھے ڈھونڈتے پھرتے تھے کہ میں انہیں واپسی کا راستہ دکھاؤں، بھلا میں نے ان کے باپ کا قرضہ لیا ہوا تھا کہ واپس بھی چھوڑ کے آتا۔ یہ جملہ وہ اپنے شعر میں لکھتا ہے کہ بھلا دیکھو میں نے اس کے باپ کا قرضہ لیا ہوا تھا کہ ان کو واپس بھی چھوڑ کے آتا۔ آگے چل کے کہتا ہے پھر یوں ہوا کہ کچھ پتھر میرے قریب آ گئے اور میں خوفزدہ ہوا کہ اگر میں یہاں کھڑا رہا تو کسی نہ کسی پتھر سے میں بھی جھسم ہو جاؤں گا۔ تو میں بھاگ کے ایک پہاڑ کے ٹھو میں گھس گیا۔

خواتین و حضرات! اب انصاف کرو Eyewitness یہ سارا کچھ کہہ رہا ہے اور غامدی صاحب کہہ رہے ہیں کہ نہیں ان کو شاید کوئی اور بیماری پڑ گئی ہو۔ آخر ہم خدا کو تاکتا مجبور کیوں سمجھتے ہیں؟ ایک صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ معراج پر ہو گئے تھے Physically گئے تھے؟ میں نے کہا ہاں Mostly اصحاب کا Version تو یہی ہے کہ Physically گئے تھے۔ اگرچہ ام المومنین کا Version جدا ہے۔ مگر اس پر سب سے بڑا اعتراض یہ آتا ہے کہ ام المومنین تو وقت تو پیدا ہی نہیں ہوئی تھیں جب یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ تو ہم بعد عزت و احترام اپنی ماں کی Statement پر ان اصحاب کی Statement کو زیادہ وقعت دیتے ہیں جو اس وقت موجود تھے اور جنہوں نے یہ دیکھا اور انہیں نے یہ سمجھا کہ حضور ﷺ بدنی طور پر گئے تھے۔ اس نے کہا کہ اوتی آپ اتنے بڑے Scientific سائنسدان ہونے کے باوجود دانشور ہونے کے باوجود، خاصاً Pamper کیا اس نے، پھر بھی مانتے ہو؟ پھر بھی مانتے ہو کہ وہ بدنی طور پر گئے تھے معراج پر۔ تو میں نے اس سے سادہ سی ایک بات پوچھی کہ یار میں لے گیا تھا؟ کہتا نہیں۔ میں نے کہا تو لے گیا تھا؟ کہتا نہیں۔ میں نے کہا کوئی President of

America لے گیا تھا انہیں؟ کوہتا ہے نہیں۔ میں نے کہا کون لے گیا تھا؟ کہتا جی اللہ۔ میں نے
 کہا اللہ میں یہ طاقت ہے؟ اب بچا دو بڑا الجھائیں نہیں میرا مطلب یہ نہیں تھا۔ میں نے کہا یا مجھے
 بتاؤ کہ اگر اللہ یہ چاہے کہ کسی انسان کو سارے قوانین ادھر ادھر کر کے بدنی طور پر کائنات والا میں
 عرش معلیٰ پر لے جائے تو وہ کر سکتا ہے کہ نہیں کر سکتا؟ پھر تو کیوں مجھ سے سوال پوچھتا ہے، جب
 اللہ آپ کو بار بار کہہ رہا ہے "إِنَّ اللَّهَ بِفَعْلٍ مَا يَشَاءُ" (الحج: 18) کہ تیرا رب جو چاہے کر
 سکتا ہے تو میں کیوں شبہ کروں اس پہ کہ وہ کر سکتا ہے کہ نہیں کر سکتا۔ بھائی دیکھو ایک ہی تو نستی ہے
 جس پہ ناممکنات کا کوئی ایسا لفظ عام نہیں ہوتا۔ میں تو اللہ کو مانتا ہی اس لیے ہوں کہ وہ سب کچھ کر
 سکتا ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ میں اپنی ذات پہ ہی زیادہ مرکوز رہوں تو اچھا ہے، میرا تو اللہ کا تصور
 ہی یہی ہے کہ جو میں نہیں کر سکتا وہ کر سکتا ہے۔ میں اپنی زندگی Extend نہیں کر سکتا وہ کر سکتا
 ہے، میں اپنی موت سے بچ نہیں سکتا اس کو موت آتی ہی نہیں ہے وہ Award کرتا پھرتا ہے
 تو خواتین و حضرات Allah is not with the size, He is not with body, Allah is what Allah does.
 body, Allah is what Allah does. اس علی ترین افعال سے چھوٹا جاتا
 ہے۔ اب اگر ایک اوپر آ کے کھڑی ہو جائے ماں ارن ٹکڑی اور آواز آئے کہ میں تمہارا رب
 ہوں، چاہے شکل نظر آئے نہ آئے۔ آپ کہیں گے چل چل کام کرنا پنا رب بنا چھتا ہے۔ وہ کہے
 دیکھو میں تمہیں مار سکتا ہوں، میں تمہیں زندگی دے سکتا ہوں۔ آپ کہیں نہیں نہیں ہم نہیں مانتے۔
 اس کے اشارے سے اوپر سے کوئی شعاع آئے کوئی چیز آئے، آدھا شہر جو ہے موت کی نظر ہو
 جائے باقی تو چپ کر کے مائیں گے ٹھیک ہے تو ہی اللہ ہے۔ خوف اور دہشت کا یہ عالم ہوگا
 کہ بڑے بڑے مقدسین جلدی میں ہوں گے احتیاف میں کہ تو اللہ ہے۔
 خواتین و حضرات بالکل عید یہی اقدس وقت پیش آیا جب بنو اسرائیل نے کہا ہم
 نہیں مانتے Allah can not evolve this thing, can not آپ کو پتہ ہے
 یہودیوں کی ایک مومنہ تھی کہاں، اس کا بڑا مشہور لطیفہ ہے کہ اتنے بد بخت ہیں یہ یہودی، اتنے
 بے عقل ہیں۔ آپ تو ان کو بڑا لائق سمجھتے ہو، بھی شیطانوں میں قرآن میں فریب ذات میں کسی کے

Advance ہو جانے سے اس پہ عقل مند ہونے کا تو نہیں الزام لگتا۔ تو یہ ہودی اتنے پر بخت تھے کہ ان کے پیغمبر نے Judgement ہدی ہوئی ہے، موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے Judgement ہدی ہے "قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ" (البقرہ: 67) اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں میری تو یہ ساری قوم ہی جاہلوں کی ہے ساری قوم ہی جاہلوں کی ہے۔ تو ہوا اس طرح کہ جب انہوں نے کہا کہ ہم نہیں مانتے ہی، یا اللہ میاں تو ایسے ہی کوئی دیتا ہے چھوٹی موٹی Powers والا، ادھر ہڈ سے ہڈ دیتا ہیں، آمون رہا ہے جو ادھر یہ جو بھیڑ بکریوں والا اپالو ہے جس کو بھل کے نام سے عرب یاد کرتے تھے ہڈ سے ہڈ دیتا What is so bigger quality about your God? اللہ میاں مجبور ہو گئے، انہوں نے کہا اچھا یہ نہیں مانتے "وَإِذْ قُلْنَا يَا مُوسَىٰ لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَىٰ اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ" (البقرہ: 55) اللہ نے کہا اچھا دیکھا اگر یہ نہیں مانتے ان میں سے تو آدھے ادھر کرو۔ آدھے ادھر کرو۔ اس نے آدھوں کو ایک برق صاعقہ کا رو دیا آسمان چٹا، آدھے بغوا سرائیکل غائب ہو گئے۔ اب تو خدا ماننا ہی تھا۔ وہ لاپرواہ بن گیا۔ ہڈ سے اشراف آئے اسے موسیٰ تو اپنی قوم کا بڑا موسیٰ دشمن ہے تو نے ہمیں مرہا نے کیلے (یہ کیا) ہم تیرے خدا کو مانتے ہیں، پلیز کچھ کر ہمارا، یہ تو ہمارے بھائی گئے ہمیں گئیں "ثُمَّ بَعَثْنَاكُم مِّن بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" (البقرہ: 56) پھر ہم نے ان کو لوٹا دیا زندہ کی کوئی کہ تم سوچو غور کرو اور ہمارا شکر بجا لاؤ۔

خواتین و حضرات تاریخ میں جو بہت ساری قومیں بنا دی گئیں بہت ساری چھتیں اور جسی ہوئی۔ بہت سارے جو گنہگار ہو گئے بہت ساری آبادیاں جو خطرناک ہو گئیں۔ ویسے تو غالب نے جی لکھا ہے مگر وہ اشراف پہ لکھا ہے

ناک میں کیا صورتیں ہوں گی جو پناہاں ہو گئیں

سب کہاں کچھ لاؤ گل میں نمایاں ہو گئیں

یہ جو ناک میں گئے جو اللہ کے مارے ہوئے ان میں سے کوئی لاؤ گل میں نمایاں نہیں ہوا۔ یہ وہ

بد بخت ہے کیوں ایسے کرتا رہا؟ Question is very simple کہ انسان کی تہذیب جو ہے آگے نہیں بڑھ سکتی تھی۔ Debility of human race۔ ابھی آپ دیکھ لیجئے یورپ امریکہ کانیا فساد ایسٹ اور ویسٹ کانٹریس ہے، Cold war کانٹریس ہے، مفادات کانٹریس ہے۔ آپ یقین کرو آج یہ بات یاد رکھنا ہو سکتا ہے پچاس سالوں کے بعد اخباروں میں بڑے بڑے اشتہارات لگے ہوں گے کہ پورا یورپ Battle of sexes کا شکار ہو گیا ہے The woman is not depending on man for production and the man is not interested in woman۔ وہاں پیدا رہے یورپ میں امریکہ میں Where there is democracy and sculrism یہ بڑی بلائیں جو پیدا ہو رہی ہیں اس سے جو اگلی جنگ ہے وہ خواتین اور مردوں میں ہوگی۔ آپ کو پتہ ہے وہ جو Node ٹوٹیں گے وہ معاشرتی معاہدہ ٹوٹے گا، جب وہ معرانی معاہدہ پائے گا تو اگلی جنگ ہو جائے گی کہ ہم Feel کر سکتے ہیں کہ عورتیں ملحدہ اپنی بھانجے لیے ہوں گی اور مرد اپنی بھانجے کے لئے الگ ہو جائیں گے اور یہ Battle of gender شروع ہو جائے گی۔ یہ پہلے بھی ہوا۔ اگر خدا اس عنصر کو کچل میں سے نہ بنا دیتا، اگر ان لوگوں کی Continuity ہوتی تو most natural end of those civilizations was death۔ پہلے ختم ہو جاتیں۔ تو خدا وہ کریم نے اس سے پہلے کہ یہاں حیات بھائے انسان آگے بڑھتا بہت ساری Civilizations کو درمیان میں ختم کیا تاکہ کاروان حیات آگے بڑھتا رہے، یہ Civilization آگے بڑھتی رہے۔ آج بھی خواتین و حضرات اگر ہم نے واپس پلٹنا ہے What is the problem with democracy? Secularism is an illegitimate child of religion۔ ایک طرف بحران یہ آیا کہ مذہب ان لوگوں کے ہاتھ میں چلا گیا جنہوں نے مدرسوں کے دیوار سے آگے بھی جھانک کے نہیں دیکھا کہ دنیا کیا کر رہی ہے۔ ان کے علم کی معرفت محدود تھی۔ چند سو سال سے ہم کبھی رازی کا نام لے رہے ہیں

کبھی فارابی کا لے رہے ہیں کبھی فلاں ہمیں پتہ ہی نہیں لگتا کہ دیکھو حضرت اس عباس کا ارشاد وگرا می تھا القرآن یفسره الزمان، کسی نے پوچھا کہ آج تو آپ زندہ ہو آپ سے بدانت طلب کر رہا ہوں کل کیا ہو گا؟ فرمایا القرآن یفسره الزمان ہر زمانہ قرآن کی اپنی تفسیر کرے گا۔

Most of the religious organizations ایک بڑے فتنے کو ہوا دے رہی ہیں، یہ دنیا کا علم ہے یا اللہ کا علم ہے But how do you divide this کیا خدائے تعالیٰ یہ تقسیم کی ہوئی ہے کہ یہ دنیا کا علم ہے اور یہ دین کا علم ہے۔ ان آپ اگر اللہ کو دیکھو تو آپ کو مطلب بھی سمجھ آ جائے گا کہ ہم ادھورے ادھورے لوگ ہیں، آدھے آدھے ذہن ہیں۔ اللہ کی پسندیدگی کا معیار دیکھو جب اس نے کہا کہ میرے یہ پسندیدہ لوگ ہیں تو اس نے بڑی وضاحت سے کہا "الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ" ایک شرط تو یہ کہی کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اپنے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور دوسری شرط یہ کہی "وَيُتَّقُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ" (آل عمران: 191) اور زمین و آسمانوں کی تخلیقات پر غور کرتے ہیں۔ بائیس غور کر رہا ہے، بڑی مدت سے گزر رہا ہے بھارہ، بہت سارے تصنیف دے بیٹھا ہے۔ دانشمن نے کی ہے Double Helix چکر بیٹھا ہے، اتفاق یہ ہوا کہ پہلی بات ہمارے پاس رہ گئی دوسری ویسٹ کے پاس چلی گئی "وَيُتَّقُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ" تو ادھر چلی گئی اور ہمارے پاس وہ بھی نہیں رہی پوری طرح کہ "الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ" کھڑے بیٹھے کھڑوں کے علی اللہ کی یاد بھی ہاتھ سے چلی گئی۔ یہ ایک بہت بڑی Tragedy تھی۔ آپ مذہب کو کا ہے کا اٹھام دیتے ہو مذہب ہو گا تو اس کو اٹھام دو گے ماں۔ دیکھو آپ کی سوسائٹی میں مذہب ہو گا تو اٹھام دو گے۔ مذہب آپ کو یہ Values سکھائے گا جس پر آپ کا رہنمائی ہو گی اس کو اٹھام دو گے۔ مذہب اسی فیصد داخلی نیاں کام ہے اور بیس فیصد عمل کا کام ہے۔ ایک انگریز مفکر ہیں۔ دیکھیں بات کسی مسلمان نے نہیں کی یہ کسی فقیہ نے نہیں کی۔ کسی سکول کے Head نے نہیں کی۔ کسی شیخ العرب والہجہ نے نہیں کی۔ تیرانی کی ایک بات ہے کہ ایک Orientalist نے کی ہے اور وہ کہتا ہے کہ مسلمانوں کا

تمام مذہب جو ہے۔ Only 20% of the whole religion is based on۔ the Quran وہ کہتا ہے اگر پورا law آپ Islamic law دیکھو تو پورے اسلامی شرعی law کی بنیاد 20% قرآن پر ہے اور 80% حدیث پر ہے۔ اب ثنائیت و حضرات Suppose ایسے گروہ آپ کے مکتبہ فکر کے پیدا ہو جائیں جو حدیث کو ہی نہیں مانتے، قول رسول ﷺ کو نہیں مانتے۔ مجھ سے کسی نے پوچھا آپ کے نزدیک حدیث کی کیا حیثیت ہے؟ میں نے کہا کہ کیا ہو سکتی ہے میرے پاس تو قرآن پر شہادت ہی ایک ہے حدیث امیرے پاس تو دوسری شہادت ہی کوئی نہیں ہے۔ مجھے تو پتہ ہی نہیں ہے کہ اللہ کی کتاب ہے مجھے تو پتہ ہی نہیں ہے کہ قرآن ہے۔ میں نے تو یہ دیکھا کہ ایک صادق اور امین کی زبان ہمارے دو باتیں لکھیں ایک کے بارے میں اس نے کہا قرآن ہے ایک کے بارے میں کہا کہ یہ میری بات ہے۔ اس کے علاوہ تو زمین و آسمان میں قرآن کے حق میں کوئی شہادت ہی نہیں۔ آپ کہتے ہو حدیث کی حقیقت کوئی نہیں۔ اگر حدیث کوئی نہیں تو قرآن تو سرے سے نامربوط ہے، اللہ بھی نامربوط ہے۔ بھائی چالیس برس سے اللہ میاں نے اتنی محنت کی اپنے بندے کو صادق و امین کہلانے میں حتیٰ کہ یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نہ تھا بھی کبھی ہوتے نہیں بولتے تھے، لطافت میں بھی کبھی نہیں۔ اتنی سچائی کے بعد آخر آپ یہ ان نہیں ہوتے کہ کیوں اتنی سچائی؟ کون سا ایسا شخص ہے جو زندگی میں کبھی ادھر سے ادھر Statement mix up نہ کر دے۔ وہ یہ کہ قرآن نے آما تھا۔ اگر ایسی Absolute سچائی کی Authority نہ ہوتی تو لوگوں کو شبہ ہوتا کہ فلاں جگہ حضور ﷺ نے اس سے یہ امر اولیا جتو ہو سکتا ہے قرآن سے بھی کوئی اور کتاب مراد ہو اس Absolutism of expressions of truth میں قرآن Establish کیا کہ چونکہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے یا اللہ کا کلام ہے تو یقیناً یا اللہ کا کلام ہے اس کے علاوہ کوئی Argument ہمارے پاس نہیں ہے۔ آپ سمجھو کہ آپ کو عربی آتی ہے تو آپ کہیں اس کا عربی کا الٹا بیڑا اچھا ہے کوئی غیر عرب اس دلیل پہ کھڑا نہیں ہو سکتا کہ اس کی عربی اچھی ہے قرآن کی۔ اس لیے ہے یہ بالکل ناقص دلیل ہوتی ہے۔ صرف وہ فرد واحد ہے جس کی سچائی جس کی صدق افزا زبان نے ہمیں بتایا

کہ یہ قرآن ہے اور میں اللہ کا پیغمبر ہوں۔ And we believe in him! and we believe in him, when we start believing in him then we start studying Quran in a different sense جب ہمیں یقین ہو کہ یہ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔ کبھی آپ کو خیال آیا، دیکھو کتنی عجیب سی بات ہے لوگ کہتے ہیں خدا کو دیکھا نہیں خدا کا ثبوت کوئی نہیں خدا کو پایا نہیں جاسکتا

بیٹھا کے عرش پر دکھا ہے تو نے اے واعظ
خدا ہی کیا ہے جو بندوں سے اعراض کرے

بڑی دور ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کبھی آپ کو احساس ہوا کہ اتنی بڑی کتاب ہمارے اللہ کے لفظ میں، ایک ایک لفظ ایک ایک زبیر اور زبیر اللہ کی ہے۔ کبھی آپ کو حیرانی نہیں ہوتی کہ جس اللہ کے بارے میں Logical Positivist کہتا ہے، Ayer کہتا ہے کہ There is no data about God therefore, God is nonsense. آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ کتنا آسان ہے خدا کو ماننا اور کتنا آسان ہے اس کا انکار کرنا۔

Man makes a thousand mistakes but still remains a man دیکھو انسان اگر ساری غلطیاں جھی کرے تو وہ اپنے درجہ انسانیت سے گرتا نہیں ہے انسان وہ رہے گا پاپیہ آپ اس کو گورنر و صفت انسان پاپیہ کو سرکش اور ظالم انسان رہے گا انسان مگر اگر خدا ایک غلطی کرے تو خدا نہیں رہتا۔ ایسے خدا کو کون مانے جو میری طرح غلطی پہ غلطی کیے جاتا ہے اگر آپ کو شبہ ہے کہ وہ نہیں ہے۔ تو آپ پورا زور لگا کر قرآن میں سے ایک غلطی نکالنی ہوگی

ایڈ وینس آل۔ Just one mistake scientific mistake historical mistake or social mistake. ایک غلطی نکالنی ہے صرف ایک غلطی اور پھر بالکل آزادی۔ جھپٹے پیاس برس سے میں دیکھ رہا ہوں کوشش کر رہا ہوں ماننے کے باوجود اس چکر میں ہوں شاید کسی جگہ غلطی نکل آئے تو میں جی آزاد ہو جاؤں مگر افسوس میری حسرت تو پوری

نہیں ہوتی۔ مجھ سے بڑے بڑے Intellectual موجود ہیں ذرا کوشش کر کے دیکھ لیتا مگر یہ کبھی نہ کرنا Lesser knowledgeability کی رسائی قرآن تک نہیں ہوتی۔ پڑھنا اور سمجھنا اور ہے، غور و فکر کرنا اور ہے۔ حضرات امام محمد باقرؑ نے بڑی خوبصورت بات کی تھی، انہوں نے کہا کہ قرآن کے ہر لفظ کا ایک ظاہر ہے پھر اس ظاہر کا ظاہر ہے، قرآن کا ایک باطن ہے پھر اس باطن کا ایک باطن ہے۔ بڑی سادہ Statements ہے کوئی نہ ان کن نہیں ہے، فرمایا کہ قرآن کی کم از کم چار Diminations of understanding ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کی کم سے چار Dimension of understanding ہیں۔ ایک Special Dimension common understanding کی ہے۔ ایک Simple Face اور Face understanding کی ہے۔ ایک Dimension اس کی گہرائی میں ہے۔ جیسے ابھی میں نے آپ کو مثال دی "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حِكْمًا- فَمَا أُولَئِي إِلَّا لِبَلِّ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" (البقرہ: 179) ایک Personal اور Local ہے۔ اور ایک External اور دوسری Eternal ہے۔

خواتین و حضرات! یہ وہ اصولی باتیں ہیں۔ یہ وہ Practical حقائق ہیں کہ مذہب انسان کی Progress پر حائل ہے۔ اب کیا ہوا ہے؟ آج کے دن میں کیا پایا ہوا ہے کہ آپ مذہب کو Decadent سمجھ لیں۔ کیوں سمجھ لیں؟ Why? let's find out کہ یہ Scientific progress کے ساتھ Religion نہیں جاسکتا ہے۔ یہ وہ ہے آپ ثابت کر سکتے ہو، کہیں کہہ سکتے ہو کہ اللہ بکلی کے باب کے خلاف ہے یا پھر اللہ Atomic discoveries کے خلاف ہے۔ آپ کہیں کچھ نکالو تو سہی۔ اب قرآن تو سامنے ہے Try to understand and know کہ یہ سارے تعصبات جو ہیں کسی احمق انسان کے تحقیق کردہ ہیں۔ اللہ تو اس سے ایڈوانس کیا ہوا ہے، اللہ زمانہ پورا کر چکا ہے، اللہ انسان کی زندگی تمام کر چکا ہے، اللہ تعالیٰ کہتا ہے "أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ" (الملک: 14) تمہارا خیال یہ ہے کہ کیسویں صدی میں اللہ کو پتہ نہیں ہے کہ انسان نے کیا Progress کر لی ہیں اگر اس کو Past کا پتہ

ہے جب آپ موجود نہ تھے۔ اگر اس کو Present کا پتہ ہے تو اس کو یہ نہیں پتہ کہ مستقبل کیا ہے۔ ایک بڑے اچھے مفکر نے ایک جملہ بڑا اچھا لکھا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ اس معصف اور ماول نگار کی طرح ہے جس نے ایک کتاب کا یا ماول کا پہلا Chapter لکھ کر Audience کو پیش کر دیا کہ باقی تم خود ہی بھر لو۔ ایسا بھی ہوا ہے؟ ایسا کوئی معصف دیکھا ہے۔ بودہ صفحے لکھ کے Public کو کہے کہ باقی ماول تم خود ہی پورا کر لو۔ خدا یہ سارے کام پورے کر چکا ہے اور اس نے قرآن حکیم میں یہی وضاحت سے یہ کہا ہے کہ "وَمَّا مِّن ذَاتِ فِئِي الْأَرْضِ" زمین پر ایسا کوئی ذی حیات نہیں ہے، کوئی ذی حیات نہیں ہے کہ جس کی زندگی "إِلَّا عَلَى اللَّهِ رُفْقًا" کہ تمام ذی حیات کے رزق کا دار و دارم ہے ہے اللہ کہتا ہے "وَيَعْلَمُ مُنْتَقِرُهَا وَمُنْقَرُهَا" اور ایک ایک ٹکڑا ایک ایک ایک منہ Noted ہے کہاں رکنا ہے کہاں جانا ہے کہاں ٹھہرنا ہے ہمارا یہ کی جوتی تک پہنچنا ہے یا زمین کی Depth میں جانا ہے اللہ تعالیٰ نے سب کچھ ایک بڑی حکیم میں لکھ دیا ہے جسے آپ لوح محفوظ کہتے ہیں "كُلُّ فِئِي كِتَابٍ مُّبِينٍ" (حدود: 6)۔ یہ بھی بڑا Logical ہے کہ کوئی شہ آباد کر کوئی Building بنا تو پہلے نقش تو بنانا پڑتا ہے پھر اللہ نے نقش بنایا یہ لوح محفوظ میں ہے۔ یہ Master plane of this universe Master plan of this earth اس ماسٹر پلان میں جو کچھ اس زمین میں ہو نیو والا تھا ہو رہا تھا ہو چکا تھا۔ سارا کچھ "كُلُّ فِئِي كِتَابٍ مُّبِينٍ" (حدود: 6) ہم نے Details لکھ دیں پھر لکھ دیے زندگی لکھ دی رزق لکھ دیا پیشے لکھ دیے زمانہ آمد و آمد اور پھر آخر بھی لکھا دیا "إِلَّا وَكُنْتَ الْأَرْضِ ذُلُّهَا (1) وَأَخْرَجْتَ الْأَرْضِ أَثْقَالَهَا (2) وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا (3) وَلَنُزِلُّ (4)" اس نے لکھ دیا کہ یہ زمین اس حد تک جائے گی اور قیامت یعنی اس کا End اس طرح ہو گا۔ اس نے لکھا ہے "الْقَارِعَةُ (1) مَا الْقَارِعَةُ (2) وَمَا أَزْكَ مَا الْقَارِعَةُ (3) يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ (4)" (القارعة) یہ سارا کچھ اس نے پوری کی پوری آیات میں آپ کو ایک Visible picture دے دی ہے کہ اس زمین میں اس Intellectual نے اس ایسٹ اور ویسٹ نے کہاں تک جانا ہے پورا۔ مگر ایک چیز سچ میں

رہ گئی یہ خواتین و حضرات آپ کے ساتھ میں Share کروں گا کہ مذہب نے انجام تو لکھ دیا مگر ایک چیز Exceptions میں رہی۔ یہ میرے رسول ﷺ کا قول مبارک ہے۔ یہ میں نے کسی زمین کے Intellectual سے بات نہیں کی ہے۔ نہ Imagination میں آکتی ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ وہ انسان کامل محمد رسول اللہ ﷺ تعلیم میں بھی مکمل تھے، ہمارے ماں باپ بھی ان پر قربان اور ہم بھی ان پر قربانی کا شرف حاصل کریں۔ انہوں نے ایک عجیب بات ارشاد فرمائی۔ حالانکہ قرآن تو لکھ بیٹھا ہے۔ فرمایا ہو سکتا ہے کہ اللہ دنیا کی مرآۃ و حادۃ اور ہر حادے۔ تو پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آؤ حادۃ کتنا؟ فرمایا پانچ سو برس۔ دیکھا آپ نے What your Prophet knows nobody else knows، یہ کیسی میں ہم چل ہی رہے ہوں، یہ کہا نہیں جاسکتا۔ I am very doubtful about this fact. یہ پانچ سو برس وہ تو نہیں ہے جو Extended میں اور اللہ میں نے شاید کچھ ہم بانی فرمائی ہو۔ قیامت تو اپنی جگہ قائم ہے مگر یہ پانچ سو برس تو نہیں جا رہے گئیں ہمارے This is very doubtful to think، مگر اگر وہ قائم جا رہا ہے تو آپ خوش نصیب ہو کیونکہ اللہ دنیا چھوڑے گا نہیں۔ یہ بارگاہی نے فانی ہوا ہے Decadent ہوا ہے فرمودہ ہوا ہے، صرف ایک منہ سے قائم ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ آخر کہاں تک دنیا جائے گی؟ کہاں تک؟ فرمایا جب تک زمین پر ایک بھی اللہ اللہ کہنے والا شخص موجود ہے دنیا قائم رہے گی، قیامت نہیں آئے گی۔ اگر سات ارب میں سے ایک بھی اللہ کو ماننے والا موجود ہے تو دنیا قائم رہے گی۔ اب آپ سوچ رہے ہو کہ مذہب کیا Imagination کرتا ہے اس سوسائٹی کی Progress میں؟ آپ کے پاس حدیث موجود ہے کہ یہ انسان اور تم مسلمان وہی حرکتیں کرو گے جو پچھلی قومیں کر چکی ہیں اور تباہ و برباد ہو چکی ہیں۔ تم بھی انہی رستوں پہ چلو گے اگر انہوں نے سانپ کے گل میں ہاتھ دیا تم بھی وہ گئے اگر انہوں نے گودہ کے گل میں ہاتھ دیا تو تم بھی وہ گئے اگر انہوں نے کسی پستی کو چھوا تو تم بھی چھوؤ گے۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے Warn کیا کہ جب پالیس برس آخری خلافت مہدی کے گزریں گے ایک Total decadent انسانوں کا شروع ہو جائے گا۔ اس

میں مالیات نہیں شامل Economic Systems نہیں شامل، اللہ میاں کو Economic Systems سے کیا لینا دینا ہے، یہ آپ کے اپنے ذہن کی پیداوار ہے، اپنی اپنی Frictions کو دور کرنے کے لیے ورنہ Functional System کا اللہ سے کوئی واسطہ نہیں بنتا۔ اللہ کے سسٹم ذرا Different ہیں۔ یہ آپ کے Created systems ہیں جن پر آپ کی معیشت اور معاشرت کی بنیاد ہے۔ اللہ کے ہاں بالکل System واضح ہیں خدا کہتا ہے میں بھوکے نگوں کو نہیں مارتا۔ پاکستان کے حق میں ہو واحد مجھے اچھی بات لگی ہے کہ ہم سب بھوکے نئے ہیں اللہ نہیں مارے گا ہمیں۔ خداوند کریم نے ایک معیار رکھا ہوا ہے مارنے کا اور اس نے کہا کہ میں بلاک نہیں کرتا سوائے اس کے کہ قوموں کی معیشت حالت عروج پر نہ ہو۔ وہ کہتا ہے میں صرف ان بستیوں کو مارتا ہوں جو اپنی معیشت پر اترا رہی ہوتی ہے جو پڑے مار چھوٹی ہے کہ ہم دنیا کی امیر ترین قومیں ہیں جو اس مار میں ہوتی ہیں کہ ہم غم بہت کے صحرائوں میں سے اٹھ کے اب آسمانوں کی رفعتوں کو چھو رہے ہیں۔ وہ Hanging Gardens of Babylon کو تباہ کرتا ہے۔ غریب آدمی کو کیا اس نے مارا ہے اس کے پلے ہی کیا ہے جو مارے گا۔ اس نے ابھی آزمایا ہی نہیں آپ کو تو مارے گا کیا؟ کل جب آپ کی زمین سناٹا لگنے لگی، آپ کو پتہ بجاٹھ میاں نے ابھی تک آپ کو آزمایا ہی نہیں ہے۔ اللہ نے آپ کو کثرت سے آزمایا ہی نہیں ہے، افراتی سے آزمایا ہی نہیں ہے You are a very lucky people very very lucky people. جب سے پاکستان بنا ہے ہم تو گرنگی کے میدانوں میں نہ کرنے والے ہیں، بھوک اور فلاں میں سے گزرتے ہیں۔ ابھی تو ہماری آزمائش ہوئی۔ ڈرو اس وقت سے جب خدا آسمانیاں گروے۔ جب بہت آسمانیاں گروے آپ بھی امریکن کی طرح اتراؤ گے برٹش کی طرح اتر کر گئے جب آپ کی آزمائش شروع ہوئی۔ مگر ایک بات غور سے سنو۔ آخری بات عرض کر رہا ہوں کہ پھر وہ کار کوئی Sadist نہیں ہے، کوئی ایسے رساں نہیں ہے۔ اس کی ابتدا و آخر محبت اور رحمت پہ ہے۔ وہ ایک جملے میں تمام Approach واضح کر دیتا ہے اگر آپ اس کے ساتھ Proper approach نہیں رکھتے تو یہ آپ کا قصور ہے اس کا نہیں ہے۔

دیکھو میں قرآن کی ایک آیت پڑھتا ہوں مجھے عجیب مزا اس میں آتا ہے، عجیب انداز اللہ نے اپنایا ہے، "مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ" کہتا ہے "مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ" ہمیں کیا پڑی تمہیں عذاب کرنے کی۔ دیکھا انداز اس کا کہتا ہے اونے نیک بختوں اونے میرے بندوں مجھے کیا پڑی ہے کہ عذاب کروں "مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ" النساء: 147 اگر تم مجھے یاد کرنے والے ہو ایمان والے ہو تو مجھے کیا پڑی کہ عذاب کروں۔ اب آپ اصول سمجھ گئے ہو۔ اصول ہوا اسودنا ہے۔ اسے یاد کرو، شکر کرو، عذاب سے آزاد ہو جاؤ کیونکہ صاف کہہ جا رہا ہے اگر تم مجھے یاد کرنے والے ہو مجھ پر ایمان رکھتے ہو تو "مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ" تو مجھے کیا پڑی ہے تمہیں عذاب کروں۔

خواتین و حضرات! اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے اللہ پر گمان اچھا رکھو اور خاص طور پر مرتے وقت بڑا اچھا رکھو اور جس گمان پہ تم مرو گے اسی گمان پہ آگے لٹکائے جاؤ گے۔ ایک ولی اللہ تھے۔ یہ جو آپ کے ملاں ملاں گئے رہتے ہیں ڈر کے مار کے ملائکہ کی سونیاں، خوف نامک قسم کے چپہ چھاڑ کر بیو الے دندوں کے تذکرے۔ مذہب لگتا ہے جس طرح مار چہ تیل ہو سی۔ آئی۔ اے۔ گا۔ اگر آپ مولوی کی زبان سے دیکھو تو ایسا ہی۔ آئی۔ اے۔ گا۔ مار چہ تیل لگتا ہے اور یہ سارے خوف سے مارے ہوئے Guilt پیرا ہو رہا ہے گھبراہٹیں ہو رہی ہیں اور پسینے چھوٹ رہے ہیں۔ زیادہ تر لوگ بد قسمتی سے اللہ کی طرف بڑھتے ہیں تو Guilt سے بڑھتے ہیں احساسِ جرم سے بڑھتے ہیں۔ اونیک بختوں احساسِ جرم کا ہے گا؟ احساسِ محبت سے کیوں نہیں بڑھتے، پیار سے کیوں نہیں جاتے۔ جب وہ تمہیں کہہ رہا ہے کہ میری طرف کی Approach خوف کی نہ رکھو۔ وہ بڑے ولی تھے ڈرتے ڈرتے مر گئے۔ کسی نے بعد میں دوسرے ولی نے پوچھا کہ میاں کیا مانی؟ کہتا ہے اللہ نے اپنے حضور پیش کیا، تیوری چڑھی ہوئی تھی، بولے تمہیں مجھ سے ڈرنا ہی آتا تھا تمہیں میری کوئی اور چیز اچھی نہیں لگی اب یہاں بھی ڈرتے رہو، سمجھے ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پہ گمان اچھا رکھو اور یہ مارنا ڈرنا ہی کہ "اللَّهُمَّ بُدِّ قَلْبِي عَلَىٰ ذِيكَ" کہ اے اللہ مرتے وقت میرا ایمان سلامت میری انجھی

Approach سلامت رکھنا۔ بہت خوبصورت اس نشست کی آخری حدیث آپ کی مقرر کرنا ہوں۔ جب یہ باتیں رسول اللہ ﷺ کی شروع ہو جائیں مں تو میرا خیال ہے قاپور ہٹا ہی نہیں ہے۔ اتنی خوبصورت باتیں جن کا تصور ہی نہیں ہے۔ حسنہ ﷺ نے فرمایا نرم رہا کرو جس چیز سے نرمی نکل جائے وہ بد صورت ہو جاتی ہے جس چیز میں نرمی شامل ہو جائے وہ خوبصورت ہو جاتی ہے۔ تو ایک امر الہی آیا خدمت سرکار میں آیا اور پچھلایا رسول اللہ ﷺ قیامت کا حساب کون لے گا؟ فرمایا اللہ۔ ہنسنا اور ہنس کے چل دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا باتیں اس میں ہنسے کی کیا بات ہے بھئی؟ دوزخ دار اس کو بلا کے لائے۔ اس کو بلا کے لائے اور پچھلایا مں اس میں ہنسے کیوں تم؟ کہتا ہے یا رسول اللہ ہم نے زندگی میں دیکھا ہے کہ جب کوئی حافی ظرف حساب لیتا ہے تو نرم لیتا ہے اللہ سے زیادہ حافی ظرف کون ہوگا۔ فرمایا دیکھو اس بدہ کا گمان اللہ پہ کتنا خوبصورت ہے۔

وما علینا البلاغ مبین

سوال و جواب

س: سر پہلا سوال موجودہ دور کے ایک عظیم مفکر اور دانشور عبید اللہ بیگ صاحب کی طرف سے ہے۔ وہ پوچھتے ہیں کہ آپ کے تصور کے مطابق انسانی نسل کا ارتقا اور یہ حوتی مرحلہ اور مختلف Ages میں ہوا لیکن آدم کے تصور آفاقی میں تو کسی Homo Sapien کا تصور نہیں ملتا اور نسل انسان کا آغاز براہ راست حضرت آدم سے ہوا، برائے مہربانی اس پر مزید روشنی ڈالیں۔

ج: اسل میں یہ دیکھا مضموع ہے کہ Darwinian concept سے لے کر Origin of species سے لے کر آپ کو Parallel ہیں نظر آئیں گی قرآن حکیم میں۔ ایک طرف Special creation کی تھیوری نظر آئے گی، ایک طرف آپ کو Biological evolution کی تھیوری قرآن شریف میں نظر آئے گی، "هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئاً مَّذْكُوراً" (الدھر: 01) بلاشبہ قرآن باتر انسان پر زمانے میں ایک ایسا وقت گزرا کہ وہ کوئی قابل ذکر شے نہ تھا "إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ" (الدھر: 02) بُنِيَّةٍ فَجَعَلْنَاهُ سَبْعًا بَصِيرًا ہم نے پھر انسان کو دوہرے مخلوط جراثیم سے پیدا کیا۔ اب اگر یہاں دیکھیں تو آپ کو پہلی Stage تخلیق کی نظر آتی ہے وہ

Single cell کی ہے۔ کہ جب ہم نے انسان کو دوسرے نطفے سے پیدا کرنا شروع کیا تو یہ وہ کائناتی Stages یا زمین کی وہ بیسی Stages کی طرف نظر انداز کرنا ہے۔ پہلی سٹیج Singular cell کی ہے۔ تقابلی قدرے شے نہیں جس کے بہت پرانے جو آئنٹائے نظریات میں جو سائنسدان ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے انسان کسی ایسی کی شکل میں کسی معمولی سی کائی کی شکل میں زمانے میں کسی چیز کے ساتھ وابستہ ہو وہ لین جڑوہ حیات کی شکل میں جب انسان بنا۔ اور پھر اللہ کہتا ہے کہ میں نے اسے دوہم سے نطفے سے پیدا کرنا شروع کر دیا۔ اگر آپ غور کریں تو اس پہلے جڑوہ کی شکل اب بھی ہمارے جسم میں موجود ہے جسے آپ Amoeba proteus کہتے ہیں یا جس کی وجہ سے Amoebic dysentery وجود میں آتی ہے، ایک Singular cell ہے۔ اور ایک دور زندگی کا ایسا گزرا ہے جو Singular سے شارٹ ہوا اس میں Paramecium بھی ہے Amoeba بھی ہے اور یہ Single cell ہے "انسان خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ" (العر: 02) پھر ہم نے وہ چار کر دیا۔ نطفہ Male اور Female جدا ہونا شروع ہو گئے۔ Negative اور Positive کا امتزاج شروع ہوا مگر کیا ابھی اس کو کسی طریقے سے انسان کہا جاسکتا تھا؟ نہیں۔ کیونکہ قرآن پہلے کہہ چکا ہے کہ ناقابل ذکر شے تھا فرمایا "ثُمَّ لِيَسْأَلْهُمُ" ہم نے پھر اسے آگے بڑھایا جانے پر کچھ کے لیے آزمائش کے لیے دیکھنے کے لیے کہ یہ جڑوہ حیات جو ہم نے بڑی Specially تخلیق کیا تھا پھر آگے جا کے کیا کہتا ہے "ثُمَّ لِيَسْأَلْهُمُ سَمِيعًا بَصِيرًا" (العر: 02) تو آپ تہ ان ہوں گے کہ خدا کہتا ہے کہ میں نے پہلے اسے سماعت کے Systems دیئے پھر اس کو بصارت کے Systems دیئے۔ بصارت ایک پیچیدہ عمل تھا اور حقیقت یہ ہے کہ اس وقت بھی اس ابتدائی حیات کے نمونے اب بھی ہمارے اندر موجود ہیں "ثُمَّ لِيَسْأَلْهُمُ سَمِيعًا بَصِيرًا" (العر: 02) ایک Naturally question پیدا ہوتا ہے کہ کیا اب انسان اس قابل ہو گیا تھا یعنی جڑوہ ماول کی حیثیت سے پھر یہ مخلوق جڑوہ کی حیثیت سے؟ پھر اس کے باقی Systems develop ہوئے۔ سماعت کے Systems develop ہوئے پھر

بصارت کے Systems develop ہوئے تو کیا یہ اس قابل ہو گیا تھا کہ اس کو ہم آدم کہہ سکیں؟ نہیں۔ ابھی بھی نہیں ہوا تھا۔ اللہ کہتا "إِنَّا خَلَقْنَا السَّبِيلَ" اب ہم نے اس کو راستہ دیا عقل دی روشنی دی ہدایت دی۔ اس کے بعد ہم نے اس پہ Test لا کر دیا "إِنَّا شَاكِرُوا وَإِنَّا كُفُورًا" (الدھر: 03) پابو تو ہمیں مانو یا ہو تو ہمارا انکار کرو۔

خواتین و حضرات! بظاہر سب سے بڑی جو Dichotomy faith میں اور Sciences میں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ پہ سے آتا ہوا انسان کون ہے اور زمین سے ابھرتا ہوا انسان کون ہے اور کہاں ان کا وصال طبع ہوتا ہے؟ تو جیسے میں نے آپ کو پہلے نیچر کے آغاز میں کہا اوپر تو آدم ایک Spiritual prototype تھا اور نیچے ایک Physical prototype تھا۔ جب مقصود خاطر ہوا صاحب کائنات کو تو انہوں نے اوپر کے Prototype کو نیچے اتارنے کا حکم دیا "وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ" (البقرہ: 36) اگر آپ غور کریں آج بھی یہی ہوتا ہے، آج بھی، اگر آپ کو حدیث رسول ﷺ یاد ہو کہ روح ایک سو بیس دن کے بعد انسان کے بدن میں ڈالی جاتی ہے۔ ایک فزیکل ڈیولپڈ یا باڈی فیکمڈ وہ تو نیچے موجود ہوتا ہے یا وہ Physically ماں کے پیٹ میں بنتا ہے مگر حساب و کتاب کے لیے وہ جس کو اللہ نے کہا "إِنَّا خَلَقْنَا السَّبِيلَ" "Capacity of thought transfer" کرنے کے لیے Judgment transfer کرنے کے لیے ایک سو بیس دن کا وقفہ رہتا جاتا ہے پھر روح آسمان بالا سے اس میں منتقل کی جاتی ہے۔ بظاہر اب قرآن میں کہیں بھی ابتدائی انسان کو آدم نہیں کہا انسان کہا ہے۔ آدم اس نے اس کو کہا ہے کہ جو Spiritual prototype آسمان یہ Built ہو رہا تھا۔ دونوں کے Mix up کے بعد یہ بنی آدم بھی کہلاتے ہیں، انسان بھی کہلاتے ہیں اور یہیں سے ساری Progress ہو رہے آگے شروع ہوتی ہے۔ Till the body was not up to the expectation, till the human body was not fit enough. اگر آپ غور کرو تو جب پرانے Hominids کو دیکھتے ہیں تو

Primates سے یہ خرافہ شروع ہوا ہے۔ The first ever creation جس پہ
 انسان ہونے کا گمان ہوتا ہے وہ Primates ہیں۔ یہ 80 کروڑ سال تک ہیں۔ First
 ever being پہ گمان ہوتا ہے کہ یہ انسان ہو سکتے ہیں یا ہو سکتے تھے یہ
 Primates ہیں۔ Primates کے بعد ہم Hominids ان کو آگے بڑھ کے اس لیے
 کہتے ہیں کہ ان کا کچھ نہ کچھ سراپا جو ہے انسانوں سے ملتا شروع ہو جاتا ہے۔
 خواتین و حضرات! آج بھی اگر آپ خوابوں میں دیکھیں تو آپ کو بڑا بد وضع ہی
 Figure نظر آتی ہے۔ ہمیں اس کو بھی چھوڑ دیجئے جو آپ آج کل انگریزی Alien فلمیں بنا
 رہے ہیں۔ جتنی بھی فلمیں بن رہی ہیں تو آپ نے دیکھا ہو گا ان۔ جیسے لمبوتر سے سرماء کے ہرختے
 ہوئے جب ہم انسانی Progress دیکھتے ہیں تو زمین کی یہ Formations تیل کا یہ
 Attitude ہمیں مدتوں ساہا سال نہیں سمجھیں میں نظر آتا ہے۔ انسان اسی طرح
 Develop ہوتا چلا آتا ہے۔ اور اس میں ہمیں کوئی ایسی چیز نہیں نظر نہیں آتی جس سے ہم اسے
 انسان کہہ سکیں۔ یہ اتنا Specific Process ہے کہ Neanderthal Human
 being میں اگرچہ دماغ زیادہ ہے۔ اگرچہ Neanderthal میں دماغ زیادہ ہے
 Homosapien سے اس کے باوجود یہ انسان کے لیے Qualify نہیں کرتا۔ بلکہ بالکل
 خاص چیز ہے جو Transfer کرتا ہو گا تاثر انسان مکمل میں اور اوپر سے آدم کے لیے تیار ہو رہا
 ہے جیسے ہم Only Only after the fourth ice age دیکھتے ہیں اور یہی وہ ہے
 کہ ابتدائی حیات کی افرائیض کو قرآن میں اللہ تعالیٰ اس طرح بیان کرتا ہے کہ میں نے انسان کو
 زمین سے اٹکایا تو لفظ نبات استعمال کرتا ہے کہ جس طرح باقی چیزوں کو اٹکایا میں نے زمین سے
 انسان کو اٹکایا۔ مگر جب Special creation بنایا تو It was a combination of
 the psychic and physical اور یہ دونوں وجود آج بھی اس میں ایک
 Interference باری ہے کہ وجود زمین پہ بن رہا ہوتا ہے اور رواج آسمان سے آ رہی ہوتی
 ہیں۔ اگر ایک Spiritual ، Psychic اور عقلی وجود ہے تو ایک Physical اور

Material وجود ہے۔ دونوں کے مل جانے سے آج کا انسان بھی بن رہا ہے اور پچھلا انسان بھی بن رہا تھا۔

Sir, you mentioned that after giving the artificial intelligence to humans Allah Said then why so many nations had been destroyed?

Well, I must say it is a matter of understanding. Message ہے یہ آپ لاہور تک پہنچا دو۔ میں اسے پیسے دیتا ہوں کہ فلاں ہوٹل میں ٹھہرا آسانی آسائش سے بغیر ورت پڑے۔ وقت لگے ایک آدھ فلم بھی دیکھ لیا رات کو جا کے کسی اچھے سینما میں۔ کھانا اچھی جگہ کھانا پیار نہ چاہا۔ کہیں اور آسائش میں دو چار بات کی سیر بھی کر لیا لیکن یہ Message نہ پہنچا دینا۔ اب وہ صاحب آ جاتے ہیں میرے پاس کوئی ہفتہ ایک گزارنے کے بعد کہتے ہیں Enjoy کیا، Lahore is wonderful city, I found so many beautiful things کوئی نہیں۔ پھر بتاتا ہے کہ فلاں پلازہ میں فلم میں نے دیکھی۔ اب میں اس انتظار میں ہوں کہ یہ شریف آدمی مجھے کہے کہ میں نے Letter deliver کر دیا۔ آخر میں جا کے ارشاد فرماتے ہیں صاحب کہ میں نے سارا وقت بہت ہی Enjoy کیا، مافسوس I could not deliver the letter تو پھر آپ سوچو یہ اعمال کیا ہوگا۔ جتنا جبر و قہر ہے یہ Protocol ہے اور اللہ کا کوئی جبر انسان کے مخالف نہیں ہے۔ جبر کی وقعت نہیں ہیں۔ ایک بہت اچھے مالین فلاسفر نے دی ہے اور ایک میں اپنی طرف سے آپ کو آج پیش کر دیا ہوں۔ اس نے کہا کہ جبر جو ہے اس کا مطلب ہے کہ ایک لمحہ زمانہ کو ایک جگہ میں قید کرنا۔ اگر یہ جگہ ہو یہ زمانہ نہ ہو اس نام کو قید نہ کیا جائے تو ہم زمانے میں کسی سے بھی مل ہی نہیں سکتے۔ تو جبر کا مطلب یہ ہے کہ ایک وقت کو ایک

Situation میں ایسے سما کہ وہ آپ کے لیے ایک Beneficial یا نقصان دہ یا کوئی Situation بن جائے، ایک واقعہ بن جائے۔ لیکن میرے نزدیک تھوڑی سی Different بات ہے۔ میرے لیے جو ایک آسان سی چیز ہے اگر آپ سمجھنے کی کوشش کرو۔ اللہ نے ایک کام آپ کو دیا تھا۔ کام میں آپ کو بتا دیا کہ "إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ" میں نے تمہیں رہنمائی دے چاہی۔ عقل دی روشنی دی "إِنَّا شَاكِرًا وَإِنَّا مُكْفِرًا" (الدھر: 03) چاہو تو مانو چاہو تو نہ مانو یہ تمہارا Choice ہے کوئی چیز نہیں، اس میں چیز نہیں ہے۔ مگر باقی چیزیں ہیں۔ کسی بڑے کمیونسٹ دانشور نے کہا تھا کہ یار ہم برابری کی باتیں تو کرتے ہیں Equal distribution کی باتیں بھی کرتے ہیں Equal Chances کی باتیں بھی کرتے ہیں مگر سچ بات یہ ہے کہ نہ انسان کا آواز دمارے بس میں ہے نہ انجام ہمارے بس میں ہے۔

سنی حکایت ہستی تو درمیان سے سنی

نابتہ امکی خبر ہے نہ ابھاک کی خبر

سچی یہ ہے کہ ایک انسان کے پاس اولین چوائس ہی نہیں ہے کہ اس نے کس ماں باپ کے گھر پیدا ہوا ہے کون اس کے بہن بھائی ہوں گے کون سا ماحول ہو گا Normally three pattern سے گزرا جاتا ہے۔ For example اگر میں آج کہوں کہ انسانوں کو Free Choice دے دیا جائے تو ہر آدمی یہ کہے گا کہ یا تو میں Bill Gates کے گھر پیدا ہوتا یا Prince Talal کے گھر پیدا ہوتا۔ تو ہمارے گھر پیدا ہونا کوئی پسند نہیں کرے گا۔ یہ پتھر بنائے جاتے ہیں آزمائش فکر کے لیے گنہائش کے لیے انسانوں کی سبالت کے لیے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بتی غریب آدمی بیچارہ کیوں پریشان ہوتا ہے؟ Why should he suffer all this غریب کے گھر پیدا ہونا سے کیا مطلب ہے؟ میرے گھر پیدا ہونا سے کیا مطلب ہے؟ یہ ابتداء کا پروٹوکول دیکھنے جو اللہ Serve کرتا ہے۔ اللہ نے تین طریق زندگی اور آزمائش Broadly رکھے ہیں۔ ایک آسانی کا رکھا ہے ایک دشواری کا ہے ایک درمیان کا رکھا ہے Now the purpose is کہ ایک میں صلاحیتیں آپ نے بھی سنا ایک بڑا مشہور جملہ ہے

Adversity is the school of all greatness. کہ یہ کبھی سنا آپ نے، یہ منفرد فیصلہ ہے کہ غم بہت عظمت کا گہوارہ ہے۔ Adversity is the school of all greatness. اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ اسے غریب لوگوں کا تہ چھانسنے دو گئے کہ تم غم بہت میں پلو اور عظیم انسان بن جاؤ؟ آپ میں سے کوئی بھی نہیں چنے گا۔ سنا یہ چناؤ تیری ہوتا ہے۔ فرض کرو میں کسی امیر سے کہوں کہ یا تمہیں دنیا کی ہر سہولت ملے گی مگر تو بیماری سے کبھی نہیں آزاد ہو گا، تیری نجات کے سستے مسدو وہیں، تیرا زور ستم ہمیشہ خراب رہے گا، کیا تو دولت چھوڑنا ہے؟ وہ کبھی بھی نہیں چھوڑے گا۔ So these are the forces جن کے ذریعے قیوں اقسام کے انسانوں کو آزمایا جاتا ہے۔ اب دیکھیں درمیان والے کی کیا مصیبت ہے؟ لگتا ہے وہ باہر فائدہ میں ہے۔ وہ اپنے دیکھتا ہے تو جیتا ہے، نیچے دیکھتا ہے تو غمور کرتا ہے۔ اس کی آزمائش کے یہ دو پہلو کم نہیں ہیں۔ ہر انسان کو ایک پیڑن اور زائل میں سے گزارنے کے لیے مختلف طریقے اور آزمائشیں سیکر کی جاتیں ہیں۔ اس کو رزق دیا جاتا ہے ماں باپ دینے جاتے ہیں جاب دی جاتی ہے، ہماری غلطی یہ ہے کہ The biggest mistake is کہ ہم انہیں Own کر کے اپنے کارنامے سرانجام دیتے ہیں۔ میں آپ کو تیری ایک چھوٹی سی بات بتاتا ہوں۔ تیرا لاکھ جنس ہیں زمین پر، تیرا لاکھ اقسام زندہ گی ہیں۔ ان میں سے آپ بھی ایک قسم ہیں Out of 1.3 million اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ اپنے سوا بھی کسی کو Credit دیتے ہو کہ یہ سوچتا ہے اپنا رزق کھاتا ہے پیتا ہے Do you know anything else جو آپ کی طرح عقل رکھتا ہو، تیرا عقل رکھتا ہو جس میں اتنی فعالیت ہو جو اپنی زندگی کے رستے چن سکتا ہو جو آسٹھورڈی، کیمبرج اور ہارورڈ میں پڑھ سکتا ہو جس کو کمپیوٹر کی Higher Studies حاصل ہو جائیں جو اپنے پیسے کے انتخاب کرنے کے بعد یہ کہے کہ Now i am at one of the richest province of education. مجھے اتنی رقم پائی ہے، یہ میں دولت کما رہا ہوں، یہ کارخانہ لگا رہا ہوں۔ کیا باقی تیرا لاکھ جنس میں کوئی ایسا جنس ہے؟ مجھے یاد آتی ہے جناب عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات ہے کہ جب وہ پل رہے

تھے تو یوننا ساتھ چل رہے تھے۔ تو یوننا کی پٹلی دیکھ کر حضرت عیسیٰ نے کہا یوننا یہ آپ کیا لئے پھر تے ہو؟ فرمایا نبی اللہ یہ دور ویاں ہیں۔ کہا دو کیوں یوننا؟ کہا یا نبی اللہ ایک تو آج کے لیے ایک گل کے ہے۔ تو حضرت عیسیٰ نے فرمایا یوننا تم نے تو کھل میں ہمیں پرندوں سے بھی نیچے گرا دیا۔ کسی پرندے کے گھونسلے میں بھی دو وقت کا رزق دیکھا ہے؟ ایک کو پھینک اور سمندر کی مچھلیوں کے حوالے کر اور ایک کو آدھا آدھا کراؤ جمی صحیح کے لیے آدھی شام کے لیے رکھنا کہ پھر تو کھل کا مڑا چکے نکلے۔ ہمیں سب سے بڑا المیہ یہ درخشش ہوتا ہے۔ کہ ہم ہر مرتبہ خدا کی باتوں میں کوئی نہ کوئی مانگ اڑا دیتے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ ہم روٹی کھا رہے ہیں ہم تقسیم حاصل کر رہے ہیں۔ اگر آپ Litral faith دیکھو تو ایسا ہے ہی نہیں۔ زندگی اللہ دیتا ہے۔ موت اللہ دیتا ہے بچے اللہ دیتا ہے۔ نبوی صاف اللہ دیتا ہے "وَتَعْمَدُ مِنْ تَشَاءُ وَتُقَدُّ مِنْ تَشَاءُ" (ال عمران: 26) اگر یہ سارے Heads سمیٹ لیے جائیں تو انسان کے ذمے کیا بچتا ہے؟ تو خواہ تین دھڑات انسان کے ذمے پھر بھی ایک کام بچتا ہے۔ ایک معمولی سی آزادی اللہ آپ کو دیتا ہے کہ اسباب میں دے رہا ہے آسانوں میں دے رہا ہے زندگی کی گزند میں آپ کو دے رہا ہوں تمہارا صرف ایک کام ہے کہ اس دنیا سے گزرتے ہوئے یہ Judgement کرو مجھے بچو ماما کہ نہیں بچو ماما؟ مجھے ماما کہ نہیں ماما؟ زندگی کے مراب سے گزرتے ہوئے حقیقت پروردگار کا احساس ہوا کہ نہیں ہوا؟ اللہ پوچھتا نہیں ہے۔ کمر و امتحان میں کوئی آپ پر پوچھ کچھ نہیں ہے نکل مارو پاپے جو مرضی کرو، اللہ نہیں پوچھے گا۔ مگر جب قبر پر آؤ گے تو یہ سوال دوہرایا جائے گا۔ پوچھا جائے گا کما آئے پی آئے پڑھاؤئے سیر کرائے فلمیں دیکھاؤئے، من ربک؟ تمہارا رب کون تھا؟ ایک سوال جو اللہ قبر کے دھانے پوچھے گا اور قبر کو میں تو Quarantina سمجھتا ہوں، دو Counter Galaxies کے دروازے پہ آکر اللہ آپ سے سوال کرتا ہے کہ میاں ہو آئے ہو فائدے اٹھا آئے ہو اب بتاؤ تمہارا رب کون تھا؟ ابھی کل ایک صاحب سوال کر رہے تھے کہ جناب سب نے مرا ہے سب ہی اچھے لوگ ہیں ہندوؤں میں بھی اچھے لوگ ہیں کڑچن میں بھی۔ تو میں نے کہا قبر تک پہنچا کے سوال کر لو، ان سب کو پوچھو تو کسی، ہندو سے پوچھو لو کہ جب وہ کہے گا من ربک

A Jungle of gods and goddesses تو آگے سے کیا جواب آئے گا؟ شیوا اور شنوسر سوئی لکشمی
 ہوگا جتنا ان بے چاروں کو ہوگا۔ اب کون چھوڑ آگئے ہیں، اللہ پوچھا گا بھی کیا مسئلہ ہے تمہارا؟ تمہارا
 رب کون تھا؟ may be the mother may be the father may be the son
 ہو جاتی ہے۔ اگر آپ کی Priority میں آپ کا چوراہا نہیں ہے آپ کی دینی فہم فہرست نہیں ہے تو
 آپ نے پتہ ہے کیا کہنا ہے کہ ہاں سنا تو تھا مان کر دہی تھی اللہ کوئی ہے، اما نے کہا تھا ایک دفعہ
 مولوی صاحب نے بھی اعلان کیا تھا کہ اللہ ہے۔ خواتین و حضرات یہ بات یاد رکھیں کہ You
 have to be very very clear یہ مرکزی سوال ہے۔ اسی پر احساس زندگی ہے۔ اسی
 پر Revival ہے۔ اسی پر Survival ہے۔ اس لیے آپ کو یہ سوال نہیں بھولنا چاہیے۔ حضور
 گرامی مرتبت ﷺ نے فرمایا افسوس اذکر لا الہ الا اللہ تو کم از کم ایک آدمہ شیخ کلہ کی پڑھ لیا
 کرو۔ نہ بھی یقین آئے تب بھی منہ سے نکل جاوے گا اور جب منہ سے نکل جائے گا تو خدا آواز
 دے گا Judgment لا آواز دے گا میرے بندے نے سچ کہا۔ ابھر کوئی دیکھو، تمہاری وہ
 منزل ہے وہ بہت بڑی بڑی Long roads چل رہی ہوں گی۔ ایک طرف آپ کو جنت کی
 تمام خوبصورت اور چمک دار ستارہ Galaxies کے رستے نظر آئیں گے۔ جنت چھوٹی سی نہیں
 ہے فرمایا میری جنت پتہ تم کیا گمان کرتے ہو غرض انہا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ "۱۱
عمران: 133 میری جنت کی چارائی ساتوں آسمانوں اور زمینوں کی لمبائی سے بھی زیادہ
 ہے۔ ایک طرف وہ Galaxies کھل جائیں گی۔ آپ کو پتہ ہے جہنم کتنی بڑی ہے؟ پوچھا گیا یا
 رسول اللہ ﷺ اگر جنت اتنی بڑی ہے تو جہنم کہاں ہوگی؟ فرمایا جب دن طلوع ہوتا ہے تو رات
 کہاں ہوتی ہے؟ ہر بڑی عجیب سی بات حضور نے ارشاد فرمائی کہ جب دن طلوع ہوتا ہے تو رات
 کہاں ہوتی ہے؟ حالانکہ ایک ہی زمین پہ وہ کیفیات ہیں، ایک ہی زمین پر۔ رات بھی اسی زمین
 پر ہوتی ہے اور دن بھی اسی زمین پر ہوتا ہے۔ تو خیال آتا ہے کہ حضور ﷺ نے کیا بات کی؟ سچ پوچھو

تو جب تم لا الہ الا اللہ کہو گے ماں تو جمال پروردگار کے توسل سے آپ کی تمام فکلیسی جنت بن جائے گی اور اس کے قیاب سے وہ جہنم بن جائے گی۔

خزاں شہید تہم ہوئی بہار ہوئی

بہارِ عمرِ تغافل ہوئی خزاںِ ٹھہری

یہ حال ہے کہ جہنم اللہ کا چہرہ ہے۔ "وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ

وَجْهَ اللّٰهِ" (القصہ: 115) اور اللہ بہت وسعوں والا ہے۔ تو Try to understand

this fact simply کہ جو قدر کے کوئی معافی نہیں ہیں۔ کھانا بیچ اپنے اعتدال سے زندگی

گزارو۔ صرف ایک چیز کو سنبھالے رکھو کہ The purpose of life and death is

only to know God, otherwise there is no other way to

live on this earth. ورنہ اس بے مزد بے فائدہ فخر و خاطر زندگی کو پتہ نہیں کیوں آپ

کندھوں کو زندگی کا بوجھ کچھ کر تھپیٹ رہے ہو۔

س: گو میں رہا رہیں تم بائے روزگار

مگر تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

ہر ایک دلی کی صدا آتی ہے، بہت محنت اور جامع سوال کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کیسے پیدا ہوتی ہے؟

ج: بہت سارے درجات قرار دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہر درجے پر

Available اور نصیب ہوتی ہے۔ ایک بات لازم ہے کہ میں نے اللہ کو نہیں بنایا، کم از کم اس

بات پر آپ بھی میرے ساتھ اتفاق کرو گے کہ میں نہیں اللہ کو تخلیق کیا، بلکہ اللہ نے مجھے تخلیق

کیا ہے۔ تو مجھے یہ دیکھنا پڑا ہے کہ آخر کیا ضرورت پڑ گئی تھی۔ وہ جو فارسی کے ایک شاعر نے کہا

ہے کہ

مراے کاش کہ مادر نہ زادے

اے کاش کے مجھے ماں نہ بنتی

میں اس عذاب و ثواب دنیا سے گزر رہا تھا۔ میرا تصور کیا تھا؟ کبھی آپ نے مجھے بنایا کیوں؟ اللہ

سے سوال ہوتا ہے میرا تو آپ نے خواہنا وہی چیز خرچ کر دیا، مجھے تو آپ نے ٹینٹس میں ڈال دیا، اچھائی اور برائی کے ٹینٹس میں جنت اور جہنم کے ٹینٹس میں۔ تو خداوند کریم کو یہ پتہ تھا کہ اس نے آپ کو ایک Advantage نہیں دیا یعنی اپنی مرضی سے آپ نہیں پیدا ہوئے۔ اللہ میاں کو احساس تھا کہ یا بندے سے تھوڑی سی نیا دتی ہو گئی ہے۔ They have not come with their own will تو یہ بتا ہے ہاں کہ ہم شروع سے ہی کہتے کہ اللہ میاں ہم تیار ہیں آؤ ہمیں پیدا کرو۔ تو خداوند کریم نے اس Lack of choice کے بدلے ایک بہت بڑا Immensity، Immensity، Immensity اس نے کہا کہ انسان میں نے تیرے مقدر میں جہنم نہیں لکھی، اس نے کہا کہ انسان میں نے تیرے مقدر میں جہنم نہیں لکھی۔ میں نے لکھ دیا ہے کہ میری تمام صفات عالیہ میں سے میری سب سے پہلی صفت "كُتِبَ عَلَى نَفْسِهِ الرُّحْمَةُ" (انعام: 12) میری تمام صفات پر پا ہے جیسے بھی ہو ایک رحمت Out rule کرے گی باقی تمام صفات کو اور انسان اسے بنی نواہم میں ہر صورت میں تم پر رحم فرماؤں گا اور اپنی رحمت کا زوال کروں گا۔ Is there any sensible man? میں سے کوئی بھی شخص سوچ سکتا ہے کہ رحمت میں جہنم ہو سکتی ہے؟ جب اس نے یہ کہا کہ میں ہر حال میں اپنی رحمت کو اپنی تمام صفات پر غلبہ دوں گا تو مجھے ذرا سوچ کے بتا دیجئے کہ رحمت میں عذاب اور شیا جہنم ہو سکتے ہیں۔ تو Finitality یہ ہے کہ اس ایک چیز کے بدلے کہ ہماری تخلیق میں ہمارا چہرہ نہیں تھا میں ایک بہت بڑے گرم سے نوازا دیا اور وہ یہ کہ میں تم پر ہر حال میں رحم کروں گا۔ پھر اس نے کہا کہ "فَلْيَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ" سنو تم بڑے گناہگار ہو گے بڑی خطائیں کرو گے اسراف کرو گے، بازاری چیزوں کو بازاری خرچہ کرو گے، میں نے تمیں کسی اور کام کے لئے صلاحیتیں بخشیں اور تم گنیں اور خرچہ کرو گے۔ یہ کرو گے تم، کہا کہ "فَلْيَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ" وہ بات کہلی کہ جو مرضی کرے رہو مگر دیکھنا میری رحمت سے مایوس نہ ہوا "لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ" Why? کیوں جی آپ نے رحمت سے کیا وصف نہیں دیتا ہے؟ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (الزمر: 53) I forgive your total sins. "جَمِيعًا" Absolutism ہے۔ ویسے بھی حضرات گرامی یہ وہ پارڈن کے گناہ سناٹو برس کے گناہ چنگیز اعظم کے گناہ و امیر تمور لاس کے گناہ یہ سارے آخر اس قابل ہیں کہ اللہ کی نیلیس اور ٹرینین سالوں پہ محیط رحمت پہ غالب آجائیں گے۔ کتنا Absurd سا خیال ہے کتنا فضل سا خیال ہے۔ ایک Infinity میں جاری ہے چیز، لافٹا ہے لامحدود ہے پلانڈاز ہے بے پیکراں ہے اور دوسری طرف آپ کے گناہ کتنے ہوں گے؟ بڑے پھنے خان ہوں گے آپ دو پارڈس ہر حاطے میں ویسے ہی گناہ ختم ہو گئے، بچپن میں ہو تے ہی نہیں ہیں۔ تو آپ دو پارڈس کے گناہوں کو اتنی اہمیت دیتے ہو کہ اللہ کی رحمت پہ دست درازی کرتے ہو جب یہ کہتے ہو کہ اللہ میاں میرے گناہ بڑے ہیں تو نہیں بخش سکتا۔ یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ یہ سب سے بڑا گناہ ہے کہ اپنی کمی اور نشی کو دیکھ کر اللہ کی رحمت کا فیصلہ کرنا کہ میں اتنا برا ہو گیا ہوں۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو اپنے نفس کو غیبت نہ کہو سست کہو۔ غیبت نہ کہو یہ برا نہیں ہے جیسی نے آپ کو منزل تک پہنچایا ہے۔ یہی کوامد یہی امداد اور یہی مطمئن ہے۔ اتنا برا نہ کہو کہ یہ پھر ساتھ لے کے چلے ہی نہ آگے سے جواب دے کہ ٹھیک ہے پاراگر میں اتنا برا ہوں تو مجھے برا ہی رہنے دو Desperation میں نہ ڈالو اس کو۔ اس کو Deperate کرو Respectability اپنی ضائع نہ کرو۔ گناہ کو تاویل میں نہ ڈالو۔ سب سے عظیمہ و آدمی ہے جو اپنی خطا کی تاویل نہیں کرتا۔ If he is bad, if he has done something bad he should say I have done it قریب رہنے کی کوشش کروں گا، میں اپنی خطا کاریوں سے نجات حاصل کروں گا۔ ایک شخص کو میں نے دیکھا، کہتے ہیں قضا نے عمری دے رہا ہوں۔ میں نے کہا کیوں دے رہے ہو؟ کہتا ہے جب سے تو بہکی ہے قضا نے عمری دے رہا ہوں۔ میں نے کہا یا رتھے اللہ کے رسول ﷺ پہ اعتبار نہیں ہے؟ پھر میں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے جس نے تو بہکی وہ ماں کے پیٹ سے ناز و جنا عیا، رتھے اعتبار نہیں اللہ کے رسول ﷺ پہ۔ تو یہ قضا نے عمری کس پیکر میں دے رہا ہے؟ کہنے لگا

میں کچھلی ساری نمازیں لومہ رہا ہوں۔ اسل میں یہ جوتھوئی ہے ماں جب انسان کا دماغ خراب کر دے تو پھر ایسا ہی ہوتا ہے۔ میں نے کہا یا رہ نمازیں تو سنو لومہ دے گا وہ حرکات کیسے لومہ گائے گا جو پہلے کر چکا ہے؟ وہ ظلم کیسے لومہ گائے گا جو تو کرتا رہا ہے؟ وہ جھوٹ کیسے لومہ گائے گا جو تو پہلے بولتا رہا ہے؟ جو فرائض کرتا رہا ہے وہ کیسے لومہ گائے گا مخالف نمازیں لومہ گائے گا؟ ”مس سے بہتر ہے میاں تو والدہ سے درخواست کر کہ تجھے دوبارہ جنم دے۔“

س: پھر آج کے Enlightened مانے کا ایک مشکل ایسا آیا ہے کہ قبلہ کی کیا

حقیقت ہے کچھ اسے جا دو کہتے ہیں اور کچھ یہودیوں کا صوفی ازم؟

ج: قبلہ دراصل بس طرح ہمارے ہاں صوفیوں کے سکول ہیں یہ Jews کا سکول تصوف ہے مگر اتنا و بیات ہے کہ Mentionable نہیں ہے۔ میں قبلہ کے ایک اعلیٰ ترین بنیادی صوفی کی ایک Statement پڑھا رہا تھا۔ بس میں وہ ایک جملہ آپ کو اس کے بارے میں سنا دیتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں جب اللہ نے موسیٰ سے صحیحہ کی پرستش کے بارے میں پوچھا تو کہا اے موسیٰ آدھوں کو قتل کر جنہوں نے پرستش کی اور آدھوں کو چھوڑ دے۔ تو قبلہ کا صوفی پتہ ہے کیا لکھتا ہے؟ کہتا ہے اللہ میاں کو فضول غلط فہمی ہو گئی تھی تو م یہود کا یہ مسلک نہیں تھا۔ اب دیکھو جو صوفی کہے اللہ میاں کو غلط فہمی ہو گئی تھی وہ کس قسم کا تصوف ہو گا یہ آپ لوگوں کو پتہ چل جاتا ہے۔ یقین کرو کہ حضرت موسیٰ کی Statement سے متعدد درست ہے کہ ”قَالَ اُحُوْدٌ بِاللّٰهِ اَنْ اُكُوْنُ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ“ (البقرہ: 67) ان کا یہ صوفی بھی جاہلی ہے اور ان کا چھوٹا صوفی بھی جاہلی ہے، ان کا عالم۔ ہمارے ہاں یہ پیریشن دیا جاتا ہے کہ یہ بڑے ذہین لوگ ہیں۔ مجھے فرض کرو آئن سٹائن یہودی تھا اور بڑا ذہین تھا۔ پلو اس نے Mathematic میں اضافت کا ایک نظریہ دے دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ مسلمانوں میں سارے کے سارے Dull headed ہیں، سارے کے سارے؟ کیا مسلمانوں میں کوئی عالم نہیں ہے؟ کوئی دانشور نہیں گزرا؟ تو Comparatively قوموں کے تناسب سے اگر دیکھیں تو جتنے علماء مسلمانوں نے Produce کئے ہیں جتنے دانشور مسلمانوں نے دیے اس کا معر مشیر بھی یہودیوں نے تحقیق نہیں

کیا۔ اور یہ تاثر بالکل غلط ہے۔ اگر آپ Pre اور Past زمانے میں دیکھو تو جتنے دانشور
 Greek نے پیدا کئے ہیں اس کے مقابلے میں کسی اور قوم نے پیدا نہیں کئے۔ جتنے بعد میں
 Hellenizedian نے پیدا کئے۔ آج بھی آدھی دنیا Plotinus کے اقوال پر چل رہی ہے۔
 تمام تصوف کی بنیاد جو ہے پیچھے جاتے ہوئے Plotinus کے خیالات پہ ہے۔ اگر آپ اپنے
 مذاہب صبیح تصوف کو دیکھیں تو پتہ لگے گا کہ یہ قرآن پہ قائم نہیں ہے بلکہ مصر کے Plotinus کے
 نظریہ پہ ہے جس کی Theory of nine intelligences جو ہے ورک کر رہی ہے۔ یہ
 جو آپ لطائف صبیح دیکھتے ہو جن پر سلاسل قائم ہیں۔ اوپر جا کے یہ ذاتِ ربیت ہے۔ یہ تمام کے
 تمام غیر اسلامی اس لئے ہیں کہ یہ Plotinus کی Theory of intelligences پر
 مشتمل ہیں اور ان کا قرآن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ کے
 صوفیاء نہیں جانتے۔ اللہ کے صوفیاء تو قرآن کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو خدا کی یاد اور محبت میں
 زیادہ کوشش کرتے ہیں اور "وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ" (سورہ: 100) ہیں جو آگے بڑھنے کی
 کوشش کرتے ہیں، اخلاص میں ایمان میں ایمان میں ایمان کی مثال ہیں، اصحاب رسول کے وقت
 سے لیکر آج تک نظر آ رہی ہے۔ گھر گھر میں جب ذلت نئے Concepts آنے شروع ہوئے تو
 بڑی عجیب و غریب منطقیں وارد ہوئیں۔ کسی نے مثنوی بن سے Rule لیا کسی نے Plotinus
 سے Rule لیا کسی نے Diogenes سے Rule لیا کسی نے یوگا سے اصول پکڑے اور اس
 طرح Muslim Mysticism بنے۔ مقالے کا خاکہ رہو گئی۔ مگر اللہ کا احسان اگر شامل حال
 ہو تو خالص سادہ اور ایک کھری ریسرچ کا انجام اللہ کی شناخت کے سوا کچھ اور نہیں ہوتا۔ اب آپ
 دیکھو تصوف میں کیا پر اہلم ہے ہر پر اہلم یہ ہے کہ آپ کو پتہ ہی نہیں کہ صوفی کو کیا ملتا ہے۔ آپ
 طاقتیں ڈھونڈ رہے ہو۔ آپ نے پڑھا ہوا ہے کہ ایک ہندو کے پیچھے چھپیں لگ گئی تھیں۔ آپ نے
 پڑھا ہوا ہے کہ بولی شاہ قلندر پانی میں گھرے ہو گئے تھے۔ آپ نے پڑھا ہوا ہے کہ محل نظر ہو گئے
 تھے اشیاء کے وجود۔ کسی نے کہا تصرف فی الوجود ہوتا ہے۔ کسی نے کہا تصرف فی الظہور ہوتا
 ہے۔ کسی نے کہا چلہ معکوس ہوتا ہے۔ یہ ساری باتیں اسلامک تصوف میں نہیں تھیں۔ یہ یہاں

کے اثرات غیر ملکی تصوف کی وجہ سے ہمارے تصوف میں بھی آئیں۔ آپ دیکھیں کرچن ہمارے بھائی بھی ہیں اور اہل کتاب بھی ہیں مگر جب ہم ان کے تصوف کو دیکھتے ہیں تو بڑا عجیب سا نقشہ نظر آتا ہے میرا خیال ہے ابھی آپ نے دیکھا ہو گا کہ جس پہ بھی ان کے مضمرات ہوئے ہیں ایک (پادری) Saint Francis of Assisi ہیں ان کو ایک مراقبہ صلیب حاصل ہوا ہے۔ سائنٹو فرانسس کو حاصل ہوا، سائنٹاماریہ کو حاصل ہوا۔ یہ سب سے بڑا تجربہ ہے کرچن میں اس کو مراقبہ صلیب کہتے ہیں۔ وہ مراقبہ صلیب کیا ہے؟ آپ کو پتہ ہے آپ کے ہاں بھی کتنے مراقباتی مکمل کام کر رہے ہیں۔ تو وہ بھی ایک صوفی جانتا ہے اندر اور اندر جا کے کیفیت میسوی طاری کرنا ہے اپنے اوپر۔ گورہوں کی مزا اٹھانا ہے، مصلوب ہونا ہے اور گورہوں کے نشان اس کے ٹکے پر چڑھ جاتے ہیں۔ اب یہ ہے کہ جب ایک شخص باہر نکلتا ہے چلنے کے بعد تو آپ کہتے ہو کہ یہ کرچن ورلڈ کا سب سے بڑا Saint ہے۔ کیونکہ یہ مراقبہ صلیب سے باہر نکلتا ہے۔ مگر کیا اسکو Justifiable قرار دیا جاسکتا ہے؟ اب قرآن پر صوفی قرآن کہتا ہے یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں کہو "مَاتْلُوهُ وَمَا صَلْبُوْهُ" (النساء: 157) نا سے نقل کیا گیا نہ صلیب دی گئی۔ اگر انہیں نہ نقل کیا گیا نہ صلیب دی گئی تو یہ Mystic کس تجربے سے گزرا ہے؟ Same thing is happening with Muslim mysticism. Channel of Tassawaf میں بھی کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ وہ صوفی اگر دعویٰ پیش کرے گا تو وہ آخر کس قسم کا ہو گا۔ وہ ذوالہ آخر دجال ہے۔ وہ صوفی صاحب یہاں بیٹھے ہوئے فکر کر رہے ہیں کہ ہم تو روزِ مکہ میں ہوتے ہیں۔ ہم تو ہر وقت وہاں بیٹھے ہوتے ہیں کعبہ میں، بس تمہارا حال چال پوچھنے آگئے ہیں ابھی دوبارہ پھر جانا ہے کوئی صاحب فرمایا رہے ہیں جی ترکیب مشہوری اور صوفی ہے ابھی رسول اللہ ﷺ تشریف لائیں گے اور ہم آپ کو ان کی خدمت میں پیش کریں گے۔ یعنی اتنا زیادہ اتنا زیادہ (مبالغہ) اللہ اور رسول کے نام پر وجود آچکا ہے موجود صوفیانہ شرب میں کہ ہر امر محال ہے کوئی چیز آپ کو خدا کی طرف لے کے جائے۔ اللہ بہت سادگی میں ہے انسان سے پیار کرنے والا آخر اپنے بندوں سے کیوں گریز کرے گا اور پھر

یہ کہاں کی صفت ہے کہ اللہ مل رہا ہو آپ کو محبت سے نرمی سے آپ میرے پیچھے پڑے ہوتے ہیں۔ بھی میرا آپ کو پتہ ہے مطلب کیا تھا؟ کسی نے منافقوں صاحب اللہ کو جانتے ہیں۔ وہ گیا اس نے کہا میں آپ کے ہاتھ پہ بیعت کرتا ہوں جس اللہ کو آپ جانتے ہیں، خدا رسیدہ ہیں آپ، مجھے بھی اللہ کا رستہ دیکھا وہ اس نے کہا کیا دیتا ہے؟ (جواب میں بولا) ابھی کیا دوں؟ پھر کہا جان دیتا ہوں۔ جذبہ دیکھا اس شخص کا، اس نے کہا حضرت جان لے لو زندگی لے لو مجھے اتنی محبت اپنے اللہ سے ہے کہ میں اگر مر کر بھی ایک لمحہ کے لئے بھی حرفان و است خدا مالوں تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔ چشتیہ کیا کرتے تھے؟ اس نے کہا جی آ، مگر میری ایک شرط ہے قصوریٰ ہی قربانی دینی پڑے گی۔ ائی وہ کیا؟ "وَلَا تَحْلِفُوا زُفُوفَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ" (البقرہ: 196) آؤ سر منڈوانا پڑے گا یہ جو تم نے حسین بال بچ کیے ہوئے ہیں یہ جو نقش کاری کی ہوئی ہے چہ قسم کی کرکٹیں منہ پٹی ہوئی ہیں یہ بنائی پڑیں گی یہ Narcissism قسم کرنا پڑے گا۔ خود پسندی کی پہلی نہ پ ہو جہاں یہ تمہارے بالوں سے شروع ہوگی، کنوود۔ اس نے کہا ٹھیک کنو لیتا ہوں۔ اب چشتیہ کی یہ شرط لازم نہیں تھی، یہ اس شخص کے لئے تھی کہ اگر تم پا جے ہو بیعت پہ آمادہ ہو تو قصوریٰ ہی Sacrifice کرلو مگر یہ تصوف کا اصول نہیں تھا کہ بال کنو کے آپ کو اللہ ملتا ہے۔ یہ قطعاً نہیں تھا۔ سافڈ شیراز نے کیا کہا؟

ہزار قلندر ہمارے ایک تر زموں چاست

اس تصوف میں ہزاروں لاکھوں مسائل ایسے ہیں جو بال سے ہمارے ہیں۔ نہ ہر کہ سر پتر اشد قلندری داند

اسنے ہارے ہر آدمی جو سر منڈوا لے قلندر نہیں ہوتا۔ سمجھے ماں سمجھداری رکھنی پڑے گی ہر سر منڈے کو قلندر نہ سمجھتا۔ اقبال قلندر تھیں پھر اقبال نے دیکھا کہا
بیا مجلس اقبال یک دوسرا غرض

آؤں اقبال تو بیچارہ بیٹھا ہوا ہے میں بھی تو سر راہ ہوں ماں میری طرف آؤں، ایک دو جام ہم سے بھی پیو ماں۔

اگرچہ سرنہ تراشد قلندری داند

میں نے بال نہیں منڈائے مگر میں قلندری باننا ہوں تو میری طرف آجاؤ۔

خواتین و حضرات! یہ ہماری تراش نہیں ہے ہم نے Quailify کہنا ہے اللہ کی تراش

کو۔ کسی نے حضرت بابائے بساطم سے پوچھا کہ کیا پتھر ہوا میاں، اللہ کے ساتھ رسائی کیسے ہوتی؟

فرمایا کہ میں نے چالیس برس اللہ کو تلاش کیا جب میں نے اسے پایا تو معلوم ہوا کہ وہ مجھ سے پہلے

میری تلاش میں تھا۔ یہ Fact ہے۔ سچ یہ ہے کہ وہ تم سے پہلے تمہاری تلاش میں ہے۔ کُنُٹ

کسوز اٹھتی نہیں ایک چھپا ہوا بے باغزانہ تھا۔ آنا عروہ چاہا کہ چاہا چاؤں، اور اگر وہ جو حقوق تھی

جا بلانا پھٹے باز رعب سے کاٹتی ہوئی دیکھ، جی تھی جدھر گیا عبادت ہو رہی ہیں سرنگے بار ہے ہیں

ایک اشارے سے کائنات بدل رہی ہے۔ اس نے کہا ہے زمین و آسمان مرضی سے آتے ہو یا علم

سے؟ انہوں نے کہا سرکار ہم اپنی مرضی سے آتے ہیں۔ یعنی ہمارا تہجرات نہایت کوئی دنیا کی

کائنات کی ایسی چیز ہی نہیں تھی سب علم کے پابند تھے۔ اللہ کو رہی سر سے تھی، اب بھی کہتا ہے "یسا

حسرت العباد" لو کہہ سکتے ہے مجھے میرا خیال تھا کوئی Really بچہ نے کا مجھے، کوئی مجھے داد

دے گا، کوئی میری سمیت کاری گری دیکھے گا، کوئی مجھے اسلی خدا سمجھے گا، کوئی محبت سے مجھے جانے

گا۔ یعنی ظاہر ہے گراتے ہیں سے خلاق عالم سے محبت نہ ہو تو کس سے ہوتی ہے تو اس نے کہا اس

الائق کو اس انسان کو، اسے حضرت انسان تیری تخلیق کا تو متھد یہ تھا "فَخَلَقْنَا الْإِنْسَانَ"

لِسَعَادَتِهِ" میں تو مخلوق کو اس انسان کو پیدا ہی اس لئے کہ اس کا مجھ سے تعارف ہو جائے، یہ

دیکھے سنے Artificial Intelligence، عقل وی حملے ویلے اور صرف اس خیال سے کہ

یہ پکارا مجھے گا کہ اللہ ہم نے تیرے آمار دیکھے شواہد دیکھے ہم شہادت دیتے ہیں الشہد السہ

واللہ والشہد ان محمد عبده و رسولہ

Sir, next question is what is the significance of

number seven? We see seven: earths, seven skies

please explain it.

حق: یہ Patterns ہیں اللہ میاں نے بہت ساری چیزیں بہت سارے طریقوں سے بیان کیں کسی کو حوصلہ العرش کہا، کہیں کوئی اور اندازہ، کہیں آٹھ کا ہندسہ تمام ہندسے اپنے کام میں لگا دیے۔ اللہ نے جب حقوق پیدا کی Language پیدا کی ہندسے پیدا کئے تو تمام ہندسوں کو اپنے کام میں لگا دیا۔ Accomplish work پہ مان کو لگا دیا۔ کسی کو آٹھ پہ لگا دیا جیسے مائین عرش وغیرہ تھے۔ کسی کو انیس پہ لگا دیا ذیل فکر میں جیسے جنت اور دوزخ پہ پہلے نو پھر ایک ہو گیا۔ کسی کو ایک کی صفت بخشی کسی پہ پڑھتے لگا دیے، بہت ساری چیزیں میں دفرشتے میں جیسے دائیں بائیں دو ہیں، حفاظت پہ دو ہیں اور قہر میں دو ہیں۔ تو تمام گنتوں اور ہندسوں کو ملحدہ ملحدہ کام اور منصب پہ لگا دیا۔ سات کے عدد کو کائناتی تناظر میں استعمال کیا، سات زمینیں لگائیں اور سات آسمان بنائے Practically سات دن بنائے۔ دیکھو یہ کائناتی Measures ہیں، زیادہ قرآن میں ہمیں واضح Symbol ملے ہیں "هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ" (البقرہ: 29) کہ ہم نے سات آسمان تخلیق کئے اور سات زمینیں۔ اور پھر اس نے کہا "اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ" (الطلاق: 12) تو زیادہ سات کا عدد جو ہے وہ کائناتی تخلیقات تناظر میں استعمال ہوا ہے۔ There is no such specialty کہ میں یہ کہوں کہ ایک کا عدد نہیں استعمال ہوا سات کا ہوا ہے وہ کائناتیں ہوں۔ سارے عدد استعمال ہوئے ہیں مگر Different institutions اور ایپارٹمنٹس کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔

س ہر ایک صاحب یہ جاننے کے لئے بے تاب ہیں کہ اگر فرشتوں میں Artificial intelligence نہیں تھی تو پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ کیوں کہا کہ انسان زمین میں فساد برپا کرے گا؟

حق: Vision! اب دیکھو Visuals تو تھے، دیکھو رہے تھیں۔ تھوڑا سا جو اختلاف ہے ماں قرآن کے مفسرین میں اس کو ان کے اندازے پہ مشتمل کہ ایسا نہیں ہے

Angel could not see forward ان کو Destiny کا پتہ تھا۔ اگر پتہ ہوتا تو ان
 حروف کی مانیت کو بھی جان لیجے جو اللہ نے کام دیا تھا۔ یہ دراصل بالکل اسی طرح تھا جیسے
 ایک Specific knowledge کے تحت ہم بھی کمپیوٹر سے کئی چیزوں کے حل دے سکتے
 ہیں۔ کیونکہ ہمارا دماغ بھی تو کمپیوٹر ہے۔ فرض کرو میں آپ سے پوچھوں کہ
 What is the year of the battle of Plasi? جنگ پلاسی کون سے سن میں ہوئی؟ یا آرمیڈ
 کس سن میں لڑی گئی؟ تو آپ کہیں گے یا نہیں نے تو پڑھائی نہیں مجھے کیا پتہ۔ For
 example honestly اگر ہم کسی دھوبی مائی سے یہ سوال کریں کہ سڑاٹھ نے تیرے بارے
 میں کیا کہا تھا؟ وہ کہے گا یا نہیں مجھے کیا پتہ مجھے تو اپنے کپڑے دھونے دو۔ تو یہ ہمارے کمپیوٹر ہیں ان
 کا وصف ہی یہی ہے کہ اگر تو ہم نے ان کی میموری میں کوئی چیز رکھ دی ہے تو وہ ورت کے وقت
 اس کا جواب دے دیں گے۔ آپ کو پتہ ہے غائب کیا ہے؟ پیلیس میں اس ضمن میں آپ کو تھوڑی
 سی باتیں بتا دوں۔ غائب کیا ہو سکتا ہے آپ کے خیال میں؟ دیکھئے غائب ہونا ہے زمان و مکان
 کے ساتھ Versatile information کے ساتھ غائب ہے۔ ایک آدمی کہتا ہے کہ آپ کو
 پتہ ہے کل کیا ہونے والا ہے؟ وہ کہتا ہے مجھے تو نہیں پتہ۔ ایک آدمی کہتا ہے مجھے پتہ ہے کل کیا
 ہونے والا ہے۔ بھی تجھے کس بنیاد پر پتہ ہے؟ وہ کہتا ہے یا نہیں نے موسمیاتی پیش گوئیاں پڑھی
 ہیں کہ کل بارش ہوگی۔ ایک آدمی نے وہ موسمیاتی پیش گوئیاں نہیں پڑھیں۔ اب سوال یہ ہے کہ
 انفارمیشن کی Sources کیا ہیں اور کہاں کہاں سے مل رہی ہیں ہر شخص کیجئے ایک شخص نے پانچ
 ہزار کتابیں پڑھیں ہیں اور ایک نے سچے ہزار پڑھیں ہیں۔ پانچ ہزار تک تو دونوں کی Tassel
 برابر ہوگی رکوت و رکوت جھگڑا ہوگا۔ کبھی آپ نے دیکھا ہے۔ وہی میں شعر و شاعری کا مقابلہ ہوتا ہے
 کسی آخری طرف سے شروع کرو تو جس کی میموری زیادہ ہے وہ آخری حرف سے شروع کرتا جائے
 گا۔ ایک شیخ آئے گی اس کی میموری Exhaust ہو جائے گی کہ آگے مجھے نہیں پتہ۔ غائب بھی
 یہی ہے کہ انفارمیشن اور شہادت اگر دونوں کی پانچ ہزار کتابوں تک ہے تو دونوں شہادت پر ہیں مگر
 جوئی سچے ہزاروں کتاب شروع ہوئی ایک آدمی شہادت میں چلا جائے گا اور ایک آدمی غائب میں

چلا جائے گا۔ تو یہ Variable assessment ہے غائب و حضور کی مگر چلتے چلتے اس انفارمیشن پہ چلتے چلتے بالآخر ہم ایک غائب تک پہنچتے ہیں صرف ایک غائب اور وہ اللہ خود ہے۔ There is no other ghahib سوائے اللہ جو ہے وہ واحد غائب ہے اس ساری کائنات میں۔ ورنہ کہیں نہ کہیں کوئی Witness موجود ہوتی ہے جنت کیا ہے جہنم کیا ہے جیسا کہ کیا ہیں مستقبل کیا ہے کہیں نہ کہیں کوئی Witness موجود ہوتی ہے مگر سوائے اللہ کے اور یہی وجہ تھی کہ اللہ نے اپنی ذات پہ ایک فرد کو Witness مقرر کیا اور حضور گرامی مرتبت ﷺ کو مثلاً اور نذر یہ کہا کیونکہ اللہ پہ اور کوئی Witness موجود نہیں۔ اب آپ مجھے یہ بتاؤ کہ میں اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو غائب ہے؟ میں ان سے پوچھوں کہ آپ کو غائب کا علم ہے؟ تو وہ کہیں گے مجھے تو نہیں ہے۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس نے اللہ کو دیکھا ہوا ہے اس کے پاس اور غائب کون سا چاہیے۔ مسئلہ تو یہ پیدا ہوتا ہے۔ مسئلہ تو یہ ہے کہ اللہ کے سوا کیا چیز غائب ہے جس پر آپ نے شہادت دینی ہے۔ جب نبی امی ﷺ کو امی کہا گیا تو کیوں کہا گیا؟ یہ تو نہیں کہ وہ ان پڑھ تھے۔ اور اب میں پہلے کون سی بات دیکھ رہی تھی جو سورہ شکیکٹ نامی پڑھتی تھی۔ کون سا کالج کھلا ہوا تھا جس سے حسنہ ﷺ نے ڈگری لی تھی۔ یہی اس لئے کہا گیا کہ ساری دنیا کی Sources of knowledge موجود تھیں۔ اب چونکہ دیکھو ماں ایک پرائمر آف پرائمرنس ہے۔ ایک استاد کو پتہ ہے کہ ان کی تعلیم کہاں ہوئی۔ مثلاً حضرت عیسیٰ ہیں پورا خاندان ان ہی پیغمبروں کا چلا آ رہا ہے بنی اسرائیل کا کوئی نہ کوئی انفارمیشن شامل ہو جاتی ہے سچ میں۔ اس طرح حضرت موسیٰ ہیں یا حضرت اسحاق ہیں ایک Traditional information تو پٹی آتی ہے۔ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو حصر کر دیا تھا انفارمیشن سے اگر آپ نے قرآن پڑھا ہوا جیسے حضرت سحیحی کو کیا ان کہ "وَسَيَدَّوْاْ وَحُضُوْرًا وَّنِيْآ" (39) ہم نے اسے سردار بنایا مگر حصر کر دیا۔ خواتین میں حصر کر دیا حالانکہ سالونی نے جو کے بادشاہ وقت کی قانون تھی بے تمناش کوشش کی کہ حضرت سحیحی اس کی طرف قہول سے سے مسکور ہو جائیں مگر وہ بھارے کیا ہوتے وہ تو حصر کر دیے گئے تھے۔ تو سالونی کو قتل کرنا پڑا حضرت سحیحی کو۔ اور جب قتل

کرا کے معاذ اللہ استغفر اللہ جب ان کی گروں اور والی ان کو بوسہ دیتی تھی اور کہتی تھی اے مگر وہ
 شخص اب بھی تجھے زور ہے کہ میں تجھے پیار کروں اور تو مجھے روک دے۔ بھی حصر ہو ہو گئے تھے
 اب اس میں حضرت عیسیٰ کا کوئی کردار ہی نہیں تھا He was taken out اسی طرح
 رسول اکرم ﷺ پر حصر کر دیا گیا کہ کوئی انکار میٹھن میرے اس پیغمبر کی انکار میٹھن میں داخل نہ
 ہو کیونکہ ساری کی ساری انکار میٹھن اللہ کی طرف سے آئی تھی He created one of the
 rare student جس شخص کی ساری کی ساری انکار میٹھن اللہ کی طرف سے آ رہی ہو اس
 سے میں کیا پوچھوں کہ تجھے کتنا نائب حاصل ہے "وَمَا يَسْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ" (النجم: 3) وہ
 کوئی بات، کوئی بات بھی اللہ کے حکم کے بغیر نہیں کہہ رہا ہے، ایک ایک لفظ ایک ایک اصطلاح ایک
 ایک شے۔ میں آپ کو ایک مزے کی بات بتاؤں کہ جنسوا ﷺ نے ایک دفعہ کہا، ایک حدیث ہے،
 میں بڑا توجہ ان ہوتا ہوں بہت مشکل ہے کہ آپ اپنے پیغمبر کے Intellectual معیار کی
 حفاظت کر سکیں، ہم تو اپنے بنی ﷺ کا بنی معیار نہیں جانتے۔ ہمارے پاس وہ
 Methodology نہیں ہے کہ اس علم کا سراغ لگاسیں کہ جو جنسوا کو حاصل تھا۔ پتہ ہے آج
 کی دنیا سے پتہ چلتا ہے کہ جنسوا کا کیا علم حاصل تھا۔ پوچھا میں رشتہ نے کہ اللہ کائنات بنانے
 سے پہلے کیا کر رہا تھا؟ یہ سوال کون آج پوچھ سکتا ہے آج کل یہ Question آکسفورڈ اور
 کیمبرج میں پوچھا جاتا ہے، یہ Question آج کل اعلیٰ ترین Cosmologists
 discuss کر رہے ہیں کہ What was there before big bang؟ یہی
 سوال ہے اس اور پوچھ رہے ہیں کہ یہ کیا ہوا تھا، تخلیقات زمان و مکان سے پہلے کیا تھا؟ آخر اللہ
 اس وقت کیا کر رہا تھا جب تخلیقات نہیں تھیں ستارے نہیں تھے آسمان نہیں تھا کچھ بھی نہیں تھا۔ تو کسی
 نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ کائنات بنانے سے پہلے اللہ کہاں تھا؟ فرمایا "مکان فسی عسواء
 تسخه" ہوا "و کما فوقہ" ہوا "فرمایا اللہ بالوں میں تھا، کائنات بنانے سے پہلے اللہ بالوں
 میں تھا اس کے اوپر بھی ہوا تھی نیچے بھی ہوا۔ آپ کو پتہ ہے ایک ہی متفق فیصلے پر ساری دنیا
 کے Cosmologists + Physicist پہنچے ہیں Before the creation of

the universal objects، انتہائی گہرے Huge اہل تھے
Electromagnetic Radiational اہل تھے کائنات کی تخلیق سے پہلے۔ کبھی آپ
نے دیکھا (PBUH) Prophet کی Statement اسی آخری حد کو جا رہی ہے کہ "سکائی
فسی عسّاء" کہ وہ بادلوں میں تھا، تخلیق کائنات سے پہلے وہ بادلوں میں تھا۔ تو یہ سمجھنا بڑا مشکل
ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انفرادی مشن کیا ہے اور کہاں تک رسائی، فکر ہے۔ ایک صوفی نے کہا وہ
چیزوں کی مجھے کبھی سمجھ نہیں آئی، ایک نفس کے فریب کتنے ہیں وہ ایک میرے نبی ﷺ کے مقامات
کتنے ہیں۔ وہ ان چیزوں کی سمجھ نہیں آتی۔

س: ہر ایک فن میں مہر پچے نے سوال پوچھا ہے کہ آج کے Media
influenced معاشرے میں نوجوانوں کو آپ ﷺ کی تعلیمات اپنانے کے لئے کیا کرنا
چاہیے؟

ج: محبت! یا راہدہ کچھ بھی نہیں چاہیے۔

وہفاق کش کر موت سے ڈرنا نہیں ڈرا

یہ پتا ہے آپ کے مخالف کیا کر رہے ہیں آپ کے دشمن کیا کر رہے ہیں آپ کے باہر والے کیا کر
رہے ہیں فیس بک والے کیا کر رہے ہیں؟ صرف ایک کام کے پیچھے لگے ہوئے ہیں کہ

وہفاق کش کر موت سے ڈرنا نہیں ڈرا

روئے محمد اس کے بدل سے نکال دو

اور اس کا جواب یہ نہیں کہ آپ بند سے مار تے پتھر و بگڑ آپ اپنے رسول سے جتنی بھی محبت محسوس کر
سکتے ہو، مگر وہ نہ صرف بدنی، فطرتی خالی نہیں پڑھیں، زلف و رخسار سے کچھ آگے بڑھو اور
مناسبت رسول ﷺ کی بھی کوئی فکر کرو۔ کوئی ایک آدھ صفت تو اپنے اندر آپ بھی پیدا کر لو۔ کچھ تو
کہہ سکو کہ میں نے بھی آقا و رسول ﷺ کی مطابقت میں اپنی غیر انسانی جہتوں میں ایک الہیاتی
صفت کا اضافہ کیا ہے، کچھ تو کرو۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا آپ کو یہ ہے جملہ شاید آپ کو
چونکا دے مگر میں سمجھتا ہوں شرک ایک نہیں دو ہیں۔ ایک شرک ہے اللہ کی عبادت میں کسی غیر کو

شامل کرنا شرک ہے مگر اللہ کے رسول ﷺ کی محبت میں بھی کسی کو شریک کرنا شرک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! ایمان کی حلاوت جانتے ہو کیا ہے؟ چچا گویا رسول اللہ ﷺ کیا ہے؟ فرمایا اللہ کو اس طرح مان، اس طرح مان کہ اس کے بعد اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ کر۔ یہ ایمان کی پہلی حلاوت ہے اور پھر فرمایا مجھ سے ایسی محبت رکھ کہ تم سے نفس جان و مال سب سے بڑھ کر ہو اور اس محبت میں شرکت بھی آپ کو وہیں پہنچا دیتی ہے جو پہلی شق ہے اور پھر فرمایا ایمان کی حلاوت کا تیسرا اصول یہ ہے کہ جب ایک وفد تجھے ایمان حاصل ہو جائے تو پھر بے ایمانی کو شرک کو پلٹنے کو اتنا برا سمجھے جتنا کسی سانپ کے سوراخ میں ہاتھ ڈالنا۔

خواتین و حضرات! آپ کو پتہ ہے خطبہ حجۃ الوداع والے دن کیا حرمہ ﷺ نے فرمایا تھا؟ ابھی آپ کو ایک چھوٹی سی بات یاد دیتا ہوں، دیکھو ہم لوگ کتنے فتوے جاری کرتے ہیں احتقانہ جالبانہ مگر ہم پہ تو فتویٰ رسول اللہ ﷺ جاری فرمائے ہیں۔ حجۃ الوداع والے دن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اب آج کے دن کے بعد شیطان اپنی عبادت سے مایوس ہو چکا ہے۔ کیا مطلب؟ آج کے دن کے بعد مس فقہ رسول اللہ ﷺ بھی شرک نہیں کرے گی، کسی غیر اللہ کی عبادت نہیں کرے گی۔ یہ شرک لوگ کہاں سے آگئے؟ ہم ایک دوسرے کو کافر کا کہہ کر مٹاتے پھرتے ہیں؟ بھائی آج کی فقہ کا واحد کوئی نیست ہے ماں و داد تو وہ یہ ہو گا کہ کسی بھی مسلمان کو آپ نے شرک اور کافر Declare کرنا ہے تو اس کو برا کہے پوچھو تو سہی کہ یا خدا کتنے ہیں؟ اگر وہ کہہ دے ایک ہے تو پھر آپ کیوں جڑتے پھرتے ہو، کیوں زور ازاری شرک اس کے کام چلا گاتے ہو کیوں اسے کافر قرار دینے پہ نپٹے ہوئے ہو۔ اگر کسی چیز پہ اختلاف اسے بتا Let him go ahead میں بھی ادھر ہی جا رہوں وہ بھی ادھر ہی جا رہا ہے پلو اسی منزل پہ نہج آگے بیٹھا ہوا ہے فیصلہ کرنے والی، اس آگے نہیں ہوتی ہے "لِلّٰهِمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَعْلَمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ یُخْتَلَفُوْنَ" (الزمر: 46) اللہ ہی تو فیصلہ کرتا ہے تو بھی ادھر خواہو! الہی مار کٹائی کا فائدہ ہی کوئی نہیں ہے، جاؤ آگے چلے جاؤ آگے وہ بیٹھا ہوا ہے منصف وہ تمہیں بتا دے گا کون غلط ہے کون سہی ہے۔ مگر اتنی بات نہ کرے سن لو

حدیث رسول ﷺ ہے، اللہ بخشتی سے دیتا نہیں چاہے اللہ بخشتی سے نہیں دیتا اللہ نرمی سے دیتا ہے فرمایا نرمی جس چیز میں داخل ہو جائے وہ خوبصورت ہو جاتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکل جائے وہ بد صورت ہو جاتی ہے۔

س: حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حلق آپ کی کیا رائے ہے کیا ان کے عبور کا

وقت قریب ہے؟

ج: اصل میں یا آپ جذباتی رہیں گے سے لوگ ہو جب تصور مہدی آتا ہے تو پتہ نہیں آپ کے ذہن میں کیا کچھ آ جاتا ہے۔ بھی بات یہ ہے Let's guess it میرے ساتھ آپ ذرا سوچو مہدی کون ہو سکتا ہے؟ ہر اشرف آدمی بڑا نیک آدمی۔ مہدی کی کوئی جو مجھے صفت نظر آتی ہے ہاں وہ یہی ہے۔ ابھی کچھ لوگ اچھے انہوں نے اصلاح نہ ہو کر کام لیا، انہوں نے مسلمان آئے تھے ایک قوم یہ انڈونیشیا، میں اٹھی ترکی سے نکلے الجزائیر اور لیبیا، سے، پاکستان سے کبھی جماعت اسلامی اٹھی کبھی تحریک اسلامی اٹھی کبھی کوئی دوسری Organization اٹھی، ادھر سے اٹھے کوئی ادھر سے اٹھے، بے شمار ترکیات۔ کبھی کیوں اٹھ رہے ہو؟ انقلاب اسلام کے لئے غلبہ اسلام کے لئے۔ کبھی قومیں کہا گئیں نے ہے؟ پوچھو ان سے تمہیں کہا گئیں نے ہے؟ ارے بھائی یہ تو مجبوری کی بات ہے۔ ایک بندہ تھا، وہ قوم ملیں وہ سے زبردست تھے فراعنہ مصر کی تین سو برس کی حکومت تھی، ان کیسس فٹ گزرا، ابراہام Build کئے، اللہ نے بھی تعریف کی ہے کہ یہ ذالعات ہیں بڑے لوگ تھے۔ مجھے کیا پتہ کوئی وچنا پسند ہوئی ہوئی فرمایا اللہ نے کہ ہم نے فیصلہ کیا کہ قوم ملیں گے رسوا کریں پل اے موسیٰ اٹھو تو جا اور فراعنہ مصر کو رسوا کر۔ انہوں نے کہا یا اللہ تو مرد وادے گامیں نے تو پہلے قتل کیا ہوا میں تو مصیبت میں ہوں وہ تو جاتے ہی چڑھا دیں گے موسیٰ پر تو آپ کیا کہہ رہے ہو گھبرا گئے ڈرے۔ کہا موسیٰ کیا میں تیرے ساتھ نہیں ہوں اے موسیٰ۔ اب بچارے موسیٰ کیا کہتے چاہتے نہ چاہتے فراعنہ مصر کے پاس پہنچے جو کچھ آگے ہوا آپ کو پتہ ہے پھر دریا نے نیل میں غرق ہوئی اور قوم ملیں رسوا ہوئی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے اس ساری چیز میں فرق کہاں پر ہے؟ فرق پتہ ہے کہاں پر ہے اے موسیٰ اٹھ جا۔ انہوں نے کہا میں تو نہیں جا سکتا

ہوں میں نے نقل کیا ہوا ہے میں ڈرتا ہوں کہہا موسیٰ ہم تمہارے ساتھ نہیں ہیں؟ سب سے بڑی Change جو حقائق میں آتی ہے، بھلا ان سے پوچھو یا رتھیں کہاں سے گارنٹی ملی ہوئی ہے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے؟ یہ جو تم حرکتیں کر رہے ہو ہر مسلمان کے پیچھے لٹھ لے کے لگے ہوئے ہو، یہ جو تم اپنے آپ کو بدعتی اور دوسروں کو بدعتی Declare کر رہے ہو There is a question to ask any muslim organization? کیا ہے کس نے کہا ہے آپ کو، کیا کوئی براہ راست آرایا ہے؟ تو مسئلہ یہ ہے کہ خدا جس کے ساتھ ہو گا وہ مہدی ہے۔ جب کسی آدمی کو اللہ کہے گا ماں کہ اٹھو بھائی میں نکل آگیا ہوں اب ملت اسلام کو زیرِ حق سے بالا دینی کو لے جاؤ Resurrect کرو امت مسلمہ کو۔ جس کے ساتھ خدا ہو گا وہ مہدی ہے اور جس کے ساتھ اللہ نہیں ہے وہ ملاں ہے مولوی ہے۔ حضرت علی اکرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا کہ مہدی کب آئیں گے؟ فرمایا جب تمہارا سال نئی نو ملی دہن جیسا ہو گا۔ تازہ شاوی ہو گا مندا بھی آیا نہ ہو، دہن بھاری جلد عروسی میں بیٹھی ہو، دل دھک دھک کر رہا ہے خوف کے ما۔ وہ پتہ نہیں کیسا نکلے گا، غیبت نکلے گا چھ نکلے گا مروت والا نکلے گا پریشان کرے گا زندگی بھر کچھ رزق دے گا تو جب اس نئی نو ملی دہن کی سی ذہنی کیفیات تمہاری ہو جائیں گی تو مہدی آجائے گا۔ مگر فرق اتنا ہو گا کہ مہدی شریف آدمی ہے بس۔ بخاری میں ایک جملہ مہدی کے بارے میں لکھا ہے اور براہِ راست لکھا ہے کہ زمانہ آخر میں مسلمانوں کے گروہ کا ہر بار ایک نیک مسلمان ہو گا اللہ اس کے ساتھ ہو گا اور اسے تائید ربانی اور ایذی حاصل ہوگی، اسی کی وجہ سے انہیں غلبہ حاصل ہو گا وہی فاتح عالم مغرب و شرق ہے وہی مہدی ہے وہی آخر زمانی ہے۔ وہ کب ہے؟ قریب ہے لگتا ہے کہ قریب ہے It's very close آپ معامات حدیث رسول کی طرح چل رہے ہیں، Pin down کی طرح You know fall of pin ایک کے بعد ایک۔ ایک ویلنٹین نے کہا No body knows when the great start? اس لئے کہ کل ابھی Georgia پہ شروع ہونے والی تھی ڈک گئی ہے ابھی ایران پہ شروع ہونے جا رہی ہے ابھی دیکھو ترکی اور اسرائیل پہ تھی وہ رک گئی ہے تھوڑی دیر کے لئے ترکی

ہے۔ ایران کے متعلق آج ہے بیٹھا گوں کی Statement تھی کہ ہم چھوڑیں گے نہیں
 تباہ ہو باؤ گروں گے۔ رگ گئی ہے مگر کب تک رکے گی، بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ ہم
 تو سب بکرے ہیں اور ہومر مضمی کر لو ہومر مضمی کر لو تباہی اور بلا گت کا وہ منظر جو حضور ﷺ کی اعادیت
 سے نمایاں ہے اور فرمایا..... اب جو حدیث میں Quote کرنے جا رہا ہوں اسکا یہ رسول اسے
 حدیث نہیں معجز ہر رسول سمجھتے تھے فرمایا کیا حال ہو گا تمہارا جب تم فارس کے خلافت پہ قبضہ کرو گے
 اور اسے سزاؤ جب تجھے قصر فی کے کھنکھن پہنائے جائیں گے۔ حضور ﷺ اس وقت زندہ تھے اور
 قصر فی فتح نہیں ہوا تھا Iranian Empire۔ دیگر اچھی زوال پر نہیں ہوا تھا ہنسر و مرا تھا
 Iranian Empire قائم تھی۔ ”اور کیا حال ہو گا تمہارا جب تم سلطنت روم پہ غالب آؤ گے
 اور تم ان کے امراء کو قید کرو گے، اور پھر وہ وقت آئے گا کہ میری امت ایک تختہ، درمیان میں
 احوال جیسے چرے والوں اور چرے کے تھے والے ہوتے والوں سے جنگ کرے گی اور اس پہ
 غالب آئے گی اور پھر زمانہ آخر میں میری امت دجال سے جنگ لڑے گی اور اس پہ غالب آئے
 گی۔“ تمین نکل گئے ماں، بچے بچے نکل گئے۔ چار ہشتاد گویاں ہیں ماں اس لئے اس کو معجز ہر رسول
 کہتے ہیں۔ قصر فی کا Fall ہو چکا، سلطنت روم اٹھو اب، خیال ہو چکی، منگول Attacks ختم
 ہو گئے، ہنسر کہ ہمیں جالوت گزرا گیا، اب رہ گیا آخری اور دجال اور فرمایا میری امت دجال پہ
 غالب آئے گی۔ اس سے بڑی یا خوشخبری یا ایسے میں تو وقت ہے جس کا ہم انتظار کر رہے
 ہیں۔ مگر ایک چھوٹی سی بات بھی آپ نے ارشاد فرمائی کہ ہزار میں سے ایک بندہ بچے گا۔ تو میرا
 خیال ہے کہ ہم سب کو اپنی اپنی ہادوی سے ایک بندہ مازد کر لینا چاہیے، 999 میں گے اور ایک
 بندہ بچے گا۔ اصحاب بھی بہت پریشان ہوئے کہ یا رسول اللہ یہ تو بہت بولناک ہے، فرمایا یہ جو
 999 ہوں گے یا جوت و ما جوت میں سے ہوں گے۔ یہ ساتھ ہیں (باتھ سے اشارہ کرتے ہوئے
) آپ کے۔ یہ بنو اٹ، یہ بالکل ساتھ، یہ Chinese یہ یا جوت و ما جوت ہیں۔ آپ ﷺ نے
 فرمایا ”یا جوت و ما جوت ہر چیز چٹ کر جائیں گے۔“ کتے بلیاں چو ہے سب صاف کر جائیں گے،
 سب کچھ صاف کر جائیں گے۔ خبر دار بھی رہنا ان States جاتے ہوئے پوچھ لینا کہ کس چیز کا

شور بہ جہ کل میں بھی ڈر رہا تھا میرے دو دوست آئے تھائی، میں نے پوچھا نہیں تھا، لگتا ہے کسی
 حلال چیز کا ہوگا۔ ان کا کوئی پتہ نہیں ہے یہ زمین پہ رہ گئے واپی کوئی چیز نہیں چھوڑتے، کوئی چیز جس
 میں ڈر ہو رہا ہے اس کے نہیں چھوڑتے۔ یہی قوم یا جوت و ما جوت ہے ابھی یہ نکلیں گے زمانہ آخر
 میں انشا اللہ تعالیٰ العزیز May Allah be very kind to you. I am so
 grateful to you , you heard me so long and so patiently.
 This is my through obligations. اللہ آپ کو فتح و عافیت سے رکھے۔ اللہ اس
 شہر پہ سکونت دے کہتے مزل فرماتے۔ امن مظاہر مانتے اور لوگوں کی جان و مال ایک دوسرے سے
 محفوظ رکھے اور پھر دیکھنا انصاف کرنے والوں کو بھیگ دوڑ دے۔ اس ملک میں انشا اللہ تعالیٰ
 I am looking forward about two to three years after, العزیز
 this country is going to become one of the most
 powerful in economy in army and it will be savior of the
 whole world. اور جنتہ علیہ السلام کی دوحہ یہ ہے چری ہوئی کہ اہل ہند کے مسلمان پہلے اہل کلہ
 ہند سے جنگ لڑیں گے اور ان کے امراء و رؤساء کو گرفتار کریں گے اور پھر شام میں حضرت مریم
 کے بیٹے کا ساتھ دیں گے۔

عقل اور عشق، موافقت یا مخالفت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِلَقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِلَقٍ وَّاجْعَلْ لِّىْ مِنْ
لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا
يَصِفُوْنَ ۝ وَّسَلَامٌ عَلٰى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

خواتین حضرات! کراچی بچپن سے پہلے قریباً پنجاب میں کچھ اس قسم کی خیریں
تھیں۔ جیسے شاد میرا کراچی پہنچنا کراچی کے ڈیرہ کروڑ بندوں کے ساتھ شہادت میں شریک ہوا
ہے اور اس پہ پھر یہ مستند امیں نے چلتے ہوئے دو دعائیں مانگیں۔ ایک تو کراچی کے امن کی دعا
مانگی اور دوسری اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس اللہ مجھ سے کوئی اچھی بات کراچی والوں کے لیے

نکال دے۔ ایک دعا تو نصف نصف قبول ہوتی تھی ہے مگر دوسری کا انجام یہ ہوا کہ اتنا شدید نزلہ وزکام کا حملہ ہوا کہ جو اس غائب ہو گئے نظر آئے۔ یہ جو رات بچھ میں گزری ہے اس میں بڑی استعداد کی کہ اسے پروردگار کچھ تو کہنے کے قابل چھوڑ دے اور یہ جو اس وقت آپ صدمہ مال دیکھ رہے ہیں یہی دعا کا ہلکا پھلکا نتیجہ ہے تو میں نے ایک اندازہ لگایا ہے کہ خدا دوسروں کے حق میں دعا نہ ور قبول کر لیتا ہے اگر آپ اپنی جسارت ذات گرو تو اس میں خاصی مزا ملتی ہے۔ تو صاحبو

سنا ہے عالم بالا میں کوئی بھیما گر تھا منہاجی جس کی ناکسپا کی ساغر جم سے

کائنات بالا میں ذہن و علم کا ایک خالق انکیا تن تھا ہے شمار توفقات کا خالق آج عجیب سے اونچے میں پڑا ہوا ہے۔ ایک وفد سید مصلیٰ بن عثمان بخوری نے کہا کہ مگر خدا ظاہر ہو جاؤ تو ایمان جبر ہو جاؤ۔ مگر افسوس یہ کہ اس وقت بھی وہ ظاہر تھا مگر ایمان بھی جبر تھا۔ وہ خالق و باری و مصور تھا، اس کو پتہ تھا کہ وہ کیا ہے مگر اس کے باوجود جب تعریف کرنے والوں کو دیکھتا ”ہم نے حکم دیا زمین و آسمان کو کہ تمہارے علم کی تعمیل کرو گے طوعاً و کرہاً۔ وہ بچارے اتنی مجال کہاں تھی ان کی اس مخلوق نے آسمان نے زمین نے کہا کہ اے مالک و کریم ہو تو حکم کرے گا ہم تو خوشی سے مانیں گے۔ ہم نے وہی کی مسمیٰ کو شہد کی مسمیٰ کو اس نے کہا ہم تو کچھ بھی نہیں جو کچھ آپ حکم کریں گے۔ اب یہ تعمیل حکم کا اتنا بڑا تسلسل تھا، اتنا بڑا تسلسل تھا کہ وہ جانتا تھا۔ اس نے کہا یہ کیا کہ میں کہتا ہوں مانو گے؟ کہتے ہیں مانیں گے۔ لگتا ہے کہ اس کو انکار میں کسی لذت کا بھی خیال آیا کہ بجلی کوئی تو ایسا ہو کوئی مالک کوئی کجنت کوئی اما پرست کوئی شدت والا اٹھ کے کہے تو تہی اے اللہ ٹھیک ہے ہم نہیں مانتے آپ کو۔ شاید اس لذت انکار نے ایک بہت بڑی حقیقت کو جنم دیا۔ آپ کو پتہ ہے Artificial Intelligence کیا ہوتی ہے۔ جہاں باقی مخلوقات میں یہ صلاحیت نہیں تھی فیصلہ کرنے کی۔ خداوند کریم نے ایک عجیب و غریب طے تخلیق کی، اس کا نام اس نے عقل رکھا۔ پھر جب عقل پیدا کرئی۔ تو اسے کہا کہ ذرا مجھے چل کر دکھا۔ پھر اس نے چل کر دکھایا۔ اس نے کہا

پاٹ، وہ چلتی اور آپ نے فرمایا کہ مجھے عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں نے زمین و آسمان میں تجھے سب سے خوبصورت مخلوق بنایا ہے۔ پھر ایک مہد کیا، ایک مہد کیا کہ اسے عقل اسے دلوں کا جو تیرے ذریعے لے گا اور اس کو نہیں دلوں کا جو تیرے ذریعے نہیں لے گا۔ یہ تفوق جو اس نے عقل کو عطا کیا، حضرت عمر فاروقؓ نے تمیم بن داریؓ سے پوچھا آخر انسان کی سب سے بڑی صلاحیت کیا ہے؟ سب سے بڑا حسن کیا ہے؟ سب سے بڑی خوبصورتی کیا ہے؟ کہا عقل۔ عمرؓ نے کہا ٹھیک کہتے ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا کہ انسان کی سب سے بڑی خوبصورتی کیا ہے؟ فرمایا عقل اور پھر فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ میں نے جبرائیل سے پوچھا تھا کہ اللہ کے نزدیک انسان کا سب سے بڑا حسن کیا ہے؟ کہا عقل۔

خواتین و حضرات! یہ عقل اتنی بڑی نعمت ہے یہ Artificial Intelligence اب
 انسان بڑا ڈانٹا ہے۔ آپ کو پتا ہے آدھی فلمیں آرہی ہیں کمپیوٹر نے معائنات کر دی۔ انسان اپنے نفاق کی وجہ سے ڈانٹا ہے۔ انہوں نے قواعد و اصول دیئے ہیں اب آپ کمپیوٹر کو یہ Rules تو نہیں دیں گے کہ بڑے آدمی کے سامنے جھوٹ بول دو۔ اور چھوٹے کے سامنے انصاف کا مظاہرہ کرو۔ وہاں تو آپ کو کچھ Sophisticated rules دینے پڑیں گے۔ اور ایک دفعہ آپ نے کمپیوٹر کو Rule دے دیئے تو پھر آپ بھی خلاف ورزی نہیں کر سکتے انہوں نے قواعد صاف بند وہی کر رہے ہیں اب آپ نے Dictate کر دیا۔ یہاں صورت حال یہ ہوئی ہے کہ انسان آج جس کمپیوٹر کو Artificial Intelligence دینے سے ڈانٹا ہے آسمانوں کا خالق بہت بڑا تھا۔ اس کو کوئی ایسا پارا بلیم نہیں تھا۔ یہ یاد رکھئے کہ Man is a big narcissist اتنا خود پسند ہے کہ دو بڑے احتمالہ مسائل پہ قائم ہے۔ اگر آپ دیکھیں تو ایک چھوٹی سی کائنات میں ایک Galaxial life ہے کم از کم دو ارب Galaxies ہیں ہر ہلکی سی دو ارب سورج بھی واقع ہیں۔ یہ کتنے سیارگان آسمان میں ہیں کتنی بے پناہ گنجائش آسمان میں ہے۔ نسل انسانی کے پاس کوئی ابھی تک مکمل پلانہ نہیں بنا جس سے اس وسعت کائنات کو اپنے حساب و کتاب کی حدود میں سمیٹ سکے۔ اب اتنی بڑی کائنات میں چھوٹی سی ٹھکان میں آپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ

سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ اتنی ساری کائنات میں ہماری حیثیت کیا ہے؟ فرمایا جیسے ایک بہت بڑے جنگل میں ایک چھلا چھینکا ہو، ایک چھلا ایک بہت بڑے Amazon کے جنگل میں۔ Obviously it's not very much visible. It's absolutely noting at all. جو نوٹن میں نہیں آتی تو مثلاً کسی Decimal میں آجائے، چلتے چلتے آگے زیر کسی Decimal میں آجائے۔ اتنی بڑی کائنات کی ایک چھوٹی سی ٹکڑ میں حضرات انسان ممکن ہے۔ اور کئی عجیب سی بات ہے کہ ان کا خیال ہے کہ اتنی بڑی کائنات میں کوئی اور زندگی نہیں ہے۔ یہ Narcissism ہے۔ خود پسندی کا یہ عالم ہے کہ یہ انسان سمجھتا ہے کہ اتنی بڑی کائنات میں میرے سوا زندگی نہیں ہے۔ میرے سوا کوئی انسان ہی نہیں ہے۔ میرے سوا کوئی Progressive حقوق بھی نہیں ہے۔ اور دوسری اس سے بڑی غلطی ہے، ڈیڑھ سو پونے دو سو سال میں ہم اتنے ترقی یافتہ ہو گئے ہیں اتنے بزرگ و بڑے ہو گئے ہیں کہ باقی مخلوقات سے ہمیں دعویٰ، مزین و آسان نصیب ہو گیا ہے۔ ہم خدا کے شریک بھی ہو رہے ہیں، انکار بھی ہو رہا ہے۔ اب ہت تو مثلاً وہاں سے نہ آئیں گے۔ سوائے ان بے پاروں ہندوؤں کے Still they stick چھوٹے موٹے gods کا جہم لگا رکھا ہے انہوں نے۔ آپ کو پتا ہے کہ کم از کم 33 کروڑ gods ہیں ہندوؤں کے، ہر تیسرے ہندو کا ایک تارو خدا ہے۔ سوائے ایک آدمی کے باقی ہر لوگ ہیں خدا اگر یہ نہ کہتے ہیں۔ بلکہ Nitsche نے تو بہت پہلے کہہ دیا تھا کہ God is dead and we have thrown it out of our universe. آرمسٹرونگ کا خیال ہے کہ اب اگر اس خدا کو بندوں کا خدا رہنا ہے تو اب اس کو مصالحت کرنی پڑے گی۔ دیکھو ہم چوری چکاری کرتے ہیں، ہم دیکھو کرٹیس ہیں، ہم بہت ساری غلطیاں کرتے ہیں۔ ابھی کل پر سوں بھی ہمیں قوم مارو ٹھوڑی Activity کی چٹائی تھی، اسلام آباد میں۔ تو آرمسٹرونگ کا خیال ہے کہ اگر اللہ Agree کر جائے ہماری چند ایک ان صفات پر تو پھر تو ہم خدا کو خدا مانتے ہیں۔ بقول ان کے پہلے خدا نیا دئی کرنا رہا ہے۔ یہ کیا ہوا سارا تباہ کر دیا، Athenians تار ت کر دیئے، مارو ٹھوڑو کو برباد کر دیا۔ اب نہیں چلے گا۔ آٹ

کے Modren Intellectual کا خیال ہے کہ اب خدا کو تھوڑی مصالحت کرنی چاہیے۔ اور انسانوں کے ان بڑے نقائص کو کشادہ دہی سے قبول کر لے۔ بس ایک ہی طریقہ ہے خدا کے پاس خدا رہنے کا اب اور کوئی طریقہ نہیں۔

خواتین و حضرات! یہ Ideas اتنے ناقص ہو جاتے ہیں کہ ہم اس عزت و جاہل کے مالک رب کائنات کو مجھنے سے کاصر ہو جاتے ہیں۔ تو خداوند کریم نے جو صلاحیت پیدا کی جو Intelligence پیدا کی اس کا نام اس نے امانت رکھا۔ امانت دیکھئے وہ چیز نہیں جو آپ کے پاس مستغنی ہو۔ امانت وہ ہے جسے لوٹا مچا رہتا ہے جیسے واپس کرنا پڑتا ہے۔ "اِنَّا عَرَضْنَا الْاٰمَانَةَ عَلٰی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ" ہم نے آسمان اور آسمان کی مخلوق کو زمین اور زمین کی مخلوق کو پہاڑوں اور پہاڑوں کی مخلوقات کو ہم نے یہ امانت پیش کی Voluntarily" اور ہم نے کہا کوئی اٹھائے گا" **"فَاَيُّنَ اَنْ يَّخْتَلِفْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا"** اگر ہرگز کر گئے، ڈر گئے۔ نہیں ہم میں سے کوئی نہیں اٹھا چاہتا۔ وہ کیا تھی؟ آخر کیوں ڈر گئے؟ صرف اس وجہ سے کہ جہاں اس امانت کے انعام بڑے تھے۔ اس کے عطا استمال کی سزائیں بھی بڑی تھیں۔ ایک طرف جنت الفردوس تھی، جنت الماود تھی اور دوسری طرف جہنم کے بھی سات دروازے تھے۔ تو مخلوقات نے یہ رسک لینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا یہ بہت بڑا رسک ہے **"وَحَمَلْنَا الْاِنْسَانَ"** انسان ایسا غفلت پسند ہے اتنی جلدی کی آج بھی اس کے پاس وہی کمزوری ہے جو پہلے تھی عجب! اسے غرور **"وَمَا الْغِيَاةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْر"** (ال عمران: 185) اور کیا بے زمین، زمین کی زندگی میں انسان کا Vanity fair عروسی غرور و بابت عجب بلندی کا شوق انسان نے اور کچھ بھی نہیں دیکھا، ادھر ادھر نہیں جھانکا، نہ بتایا، نہ سوچا، نہ غور نہیں کیا، سرداری مل رہی تھی، آفتابی مل رہی تھی، عزت و برتری مل رہی تھی **"وَحَمَلْنَا الْاِنْسَانَ"** بھاگے دوڑے اور کہا جی نہیں دے دو۔ تو خدا نے ایک Judgment دی **"اِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا"** (احزاب: 72) ظالم ہے جاہل ہے۔ خواتین و حضرات ان نفسوں کا مطلب یہ ہے کہ He underestimated the job he overestimated himself.

صورتوں میں۔ اس کو سمجھ ہی نہیں آتی کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ ویسے اگر خدا کسی کو ظالم اور باطل کہہ دے تو پھر اس کے بعد اس کو سزا دیئے کا حق نہیں اس کے پاس رہتا۔ اس کی اپنی Judgment ہے پھر ظلم و جہل سے چٹائی کوئی نہیں ہے۔ تو اس لیے یہاں ظلم و جہل کا مطلب ظلم و جہل نہیں رہے گا یہاں اس کا سادہ سا مطلب یہ ہے کہ باطل اس لیے کہ He has underestimated the Job اور ظالم یہ ہے کہ Overestimated اپنے آپ کو مگر رہا ہے۔ اب اس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے آج کی دنیا میں Six Billion حقوق میں پانچ Billion تو Clearly defy کرتے ہیں Concept of illahiyat کو خدا کو بالکل Defy کرتے ہیں۔ اور وہ اس وقت عقل کو کسی طرح استعمال کر رہے ہیں وہ آپ کے بھی ظلم میں ہے اور ہمارے بھی ظلم میں ہے۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عقل کو اتنی بڑی اہمیت جو اللہ نے دی اتنا بڑا ماسک ہو دیا تو آخر اس کی بھی تو کوئی وجہ ہوگی؟

خواتین و حضرات! جیسا کہ میں نے کہا وہ بابت طبعی کا سب سے زیادہ حق تو اللہ ہی کو تھا اور اس کی خواہش بھی "كُنْتُ كَلْبًا مَحَبًّا مَا أَحْبَبْتُ إِلَيْهِ خَلْقَ لِيَغْفِرُونِي" میں ایک چمپا ہوا خزانہ تھا ہم نے اس خواہش کا اپنے اندر رکھا رکھا کہ ہم جانیں جائیں ہم نے حقوق کو اپنے تعارف کے لیے پیدا کیا تاکہ کوئی ایسی حقوق ہو جو دیکھے جانے سے سچے سمجھے قدرت انکار رکھتی ہو۔ یہ حقوق طرز اور تشبیہ رکھتی ہو۔ اس میں فرعون اور ہامان اور شادابی سے لوگ ہونے چاہئیں جو کھڑے ہو کر کہیں پھر برہکاوے دیں آسپ دیں وہ چاہو اور رحم کے کارگر ہوں وہ انسان کو عقل کے تقاضے کی ڈالیں۔ اگر آمیز صورت دکھاتا ہے تو وہ اس کی رنگ آلودہ سائیز کی ڈال بھی دیں۔ پھر اگر یا انسان اچھا سوچے گا، اور اچھا سوچے گا اس لیے کہ میں نے اس کو ایک ایسی چیز دی ہے کہ اگر یہ غور کرے گا تو یقیناً کہے گا کہ "إِنَّ رُبِّي عَلَى صَرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ" (ہود: 56) کہ میرا رب بے شک سیدھے راستے پہ ہے اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ اور کوئی شخص بھی جو اللہ کو بڑھے گا وہ سیدھے راستے پہ ہی جائے گا۔

خواتین و حضرات! عقل کے بڑے Patterns میں عقل کے بڑے انداز لیتی ہے۔

عقل عیار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے عشق بچارہ نہ ملاں ہے نہ زابعد نہ حکیم

یہ بچارہ نہیں ہے بڑا خوبیت ہے آگے چل کے بات ہوگی۔ راہ حقیقت میں تلاش حق میں سب سے بڑا آسیب اور سب سے بڑی رکاوٹ جو ہے عقل کے رستے میں مجاز ہوتی ہے عشق ہوتا ہے
Equally strong obsession, equally strong likes
Dislikes کا مالک جو حدود و قوانین کو گراس کرتا ہوا اتنا Strongly تعصب پیدا کرتا ہے اتنی
Strong طلب پیدا کرتا ہے کہ خدا اور رسول ﷺ سب کچھ ہی بھول جاتے ہیں۔ چند ایک بڑی
دستاویزیں جو آپ کے سامنے ہیں۔ تو پہلی پجاری بہت کافی چلی ہی تھی۔ تھی تو وہ بھی بنو مامر سے۔
قیس بھی ایسا ہی مجبول، مقل تھا۔ تو قیس بن زری نامری کی جب شہرت ہوئی لیلیٰ کے بارے میں،
آخر یہ۔۔۔۔۔ لوگوں کو اشتیاق ہوتا ہے۔ دیکھیں یہ اشتیاق انگریزوں کو بھی ہوتا ہے دلیوں کو
بھی ہوتا ہے۔ آپ نے ہیلن کا نام تو سنا ہو گا۔ بہت شہرت خاص ہوئی تو ایک دن
Marlowe نے سوچا، شاعر تو بہت بڑا تھا Shakespeare تو ویسے ہی مشہور ہو گیا،
ایک Dramatist مارلو تھا۔ تو مارلو نے سوچا کہ میں کسی جاہلگر کی خدمات حاصل کروں گا۔ اس
سے پوچھوں یا مجھے ہیلن تو دکھا۔ تو جاہلگر نے کہا، چھا، اس نے عمل عمل کیا اور جہنم سے ہیلن
واپس بلائی۔ میں جہنم تو نہیں کہہ سکتا، کہیں درمیان سے لایا ہو گا تو جو جی اس کی مثل پاس کی نظر
پڑی۔۔۔۔۔ تو میرا خیال ہے اس نے (مارلو نے) ادب غائبہ کے دو بہت خوبصورت جملے درج کئے
"Is this the face that launched a thousand ships and
burnt the topless towers of Ilium?"
خوبصورت ترین انہیں مانی جاتی ہیں کہ
"Is this the face that launched a
thousand ships and burnt the topless towers of
Ilium?" کیا یہ وہ چہرہ ہے جس کی خاطر Agamemnon نے ایک ہزار جہاز سمندر میں
اتار دی تھیں اور انیم کے بلند و بالا مناروں کو آگ میں پیٹ دیا تھا کیا یہ وہ قیس ہے؟ لگتا ہے

مایوس ہوا ہوگا۔ وہ آپ کو پتہ ہے ماں پلائی مانس نے کہا ہے Beauty is only skin deep تو لگتا ہے کہ ہیکل اس وقت Bones کی شکل میں ہو گئی۔ تو خالص مایوس ہوا ہوگا کہ یہ وہ چہرہ ہے۔

خواتین و حضرات! خداوند کریم کے ضمن میں بہت سارے لوگ جب اپنے اپنے انداز سے اللہ کی طرف براہِ جہت ہیں عقل جو ہے ان کو وہ سرائی اور رہنمائی عطا کرتی ہے۔ اور میں آپ کو پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں اگر عقل نہ رکھے اگر یہ ترقی پذیر رہ جائے گا جتنی رہے تو رب کعبہ کی قسم ہے کہ یہ اللہ تک نہ پہنچتی ہے مگر ہوتا گیا ہے عقل جہاں رکھی ہے بہت خانہ تخلیق ہو جاتا ہے۔ وہ کسی سکول میں رک جائے، کسی عالم کے پاس رک جائے، کسی دانشور کی باتوں سے مغلوب ہو جائے، عقل جہاں رکھی ہے ایک بہت خانہ تخلیق ہو جاتا ہے۔ صرف اللہ کے ساتھ عقل جو ہے ایک بہتے ہوئے دریا کی طرح آگے بڑھتی ہے۔ اللہ کے بندے بھی دینا نہیں ہوتے۔ اللہ کے بندے کو آخر تک اپنے فکر و عمل میں جواں رہتے ہیں بلکہ ان کا ہر عطا ان کی جوانی سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ یہ دوسری طرح کی بات ہے۔ ان کے زہن ستم زیادہ Strong ہوتے ہیں۔ ان کے مزاج جو ہیں زیادہ مائل پر اخلاق ہوتے ہیں۔ وہ چڑچڑاہے بہ مزاج مباحثے گزار نہیں ہوتے۔ دیکھیں قرآن کیا کہتا ہے ہومیر سے بندے میں جب یہ بازاروں میں پھلتے ہیں تو اللہ کا نور ان کے آگے آگے چلتا ہے۔ ہمیں آپ کو بھی ہو ہی گئی ہوں گی ایسا بندہ تو کم ہی نظر آیا ہوگا جس کے سامنے اس کا نور چل رہا ہو۔ حضور ﷺ کی ایک بڑی عجیب و غریب دماغی وہیے بہت سارے لوگ کہتے ہیں حضور ﷺ نور تھے یا بشر تھے۔ یہ دماغ مستند ترین احادیث میں سے ہے "اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُورًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُورًا" اللہ میرے دل میں نور عطا فرما اور میری آنکھوں میں نور اور میرے سماعت میں بھی نور۔ "وَعَنْ يَمْعِيْ نُورًا وَعَنْ شِمَالِيْ نُورًا وَعَنْ خَلْفِيْ نُورًا وَاجْعَلْ لِّيْ نُورًا" میرے دائیں نور۔ میرے بائیں نور۔ میرے پیچھے نور۔ میرے آگے نور۔ مجھے سرتاپا نور بنا دے۔ "وَفِيْ لَعْمِيْ نُورًا وَفِيْ فَمِيْ نُورًا وَفِيْ شَعْرِيْ نُورًا وَفِيْ بَشْرِيْ نُورًا" میرے پنچوں میں نور۔ میرے گوشت پوست

میں نور دے میرے خون میں نور دے میرے بالوں میں نور دے میری کمال میں نور دے۔ اب کچھ نہیں آتی کہ اللہ کے رسول کی کون سی ایسی چیز رہ گئی ہوگی جس میں نور نہیں ہوگا۔ اب بہت ساری باتیں، مجھے ایک دفعہ ایک صاحب ملے کہنے لگے کہ جی اللہ کے رسول ﷺ نور تھے کہ بشر تھے؟ میں نے کہا کہ یا تم اتنی گستاخی تو نہ کرو۔ یہ تو جملہ ہی قلعہ ہوتا ہے۔ نور کائنات بشر نہیں ہوتا۔ نور کائنات ظلمات ہوتا ہے۔ اب اگر آپ نے یہ پوچھنا ہے ماں تو اس طرح معاذ اللہ استغفر اللہ پوچھو کہ اللہ کے نبی ﷺ نور تھے یا ظلمات میں سے تھے معاذ اللہ استغفر اللہ اور جہاں تک بشر کی بات ہے تو میں خود نور ہوں میں اپنے پیغمبر ﷺ کو کیا کہوں گا۔ بشر کی بات یہ ہے دیکھو میری زبان ہے یہ ایک مادہ کا عنصر ہے۔ میرا لفظ نور ہے یہ توانائی ہے۔ میرا دماغ جو ہے چند غددوں سے بنا ہوا ہو ہے۔ میرا خیال نور ہے۔ میری آنکھ مادہ ہے میرا Vision نور ہے۔ آدھا تو میں بھی نور ہوں تو میرے نبی ﷺ کا کیا پوچھتے ہو تم۔ بعض اوقات بہت سارے مسائل ہمارے اندر جو پیدا ہوتے ہیں یہ صرف کم علمی اور علماء کی جہالت سے ہوتے ہیں۔ ایک بڑا طویل ہوا سترہویں اٹھارویں صدی میں یورپ میں ایک بڑا فتنہ اور فساد کھڑا ہوا تھا Whether God is matter or energy? یہاں فتنہ تھا کہ اللہ نور ہے یا مادہ ہے۔ ہوا اس طرح کہ ان دنوں نے Concepts کے تحت اصول یہ آرہے تھے کہ اگر خدا نور ہے تو اس سے Matter کیسے نکل آیا اور اگر Matter ہے تو اس سے نور کیسے بن سکتا ہے؟ تو بڑا فساد پڑا ہوا تھا حتیٰ کہ آئن سٹائن آگیا۔ آئن سٹائن نے کہا کہ $E=MC^2$ اس نے بتا دیا کہ Matter can be converted into energy and vice versa is also true یہ فتنہ ختم ہو گیا۔ اب دھڑا انگینہ میں یورپ میں دھڑ ختم ہو گیا۔ ہمارے ہاں آگیا۔ یہی فتنہ اٹھ کے ہمارے ہاں آگیا اور Funny بات یہ تھی کہ اللہ سے کل کے رسول ﷺ پہ آگیا۔ وہ وہاں سے نکل گیا جو خدا پہ بحث ہو رہی تھی۔ دھڑ ہر صفحہ میں آکر اللہ پر نہیں آیا کہ خدا نور تھا کہ بشر، وہ رسول اللہ ﷺ پہ آگیا۔ یہ اس قسم کے مضحکہ خیز بحثوں میں علماء اسلام کو اس وقت کمال حاصل تھا، بہت کمال حاصل تھا۔ اور بعض اوقات کم علمی کی وجہ سے ہڑے ہڑے دلچسپ واقعات بھی ہوتے

تھے۔ ویسے شروع شروع میں ملاویہ بندہ کے پاس ایک فتویٰ آگیا کہ آگ و مکبر صوت کا استعمال جائز ہے یا ناجائز؟ تو مختص فیصلہ ہوا کہ ناجائز ہے۔ مختص فیصلہ یہ ہوا کہ ناجائز ہے۔ انہوں نے کہا کیوں ناجائز ہے؟ انہوں نے قرآن کی ایک آیت Quote کی بڑی مشہور آیت ہے آپ نے بھی دیکھی ہوگی کہ حنظلہؑ جب ارٹا دفر مار رہے تھے قرآن پڑھ رہے تھے تو شیطان نے کچھ Mix up کر دیا، لات و منات کے لفظ ڈال دیے تو اہل کفر بڑے خوش ہوئے۔ انہوں نے کہا دیکھو آج تو محمدؐ بھی ہمارے بتوں کی بات کرتا ہے۔ جب یہ بات پھیل چلی تو حنظلہؑ نے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی۔ تو آپ کو اس بات کا براہِ احمدیہ ہوا، بڑی گراں گزری یہ بات۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اس میرے پیغمبرؐ ایسی کوئی بات نہیں ہے، تجھ سے پہلے بھی میرے رسولوں کو پیغمبروں کی باتوں کو شیطان نے گھٹا ملا دیا اور لوگوں تک یہ کچھ اور پہنچایا مگر اللہ اس کلام کی بھی حفاظت کرنے والا ہے اور حیرتی بھی، ایسی کوئی بدگمانی نہ کرو ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا اور شیطان کبھی کامیاب نہیں ہو گا۔ تو خواتین و حضرات یہ فتویٰ کا تھا Loudspeaker پہ لکھیں کہ جیسے میں اب بول رہا ہوں اور شیطان وہاں تک کچھ اور پہنچا دے۔ میں خدا کی تعریف کر رہا ہوں شاید آپ تک شیطان کی تعریف پہنچے۔ تو یہ اس قسم کا تقاضا اس وقت ملا، میں غلامات کی کمی کی وجہ سے جاری ساری رہا۔

خواتین و حضرات! عقل ایک ایسی چیز تھی جس کو خدا نے ایک Inherent capacity دی۔ یہ اس کے ساتھ پیدا ہوئی۔ یہ سب سے بڑا وصف عقل کا ہے۔ یہ صاحبِ ترجیحات ہے اس کو Automatically naturally اپنی ترجیحات کا علم ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی کوالٹی ہے جس کی طرف کبھی کسی دانشور کا خیال نہیں آیا کہ عقل کا سب سے بڑا وصف یہ ہے چاہے کوئی بندہ ان چارہ سے یا چارھا کھتا ہے دانشور ہے یا ماہِ بعد، روزگار اس کی عقل اسے ترجیحات کی ایک لسٹ Automatically دے دیتی ہے۔ اس کی آنکھ کھلے تو اس کو پتہ ہوتا ہے کہ میرا کیا کام Important ہے اور کیا کام Important نہیں ہے۔ یہ ترجیح جو ہے یہ ترجیحات کو مرتب کرتی ہے۔ یہ فلسفہ ترجیحات کو مرتب کرتی ہے عقل جو ہے آپ کی بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ ترجیحات کے Patches different ہو جاتے ہیں۔ آپ کی پانچ سال کی

ترجیحات دس سال کی ترجیحات تیس سال کی ترجیحات سو سال کی ترجیحات ایک پوری زندگی کی ترجیحات۔ خواتین و حضرات ایک بڑی Funny بات ہے کہ ہندوؤں نے بھی ایک ترجیحات زندگی مقرر کی۔ ذرا دیکھیں کہ آپ کہاں اس وقت تک پہنچ گئے خود ہی غور کریں۔ انہوں نے کہا کہ پوری زندگی سو برس کی ہے۔ اول تو اب سو برس تک پہنچنا کوئی نظر ہی نظر نہیں آتا۔ بہر حال چلیں مغرور نہ ہی ہے کہ پہلے بچیں بس خرم چنی آشرم میں جوانی ہے۔ آپ بس پراگھگھاوہ جو کچھ نیکو سکھاؤ ہندو مندو جاؤ۔ دوسرے بچیں سال کثرت آشرم ہے۔ شاڈیاں کرو بچے پالو اور زندگی میں کاروبار Settle کرو۔ تیسری بڑی جوائنٹ شروع ہوتی ہے اسے گھرب آشرم کہتے ہیں۔ اب اقتدار کی عزت کی خواہش ہے اس کو مارہ اس کو پیٹنا اپنے حالات درست کرو معاملے سیدھے کرو گورنر بنو جیسے آج ہر پکارا رہا ہے جو ان کے گئے ہیں حکومت کو، یہ گھرب آشرم ہے۔ اور آخر میں آتا ہے رشی منی آشرم۔ رشی منی آشرم چھ سال سے شروع ہوتا ہے۔ اب سارا کچھ چھوڑ چھار کے اللہ کی طرف جاؤ کوئی خدا کو یاد کرو۔ بیوی بچوں کو چھوڑو۔ مگر میرا خیال ہے۔ خواتین و حضرات کہ اب چھ سال کی نوبت ہی نہیں آتی۔ اب اللہ تک پہنچنے کی ہندو Order کے تحت نوبت ہی نہیں آتی کیونکہ کلچر سال تک کوئی پہنچے گا تو رشی منی آشرم میں جائے گا۔ اب اسے اسے کام تمام ہو جاتا ہے۔ خواتین و حضرات یہ وہ مغلذ فلسفہ تھا جو ہندوؤں میں رائج تھا۔ ویسے جی پوچھو تو آپ سے عرض کروں کہ مسلمانوں خاص کر پاکستان کے مسلمانوں میں ایک ہی اللہ کی بات رہ گئی ہے، اور وہ یہ ہے کہ کوئی بھولے بھرے سے پوچھ لے کہ اللہ کتنے ہیں تو وہ کہوے گا کہ ایک، اس کے ساتھ ہم میں بھی کچھ نہیں رہا۔ Frankly telling you اگر آپ کہیں آداب زندگی آداب عقل طریقہ زندگی خاندان پر سارے کے سارے اصول "وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ" (الأنعام: 3) کیا ہمارے خاندان اللہ کے خلاف کھڑے نہیں ہوتے؟ کیا ہم جب مردوں مردوں کے مسائل پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم Anti God نہیں کھڑے ہوتے؟ کیا جب بچوں سے Treatment کر رہے ہوتے ہیں تو ہمیں نہیں پتہ ہوتا؟ لیکن ہم ان کو رسم و رواج کے نام پر ہم ان کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں اور خدا کی باتوں کو دور کر دیتے ہیں۔ تمام

ایمان Literal سے Practical کو جانے کا نام ہے، علم کو پراہ لیتے ہیں۔ اور یہ عجیب سا خدا ہے۔ Dialectical discussions میں جڑی دلچسپی رکھتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ جو عقل میں نے انسان کو دیا ہے، بالآخر فلاح اور غلاب ہے۔ اس کا دعویٰ ہے جو اچھی سوچ سوچے گا صحیح سے پہچانے گا جس کی جستجو ختم نہیں ہوئی وہ یقیناً مجھے پالے گا۔ اس کا کہنا یہی ہے کہ ایک مسافر انکار کرنے والا بندہ اس منافق مسلمان سے بہتر ہے کہ جو مان کر بھی نہیں مانتا۔ جس کی تسلیم میں کوئی یقین نہیں ہے۔ خدا کا فراموشی انتہا اچھا نہیں کہتا۔ سچی بات آپ کو بتاؤں، دیکھیں ایک طعن ہے جو بار بار بار بار کافروں کو دیتا ہے۔ یہ عجیب سا طعنہ دگلتا ہے۔ آپ دیکھیں ہمیں بھی وہ طعن دگلتا ہے مگر غور فرمائی نہیں کرتے۔ وہ کافر کو بار بار طعن دیتا ہے۔ اگر تو آبا و اجداد کے دین پہ قائم نہ ہوتا اگر تو غور نہ کرتا اگر تو عقل استعمال کرتا تو نہ وہ مجھے پالیتا۔ یہ دیکھیں "إِنَّ قُلُوبَ الذُّرَابِ عِنْدَ اللَّهِ الضُّمُّ الْبُكْمُ النَّبِيُّ لَا يَغْفُلُونَ" (نعل: 22) بدترین جانور زمین کے نزدیک وہ ہیں جو عقل استعمال ہی نہیں کرتے سوچتے سمجھتے ہی نہیں ہیں جو میراث پائی ہے لے کے گھوم پھر رہے ہیں۔ انہوں نے بھی سوچا ہی نہیں کہ خدا کون ہے؟ کہاں سے آیا؟ مگر پروکار عالم نے قرآن مجید میں ایک جگہ Saga human Society کو کھول کے بیان کر دیا۔ پیر آیات اس میں رکھیں، پیر آیات۔ رب کریم نے خلاصہ دیا، اول وآخر خلاصہ "هَلْ أَمْسَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الذَّخْرِ لَوِ يَكْنُ حَبِيبًا مِّثْلَ نَحُورٍ" (الدھر: 01) بہت عرصہ قرن باقرن رب ہا رب سال۔ انسان ا زمانے میں تھے پراسا وقت گزرا کہ کوئی نگاہ لے کر شے نہ تھا۔ Will Durant بھی کہتا ہے Most probably انسان کسی جی ہوئی کانی کی طرح کسی پرانے انقلاب اور باولی کے کنارے بنا پڑا تھا۔ ایک چھوٹا سا ذرہ حقیقت۔ لگتا ہے کہ انسان ایک جی ہوئی کانی کی طرح، ٹی کی طرح تھا۔ پھر پانچ ایک انقلاب آیا۔ اس انقلاب میں انسان نے موت قبول کر لی اور Multiplication شروع کر دی۔ یہ تواری زندگی جو Multiplication تک چلتا تھا Homo sapeion تک آ گیا۔ Hopmo Sapeion جو سوچتا ہوا انسان تھا مگر کتنی جانی کی بات سے خواتین و حضرات کہ Homo

sapeion کے بارے میں دنیا بھر کے عظیم ترین Anthropologists دو اصول دیتے ہیں۔ ایک تو کہتے ہیں کہ یہ سب سے پہلا سوچنے والا انسان مذہبی تھا Homo sapeion was homo religious کہ سب سے پہلا انسان جس نے سوچنا شروع کیا وہ مذہبی تھا۔ یہ Rule کہ Homo sapeion was homo religious کہ سوچنے والے نے سب ابتداً مذہب سے کی۔ اور دوسرا یہ ہے کہ Homo sapeion was homo religious and monotheist ایک خدا کی پرستش کرنے والا ابتداً نے حیات کا قائلہ خدا پرست انسان سے چلا تھا وہ ایک خدا کی پرستش کرنے والا تھا اور مذہب کو جاننے اور ماننے والا تھا۔ پھر بڑے بڑے دانشور آئے۔ جنہوں نے گریز کیا۔ انہوں نے عقل کو اختیار کیا نہ دیئے۔ رفتہ رفتہ ہم آج اس جدید دور میں داخل ہو گئے۔ ہمارے اپنے عقل میں کیا اب بھی کوئی چیز باقی ہے کہ جس سے ہم خدا کو Offend نہ کریں۔ ہم نے ہر ممکنہ کوشش کی ہے خواتین و حضرات آج بھی اور کل بھی بڑی بڑی Movements کے ذریعے جس میں بڑے بڑے انسانی Caliber شامل ہیں انسان نے یہ سمجھا ہے کہ قاعدہ اور قانون سے بغاوت کرنا انتہائے عقل ہے۔ اس تناقص عقل کو انہوں نے اپنا Caliber سمجھا۔ عقل جو ہے یہ جوہر کی ترکیب قائم کرتی ہے عقل و مغالطہ پیدا کرتی ہے جو سائیکالوجی میں بھی Neurosis بنتا ہے کبھی Psychosis بنتا ہے کبھی Schizophrenia بنتا ہے کبھی Delusion of hundred granduers کے انسان کو ہر کاری ہوتی ہے مگر باب اور ترقی یافتہ عقل آج بھی اللہ کے فضل و کرم سے انسانوں کو منزل مقصود تک پہنچاتی ہے۔ فرمایا پروردگار عالم نے "هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الْفُجْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا" (الدھر: 01) تم تو کوئی قابل ذکر شے نہ تھے۔ کیا تم ہی بڑی باتیں کرتے ہو۔ اللہ بڑا خوبصورت نظر کرتا ہے۔ ویسے اوریٹ بھی شتم ہی ہے پروردگار عالم پر ادب ایسی ہی اس سے ہوا ہے تو ایک دن میرا خیال ہے سوچ ساقی کے انسان کی گستاخیوں کا خیال آیا بڑے بڑے عالموں کا خیال آیا ہے مقدسین کا خیال آیا معتبرین کا خیال آیا اور یہ جو مذہبی لوگ ہیں بڑے بڑے شیعہ العرب و انعم کا خیال آیا ہوگا

کہیں شیخ الحدیث کا خیال آیا ہو گا کہیں آغا نے اہل سنت کا خیال آیا ہو گا۔ یہ بڑے بڑے ماسٹر آپ دیکھیں ویسے جہ انی کی بات ہے یورپ میں کوئی بھی نہیں ماسٹر لکاتا۔ آئن سٹائن کا نام آئن سٹائن ہی رہ گیا۔ پروفیسر میکنڈ ویلڈ پروفیسر میکنڈ ویلڈ ہی رہ گیا۔ ہمارا تو گلی کا مولوی بھی جب تک یہ ایک میل لمبی ماسٹر نہیں لکاتا تبھی نہیں آتا اسے۔ اور پہلے سے اختیار کرتا ہے آٹھ سلسلے چشتیہ قادریہ اور یہ فلاں ڈھینگ ساتھ لگے ہوں اس کے آخر میں لکھا ہوا ہو خطیب اہل سنت مراواہل زمانہ، یہ سارا کچھ لکھ کے آگے مولوی فضل کریم لکھا ہوتا ہے۔ جہت کی بات ہے کہ ہمارے ہاں خود ستائی کا یہ عالم ہے کہ ادھر عالم بچارے ایک لفظ سے بچو نے جاتے ہیں ایک امام سے جانے جاتے ہیں۔ ادھر جاہل مطلق جو ہیں اپنے اوپر لباب۔ پہ لبادہ اور اٹھے ہوئے ہیں Practically اور Mentally بھی یہ ایک بد قسمتی ہے، بہت بڑی بد قسمتی۔ اس سے آپ کے اور ان کے علم کا تقاضا واضح ہو جاتا ہے۔ وہ مزدور لوگ ہیں پیشہ ور لوگ ہیں۔ چیزوں کو چیزوں سے جوڑتے ہیں اور پھر ان میں سے کوئی نہ کوئی ہڈ نکال کے آپ کو تیراں وہ پٹیاں کر دیتے ہیں۔ ہم فلاں میں مگر ہمارا یہ فلاں کسی نہ کسی گرو کا سردار بن جاتا ہے۔ کسی نہ کسی مرسلک کو لٹھ کر دیتا ہے۔ امیر جماعت بن جاتا ہے۔ امیر فلاں بن جاتا ہے۔ حتیٰ کہ کئی آن کل کے دور میں امیر المؤمنین بھی بن جاتے ہیں اللہ کے فضل و کرم سے بغیر مؤمنین کے۔ یہ ایک سب سے جس کی وجہ سے شہید نرگسوت جنم لیتی ہے۔ Once somebody ask me تو میں نے تو اسے کہا تھا "Subcontinent is a land of inferiorities" اس کے چپے چپے میں احساس کمتری ہے یہاں سے صوفی کا اٹھنا بڑا معجزہ ہے۔ اس لئے کہتے ہیں جب تک اپنے آپ کو نہ جانو گے، جب تک اپنی Inferiorities ختم نہیں کرو گے، جب تک اپنے احساسات سے گریز نہیں کرو گے، اپنی جلتوں کے توازن کو حاصل نہیں کرو گے، آپ خاک خدا بچو نہ گے۔ خدا تو سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ مگر ہم اپنے احساس سے گزریں گے تو اس کو پا نہیں گے۔ تو پروردگار عالم نے فرمایا اس کے بعد ہم نے انسان کو نطفہ، امشاق سے پیدا کرنا شروع کر دیا "إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ" (الدھر: 02) اس کا مطلب یہ ہے

خواتین و حضرات وہ کہتا ہے کہ پہلی Stage تمہاری Single cell کی تھی۔ بعد میں میں نے تمہیں Double cell سے پیدا کرنا شروع کر دیا۔ اتفاق سے پہلا سیل بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ ہم سب تھوڑا بہت اٹھاتے پھرتے ہیں اس کو۔ آپ نے دیکھا ہوگا Amoeba proteus سنگل سیل ہے اور Paramecia type جو ہے یہ سنگل سیل ہے۔ اب بھی ہمارے پاس ان کی مثالیں ساری موجود ہیں۔ سنگل سیل سے چھ تھوڑا ذیل سیل ہوئی شروع ہو گئیں۔ مگر Cell میں تو عقل نہیں آتی۔ پھر خداوند کریم نے فرمایا "تَبٰیٰہ" میں نے سوچا اس حقوق کو آگے بڑھاؤں اس کو آزماؤں اس کو دیکھوں چکھوں وہ جو مانتے ہیں نے اس کے سپرد کر دی تھی جو اس کا Deal ہو گیا تھا اس نے قبول کر لی تھی میں نے سمجھ لیا تھا کہ میں اسے دوں گا۔ اس کے لیے تھوڑی سی اور صلاحیتیں چاہیے تھیں "تَبٰیٰہ فَجَعَلْنٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا" (الدھر: 02) ہم نے اسے سماعت دی بصر دی۔ اب انسان Physically پورا ہو گیا Homo habilis ہو گیا، انسان ٹھیک ٹھاک انسان کہلاتا تھا۔ ویسے خواتین و حضرات کہتے ہیں کہ آج بھی اگر آپ کے خواب میں کوئی Primate آجائے تو آپ کو ساری عمر خوف سے نیند نہیں آئے گی، اتنا بد شغل تھا انسان، چھپکلی کے سر والا اہلی ہوئی آنکھوں والا، تو سب سے پہلا فائدہ جو Primates کو ہوا شروع شروع میں یہ حقوق زمینوں کے اندر رہی ہوئی تھی پھر اللہ نے ان کو عقل عطا کی۔ اور حیوانی کی بات ہے خواتین و حضرات کہ انہوں نے سب سے پہلا عقل کا فیصلہ یہ کیا کہ بجائے زمین کے بل میں گھسنے کے ہم اوپر چڑھیں گے آسمان کو، درختوں پہ چڑھیں گے۔ اگر میں اسے Symbolically دیکھوں تو شروع سے ان حقوقات میں جن میں انسان موجود تھا یہ ایک بڑا Decision تھا کہ ہم انسان کو جائیں گے۔ یہ نہیں کتنا Minute اور Tiny concept تھا انی کا ان کے ذہنوں میں ہوگا۔ مگر Primates میں سے ایک گروپ میں سے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم درختوں کو جائیں گے اور اونچائیوں کو دیکھیں گے بلند یوں کی آرزو پائیں گے۔ اور ان Primates میں سے آپ کے آباؤ اجداد بھی شامل تھے۔ کم از کم اختر ویا لو جسٹس کا تو یہی کہتا ہے آپ نہ مانو تو آپ کی مرضی تو

خواتین و حضرات ابھی انسان پر تو ہو گیا تھا۔ عقل جو ہے وہ ابھی تک شائع و بیعت نہیں ہوئی تھی۔ آگے دو دو کچھ واقعہ پیش آئے۔ محی الدین ابن عربی لکھتے لکھتے ایک دفعہ ایک بات کرتے ہیں "اس کو بنا کے اللہ انسان پہ پالیس ہزار سال نظر کرتا رہا۔ پھر اگہاں اس نے تجلی فرمائی اور یہ سوچتا ہوا انسان تھا، یہ محی الدین اس عربی کا قول ہے۔ اصل میں ہوا یہ کہ Last جو آپ کی Ice-age گزری ہے اس کی مدت کوئی پالیس چپاس ہزار پہلے کی ہے۔ جب Ice-age گزرتی ہے تو کوئی بارہ سو میل برف پڑتی ہے۔ اس میں گھانٹا نہیں ہوتی کچھ ٹھننے کی۔ اس میں جو انسان آج کے لگاؤ وہ نیا Neolithic انسان ہے New Stone age کا انسان ہے Neolithic age کے انسان میں ہم عجیب و غریب باتیں پاتے ہیں۔ مکان بنا رہا ہے۔ میاں دیوی کا مرنائی معاہدہ دے ہو گیا ہے۔ عجیب عقلی باتیں شروع ہو گئی ہیں۔ تو جب انسان اس دور میں تھا۔ تو پہلا ایک انسان جو میں نظر آتا ہے۔ وہ سوچنا شروع ہو گیا ہے کبھی وہ Homo sapeion ہے کبھی Homo neanderthal ہے کبھی گتھن کا ہے مگر یہ بات واضح ہے کہ ایک سوچا سی اس میں نظر آتی ہے۔ یہ محی الدین ابن عربی کی Statement ہے کہ خدا اس پہ پالیس ہزار برس نظر کرتا ہے اور اگہاں اس پہ تجلی فرمائی اور یہ سوچتا ہوا انسان ہو گیا Will Durant بھی ایک بات لکھتا ہے وہ کہتا ہے After the last ice age perhaps man was just laying stunned اس کا دماغ محدود تھا جتنا ہمارے کن تہ پیری کا ہوتا ہے اتنا ہی بس، تین سو پانچ سو سات سو دہائی میں نہیں تھا۔ تو اس لیے میرا خیال ہے ہزاروں پچار کوئی غلطی تو نہیں کر گیا تھا مگر ڈارون درادیکھا ہو گا کہ انسان آج بھی بہت ساری باتوں میں بندروں سے ملتا ہے تو کیا ہوا جو اس نے کہہ دیا۔ آپ کو پتا ہے ایں اکبر الہ آبادی نے کیا کہا تھا کہ

ڈارون بولا یوزنا ہوں میں

کہا منصور نے خدا ہو ہوں میں

سن کے کہنے لگے میرے ایک دوست

فقریح کس بقدر رحمت اوست

تو اس پچارے نے کونسا ایسا گناہ کر دیا تھا۔ قرآن حکیم میں اللہ نے ایک Statement دی Origin of species تو کوئی لوگوں نے سنی ہوئی۔ قرآن حکیم میں وہ آیت دیکھ لیں تو آپ کو پتہ لگے گا کہ کوئی اتنا بھی ڈارون پچارے نے بنا نہیں کیا تھا۔ نہیں ماننا لگا کہ Intellectual question ہے مگر Practically اس نے کوئی خرابی کی بات نہیں کی تو قرآن کہتا ہے "وَمَا مِنْ ذَاتِ نَفْسٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَلُكُمْ" (الانعام: 38) کہ آسمانوں میں کوئی ایسا پرندہ نہیں الٹا اور زمین پر کوئی ایسا جاندار نہیں ہے جو تمہاری طرح امتیں نہیں ہیں۔ تمہاری طرح امتیں ہیں۔ یہی تو پچارہ ڈارون کہہ رہا تھا کہ تمام Species کا ایک Origin ہے ایک جگہ سے پلے ہیں پھلے ہی کوئی Arthropoda میں چلا کیا کوئی Reptilia میں چلا گیا کوئی اوپر ہو گیا کوئی اوپر ہو گیا۔ ہم اسے Reactionary ہیں ڈارون نے صرف یہ کہا کہ انسان بندر سے پیدا ہوا ہے، بس اس پر ہمیں گرمی آئی ہوئی تھی، وہ Scientist تھا پچارہ، اس نے کونسا کوئی Religious faith دینا تھا۔ تو خداوند کریم نے آخر میں آکر جب عقل دے دی سمجھ دے دی تو میں Will Durant کی بات سنا رہا تھا کہ اس نے کہا Then suddenly a heavy electric shock came from some where above and the brain of the humans increased. ایک دم سے کائنات بالا سے ایک بڑا Heavy Charge آیا اور وہ Charge انسان کے ماتھے پر پڑا اور یہ ہوا Hibernated انسان جو تمہاس کی آنکھ کھل گئی اس کے دماغ کی مقدار بڑھ گئی۔ یہ Homo habilis سے Erectus سے Homo sapien ہو گیا۔ اتنا فرق ہو گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کی آخری وفاق آیت سنیے گا جس پر اس نے فیصلہ دیا "إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِنَّا شَاكِرًا وَإِنَّا كَفُورًا" (الدھر: 03) عقل لگنی جہاں ہوش آ گیا اس آنکھیں کھل گئی ہیں اس اب تم نے فیصلہ کرنا ہے کہ میں (اللہ تعالیٰ کہوں کہ میں نہیں ہوں۔ بہت بڑا استاد ہے۔ بہت بڑا استاد بجا کریم ہے کہ کوئی ایسا کریم نہیں ہے۔ رحمان و رحیم ہے تو

ایسا کوئی بھی نہیں۔ ایک ذرا ننھی سی بات ہے آپ کو پتہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو ہم بہت بڑا رحمان و رحیم مان بھی لیں پھر بھی ہمیں پتہ ہی نہیں لگتا، وہ دعویٰ کرتا ہے ہمیں سمجھ ہی نہیں کہ کتنا رحمان ہو سکتا ہے۔ وہ کہتا ہے میں سواؤں سے بھی مہربان ہوں پھر بھی ہمیں سمجھ نہیں آتی وہ کتنا رحمان و رحیم و کریم ہو سکتا ہے۔ پھر اس کے پاس ایک سی طریقہ رہ گیا تھا یہ بتانے کے لیے اور چونکہ حقوق تک رحم و کرم کی رسائی Proper نہیں ہو رہی تھی، لوگوں کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اللہ کتنا مہربان ہو سکتا ہے پھر اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا کیا۔ اب جو اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا کیا وہ لوگوں میں رہے محبت و امن ان ہی کی ذات گرامی سے Issue ہوا۔ رحمت ان کی ذات گرامی سے Issue ہوئی۔ کرم ان کے وجود مبارک سے آیا۔ جب ہم محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھتے ہیں پھر خیال آتا ہے اللہ واقعی رحمان و رحیم ہے کیونکہ ایسا مہربان انسان تو رہے زمین پر گزرا ہی کوئی نہیں ہے اول و آخر۔ اور استاد بھی کیسا کہ بد تمیز ترین کلاس، اعلیٰ اس نے زمانے میں، بد تمیز ترین کلاس، جہاں مطلق، مناسبان عقل و معرفت، ذلت و مہرادی کے گڑھے، ان لوگوں میں جو قتل و مارا تے گری کے شائق تھے، جن کو دنیا میں کسی اور چیز کی تلاش ہی نہیں تھی، ذاتی لانا اور خسرو کے پوچھل، اس کلاس کو اس نے اٹھایا تھا۔ کوئی کیا کوہ رہا ہے کوئی اوچڑیاں چھینکا۔ رہا ہے کوئی کانٹے بیج رہا ہے۔ کیا کیا انہوں نے نہیں کیا اس استاذ کی جبین پہ شکن نہیں آتی۔ یہ طائف والوں کے لیے دیا کر رہے ہیں۔ ایسی حیرانی ہوتی ہے کہ کیا ان میں کوئی ایسا Self موجود تھا جو Reactionary ہے جو یوں کی طرح بدعا کو دیتا جو فوج کی طرح کہتا کہ یا اللہ میں ان میں ہزار برس رہا ہوں ان پر بھگتوں میں سے ایک بھی مسلمان نہیں ہوا، ان کو بتاؤ گردن کی جبین مبارک پہ ایسی کوئی شکن نہیں آتی۔ وہ مہربان نبی قاریوں تھا جو آپ کو نصیب ہوا۔ اور جہاں جہاں صفت رب العالمین ہے وہاں وہاں رحمت رحمت العالمین ہے۔ انہی کی وجہ سے ہمیں عقل کے رستے نصیب ہوئے۔ رسول اکرم ﷺ کے قول کے مطابق اگر انسان کو زمین پہ معزز کیا گیا ہے۔ تو ایک وفد کسی صحابی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ فلاں بندے کی عبادت بڑی ہے۔ بہت نمازیں پڑھتا ہے۔ بہت کچھ کرتا ہے۔ فرمایا اس کی عقل کتنی ہے، اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم تو آپ کو ان کی عبادت کی خبر

دے رہے ہیں۔ آپ عقل کا پوچھ رہے ہو؟۔ کہاؤ کچھ عبادات وغیرہ سے کچھ نہیں ہوتا۔ ہاں انسان کو اس کا اجر جو ہے اللہ سے اس کی عقل کے مطابق ملے گا۔ ایک جاہلی کی جہالت جتنا انسان کو نقصان دے سکتی ہے۔ اگر اس کے پاس عقل نہیں ہے تو اسے پروگرام کر کے رستے کی ڈیڑ بھول جانا چاہیے۔ اب صرف طرف کی بات ہے۔ بات یہ ہے کہ کوئی کتنا کسی کو دے سکتا ہے۔ انسانوں کے پاس کتنا نصیب ہے عامل کرنے کا۔ ہم جو دیکھتے ہیں تو مختلف Patterns اور Dimensions نظر آتی ہیں عقل و معرفت کی۔ عقل کوئی Singularly کسی کے ہاں متبع نہیں ہو جاتی۔ ویسے باقی دنیا عقل کو تین حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ میں ذاتی طور پر اسے چار حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ یہ جہالت انسانوں کے ساتھ ساتھ چلتی ہے اس کو ہم Intelligence کہتے ہیں۔ جانوروں میں اور انسانوں میں مشترک ہوتی ہے اس کو Intelligence کہتے ہیں۔ جب ہم اسے پڑھائی کھانی سے مزین کرتے ہیں اس کو Information کہتے ہیں تو ہم اس کو Intellect کہتے ہیں۔ یہ پڑھی لکھی عقل ہوتی ہے۔ جب یہ عقل مرکوز ہو جائے عشق بن جائے جنوں بن جائے جیسے بیٹوں میں بن گئی تھی مادام کیوری میں بن گئی تھی۔ جب عقل مقاصد کے حصول کے لئے مرکوز ہو جائے تو ہم اس کو Intuition کہتے ہیں۔ مگر خواتین و حضرات جب یہ عقل خدا کی متابعت میں آگے بڑھتی ہے۔ جب یہ اللہ کے حضور اس کی متابعت میں ترقی کرتی ہے تو یہ عقائد و عقائد الہام ہے۔ جب یہ خدا سے روشنی پائے گی۔ الہام تو کیا اسطرح پھر ہے سب سے آسان الہام ہی ہے۔ "وَالنَّفْسِ وَضَعَهَا (1) وَالْقَمَرَ إِذَا تَلَاهَا (2) وَالنَّجَارَ إِذَا بَلَغَهَا (3) وَاللَّيْلَ إِذَا يَغْشَاهَا (4) وَالسَّمَاءَ وَمَا بَيْنَاهَا (5) وَالْأَرْضَ وَمَا طَحَاهَا (6) وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا (7)" ہم نے نفس انسانی کو درست کیا اور نفس انسانی میں کیا درستگی کی ہے "فَالْيَوْمِهَا فُجُورُهَا وَتَقْوَاهَا (8)" (النفس) 50% فسق و فجور ڈال دیا۔ یہ 50% تقویٰ ڈال دیا۔ دونوں طرف چیزیں برابر ہوں گی تو تب ہی درست مانی جائیں گی۔ اس لیے "وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا" کا مطلب ہے کہ تقویٰ Quilfications ذاتی ہیں۔ اتنی

Disqualifications ڈالی ہیں۔ دونوں اطراف سے شکس انسان کو Balance کر دیا۔
پھر شکس انسان میں الہام کے فسق و فجور اور تقویٰ۔

خواتین و حضرات اگر آپ میں سے کسی کو یہ پتہ ہو کہ فسق و فجور کیا ہیں اور آپ اپنے
ذہن سے اور شکس سے فسق و فجور کو Eliminate کرتے جائیں تو چھپے کیا ہے گا۔ تقویٰ رہ
جائے گا۔ الہام رہ جائے گا۔ الہام ختم نہ جائے گا۔ کبھی کوئی غلطی نہیں ہوگی۔ امکان نہیں ہے۔
ایک Direct guidance کی Source آپ کو مل جائے گی اور خداوند کریم کی بندگی میں
ایسا کمال نصیب ہو گا کہ نہ سے نہ۔ اولیاء پریشان ہوں گے کہ ان ملائکتوں کو کہاں سے الہام مل
گیا۔ یا اللہ کا انعام ہے ہر صوفی اور صوفی ایک Balanced عقل کے ذریعے آپ کو نصیب
ہو سکتا ہے۔ یہ ہو گا تیا ومن عرفہ نفسه فقد عرفہ ربه تو اس کا مطلب نہیں ہے کہ ہم
نے کوئی کنکال کے یا Blood test نہیں ہوتا۔ ایسے تو میرا خیال ہے کہ Blood
test سے بھی پتہ لگ جاتا ہے لیکن وہ خیر و بد لیول کیا ہے۔ مگر اصل میں اس کا مقصد یہ ہے کہ آپ
یہ جاننے کی کوشش کرو کہ ہمارے شکس میں ایسی کیا روایات ہیں جو ہمیں خدا کی شناخت تک پہنچنے
سے روکتی ہیں۔ یہ فقہ ہے جو آپ اپنے باطن پر استعمال کرتے ہو۔ یہ فقہ منفی ہے۔ ایک فقہ
Positive ہے جو باہر جا رہی ہے جو اخلاقیات الہیہ پر مشتمل ہے۔ ایک فقہ ہے
جو Negativity کو Cover کرتا ہے جو آپ کے باطن میں جاری و ساری ہے۔ اور آپ کو
جاننا ہوتا ہے کہ میں کہیں خلیل تو نہیں ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں خلیل کو کچھ بھی نہیں دیتا۔
پھر آپ سمجھتے ہو کہ میں کہیں غضب والا تو نہیں ہوں۔ کوئی میرے مقام کی کیلینتیں تو نہیں ہیں۔ ہوا اللہ کی
رحمت کو نہیں پہنچ رہی ہیں۔ ظاہر ہے کہ کوئی فریاد Common ہوگی تو آپ جاؤ گے۔ کوئی نہ
کوئی ایسا وقت تو آ جاوے گا کہ انسان اپنی مننات کو جو خدا کی مننات کے مخالف ہے۔ کڑی ہیں۔ آپ
ان کو Balance کرتے کیلئے کچھ نہ کچھ تو کرو گے۔ جب آپ کی جہالت کم ہوگی تو علم آئے
گا۔ جب آپ کا غصہ کم ہو گا تو آپ اسم رحمان تک پہنچو گے۔ یہ تمام انسانی مننات جو خدا کی
مننات کے خلاف کڑی ہیں یا ایک مسلسل ڈیفینڈ کے ذریعے حریت کے ذریعے سدھ سکتی ہیں۔

یہی وہ مقام تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی بدترین گھاس کو ایک بدترین انسانوں کی صنف کو اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین لوگوں میں لکھ کے رکھ دیا۔ اب میرے اور آپ کے لیے وہ لفظ تو نہیں آئیں گے۔ وہ لفظ تو نہیں آئیں گے اب جو اللہ نے کتاب میں لکھ کے ان بندوں کے لیے بھیج دیئے

And again there is a point آج کہتے ہیں وہی پتہ نہیں کہاں جنگل میں بیٹھا ہوتا ہے۔ آسمانوں سے اترتا ہوتا ہے۔ یہ کیا مصیبت ہے آپ وہ وقت کیوں نہیں دیکھتے ہو کہ ایک تین دو نہیں اک پورنی کی پورنی امت اٹھ کر رضائے خدا میں داخل ہو گئی۔ اتنا بڑا اصحاب اکرام کا جہم کہ اللہ ان سے راضی ہوا۔ کتنی برائی کبھی ہوئی چیز آگئی ہے۔ پھر تو اب کبھی نہیں قرآن میں لکھا جائے گا۔ نہ قرآن اترے گا کوئی اور نہ کسی کے لیے لکھا جائے گا۔ خدا ان سے راضی ہوا۔ یہ خدا سے راضی ہوئے۔ یہ اب دوبارہ نہیں لکھا ہوا آئے گا۔ مگر اس بار سے ایک تو شعور Develop ہو گا کہ خداوند کریم نے اپنے بندوں کے لئے سول سروس کی طرح کوئی چیزیں نہیں رکھی ہوتیں کہ یہ پڑ ہو گئیں تو باقی لوگ Discard کر دیے جائیں گے۔ یہ نہیں ہوتا۔ اس نے ہر انسان کو جو خدا کو چاہتا ہے اس کے لیے اس نے اپنے بہت گنجائش رکھی ہوتی ہے۔ آپ کو پتہ ہے بائبل بسطام چالیس برس پیچھے پڑا۔ ہے اللہ کے آخر ایک دن پالیا۔ مگر پانے کے بعد بڑی عجیب Statement دی کہ میں چالیس برس خدا کو خدمت کار رہا۔ جب میں نے اسے پایا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ مجھ سے پہلے میری تلاش میں تھا۔ یہی حال آپ کا ہے۔ آپ کو کوشش نہ کرو۔ اور جانے کا رستہ تو یہاں ہی مختصر ہے۔ اس کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ بنوں نہیں ہے آسیب نہیں ہے۔ اعتدال کا رستہ ہے۔

خواتین و حضرات! ایک بات یاد رکھنا قرآن اگر خدا کی کتاب ہے تو اس کا درجہ عقل تمام کتابوں سے بالا ہے۔ ویسے بھی یہ واحد کتاب ہے جو اول و آخر کو Cover کرتی ہے۔ خود ملاحظہ فرمائیے۔ ایک دفعہ ایک امریکن صاحب بڑے پڑھے لکھے دانشور کتاب لکھ رہے تھے تو وہ کہیں United Nations کے ذریعے ادھر آ گئے۔ تو انہوں نے ایک سوال پوچھا کسی سے۔ کہنے لگے میں نے انڈیا سے بھی پوچھا فلاں جگہ سے بھی پوچھا۔ ظاہر ہے آپ کو پتہ ہے اس

قسم کی باتیں ہوتی ہے۔ تو اگر کوئی پاکستان میں بھی جواب مجھے مل جائے۔ آپ کو پتہ ہے شاگرد استاد کے بارے میں بڑے رومانٹک ہوتے ہیں۔ illogically اپنے استاد کی تعریف میں تو وہ قتل و غارت سے بھی گریز نہیں کرتے۔ تو کسی نے سوچ کے پلو جی آپ کو پروفیسر صاحب کے پاس لئے چلتا ہوں۔ تو اس نے پھر مجھے سوال کی مصیبت میں ڈال دیا۔ وہ مجھے کہنے لگا۔ پروفیسر صاحب! میں مصر سے ہوا آیا ہوں۔ انڈیا سے ہوا آیا ہوں۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ وہاں بالائنک لوگ جو تھے۔ تو اس کہا کہ انڈین Mythology میں کائنات کی عمر اٹھارہ ہزار سال ہے اور کہ چھن Mythology میں سات ہزار سال ہے What is the concept of universe in Islam. تو میں نے اس سے کہا یا رہا بات سنو زیادہ باتیں تو میں نہیں جانتا۔ مگر میں ایک قرآن کی آیت کو Translate کر سکتا ہوں۔ اور وہ میں تمہیں کہوں گا۔ اس کے بعد تم خود ہی بتا دینا کہ کائنات کی ابتدا کتنی ہے۔ تو میں نے اسے آیت سنائی " اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتْ رَتْقًا فَفُتَّتَاھُمَا " How dare you deny me, in the beginning haven and the earth were one mass then I tore them a part by force. ہے "وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَیٍّ " (الانبیاء: 30) And I created all life from water. اور ایک حصہ اس کا بیالوجی کو حیاتیات سے ڈیل کرتا ہے۔ یہ دونوں آیتیں انگلی میں "اَقْلَامُ یُؤْمِنُوْنَ" کہ تم ایمان لاؤ نہ لاؤ میں تمہیں سچائی بتا رہا ہوں۔ میں خالق ہوں مجھے پتہ ہے میں نے تیار کیا ہوا ہے۔ یہ وہ آیات ہیں " اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتْ رَتْقًا فَفُتَّتَاھُمَا کہ ہم Basically the universe was one mass ایک دو دو تھ پھر ہم نے اسے پھاڑ کے جدا کر دیا "وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَیٍّ" وہیو تک گیا اور ایک ہم سے بولا Isn't it Big bang? میں نے کہا ہاں گیتا تو مجھے بھی ہے کہ یہ Big bang ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ This is very true this is science میں نے کہا کہ یا راس نے سائنس کو

جی بنایا ہے پھر سائنس کو Hypnotize کیا اور اپنے لفظ اس کے منہ میں ڈال دیئے۔ یہی ہم Guess کر سکتے ہیں۔

خواتین و حضرات! This is Big bang! مگر پراٹلم یہ ہے کہ آج کے دور میں جب آپ قرآن کی وضاحت کے لیے جاؤ گے تمام ملازمین و مسلمانوں کے پاس ان عظیم دین داروں کے پاس وہ ان محاوروں کو سائنس سے Adjust نہیں کر پائیں گے۔ ایسے لگتا ہے کہ سائنس کوئی حریف ہے۔ خدا کی کائنات میں اس کا تمام تر وجود کسی دجال کے ساتھ ہے۔ ایسے لگتا ہے خدا نے اسے پیدا ہی نہیں کیا۔ جب سائنس کی بات کرو تو لوگ کہتے ہیں لوجی اسائنس تو کافر کی پہچان ہے۔ یہ ایک اتفاق ہے کہ وہ عظیم و حکیم پروردگار جو علم و حکمت کا مالک ہے اس کے بارے میں لوگ یہ گمان کریں کہ وہ کائنات میں کچھ چیزوں سے بے خبر ہے کچھ سے باخبر ہے۔ تو میں نے اس امر کی کو کہا کہ یار اپنے آغاز ہے اور انجام بھی لکھا ہوا ہے "الْقَارِعَةُ (1) مَا الْقَارِعَةُ (2) وَمَا أَكْوَاعُ مَا الْقَارِعَةُ (3) يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ (4) وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِزِيقِ الْمَفْكُوشِ (5)" (۱۵۹ رعد) یعنی آغاز و۔۔۔ کیا کہ ایسے زندگی ہے ایک وجود تھا ایک Mass تھا اسے چار کے جدا کر دیا اور نہ باد اس طرح کروں گا کہ بہت بڑی آواز آئے گی کھڑکھڑانے والی ایک خوف ایک شور پیدا ہو گا اور پھر رونی کے گالوں کی طرح اڑیں گے That's the end. اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا وہ سچ والی ساری باتیں بھول گیا ہو گا؟ Intellectuals آئیں گے Seculars آئیں گے دانشور آئیں گے وہ بڑے بڑے رولے ہوں گے۔ لگتا ہے اللہ میاں نے سوچا ہو گا کہ یہ تو میری بھی مت ماریں گے پیٹھے ہوئے آرام کریں میں پتہ نہیں کیا خرافات سے چھٹیں گے ننھے ایک کہ یہ اللہ کی نفی کریں گے۔ اب پاکستان کے Secularist کا حال دیکھو تو Secularism کے اصل میں دو بڑے بانی ہیں Hollyhock اور Brad lau میں ویسے Secularism کو illegitimate child of religion کہتے ہیں۔ ہے جی یہ سچ گویا۔ سیکولرزم illegitimate child of religion ہی تو ہے۔ وہ بچہ بھلا کیا ہوئی کہ یہ جو بچا رہا ہوئی ہوئیں تھا چاوری تھا اور بڑا اچھا

پاوری تھا He was an iconoclast بڑی محنتی پاوری تھا۔ اس کو کارڈنیل نے کہہ دیا
 میاں یہ لے جاؤ ورنہ یہ جو بدعات ہے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں، یہ ڈراما
 ٹیل کو درست کر کے لے آؤ۔ وہ جب پڑھنا شروع ہوا تو 32 There were
 versions ٹیل کی۔ اس نے دیکھیں۔ ماری، بڑا تنگ ہوا اس نے کہا کہ یہ
 Pandora's box نہ ہی کھلو تو اچھا ہے اگر یہ تباہ کن نظمی لوگوں کی سمجھ میں آ گیا تو ہم خطرے
 میں پڑ جائیں گے۔ کارڈنیل کو فضا آ گیا اس نے کہا تم نے تو بہت بڑی گستاخی کی ہے۔ اس کو پہلے
 تو انہوں نے Baptism سے فارغ کیا پھر تین سال کے لئے ٹیل بھیج دیا۔ اب خواتین و
 حضرات بیچارہ اچھا بھلا ہو لوی تھا۔ اس کو اپنے مذہبی ہونے کی مزاحمتی کہ تین سال کے لیے اس کو
 ٹیل میں ڈال دیا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے لفظ Secular استعمال کیا اس کی
 Definitions بڑی اچھی ہیں۔ بڑی خوبصورت ہیں۔ پہلی Defination اس کی یہ ہے
 کہ A good secularist is that who is good atheist. یہ پہلی
 Defination ہے۔ A good secularist is that who is good
 atheist. اور دوسری اس نے بڑے خوبصورت محاورے میں بتائی ہے
 is sea there is no land. Where there is land there is no
 sea. So where there is secularism there is no religion.
 Where there is religion there is no secularism. یہ اتنی بڑی
 forces تھیں۔ پھر بعد میں Brad Lau صاحب بھی آ گئے۔ تو سیکولرزم Basically ایک
 Anti religion تھی جو ایک ری ایکشن کی پیداوار ہے۔ اور سچی بات یہ ہے کہ انکار خدا
 کے تمام فلسفے ری ایکشن پر Based ہیں تمام کے تمام۔ ایک شخص بھی ایسا نہیں تھا جس نے
 تھوڑی سی محنت کی ہو خدا کو ڈھونڈا ہو تلاش کیا ہو پھر وہ پس آ کے بتایا ہو ہمیں کہ پارا میں نے نہیں
 تیس سال اللہ میاں کو ڈھونڈا ہے اللہ شل کوئی نہیں ہے اس لیے جاؤ، تم بھی آرام سے سوؤ، ہمیں بھی
 آرام کرنے دو۔ بد قسمتی سے There is not a single philosopher ایک

وانشورایا نہیں ہے جو خدا کی تلاش کرنے کے بعد لوٹ آیا ہو کہ خدا نہیں ہے All anti God concepts جو پیدا ہوئے ہیں یہ اس low dimension of intellect سے پیدا ہوئے ہیں جس کو شاید اعلیٰ ترین کائناتی آفاقی سچائیوں تک رسائی حاصل نہیں تھی۔

خواتین و حضرات! یہ ہے عقل اور اس کے بغیر کائنات چل نہیں سکتی۔ ابھی میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ جب تک ہم علامت کو اشارے کو ناپا کر Change نہیں کریں گے ہمیں مائلہ کی سمجھ آئے گی نہ کائنات کی۔ صرف ہماری عقل ہمیں یہ بتاتی ہے کہ اب آپ کو معاوہ قرآن دلانا چاہیے۔ اب آپ کو اپنی تعلیمات کا رخ دلانا چاہیے۔ دیکھیں جی آئی کوئی M.B.A کہتا ہے کوئی M.C.S کر رہا ہے کوئی کمپیوٹر میں ڈگری لے رہا ہے کیا کبھی یہ ہوا ہے کہ آپ کو اس علم کے پس منظر کا نہ پتہ ہو گئی ہو اب یہ آئی آپ کسی بھی تھیم کو کھینے سے پہلے ایک دو پارہں صفحات اس کے پس منظر کو قوی بناتے ہو اور اس کے بعد آپ Advance most knowledge کو بھی نظر میں رکھ کر اپنے تھیم کو مرتب کرتے ہو۔ جی انی کی بات یہ ہے کہ ہم اپنی بدترین عقل کے ساتھ قرآن کو پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب میں آپ کو طلسمی کی (Ptolemy) ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں۔ تین ہزار سال قبل مسیح کی بات ہو رہی ہے۔ طلسمی نے کہا تھا کہ The Earth is stationary and everything is moving around the earth. around the earth. زمین کو مرکز کا کائنات قرار دے کے پورا ایک نقشہ جدول کشی بنا لیا۔ یہ بات بہت پرانی ہے۔ اس کے کافی عرصے کے بعد قرآن حکیم آیا۔ اب

آپ دیکھیں کہ آگے جا کے 1542ء میں کوپرنیکس نے کہا تھا کہ I differ with Ptolemy. جسے آپ حکیم بطلیموس کہتے ہو I differ with Ptolemy بلکہ فیکٹ یہ ہے کہ The sun is stationary اور تمام کائنات اس کے گرد گھومتی ہے۔ اب سچ میں قرآن آیا۔ اب جب تک آپ یہ نہیں دیکھو گے۔ بڑے بڑے لوگ کہتے ہیں کہ جی قرآن میں وہی باتیں نقل کی ہیں جو پچھلی Civilizations سے آرہی ہیں۔ سیکولر پراحتا پراحتا مائلہ نہیں ہے اعتراض میں مائلہ باللہ بڑا تیز ہے۔ اس طرح مائڈرن کیمونسٹ اور یہ سوشلسٹ تھے انہوں نے

کبھی ایک لفظ بھی نہیں پڑھا ہوتا۔ اب وہاں سے آرہا ہے بظلموں کے زمانے سے کہ زمین کھڑی
 ہے اور کائنات اس کے گرد پھرنے لگی ہے۔ اور پھر وہ سو بیالیس میں قرآن پاک آچکا تھا۔ اس
 کے بعد اب کو پچاس کو رہا ہے نہیں زمین نہیں سو رہی کھڑا ہے اور اس کے گرد کائنات پھرنے لگی
 ہے۔ سچ میں قرآن آیا۔ اب قرآن والا بالکل انوکھی Statement دے رہا ہے۔ وہ کہتا ہے
 "وَسَخَّرَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى" (فاطر: 13) کوئی بھی نہیں
 کھڑا نہ پاند کھڑا نہ سورن "کُلٌّ يَجْرِي" یہ Rule ہے "کُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى" تمام
 چل رہے ہیں وقت مقرر نہ ہو۔ نہ وہ بظلموں کی حمایت کو رہا ہے نہ وہ کو پچاس کی رہا ہے۔
 1980, 88, 90 سب کچھ گزر گیا۔ اہل مکہ کائنات Watch ہوتی شروع ہوئی۔ تو Sir
 James Jeans نے کہیں Statemet دی کہ Now we are confirmed
 this law of moving, everything is moving in the
 universe. خواتین و حضرات پھر وہ اللہ ہی سچا نکلا، بھاگ کے کہاں جاؤ گے پھر اللہ ہی سچا
 ہے۔ جب سائنس کی جستجو اور تحقیق کسی قرآنی آیت کے بالکل براہ آجائے تو سمجھنا اس کے آگے
 ترقی ممکن نہیں رہی۔ جب قرآن یہ کہے کہ میں نے تمام حیات کو پانی سے تخلیق کیا اور جب سائنس
 یہ کہہ کے اس کی تصدیق کرے کہ All life is created out of water تو سمجھنا
 Intellect ختم ہو گیا یہ مسئلہ ختم ہو گیا یہ Avogadro hypothesis نہیں رہا یہ کوئی
 ڈگری نہیں رہی یہ law بن چکا ہے اور یہ ختم ہو گیا۔ سائنس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ خالق عالم کی
 ان باتوں کی تصدیق کرے جو پہلے کسی کے علم میں نہیں ہوتیں۔ لیکن پھر وہ سو برس پہلے
 خواتین و حضرات کو نہ دے رہا تھا کہ "وَتَرَى الْجِبَالِ تَخْشَبُهَا جَامِدَةً" مجھے ایک
 Source دو۔ کوئی ایک Source کہ جس نے یہ بات کسی زمانے میں کہی ہو۔ کوئی
 سائنسدان کوئی دانشور کہو کہ قرآن سے پہلے یا بعد کے زمانوں میں بھی کسی نے یہ تحقیق کی ہے
 کسی نے یہ سمجھا ہو کہ "وَتَرَى الْجِبَالِ تَخْشَبُهَا جَامِدَةً" تم مان کرتے ہو کہ پہاڑ کھڑے
 ہیں۔ نہیں اللہ میاں نے صاف کہا نہیں تم بالکل غلط سوچتے ہو تمہارا خیال ہے کہ پہاڑ کھڑے

ہیں اور کس کا خیال تھا کہ پہاڑ نہیں کھڑے۔ آپ ایک آدمی کی رائے پوری نسل انسانی میں سے
قرآن سے پہلے نکال کے دکھا دو جو یہ کہے جو دانشور تھا، فلسفی تھا، وادارہ تھا ستر ادا تھا کوئی بھی
تھا جو یہ کہے کہ پہلے قرآن سے کسی نے کہا تھا کہ تم یہ گمان کرتے ہو کہ پہاڑ کھڑے ہیں۔ "وَهِيَ
تَنْزُرُ مَرَّ السَّحَابِ" {النمل: 88} یہ سرمنی بادلوں کی طرح زمین کے ساتھ ساتھ اڑتے
ہوئے جا رہے ہیں۔ جب پہلا Astronaut گیا ماں فضا، میں اس نے نیچے جبک کے دیکھا تو
اس نے ایک بڑی مزیدار Statement دی۔ بالکل قرآن سے ملتی جلتی Statement دی
بالکل ایسے لگتا ہے کہ اس نے Literally translate کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ The
most beautiful sight from the space
mountains are running around the earth like
multicoloured clouds. میں اس سے دیکھ رہا ہوں کہ پہاڑ زمین کے ساتھ
ساتھ سرمنی بادلوں کی طرح اڑتے ہوئے چل رہے ہیں۔ یہ خواتین و حضرات یہ اللہ ہے۔ خلاق
عالم ہے۔ میرا بھی دل تھا کہ میں اسے نہ مانا۔ آدمی آزاد ہوتا ہے کیا خدا مان کے قید ہو جائے۔ وہ
ہی تو زندگیاں ہیں زمین پر، وہ قسم کی ایک خدا ماننے کے بعد بے ایک خدا ماننے کے بغیر ہے۔ مزارتو
تب ہے کہ خدا نہ ہوتا۔ پیش کرتے ہو جا چتے کرتے کوئی Moral ہو چھ نہ ہوتا۔ وہن چہ کسی قسم کا
کوئی اثر ہی نہ ہوتا۔ کوئی خوف نہ ہوتا زیادہ سے زیادہ پھر جنوں بھوتوں سے ڈرتے۔ اللہ سے تو نہ
نہ ڈرتے۔ مگر آپ یقین کرو۔ میں نے بھی بعد میں حتی الوسع کوشش کی۔ یہ بی کوشش کی کہ کہیں کسی
ظریقے سے کوئی ایسی دلیل مل جائے کہ کم از کم خدا سے آزادی نصیب ہو جائے۔ بات یہ کہ (اللہ
پہ) سب سے بڑا اعمہ اخص یہ تھا، عقل کا اعمہ اخص یہ تھا Logical Positivist کا اعمہ اخص یہ
تھا Semantics کا اعمہ اخص یہ تھا Marxist کا اعمہ اخص تھا اور سب سے بڑا حکم
Anthropologist کا اعمہ اخص یہ تھا۔ There is no data about God اللہ کا
ذہنی کوئی نہیں ہے۔ یہ تو ایسے ہی ہمارے ذہنوں کا ایک خیال ہے۔ اور Semantics کہتے
ہیں یہ لفظ کے اوپر لفظ پڑھے ہوئے ہیں رحمان و رحیم و کریم جس۔ ایک پیار۔ پیار کے بیچ میں بھی

کچھ ہوتا ہے؟ چھلکے تارتے جاؤ اندر سے خالی نکلے گا۔ There is no God at all, no God at all. دوسری طرف سے وہ بولے کہ جس چیز کا ڈیٹا کوئی نہیں ہے Scientifically we can't believe in God. He does not have any data, ان سٹس ہے، آخر وغیرہ نے کہا Logical Positivists نہیں مانتے تھے۔ مارکس نے تو نیچے سیرنگی کر دی۔ اس نے کہا کہ مذہب تو افیم ہے۔ امیر آدمی غریبوں کو صبر کی تلقین کرتے ہیں۔ آپ پیسے مانگے جاتے ہیں دوسروں کو صبر پہ لگاتے ہیں۔ مارکس فلاسفی بھی اپنے طور پر خدا کا انکار کر رہی تھی۔ مگر خواتین و حضرات پر اہم یہ ہے کہ خدا کا ڈیٹا تھا۔ پتہ نہیں مغربیوں کو کیوں نہیں نظر آیا۔ پتہ نہیں کہ کیوں فلاسٹر کو نظر نہیں آیا؟ "إِنَّا نَعْنُو نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَبِئْنَا لَهُ لِعَافُطُونَ" (الحجر: 9) ہم نے اس کتاب کو نازل کیا ہے ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ بھلا آپ چھوٹی یہ کتاب آپ کی ہے؟ دیکھو وہ باقی کتابوں کو Own نہیں کرتا۔ اللہ جو ہے باقی کتابوں کو Own نہیں کرتا۔ خیال اسی کا ہے یہ نہیں کہتا کہ وہ مذہب نہیں ہیں یہ نہیں کہتا کہ وہ پیغمبر میرے نہیں ہیں۔ لیکن کتابوں کو Own نہیں کرتا۔ پروردگار عالم سے پوچھو اے بھلا ان سے بعد میں کوئی دشمنی Develop ہو گئی تھی۔ کیا ہوا آپ کیوں نہیں ان کتابوں کو اپنا مانتے ہیں؟ انکے آگے کہتا ہے "ثُمَّ يُعْرِفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ" (البقرہ: 75) ان کم بحثوں نے علم و عقل کے باوجود میرے لفظ آخر تک کر دیے۔ بدل دے۔ اگر یہ لفظ ویسے ہی رکھتے جیسے میں نے ان کو فنی کی تھی تو میں ان کتابوں کو Own کرتا۔ میں مذہب کو Own کرتا ہوں، میں اپنے پیغمبروں کو Own کرتا ہوں، مگر کتاب نہیں Own کرتا۔ اس کی وجہ؟ پہلی تو یہ ہے "ثُمَّ يُعْرِفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ" (البقرہ: 75) انہوں نے کتاب میں آخر تک کر دی۔ لفظ ہی بدل دیے لفظ کیسے بدلے؟ اللہ نے یہود کو کہا کہ دیکھو یا را اس شہر میں داخل ہو جاؤ اور جب تم شہر میں داخل ہو حطۃ تغفر لکم خطایاکم و سنزید الموحسین ایسے کرنا جنہوں کے مل جھک کے جاؤ انہوں نے "حطۃ" میں نذر ازال کے "حسۃ" کر دیا۔ بڑا اکمال کا یہودی برین ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں سے حیلے تراش لیتے تھے۔ ویسے آپ

لوگ یہودیوں کو لائق سمجھتے ہو۔ سنا ہے Myth بڑی ہے۔ بڑے قابل لوگ ہیں۔ بڑے ذہین لوگ ہیں۔ بڑے دانشور ہیں۔ مگر یہ عجیب بات یہ ہے ان کا عقیدہ ان کو دانشور نہیں سمجھتا۔ جو ان کو زیادہ جانتا ہے وہ ان کو دانشور نہیں سمجھتا۔ بلکہ حضرت موسیٰ ان کی حماقتوں سے غلٹ آکے کہتے ہیں "قَالَ اَعُوذُ بِاللّٰهِ اَنْ اُكُوْنُ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ" (البقرہ: 67) اے اللہ میں اس قوم جاہلین سے پناہ مانگتا ہوں۔ یہ کہتے بڑے جاہل ہیں اس کی میں آپ کو مثال دوں ان کی بھی ایک صوفیا کی مومنٹ ہے جیسے قبائل کہتے ہیں۔ تو قبائل کا مصنف لکھتا ہے اللہ سے کتنی بڑی غلطی ہو گئی ہے۔ یہ اس کا مصنف لکھتا ہے اللہ سے کتنی بڑی غلطی ہو گئی ہے۔ حضرت موسیٰ نے نے واپس آکے آدھے ہمارے یہودیوں کو دیکھا کہ اس شخص کی پرستش کر رہے تھے۔ تو قبر زندہ جوش میں آیا کہ عقیدہ کے ہوتے ہوئے آیات کو دیکھتے ہوئے آسمانوں سے اترتے ہوئے کلام پاک کو دیکھتے ہوئے بھی انہوں نے میرے سامنے کفر کیا تو آدھوں کو جنہوں نے کفر کیا تھا اور جو سامری کے بیچارے تھے ان کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ تو بعد میں آنے والا Intellectual یہودی لکھتا ہے۔ دیکھو جی ہمارے بارے میں اللہ کو غلط فہمی ہوئی تھی۔ کتنا سادہ ہے اللہ میاں اس کو غلط فہمی ہوئی تھی۔ ان دانشوروں کی قوم کو یہ غلط فہمی ہے کہ اللہ ان کو نہیں جانتا اور ان کا رسول ﷺ ان کو نہیں جانتا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے عرض کی کہ پروردگار میں ان کی حماقتوں سے بڑی ہوں "اَعُوذُ بِاللّٰهِ اَنْ اُكُوْنُ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ" (البقرہ: 67) میں قوم جاہلین سے بالکل پناہ مانگتا ہوں۔ اور ہمارا تصور یہ ہے ماشاء اللہ زمانے کے سب سے بڑے دانشور ہیں۔ یہ فطائے خوف و ہراس انہوں نے دنیا میں خود پیدا کی۔ آپ کو پتا ہے ایک یہودی جب سبق لیتا ہے ان آغاز کا تو اس کا بچہ کو پہلا سبق یہ ہوتا ہے کہ تیرے بائیں ہاتھ کو نہ ہوتیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے۔ بڑی Top secrecy کی انجیکشن مل رہی ہوتی ہے۔

خواتین و حضرات! مشق و عشق میں ایک بنیادی فرق ہوتا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ ہم نے عشق کو بھی بھی کسی بلند تر منزل کو جا۔ تجھے نہیں دیکھا۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ یہ ایک ابتدا ہے، جیسے آپ اخلاص سے ابتدا کرتے ہو۔ اخلاص جو ہے ڈیماڈنگرنا ہے۔ اگر Obsession

create ہو جانے و مانع میں اللہ ہی کا تصور آجائے تو ایک آدمی بڑا بڑا کر عقلی و جاہل کو نہیں جاسکتا مگر جذب اور سرور کو نہ ور جاسکتا ہے۔ یہ جذب یہ قوتوں کی انہما (مجدوبیت پہ منتج ہوتی ہے) جیسے سیدنا علاؤ الدین علی احمد کلبہ شریف میں آپ دیکھتے ہو کہ ہوش و حواس سے گزر جانا و جہان سے گزر جانا اور ظاہرہ حالت کا معطل ہو جانا۔ ایک آپ مجدوب کی سادہ ترین تعریف بھی کرو گے تو یہ ہے

It records a failure in the perception of the true conception, it records a failure. جی عقل کی گنجائش نہیں رہتی۔ شدید create Obsession ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی جگہ اگر Righteous side پہ ہو تو قابل تعریف ہوتا ہے مگر اگر اس کا انداز زندگی اور اعلیٰ ترین Value دیکھیں تو قرآن اگر سب سے بڑا علم ہے ہو، اول و آخر پہ محیط ہے تو ہم یہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ قرآن و یا اس کو کیا؟ کیا ما مل قرآن Sub-normal ہے؟ کیا ما مل قرآن Ab-normal ہے؟ تو ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن جس شخص کو عطا کیا گیا وہ انتہائی مارل ہے۔ دس بارہ اسناد پر مسلم اور بخاری کی ایسی ہیں جن میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اعتدال اختیار کرو اور اگر عقل اعتدال نہ اختیار کر سکو تو اس کے قریب ترین رہو۔ I have never

heard this before the Prophet PBUH nobody ever pointed out. اعتدال Fixity نہیں ہے۔ میرا ہے۔ اگر عقل اعتدال حاصل نہ کر سکو تو اس کے قریب ترین رہو۔ اعتدال میرا ہے جہاں آپ کلوم پھر سکتے ہو اور اس کی حدود دیکھیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اعتدال کی حدود کیا ہیں۔ وہی جو قرآن میں درج ہیں "مِثْلُ خُلُودِ اللَّهِ فَلَا تَغْلُوْهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ خُلُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ" (البقرہ: 229) حدود اللہ نے دکھائیں اس کے درمیان سارے کا سارا میرا اعتدال کا ہے اور اگر قرآن حکیم اعلیٰ ترین عقل کی کتاب ہے جو محمد رسول ﷺ اس کے حامل ہیں تو ایک اصول علم عقل بنتا ہے۔ کہ جن جنوں آپ کا علم و عقل بڑھے گا آپ زیادہ معتدل ہوتے جاؤ گے۔ آپ Extremity سے گریز کرو گے آپ وجاہت علی سے گریز کرو گے۔ آپ دنیا کے ان مقاصد سے گریز کرو گے جن

سے اشتباہے ذات پیدا ہوتی ہے اور یہ عقل و علم کا معیار ہے۔ کہ Normalcy برہنہ ہے۔
 Odd چیزیں نہیں برہنہ ہیں۔ ہمیں شوق ہے بلند و بالا اعلیٰ مناسب کے لوگوں کی ایسی سیدھی باتیں
 سنائے کہ فلاں جی فلاں ہو گیا۔ اس کو کھانے کا ہوش نہیں، منہ کی بجائے کان میں اقمہ دے دیتا
 تھا۔ یہ ان کا نشان بن جاتا ہے اوٹ پانگ حرکتیں کرتے مگر آپ دیکھے اللہ کے رسول ﷺ سے ایسی
 کوئی چیزیں متواتر نہیں ہوتی۔ انتہائی معتدل خوبصورت ترین زندگی اور یہ زندگی ہمارے لیے
 ایک نمونہ بن کے آج بھی مشعل راہ ہے۔ Now we have to learn these laws not from the corridors of the western universities.
 We have to know these laws from our own Prophet PBUH. علم و عقل و معرفت میں شناخت میں خدا کے خوف میں خدا کی محبت میں مشق پر وردگار
 میں اگر ہمارے لیے کوئی نمونہ ہے تو ہمارے رسول ﷺ میں ہمارے آقا و مولا میں ہے۔ اس پیغمبر
 میں ہے کہ جس کے اعتدال و انکسار کا یہ عالم ہے کہ کسی شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ جنت
 میں لوگ کیسے داخل ہوں گے فرمایا اللہ کی رحمت کے ساتھ۔ تو کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اور
 آپ؟ آپ نے فرمایا میں بھی اللہ کی رحمت کے ساتھ۔ اندازہ کرو یہ وہ شخص کہہ رہا ہے جیسے
 قرآن حکیم میں اللہ نے کہہ دیا ہے "وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ"
 "(انبیاء: 107) وہ جو خود رحمت العالمین کے لقب کا حامل ہے وہ آپ کو کہہ رہا ہے کہ میں بھی
 اللہ کی رحمت کے ساتھ جاؤں گا۔" مجھے میرے بھائی فیض علی نے فضیلت مت دے، اللہ کے رسول ﷺ
 نے فرمایا ہے۔ "جانتے ہوئے بھی سمجھتے ہوئے بھی کہ جنت میں ایک مقام ہے جو معروف ایک ہے
 اور وہ مقام وسیلہ ہے" مجھے امید ہے کہ اللہ وہ مقام مجھے عطا کرے گا میرے لیے اس مقام وسیلہ کی
 دعا کیا کرو۔" اپنی امت سے فرما رہے ہیں۔ اتنا منکر الموائج اور Egoism سے اتنا آگے
 کہیں ایسا پیغمبر نظر نہیں آتا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس جو استاد و جو ہونا ان کو بھی کہا کرتے کہ
 ہر وقت مسلمانوں پر مذہب نہ ٹھوسنا کرو۔ پہلے دیکھ لیا کرو کہ سننے کے موڈ میں ہے کہ نہیں تم جو جابجا
 کے دروازے کھٹکھٹاتے ہو۔ کوئی عقل کیا کرو۔ دیکھا کرو اگلا پانچویں کس موڈ میں ہوتا ہے تم مذہب

لے کر خون سے آجاتے ہو۔ ہر آدمی کا ایک وقت ہوتا ہے سننے کا سمجھنے کا حتیٰ کہ اس قدر خیال ہے کہ جب معاہدہ بن گیا ہے تو اسے قرآن پر اٹھیں تو آپ ﷺ نے ڈانٹ دیا کہ اے معاہدہ تم چاہتے ہو کہ لوگ خدا کے دین سے نکل جائیں تمہیں نہیں پتہ کہ نماز میں بچے بھی ہوتے ہیں اور بزرھے بھی ہوتے ہیں یعنی اتنا معتدل مزاج ہے۔ ویسے قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ بھی اتنا ہی معتدل ہے۔
 Maximum activity which can come. وہ جہاد ہے۔ جہاد کوئی اس طرح کا تو نہیں ہوتا۔ اللہ کا جہاد "وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَفْقَهُوْكُمْ" قتل نہ کرو ویر کر دو۔ لے "وَلَا تَغْلُوا زِيَادَتِي نَكْرًا" اِنَّا لِلّٰهِ لَا يُحِبُّ الْمُغْلِبِينَ " (البقرہ: 190) اللہ زیادتی کرنے والوں کے ساتھ نہیں ہے۔ یہ زیادتی کیا ہوتی ہے؟
 The first ever laws of conduct of war came from the Prophet PBUH. وہ آپ سنو تو آپ کو جہادنی ہوئی۔ کسی عورت پر نہیں ہاتھ اٹھا کسی بچے کو نہیں مارا کسی بوڑھے کو نہیں مارا کسی سرسبز درخت کو نہیں کاٹا اور گئی ہوئی فصل جس میں نلہ ہو اس کو تباہ نہ کیا نہیں کرنا آبادیاں۔ بار نہیں کرنی ہاں اگر کوئی تم پر تلوار اٹھائے تو تحفظ جان میں اس کو قتل کرو۔ یہ وہ لوگ تھے کہتے نیک لوگ ہوں گے۔ ابو عبیدہ بن الجراح نے اس کو Demonstrate کیا تمہیں کی فتح ہوئی تو حکم ملا کہ جتاؤ کہ چاؤ یا یہ نوک میں اٹھتے ہو جاؤ۔ آپ نے سارے شہر کو بلایا اور بلایا کہ کہا کہ یار یہ حضور سے ہے تم سے لے لے لے (جسے جذبہ کہتے ہیں) تمہاری Protection کے لئے لے لے لے تم سے تمہیں لے لو اب ہم جارہے ہیں We are no more capabel of protecting you. یہ لو پستے تمہارے۔ تو وہ بطریق اعظم نے کہا ہاتھ اٹھا کر دعا کی یا اللہ ہمارے لئے اپنے ہم وطنوں اور ہم مذہبوں کی بجائے یہ بہت اچھے ہیں ان کو واپس لا۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ مسلمان جب نکلا ہوگا تو مخالفانہ قوتیں چڑھ کے نہیں آتی ہوں گی۔ دنیا کی قوتیں مزاحمت کرتی ہیں اور ہمیشہ مفتوحہ لوگوں میں فاشین کی نعرے زیادہ ہوتی ہے۔ اور ہر جگہ ایسے ہوتا ہے۔ جیسے Christianity نے شرط لگائی تھی جین میں بچے کچھے مسلمانوں کو تین چو اکسز دیے تھے۔ عرفین 1۔ کرچن ہو جاؤ سور کھاؤ صلیب پہنو کر چن ہو

جاؤ 2 - ملک چھوڑ دو 3 - قتل ہو جاؤ Inquisition ان تین اصولوں کی وجہ سے آٹھ سو برس جس مملکت پہ مسلمانوں کی حکومت رہی آج ان میں مسلمان دیکھتے کو نہیں ملتا۔ اور ہمارے ان لوگوں (مسلمان) کا عالم یہ ہے کہ "إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ" (ول عمران: 19) "لَا يُكْرَهُ فِي الدِّينِ" (البقرہ: 256) کوئی جبر نہیں ہے بھائی۔ اللہ کا حکم سر پہ کھڑا تھا ایک آدمی کو بھی جبر مسلمان نہیں بنایا گیا۔ ایک لطیفہ سنو۔ خلیفہ خامس عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانے میں بہت لوگ مسلمان ہو رہے تھے، بہت زیادہ۔ تو ان سے جزیہ لیا جا رہا تھا۔ عمر بن عبدالعزیزؒ کو پتہ ہوئی تو انہوں نے کہا یار یہ کیا کر رہے ہو مسلمانوں سے تم جزیہ کیوں لے رہے ہو؟ تو امراء، سلطنت نے آپ کو پتہ ہے زوردار تو ہر جگہ ہوتے ہیں تو امراء نے سلطنت نے کہا کہ نہیں صاحب اصل میں یہ پیسے (جزیہ) انہیں دینا چاہتے اس لیے مسلمان ہو رہے ہیں۔ خلیفہ نے کہا تم نے ان کا باطن پھر ول کے دیکھا ہے تم نے ان کے اندر جھانک کے دیکھا ہے تو میں سلطنت کو ایسے نقصان نہ دوں گا مگر اس قسم کی ناجائز حرکت کی اجازت نہیں دوں گا اور عمر بن عبدالعزیزؒ نے ہر نو مسلم پر سے جزیہ لٹھ لیا۔ خواتین و حضرات ایسے لوگوں کے پھر ایسے ہی عشاق تھے ہیں۔ ان ملکوں نے مصر نے الجزائر نے یا ان تمام ممالک نے اگر اسلام قبول کیا تو ایسے لوگوں کی وجہ سے کیا۔ آپ دیکھیں اب انڈونیشیا Now the greatest empire of Islam, now لوگ کہتے ہیں کہ اسلام تو اگر کے زور سے پھیلا، افلاں کے زور سے پھیلا لگتا ہے کہ مسلمان کے پاس اس کے سوا کوئی کام ہی نہیں۔ مسلمان مائیں اپنے بچوں کو پیچھا ہوتے ہی چھری پاؤ کی تعلیم دیتی ہیں اور اس کے بعد باہر بھیج دیتی ہیں یعنی Imagine in a greatest empire of Islam اس وقت، پہلے تو پاکستان تھا، ایک مسلمان فوتی نہیں اتر ایک مسلمان پائی نہیں اتر۔ خیرات انگیز بات ہے ناجو وغیرہ وہاں گئے۔ انہوں نے اپنے اخلاق کی ایسی اعلیٰ ترین روایات پیش کیں ایسی اعلیٰ ترین روایات کہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ الحار و میس کروڑوں لوگوں کا ایک ایک ملک مسلمان ہو گیا۔ مدتیں گزریں۔ اب سرانہ یہ میں کونسا مسلمان اتر ہو گا۔ برومانی میں کون سی فوت اتری ہوگی۔ یہ وہ Individuals تھے جن کی امانت و دیانت و خلوص سے اور ان کے اعلیٰ ترین

کروار نے ان کی صداقتوں نے ان کے مذہبی شعور کو بدل کے اسلام کی صداقتیں انہیں عطا کی۔
 اب بھی یہی ہوتا ہے مگر اب آپ کو اپنے کلچر مذہب اور اخلاق پر اعتماد نہیں ہے۔ اب آپ یورپ
 جاتے ہو ان کو آپ ایسا انداز کہتے ہو۔ آپ یورپ جاتے ہو ان کی Fairness کے آپ وہاں
 سے بڑے قصیدے گا کے آتے ہو۔ وہ شریف لوگ دیانت دار لوگ، عظیم لوگ، اور آپ؟ یہ کسی
 سے گلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ اللہ سے بھی گلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے We have
 to understand what we do، اگر یہ اعلیٰ ترین اخلاقی روایات سے غریب کرنا۔
 اور اپنے آپ کو زبانی کلامی مسلمان کہہ کے رب کعبہ کی قسم ہے کہ سب سے زیادہ آپ خود تو جین خدا
 اور رسول ﷺ کے مجرم بن جاتے ہو۔ This is a way you act on the way
 of the Prophet PBUH and the God, this is the way،
 جا کے دوسروں کو توچیس رسالت کی سزا دیتے ہو، یہ کام ہے آپ لوگوں کا۔ سب سے زیادہ اپنے
 گریبان میں جھانک کے دیکھو کہ وہ بھی مسلمان تھے، یو باہر نکلے تو ان کے افعال و کردار کی روشنی
 میں ایک عالم خدا کو قبول کر لیا۔ اور یہ بھی مسلمان ہیں کہ جن کے باہر جاتے ہی خیال آتا ہے کہ
 ہمارا تو مذہب سراسر سے ہی کوئی غیبت کا مارا ہوا ہے جن کے علماء کی تعلیمات کا معیار اتنا کم ہے
 کہ ان کے Q. ایف اے بی اے کے لڑکے کے برابر بھی نہیں۔ جن سے اگر کتاب سے بہت کر
 کوئی سوال پوچھ لیا جائے تو کفر کا فتویٰ لگا دیتے ہیں۔ یہ بیان علم و صداقت رہ گیا اسلام میں And
 this the way you behave and this is the way they used
 to behave، کم از کم ان کے انکار میں صداقت تو ہے آپ کے اقرار میں بھی جھل ہے۔ اللہ
 تعالیٰ سے ہم دعا ہی کر سکتے ہیں۔ کیا عجیب غریب تھا جس نے جب دعا مانگی تھی تو علم و عقل کی دعا
 مانگی تھی Lord Bertrand Russel نے ایک دفعہ کہا We only know the
 relationship of things we do not know the nature of
 things، یا اس کا قول ہے کہ ہم علم کی حقیقت کو نہیں جانتے ہم اشیاء کے تعلق کو جانتے ہیں۔ اور
 آپ کا رسول ﷺ کیا دعا مانگا ہے "اللہم نبی بحقیقت الاشياء" کہ اے پروردگار

مجھے حقیقتِ اشیاء کا علم دے۔ آپ جانتے بھی تھے، یہ نہیں کہ آپ جانتے نہیں تھے۔ آپ اس رسول ﷺ کے امتی ہیں جس نے آج تک آپ کو مسلمانوں کی بات کرتے ہوئے غیر علی الصلوۃ السلام نے تین Possibilities ایسی بتائی ہیں جو آج تک کسی مسلمان نے نہ سوچیں نہ Discuss کی۔ تو ایک دن فرمایا کہ جو مسلمان ہے اللہ زمین کی مراء و حدوں اور بڑھادے۔ تو کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آدھادوں کتنی؟ فرمایا پانچ سو برس اب سوچو، اس بات پہ گھر جا کے سوچنا کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان ہے کہ خدا زمین کی مراء و حدوں اور بڑھادے۔ تو پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ آدھادوں کتنی؟ فرمایا پانچ سو برس یعنی یہ Master plan میں Extension of the human life and land، ابھی پانچ سو برس باقی ہیں۔ لگتا ہے ہم اسی میں سے گزر رہے ہیں۔ اور دوسری بات عجیب و غریب فرمائی کہ جب جنت میں لوگ داخل کئے جائیں گے اور بہت سارے لوگ داخل ہو چکے ہوں گے پھر بھی جنت میں بے شمار جگہ باقی ہوگی۔ البتہ آپ نے تو سن رکھا ہے کہ جنت چھوٹی سی ہے۔ جنت کے چھو لے سے ہونے کا اللہ میاں نے ایک چھوٹا سا نقشہ بھی بتایا ہے اور قرآن حکیم میں فرمایا ہے وہ ذرا آپ کو میں ایک جملے میں بتا دیتا ہوں کہ اتنی چھوٹی ہے جنت "عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ" (ال عسمران: 133) اس کی چوڑائی ساتوں آسمانوں اور زمینوں کی لمبائیوں سے بھی بڑی ہے۔ میرا خیال ہے کوئی Hundred thousand and trillion stars کی کوئی جوڑائی ہے اتنی زیادہ ہے۔ ہر سال اللہ کے نزدیک چھوٹی سی ہے۔ ویسے اللہ میاں ہیں بھی تو ایسے ہی ماں کہ سورج کو چرائے فرما رہے ہوتے ہیں "وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا" (الباق: 13) چھوٹا سا چراغ ہے۔ تو خدا کے نزدیک چیزیں ویسے بھی بہت چھوٹی ہیں۔ وہ اتنی دور بیٹھا ہو جیسے آپ اوپر سے دیکھو ماں جو اتنی چہاز کے نیچے کاریں Dinky کی طرح لگتی ہیں وہ تو ظاہر ہے بہت اونچا بیٹھا ہوا ہے۔ تو شاید اس کو سورج بھی چراغ کی طرح نظر آتا ہوگا۔ ہے ہی تاہذا کہ کیا کیا جائے۔ ویسے بھی لوگ کہتے ہیں اللہ اکبر کا مطلب ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں اگر اس کو Translate کروں تو میں کہوں گا کہ "اللہ ہی بڑا ہے" باقی سب ایسے ہی ہیں چھو لے نئے

منے سے۔

خواتین و حضرات! Finally یہ کوئی کالج کی Debate تو تھی نہیں کہ اس پہ میں بیان دیتا۔ Obviously میں ایک مغلجہ بھی رفع کردوں۔ جب سے لوگوں نے اقبال کو پڑھا اور انہوں نے آپس میں Comparison کیا۔ اقبال ویسے بھی جذب کی طرف مائل رہتے تھے۔ ساری زندگی فلسفہ پڑھا۔ فلسفہ، عجم سے جو ستر انہوں نے شروع کیا وہ Revolutions کے Chapter تک آیا۔ وہ نیچرز میں گیا۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس کو اچھی نوعیت بخشی اچھی سمجھ بخشی پاکستان کی تحقیق میں بھی اس معزز انسان کا برا حصہ ہے۔ مگر تصوف، راتھوڑی سی ملیحد ہی چیز ہوتی ہے۔ بہت دیر بعد اقبال کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ جو Stance میں نے لی ہوئی تھی خدا کی شناخت کے بارے میں وہ صحیح نہیں تھی۔ وہ نیگل یا کارل مارکس یا کانت یا برکس کے فلسفوں سے نہیں مل ہو سکتی تھی۔ It needed to be different. اقبال کے پیچھے جو Approach تھی وہ تمام تر فلسفہ مغرب کا ایک نچوڑ تھا۔ مگر جب وہ عمر آخر تک آئے تو اس کی بے چینی اور اضطراب اتنے بڑھ گئے تھے کہ قریباً قریب پاس سے گزرتے ہوئے ہر مجذوب کے پیچھے دوڑ پڑتے تھے، قرآن پڑھتے ہوئے روتے تھے He felt the loss of the sense of priorities, I am very sure that at the end of his life he knew. Sense of اور ہے اور priority کو ضائع کیا ہے جس کی وجہ سے ان کو اس کا علم کا Loss بڑی شدت سے محسوس ہوتا تھا۔ وہ اس احساس کو عمر آخر تک لے کر گئے۔ تو وفات پانے سے کچھ دیر پہلے انہوں نے دورِ مہمات وہ قطعات لکھے

سرور متہ باز آید نے آید

سیم از نیاز آید نے آید

پتہ نہیں وہ پہلے سا سرور و مستی کہاں سے نصیب ہو گا۔ پتہ نہیں مدینے سے تبار سے وہ خوشبو سے رسول آئے گی کہ نہیں۔

سر آمد روزگار میں نصیر سے

دگر داما نے راز آید نے آید

مجھ غریب کی تو عمر تمام ہوئی ۔ میں تو اپنا وقت گزار چکا مگر پتہ نہیں وہ داما نے راز کب آئے گا۔

آگے جا کے وہ ایک پیغام ان کو دیتے ہیں۔

اگر می آید آں داما نے راز

بدہ اور پیغام جاں نداد سے

اگر وہ داما نے راز اگر تمہیں بھی نظر آ جائے یا آجائے تو اسے یہ میرا دل کا جان نداد

پیغام نہ در دیتا۔

نصیر اٹھاں را می کہد پاک

کہ امتوں کے نصیر کو پاک کرتا ہے۔

کھیسے یا تلیسے نے نوازے

کہ امتوں کے نصیر کو یا کوئی کلیم پاک کرتا ہے یا کوئی ایسا استاد جس کی زبان موزوں درست اور

اثر انگیز ہو۔

وما علینا الا البلاغ

سوال و جواب

How could a simple person start with the knowledge of Harof-e-moqtayat? Please tell some references authors or philosophers?

خواتین و حضرات! بعض علم ایسے ہیں کہ بہن کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ یہ خدا کی پیچوں پہ ہیں کہ جب وہ دیکھ لے کہ علم کہاں رکھتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا قرآن مجید میں ایک آیت کریمہ ہے کہ ہم خوب اچھی طرح دیکھ لیتے ہیں کہ علم کہاں رکھتا ہے۔ باقی چیزوں میں تو شائد وہ فریغ دل جاوے اور ربوبیت کی جو اس کی صفت ہے اس میں تمام چیزیں مکمل و خلی ہر قسم کے لوگوں کو ہر قسم کے معیار پہ دی جاسکتی ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ لوگ کہتے ہیں قرآن کچھ زاد بھی تھا اور آپ کو خصوصاً اہل بیعت کرام کو عطا ہوا۔ تو جناب علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم ہر ایک ایک لفظ ایک ایک حرف ایک ایک ذریعہ ایک ایک ذریعہ ہی ہے جو تم لوگوں کے پاس ہے مگر یہ کہ ہمیں اللہ نے قرآن زیادہ عطا کیا ہے۔ خواتین و حضرات

قرآن کی تعلیمات میں غور و فکر سے اور سب سے بڑی یہ آرزو کہ ہمیں اس کتاب کا Proper علم حاصل ہو اس میں خدا کی پیچن Final ہوتی ہے۔ اگر آپ دیکھیں تو سنہ ۱۱۰۰ھ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں ایک جن دعویٰ کرتا ہے "عَفْوَيْتَ مِنَ الْجَنِّ" (النمل: 39) ایک جن دعویٰ کرتا ہے کہ اے بادشاہ آپ اپنے مقام سے بھی ابھی نہیں اچھیں گے یعنی دوپہر تک کہ میں تخت سب کو آپ کے حضور لے آؤ گا۔ تو پھر ایک شخص جس کے بارے میں قرآن نے ایک جملہ لکھا ہے کہ ایک شخص جسے کتاب کا علم عطا ہوا تھا اس نے کہا کہ اے حضور آپ حکم فرمائیں ہم اسے پلک جھپٹنے میں آپ تک پہنچا دیں گے۔ تو اللہ نے تعالیٰ اس شخص کو آصف بن برخیا کو تفصیل کیا کہ اسے کتاب کا علم دیا گیا تھا۔ خواتین و حضرات کتاب کوئی اور تو تھی نہیں، پہلے بھی قرآن قاریوں میں بھی قرآن تھا۔ اور رسول اکرم ﷺ تک بھی قرآن کی تکمیل ہوئی۔ تو میں تو باقی تمام نبوت کو صدقہ بر رسول ﷺ سمجھتا ہوں جو قرآن کی تکمیل تک جاری و ساری رہا۔ جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بچوں کی بات ہوگی تو اللہ نے پہلے قرآن ہی کی ایک آیت دی اور کہا جس نے ایک شخص کو قتل کیا اس نے گویا نسل انسان کو قتل کیا، جس نے ایک شخص کی زندگی بچائی گویا نسل انسان کی زندگی بچائی۔ جب Hammurabi کا زمانہ آیا تو اللہ نے قانون قصاص اسی کتاب میں سے نکل کر کے The first law giver of the human society prince Hammurabi of Babylon کو عطا کیے۔ کیونکہ یہ بادشاہ اپنی قانون سازی کے لئے دنیا کا اولین قانون ساز کہلایا۔ مگر یہ کہنا بہ مشکل ہے۔ کیونکہ یہ حضرات اور اس کا زمانہ تھا اور نبوت کے ان اعلیٰ مقامات میں سے اللہ نے اسے بھی (مستغیر وقت کے ذریعے) یہ ایک انعام بخشا۔ اور ہوتے ہوئے جب قرآن آیا تو اللہ نے تمام ملت اسلامیہ کو بتا دیا کہ یہ کتاب نئی نہیں تھی۔ پہلے بھی یہی کتاب جزوی طور پر اترتی چلی آتی تھی "الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا" (المائدہ: 3) آج ہم نے اس کتاب کو بھی مکمل کیا ہے اور نعمت بھی تمام کر دی ہے۔ نبوت بھی تمام کر دی ہے کتاب بھی تمام کر دی ہے۔ Logically speaking اللہ کے اس قول کے بعد کسی کتاب اور کسی نبی کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ جب خدا نے یہ

Statement دے دی کہ میں نے تمہارا دین بھی عمل کر دیا اور نعمت بھی تمام کر دی۔ کتاب بھی دے دی اور نبوت بھی ختم کر دی۔ اب اس کے بعد کسی نبی کا تصور تو سوبان روح ہو سکتا ہے اس میں کسی قسم کی زندگی نہیں ہو سکتی۔

خواتین و حضرات! اب آگے دیکھیں قرآن کی تعلیمات کا تعصب محبت اور اس کو جاننے کی خواہش اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ جو خدا کے ساتھ چلتے ہیں ان کا شانہ علم بھی حدود میں نہیں رہتا۔ کبھی کبھی کوئی Exceptional گنجائش نکل آتی ہے۔ تو میں آپ جیسا ہی قابض بن گیا۔ آدمی، اب تو خیر وہ مہم نہیں رہی۔ But I was very curious and constantly I was putting a lot of pressure on God for every thing. خیال تھا اس پر بھی دباؤ رکھنا چاہیے تھوڑا سا، کبھی نہ کبھی پوچھتے رہنا اللہ میاں اس کا کیا؟ اس کا کیا؟ ایک دن ویسے ہی میں نے براہِ عملہ سا آ کر کہا اللہ میاں قرآن تو Local ہے۔ جیسے نامہ دی صاحب کہتے ہیں۔ ظاہر ہے اتنے Local قرآن میں ہماری گنجائش کہاں نکلتی ہے۔ کچھ آیتیں مکہ مدینہ کے لیے تھیں کچھ عرب کے لیے تھیں باقی ہمارے تک آتے ہوئے تو اب قرآن میں ایسی کوئی گنجائش علم و فکر تو رہی نہیں۔ تو اگر ہے تو یہ میں پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ مدتوں سے سالہا سال سے صدیوں سے ہم حروفِ مقطعات پڑھتے چلے آتے ہیں مگر ہم میں سے تو کسی کو بھی ان کا کوئی علم نہیں ہے۔ آج تک کوئی سراٹھ بھی نہیں ملا۔ کوئی نشان بھی نہیں ملا۔ تو اگر آپ یہ نہیں بتاتے یا تو پھر شانہ پیچھے آنے والوں میں سے کوئی ایسا صاحبِ علم ہو گا جو بہت روئے پیتے کا تو شانہ آپ ان کو بتا دے۔ تاریخ اسلام میں Particularly کچھ علماء نے اس کے کچھ دعوے بہت پیش کیے اور کہا ہمیں عطا ہوا۔ یہ نہیں کہا کہ ہم نے سیکھ لیا یا نہ۔ بڑے بڑے بزرگ مولوی جو تھے جب انہیں کوئی بڑا جملہ بولنا ہوتا تھا تو کہتے تھے ہمیں حروفِ مقطعات کا علم عطا ہوا۔ ظاہر ہے کہ نہ لوگوں کو پتہ تھا نہ ان کو پتہ تھا۔ ابھی میں نے Recently ایک ٹشین گوئی پڑھی سیدنا حضرت طاہر القادری کی کہ قیامت آٹھ سو برس کے بعد آئے گی۔ ظاہر ہے آپ بھی محفوظ وہ بھی محفوظ نہ ہم جنہیں گے نہ آپ جنہیں گے۔ ان کے دعویٰ کو Test تو آٹھ سو برس کے بعد

ہی کیا جاسکتا ہے۔ تو اس قسم کے دعوے چلے چلے آئے تھے۔ مگر First very strong evidence came۔ کہ شیخ محمد الدین عربی نے حروف مقطعات کی تحصیل کا ذکر کیا ہے۔ اس کو علم الاسماء کے نام سے ہم یاد کرتے ہیں۔ علم الاسماء کو Gain کیا۔ مگر ان کی صرف ایک لائین ہمارے پاس محفوظ تھی جس سے پتہ لگتا تھا کہ ان کو علم الاسماء یا ان حروف کا علم حاصل ہے۔ ان کی وہ لائن یہ تھی کہ "و داخل میں فی شمس ظاہر قبر محیی الدین" کہ جب سش میں داخل ہوئی تو محیی الدین کی قبر ظاہر ہو گئی۔ لوگ اس کو Wayward statement سمجھتے رہے مگر بالآخر جب سلطان سلیم شام میں داخل ہوا "و داخل میں فی شمس ظاہر قبر محیی الدین" تو اس نے حکم دیا کہ ابن عربی کی قبر کو تلاش کیا جائے اور پھر شیخ محمد الدین ابن عربی کی قبر انکسور ہوئی۔ اس کے لیے فتوحات کے بہت سے Chapter میں نے بھی دیکھے مگر وہ اتنے اونٹ پانگ تھے Frankly شیخ محمد الدین ابن عربی پر یہ الزام لگتا ہے کہ اسرافیس کی طرح اگر وہ کچھ جانتا تھا تو اس کو Confuse کر کے بیان کرتا تھا کہ کس اور کو کسرافیس نے ملے۔ اور جتنے نامزد حروف مقطعات کے نام میں سے کوئی شخص نہیں اندازہ لگا سکتا تھا کہ ان کا کیا مطلب ہے کس طرف کا Origin ہے کدھر کا شمارہ ہے۔ تو خواہمیں حضرات میں تو اس سے کوئی زیادہ مطمئن نہیں ہوا۔ Neither I could understand any word out of it۔ پتہ لگتا تھا کہ بیان کا اندازہ ہے مگر اس انداز سے کوئی اصول رہنمائی کا نہیں لگتا۔ ایک دفعہ کی بات ہے کہ میں امیر بیعت کی ایک مستند حدیث پڑھا رہا تھا۔ اچھی وہ بات تھی آپ کو بتاؤں گا کہ علم کو جاننے کے لئے کوئی ایج کی ضرورت ہوتی ہے کوئی نہ کوئی Innovation of brain ہو جاتی ہے تبھی سراٹھتا ہے۔ تو میں نے حدیث پڑھی کہ امیر المؤمنین علی مرتضیٰ سے امیر المؤمنین عمر بن خطابؓ نے پوچھا کہ یا علیؓ کیا بات ہے کہ کچھ لوگ بڑے نیک ہوتے ہیں بڑے پاک ہوتے ہیں بڑے صاف ہوتے ہیں ہمارا دل ان کو نہیں جانتا۔ اور کچھ لوگ اتنے اچھے بھی نہیں ہوتے اور ان کی شہادت بھی اچھی نہیں ہوتی مگر ہمارا دل ان کو چٹا جانتا ہے۔ تو حضرت علیؓ نے کہا امیر المؤمنین یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھی تھی کہ آخر یہ کیا ہوتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے

فرمایا کہ جب ارواح کے لشکر تخلیق کیے گئے پہلے پہل بالائے کائنات اور وہ انسان سے پہلے زمین پر، تو بعض کی بعض سے موانست خیمہ اوی گئی اور بعض کی بعض سے مخالفت خیمہ اوی گئی۔ اب جس کا انس جس سے تقاربین پہ ویسے ہی رہے گا اور جس کی مخالفت اور خیمہ اوی گئی زمین پر ویسے ہی رہے گی۔ یا سنا کہ جو انس اور مخالفت ہے یا ایک بڑی عجیب و غریب ہی بات تھی۔ اور جب اس کو میں نے Practice میں لانا شروع کیا تو مجھے احساس ہوا کہ واقعی بات تو بڑی وزنی ہے تو? How to trace it? تو جب ہم Language کو Trace کرتے ہوئے پیچھے جاتے ہیں۔ میں اس کی مثال دیتا ہوں کہ سب سے پہلے یہیے Aramian language develop ہوئی۔ شروع شروع میں جب انسان اشارے سے کام کو آ رہا تھا تو وہ صرف حروف میں گفتگو کر رہا تھا۔ اس کے پاس کوئی بڑی Language نہیں تھی Sentences نہیں تھے فقرہ ہات نہیں تھے۔ اس کی چھوٹی ہی مثال میں آپ کو دیتا ہوں۔ It's a difficult way to know and understand. اس علم کو عمل نہیں کر سکتے یا حاصل نہیں کر سکتے جب تک ایک Totality میں Panoramic view of the universe یہ زمین و آسمان آپ کے سامنے نہ ہوں۔ دیکھیں "ط" کا جو Symbol ہے۔ Armenian language میں یہ Wheel کا ہے۔ Wheel شاعرانہ انسان کی سب سے پہلی آسانی ہے جو اس نے انسانی ترقی کے ارتقائی دور میں حاصل کی۔ جب ہم اس طرح ہاتھ کھڑے کرتے ہیں تو یہ Symbol ایک لیڈر کا ہے جو رہتے میں کھڑا ہے۔ اب یہ پورا Symbol اس طرح بنے گا۔ کہ "ط" ہے اور "ه" ہے۔ "ه" کا نشان اس لیڈر کا ہے۔ یہ "ط" بن گیا۔ جب آپ اس کو Relate کرتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ ایک سردار ہے جو آپ کو Easiest way کو بلا رہا ہے۔ ایک ایسا سردار جس نے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں جو آپ کو ایسے رہنے کو بلا رہا ہے جو سب سے Easy ہے۔ اب آپ قرآن کی آیت پڑھ کے دیکھیں "طہ مَا أَتَيْنَا عَلَى الْفَرَّانِ لِنُنْفِیْ" (طہ: 2-1) کہ اسے سردار ہم نے قرآن کو مشقت کے لیے نہیں آنا دیا۔ وہی Easiness ہے جو Wheel سے ڈسکور ہوئی۔ اس کو آگے بڑھاتے ہیں تو کسی نے ابن عباسؓ

سے پوچھا کہ یا ساء کیا ہیں؟ متعلقات کیا ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ دراصل یہ اسماء الہیہ کے مختلف ہیں۔ یہ ان کے چھوٹے نام ہیں جیسے ساحسی و یاقیوم۔ جس سے "ح" نکل آیا جیسے کوئی حرف اللہ سے نکل آیا۔ جیسے م جہاں اللہ کے کسی نام سے ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے آپ کا رزلٹ آ رہا ہو اور آپ کے رزلٹ میں حرف لکھا ہوا ہو "ف" یا "پ" تو کسی کو دشواری نہیں ہوتی سمجھنے میں کہ فعل ہے یا پاس ہے۔ فوراً یہ لگ جاتا ہے "پ" لکھا ہوا ہو تو یقینی بات ہے کہ آپ شبے میں نہیں رہیں گے کہ آپ پاس ہو گئے ہو۔ اسی طرح جتنے Singular اسماء ہیں یا اللہ کے کچھ بڑے ناموں میں سے ہیں "س" جیسے اسم صادق سے ہے۔ یہ مختلف ہے، پہلا حرف ہے۔ مگر اس پر ہمیں ایک مزید Information ملی سید و فاطمہ بنت محمد زوجہ علیؑ سے اور حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ سے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں جناب امیر کو انکے کبھی بعض اعفوا لہی کہتے سنتی تھی کہ جب پیام پڑھتے تو کہتے کہ اللہ میاں مجھے بخش دے۔ تو کبھی بعض سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ سے بھی ان اسماء کی شہادت ملتی ہے کہ یہ حروف خدا کے ناموں کے مختلف تھے۔ یہ تو جہاں کی Tracing of the bibliography باقی ہو چکا آپ پوچھنا پڑا ہے ہو کہ یہ علم آگے بڑھ کے یا Working کرتے ہیں تو دراصل یہ خلاصہ دکا نکات ہے جیسے بھی کہو پوری کی پوری انسانیت پر اہل علم پوری اشیاء ان کی مطابقت ان کی موافقت سے ہیں۔ اسناد کا علم کم ہو سکتا ہے ان کی جامعیت کم نہیں ہوتی۔ اور یہ Billion and trillion of cases پیکساں طور پر کام کرتے ہیں۔ فرض کیجئے اگر میں ایک شخص سے کہوں کہ یہ یہ چیز آپ کے لیے مسر ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ میں Biologically یا Medically کہہ رہا ہوں، مجھے پتا ہے یہ چیز ہی اس سے موافقت نہیں رکھتی۔ اور فرض کرو میں اگر یہ کہوں کہ یہ یہ لوگ دوست ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان اسماء کی موافقت ہے۔ اب اتنے بڑے علم کو میں زیادہ تو نہیں Explain کر سکتا مگر ایک چیز اصولاً آپ کو Explain کر سکتا ہوں۔ کہ اللہ کے بتائے ہوئے ان حروف کے Combination ہیں۔ ایک چیز بڑی واضح آپ کو نظر آئے گی کہ جو قرآن میں لکھے گئے حروف کے Set ہیں یہ مخالفت کے نہیں ہیں موافقت کے ہیں۔ جیسے "ال

"م" ہے یہ حوانیت کے Rule ہیں یعنی "الف" میں "لام" میں "م" میں انیت ٹھہرے گی۔
 ح م میں انیت ٹھہرے گی۔ اب اگر چلیں اس Series کو آگے بڑھاتے ہیں تو فرض کرو "ا" "ل" "م" سب سے ابتدائی حروف ہیں تو ہم کہیں گے کہ اسم اللہ نے سب سے پہلے محمد رسول اللہ کو Include کیا پھر اس میں لوح محفوظ کو Include کیا۔ یہ Obviously first category of creation میں جاتے ہیں۔ "ا" "ل" "م" کو اس لیے باقی اسماء پہ نمبر حاصل ہے۔ فرق یہ ہے کہ "ح م" کے تحت بے شمار Subcategories آئیں جن کو آپ سمجھنے کے قابل نہیں ہو۔ پہلی ٹیکری "حم" کی حیات موت ہے، ایک طرف اللہ اپنے آپ کو زندہ کہتا ہے اور موت کا ذکر کرتا ہے۔ اب جب حیات موت کو ہم انسانوں پہ Relate کریں گے تو آپ کو پتہ ہے کہ حیات کا جو مرکز ہے زندگی کا مرکز پانی ہے سمندر ہے تو سب سے پہلے "وجعلنا من السماء سحلاً سحی، حی" {الانبیاء: 30} آپ نے دیکھا "حم" کہاں آکے ٹھہرنے والے ہیں۔ تھوڑا سا غور کرو گے تو پتہ لگے گا "وجعلنا من السماء سحلاً سحی، حی" {الانبیاء: 30} یہ پہلی "حم" ہے کہ تمام حیات کو ہم نے پانی سے پیدا کیا۔ ماہ سے حیات کا ایک تعلق ہے۔ اب ماہ میں دو categories ہو گئیں۔ ایک صاف شفاف پانی ہے جو ماہ اور دریا کہلاتا ہے۔ ایک سمندر کا پانی ہے جو Dark ہے Blue ہے تو اس کی صفات دو حصوں میں بچھ تقسیم ہو گئیں۔ ایک کھلے سفید رنگ والے "م" کے حامل اور ایک Dark and coloured face والے جو ہم ہیں۔ اب پھر آپ کو یہ مسئلہ یہ بن جائے گا کہ ہم کس کو کس میں لیں۔ اب ذرا صفات کا تعین دیکھیں کہ سمندر ماہ اور جنگ میں حوت ہے۔ یہ دوسری "حم" ہے۔ ماہ البحر میں حوت ہے یعنی مچھلی ہے First creation اگر دونوں کی صفات دیکھ لیں تو آپ کو حیرت ہوگی ماہ میں ٹھہراؤ ہے سکون ہے۔ اور مچھلی کیا کرتی ہے؟ اس پانی میں اختراں پیدا کرتی ہے۔ حرکت پیدا کرتی ہے۔ حرکت پیدا کرتی ہے۔ تھوڑا پتہ آگرتی ہے۔ آن بھی اگر "حم" کی شادی میں دیکھ لو "م" بچا رہا مسکین صبر والا ہو گا اور بیوی مشتعل ہوگی۔ اگر حامد "ح" سے ہے تو سیم والی بیوی بڑی پر سکون ہوگی اور حامد جو ہے مشتعل اور پریشان حال اور تھوڑا انکیز ہو گا مگر یہ تو نہیں گئے نہیں۔

ایک اور اچھی چیز ہے آپ کو پتہ ہے کہ زندگی کے آثار جب ہوئے تو "ہم" ہم یہ گمان کرتے ہیں کہ They will be highly productive couple. کیونکہ زندگی ان سے شروع ہوتی ہے۔ یہ تو چھوٹی سی ایک مثال ہے۔ ان کی مثالیں لیکن تو Billions میں جاتیں ہیں۔ آپ کو پتہ ہے ہڈی کے کتنے ممبرے ہوتے ہیں مگر ان کی پالیں کتنی ہوتی ہیں۔ اسی طرح ان چودہ حروف کی جو پالیں ہیں جب Integrate ہوں تو یہ ربوں میں جاسکتی ہیں۔ پھر دوسرا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی نام Single اسم پہ مشتمل نہیں ہوتا۔ فرض کیا کسی کا نام طیف ہے تو یہ ایک لفظ پہ مشتمل نہیں ہے۔ ح بن ہے بی جف ہے تو جب ان سب کی مشترکہ پالیں ہم گننا شروع کریں یا کوئی استاد کہے تو وہ Trillions میں چلی جاتیں ہیں۔ So i think اللہ کی دین نہ ہو تو اس علم میں پہلا کام آپ کے اس کمپیوٹر کا ہوتا ہے جو آپ کے اندر لگا ہوا ہے اس Blind computer میں اتنی آگاہی ہوتی چاہیے کہ یہ مثال کو مثال سے مطابقت دے دے۔ It's not an easy job اور بھی یہی باتیں ہیں قرآن حکیم میں جن کی وضاحت اور تشریح کی جا سکتی ہے۔ جیسے میں نے آصف بن برخیا کی مثال دی کہ اگر وہ شخص ایک اسم گرامی درجہ و درجہ کے ساتھ Effusion اور Diffusion کر سکتا تھا تو آپ میں سے بھی کوئی آگے نہ بڑھے کہ اس علم پر غور ہو سکتا ہے۔ بہت سارے لوگوں نے جب پوچھا کہ اسم اعظم کیا ہے جو شیخ عبدالقادر جیلانی کا یہ ہمد فیصل ہے کہ جب تو اللہ کا نام ایسے سے کہتے ہو تو اس کے علاوہ کچھ نہ ہو تو وہ اسم اعظم ہے یا ہے وہ یا حسیٰ یا قیوم ہو۔ امارت رسول ﷺ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اسم اعظم کیا ہیں۔ ان میں سے ایک اسم اعظم ہے "لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ" (عمران: 2) اور دوسرا "وَاللَّهُمَّ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ" (البقرہ: 163) ہے سوا کا نام ہیں تو کل دنیا میں، آٹھ الحی القیوم کے تحت ہیں اور آٹھ الرحمن الرحیم کے تحت ہیں ان کو امور ثانیہ کہتے ہیں۔ امور ثانیہ آیات الکرسی کے تحت ہیں اور امور ثانیہ "وَاللَّهُمَّ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ" کے تحت ہیں۔ ایک تخلیقی ہے جیسے ہم کہتے ہیں "وَاللَّهُمَّ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ

الروحیم" تو پتہ لگتا ہے کہ اس نام کے زیر اثر تمام Practical scientific تحقیقی کارکردگی کے کام ہیں۔ "اِنَّ فِیْ حَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَخِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْکِ الَّذِیْ یَسْجُرُ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَع النَّاسَ وَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَاصْبَاهُ الْاَرْضَ بِغَدٍ مَّوْنَهَا وَیَسَّ فِیْهَا مِنْ کُلِّ ذَاتٍ وَتَضْرِیْفُ الرِّیَاحُ وَالسَّحَابُ الْمُسَحَّرُ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَآیَاتٍ لِّقَوْمٍ یَعْقِلُوْنَ" (البقرہ: 164) تو یہاں چہ نکات تمام تحقیقی عناصر ہیں اور ان سب کا Scientific حقائق سے تعلق ہے۔ اس لیے خداوند کریم نے عین عاقل کو اس اسم کی دعوت دی ہے۔۔۔ "وَاللّٰھُکُمْ اللّٰہُ وَاحِدٌ" زمین و آسمان کی تخلیق تضریف الریاح و غیرہ۔ ایک چھوٹی سی راز کی بات بتا جاؤں کہ یہاں خداوند کریم کے نزدیک اس اسم کے تحت تضریف الریاح ہے جو ان کو مسخر کرنا ہے اور آپ کو یاد ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ السلام کو یہ اسم عطا ہوا انہوں نے اس پر غور کیا پرا حال کیا۔ حضور گرامی مرتبت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ میرے بھائی سلیمان کو بسم اللہ الرخمن الرحیم خصوصاً طور پر عطا ہوا اور میری امت کے لیے عام کر دیا یعنی بسم اللہ الرخمن الرحیم اور حضرت سلیمان نے جب یاد کیا مگر مہربان تو اس کا پہلا جملہ یہ تھا کہ "اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنٍ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ"

س آج کل کے دور میں وہی مقرب یا شیخ حضرات کو کیسے دُعا دے جائے گا صحیح راستہ مل سکے، ورنہ تعالیٰ کی رحمت حاصل ہو؟

حق دیکھیں بات یہ ہے کہ یہ تو تلاش کے مارگٹ پہ ہے اور کسی بھی انسان کو کسی بھی استاد شیخ وغیرہ کا قیدی نہیں ہونا چاہیے۔ میں آپ کو بتاؤں ایک غلط رسم و رواج کے تحت طالب علموں نے ایک ایک استاد سے Fixity حاصل کر لی ہے جو غلط ہے۔ اگر میں اسی طرح ایک ٹیچر پہ Fix ہو جاتا اگر میں یہ خیال کرتا کہ گورنمنٹ کالج لاہور سے باہر علم نہیں ہے یا فلاں یونیورسٹی سے باہر علم نہیں ہے یا فلاں استاد حرف آخر ہے۔ آپ کے یہ سارے پرابلم اسی لیے پیدا ہو رہے ہیں کہ تمام مسلمان کسی نہ کسی مخصوص استاد کے قائل ہو گئے ہیں۔ جب استاد کو اپنی Ground سے باہر نکالا جاتا ہے تو ایک Refusal اور Rigidity کی صورت پیدا ہو جاتی

ہے۔ تلاشِ علم والے لوگ ایسا نہیں کرتے۔ میں آپ کو بتاؤں سیدنا علی بن عثمان چھوڑی باوجود اس کے کہ شیخ ابو الفضل حطّی کے مرید تھے۔ اپنی زندگی اور اپنی کتاب میں کم از کم تین سو ساٹھ اولیاء کا ذکر کرتے ہیں جہاں سے انہوں نے علم حاصل کیا۔ اور ایک انتہائی قیمتی بات جو انہوں نے ایک استاد سے حاصل کی وہ میں آپ کی نظر کرتا ہوں، البتہ یہ شیخ ابو الفضل حطّی کے بارے میں نہیں ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنے شیخ کے پاس گیا اور یہ ابو الفضل حطّی نہیں تھے، میں نے کہا کہ میرے دل میں اضطراب ہے میرے لیے نماز کا بندہ بہت کیجئے۔ پھر شیخ نے نماز کا بندہ بہت کیا۔ حضرت نے کہا کہ جب مجھے قرار آیا تو میں اٹھ کے چلا تو میرے شیخ نے آواز دی کہ اے علی بن عثمان ایک وقت آئے گا کہ تجھے نماز میں اور کوسے کی آواز میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوگا۔ یہاں تک تو علم تھا مگر جو شاگرد آگے بڑھتا ہے وہ اس علم کو آگے لے جاتا ہے۔ آگے بڑھ کر سیدنا چھوڑ فرماتے ہیں کہ میں نے اس مثال سے یہ گمان کیا کہ راہِ خدا میں کوئی بھی آسرا آپ کی مستقل مادہ بن کر آپ کی Approach کو خراب کر جاتا ہے۔ یہ سبق بڑا Rare ہے آج تک کسی اور استاد نے نہیں پڑھایا کہ جہاں تک آسرا ہے نماز کا لیا لذت دنیا کا کیا کسی اور خیال کا یا کسی بچہ فقیر کا وہ ڈھیک ہے مگر یہ آپ کے رہنے کی رکاوٹ بن جائے اور آپ ان آسروں کے عادی ہو جائیں تو آپ کا Knowledgeability کا گریو اور آپ کی جو بابت قدمی ہے اور جو شعور، بات الہیہ ہے وہ ان چھوٹے چھوٹے آسروں میں مقید ہو کے رہ جائیں گے۔ پھر کوئی ایک شعر پڑھنے کے گا اور اللہ کو یاد کرے گا کوئی کسی اور واقعہ پہ جائے گا۔ اسی وجہ سے انہی علماء فقیہوں سے لوگ کہتے ہیں جی رہت بھی خدا کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں۔ یہ سارے واقعات اس لیے پیش آتے ہیں کہ علم کی Progress کسی نہ کسی سہارے سے ختم ہو جاتی ہے۔ جب آپ ان اسباب سے بے نیاز ہو گئے آگے نکلے ہو تو ایک بڑا ستارہ اور اعلیٰ ترین مقصد ملیں جو منافز اس کا حاصل مفہوم ہے وہ آپ کو نظر آتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ آپ علم کی تلاش کریں اور مقصد علم کو بھی نظر سے اوجھل نہ ہونے دیں۔ ہو سکتا ہے کہ ابتدائی طور پر ایک اچھے شریف آدمی سے سراغ ملے پھر کسی بہتر سے ملے۔ ہمارا تو یہ حال ہے کہ آدھا علم ہمیں مغرب سے مل رہا ہے شیاطین سے مل رہا

ہے۔ کبھی کبھی تو شیطان کو تھینک یو کہنے کو دل چاہ رہا ہوتا ہے کہ اگر وہ کج نیت نہ سمجھا تا تو
 اپنے ہاتھوں تو ہم مارے گئے تھے۔ آج کل دیکھو جی مگر خدا ایسا ہے کہ شیطان سے بھی نیکی کا کام
 لے رہا ہے This is most drastic یہ ان کن بات ہے ایک طرف تو جہاں کی
 Image اجڑ رہی ہے جو شیطان شیطانت کے بارے میں اختیار کر رہا ہے۔ اور دوسری طرف
 ہمارے جیسے تھوڑے سے چالاک مسلمان یہ جو اس سے علم لے کر خدا کو چارے ہیں۔ تو
 Contrast تو جاری ہے۔ علم کے لیے کسی چیز کا یقین نہیں ہو سکتا۔ باقی بیعت میں فضول سمجھتا
 ہوں آج کل۔ اصل میں پرانے زمانے میں جب لوگ جاتے تھے ان جوڑے عشق منک میں
 ہوتا ہوتے تھے تو کہتے تھے اسے شیخ ہمیں خدا پایا ہے، سو دیکھا ہے ہمیں۔ بیعت کا مطلب تھا
 تہارت کرنا۔ شیخ پوچھتے کیا دیتے ہو؟ کہا سب کچھ دیتا ہوں جان دیتا ہوں۔ چشتیہ فقراء جب
 بیعت کرنے کہتے تو کہتے کہ پہلے قربانی دینی ہوئی اور قربانی اگر دینی ہے تو پہلے ہال کناؤ "ولا
 تفسدوا زلوا وسکھم حتی یصلح الیلدی محلہ" (البقرہ: 196) کہ ہال نہ ورکناؤ اور قربانی
 جو دینی ہے تو اس کے لیے یہ کام کرنا پڑے گا، ہال کنا پڑے گا۔ تو آپ نے دیکھا ہو گا کہ چشتیہ
 فقراء عموماً نوپی کی ضرورت سے بے نیاز ہوتے ہیں گنبد سر رکھتے ہوتے ہیں تبھی تو یہ ٹکوں والی
 ٹوپیاں زیادہ آگئی ہیں۔ ان کو حکم دیا جاتا تھا کہ اپنے ہال مثال کتروا اور چشتیہ میں اس لیے کوئی
 خاتون فقیر نہیں ہوتی کہ اس کو بھی ہال کتروا نے پڑتے۔ تو یہ اصول تھا اس وقت مگر جب یہ ہو جاتا
 تھا اور لوگ اپنا ہاتھ جو ہے فقیر کے ہاتھ میں دے دیتے تھے پھر ان کی آزمائشیں ان کا چیک اپ ہو
 ہے وہ استاد کرنا تھا۔ It is not possible in these days it's very dangerous time
 ایک تو آپ Judge نہیں کر سکتے کسی کو کیا آتا ہے۔ ایک صورت عام نہیں ہوتی جیسے غلق میں
 اللہ تعالیٰ کسی کو مولا کر دے کہ یہ واقعی خدا کا دوست ہے کہ نہیں ہے۔ آپ ایک بالکل Blind میں
 چال نہیں رہے ہوتے ہیں۔ آپ کو یہ ہے Bilnd کی چال میں پارحیت برابر ہوتی ہے۔ So
 never take this risk

س کیا قرآن کی آیت مبارکہ میں لفظ امانت سے مراد یہ ہے کہ ذات باری تعالیٰ نے
 وقتی طور پر عقل کو تمام حقوق پر عطا کر دیا اور پھر اسے دائمی حیثیت دینے کے بعد انسان کو عطا کر دی۔
 اگر تمام حقوق کے پاس Artificial intelligence نہیں تھی تو انسان کے سوا تمام
 مخلوقات نے یہ ذمہ داری قبول کس بنا پر نہیں کی؟

ج: دیکھو ایک سادہ سی بات کہ ان کے Visual بڑے Strong تھے۔ آپ کو ایک
 چھوٹی سی بات بتاؤں، اللہ نے جب دوزخ اور جنت بنائی تو جبرائیل سے کہا کہ جبرائیل تو
 نے میری دوزخ دیکھی ہے؛ را معالجہ کر کے آ۔ جبرائیل اچھے بھلے خوش گئے تھے وہاں سے کا پتے
 کا پتے رو تے لو لے۔ کہا پھر وہاں رہا تمہارا میں بھی کوئی جائے گا؟ اس کا تو خوف اتنا ہے بہت اتنی
 ہے کہ اس کو تو سوچ گئے بندہ مر جائے اس میں بھی کوئی بندہ جائے گا۔ پھر اللہ نے کہا کہ اچھا یا
 جنت بھی دیکھ کے آ۔ وہ جنت میں گئے، یہ کتاب اور فرمان لو لے اور کہا سبحان اللہ تعالیٰ
 ایسا حسن ایسی خوبصورتی کوئی ایسا بھی شخص ہے جو اس جنت کی آرزو نہیں کرے گا۔ آپ نے کہا
 اچھا پھر جا دوزخ کی طرف۔ وہ پھر گئے دوزخ کی طرف۔ دیکھا کہ دنیا کی تمام خوبصورتی اور اچھی
 Decorated تمام Fashionable arts قسم کے pieces دوزخ کے آس پاس لگے ہوئے ہیں۔ وہ دوزخ سے پریشان ہو گئے اور کہا اے پروردگار تو
 نے دوزخ کو اتنا حسین کر دیا ہے کہ لوگ آرزو ہی اسی کی کریں گے۔ انہوں نے کہا یا اب جنت
 دیکھ کے آ۔ اب جنت کو دیکھا مصائب و آلام سے پر گھوٹے چلے پڑے ہیں، کوئی اور بیچا
 سسک رہا ہے، کوئی اور قتل ہو رہا ہے اللہ کے نام پر کسی کے کپڑے اترے ہوئے ہیں، کسی کی
 پسلیاں مہتابہ کی طرح نکلی پڑی ہیں جس کو آپ Dying Buddha اور Fasting
 Buddha کہتے ہو۔ انہوں نے واپس جا کے عرض کی اے پروردگار اس جنت میں تو کوئی بھی
 پاؤں نہیں رکھے گا۔ یہ جو آپ نے سراپہ تخلیق کر دیا ہے دونوں چیزوں کے ارد گرد لوگ تو سارے
 جہنم میں جا سکیں گے، جنت کی تو کوئی آرزو نہیں کرے گا۔ تو اللہ نے کہا پھر عقل اس لیے دی ہے
 ماں۔ وہ بڑا خوبصورت شعر ہے، عربی کا شعر ہے، بے فارسی کا، بہت کم ایسا خوبصورت

شعر میں نے سنا ہے کہ

ز نقش تھن لبی داس پہ عملِ نیش می مار

پا پتی پیاس کا نقصان سمجھ، عقل پہ سنا زگر، اپنی پیاس کا نقصان سمجھ۔

دلت فریب گرا ز جلوہ سراب نہ خورو

اگر تو نے سراب دیکھا اور تو یہ سمجھ وار ہو اور کہا میں پیچان گیا ہوں، مجھے دھوکا نہیں ہوا، یہ سراب

ہے، پانی نہیں ہے۔ تو کہتا ہے اپنی عقل پہ مار نہ کر۔ تیری پیاس پوری ہی نہیں تھی۔ اگر تیری پیاس

پوری ہوتی ماں تو تو اس فریب میں ضرور پڑتا کہ یہ سراب نہیں پانی ہے۔ تو عرفی نے ہڑی

خود بصورت بات کی ہے

ز نقش تھن لبی داس پہ عملِ نیش می مار

دلت فریب گرا ز جلوہ سراب نہ خورو

اصل میں جب تک کوئی بھی تلاش ایک Maximum degree اور Passion نہیں بن

جاتی اس وقت تک آپ شاید کسی چیز کے مکمل حصول کے قابل نہیں کئے جاتے۔ اس لیے قرآن

عظیم میں اللہ نے کہا کہ آرزو رکھنی اور بات ہے حصول اور بات ہے۔ یہ کہنا کہ مجھے اس چیز کی

تلاش ہے ہمیں دن میں پتہ نہیں کتنے جزاؤں Messages آتے ہیں کہ یہ پاپیے وہ پاپیے

خیالِ ترکِ محبت تو بار بار آیا

جالیہ ترکِ محبت نہ ایک بار ہوئی

اس لیے جب تک ایک مکمل قسم کا جذبہ اور Passion move نہیں کرتا آپ کے وجود میں

آپ ایک Changeable and shiftable hierarchy of moods میں

ہوتے ہیں۔ اس لیے سب سے پہلی بات شاید یہ ہے ہمارے استادوں میں، میں تو نہیں ہوں ان

میں، میں تو Just an outsider مگر تمام صوفیاء کا پہلا مشکل یہ ہوتا ہے کہ

کرامت دو استقامت است کسی جذبے میں مستقیم ہونا ہی اصل کرامت ہے۔

What is the role of intuition and pure

reasoning in mystic inquiry?

Frankly this is my personal opinion۔ اچھی شائد اس پر وضاحت سائنس نہیں آئی کہ ہم نے جو یہ سائنس اور آرٹس کی تقسیم کی ہوئی ہے یہ غلط ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ ہم شائد اچھی اس ابلاغ فہم تک نہیں پہنچے۔ میرے نزدیک **Emotions, feelings and sentiments are a perfect science.** وہ ہے کہ ہم ان بنیادی اصولوں تک نہیں پہنچتے جہاں ان چیزوں کا احساس کر سکیں اور ہم ان کی Scientific تو نہیں۔ وے سکیں۔ Most probably۔ اچھی Dianetics کی سائنس کا لوجی میں جو Dianetic sciences آرہی ہیں۔ And psychology is desperately trying کہ اس وسیع ترین موضوع کا احاطہ کر سکے۔ ایسے دیکھیں جیسے سائنس ہے اس میں اتحاد و تہذیب نہیں ہوتی اور feelings کو سائنس بنانے کے لیے آپ کو ان کے مظہرانی استعمال کو جانچنے پر کھنکھانے کے لیے کچھ نہ کچھ کوئی آلات بنانے پڑیں گے۔ تب جا کے آپ ان کو Science declare کریں گے۔ ان کی Shiftability ان کی quick mobility جو ہے یہ اتنی فاسٹ اور تیز ہوتی ہے کہ Perhaps presently no law of motion is possible to apply to it. غریب law of motion! مجھے یاد آگیا، کہتے ہیں 2012 کا نوٹل پر از ایک سکھ کو مارا۔ اس نے Law of Motion پر بڑی ریسمن مٹی کی اور اس نے نتیجہ یہ نکالا ہے کہ Motions can not be in slow motion. میں اشتغال پذیر ہیں یا سستے Changeable اور وسائل ہیں بڑا مشکل ہے کہ ہم ان کو کسی Scientific law کے تحت لائیں۔ مگر مجھے پورا یقین ہے کہ یہ بھی ایک پورا Pattern ہے جیسے کہ میں نے پہلے کسی کتاب میں لکھا تھا کہ خیال ایک خاندان کی طرح آتے ہیں ایک فیملی کی طرح بچے ہیں ان کے چھوٹے چھوٹے سے، جس طرح جنات کے بچے ہوتے ہیں ماں اسی طرح ان کے بھی بچے ہوتے ہیں۔ خیالات ایک فیملی کی شکل میں اترتے ہیں And

I may differ with the present scientific thinkers -----

particularly when I say. قرآن حکیم سے اخذ شدہ ہے۔ May be after some time people would be convinced, after other fifty or hundred years of brain research آپ کچھ لیں گے کہ **We are only the receptors of ideas we do not think** کیونکہ خدا کہتا ہے "وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ" (الکہف: 28) اور جہاں تک Ideas کی بات ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ دونوں Counter Ideas دو لہریں کی شکل میں ہوتے ہیں جیسے دل میں دو روگیں چلتی ہیں اسی طرح برین میں بھی دو روئیں چلتی ہیں۔ ایک کے اوپر خیالِ نبی کا الہام ہے اور ایک کے اوپر غام کا اظہار ہے۔ ان دو میں سے صرف آپ کے پاس انتخاب کی اہلیت ہے۔ You do nothing else, just out of this flux of the ideas you choose one good or bad idea آپ کے پاس صرف کام ہی آتا ہے، آپ کا اور کوئی کام نہیں۔

س پروفیسر صاحب جب آپ اعتدال کی بات کرتے ہیں تو پھر عشق اور عقل میں توازن کیوں نہیں رکھتے آپ عشق کو خبیث کہتے ہیں اور اس کا صرف ایک رخ مجاز دیکھتے ہیں حالانکہ عشق کا ایک رخ حقیقت بھی ہے جس پر آپ نے اقبال کے سارے نظریہ کو پیکرِ جہشِ قلم منسوخ کر دیا۔

جہاں اٹھیک کہتے ہیں اقبال شریف آدمی تھانیک آدمی تھا۔ لیکن جس طرح ہمارے استادوں میں ہوتا ہے جیسے میرے استاد ہیں سید ماسلی بن عثمان جھوڑی میں انہیں بہت بڑا استاد مانتا ہوں۔ اس کے باوجود مجھے اختلاف رائے کا حق حاصل ہے۔ جیسے میرے شیخ نے ہمیشہ منصور الحامی کے بارے میں کہا کہ یا اس کے متعلق گمان اچھا رکھو۔ میرے پاس اس سے ذرا بہتر انفارمیشن ہے اور ویسے بھی میں جانتا ہوں کہ اس قسم کے Confused شخص کو

Present day and life میں بھی کبھی کوئی ایسا رہا ساتھ کے لیول پہ نہیں دے سکتے۔
 جیسے نرمد ہے منصور الحاف ہے یا دوسرے تیسرے لوگ ہیں ہم ان کو ایک Corrupting
 force کہہ سکتے ہیں۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے زمانے کو ایک Corrupting
 attitude دیا ہے کوئی Positive attitude نہیں دیا۔ اس لیے کہ الحاف کے بعد تصوف
 میں بے شمار غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔ بعض اوقات جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اسلام زندہ ہوتا ہے ہر
 کربلا کے بعد As a rule it did not happen, in history it did not happen.
 happen, practically it did not happen. بلکہ حضرت حسین
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت کے بعد پتہ لگا کہ The entire system of
 monarchy اور بادشاہوں کے نظام نے پھر Umayyads نے اس کے
 بعد Abbasids نے اس کے بعد امپائر ان چین نے اور آل اسلام کا ایک نیا نقشہ پیدا کر دیا۔
 شاید حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ آخری فرد تھے کہ جنہوں نے دور رسول ﷺ کو
 Revive کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے بعد This system did not exist
 کے بارے میں ہمارا General impression تو یہ ہے کہ بطور نغزادی شخصیت حسینؑ ایک
 شہید نازل ہیں اور وہ اپنے مقام ابدیت کو پہنچے۔ لیکن جو زلّت ان سے Attribute کیا جاتا
 ہے وہ مجھے کبھی ہستی میں Prove نہیں ہوا۔ بلکہ اگر آپ غور کرو Abbasids میں مغزور کی
 حکومت میں وہ مغزور تھا جس نے پورے اسلام کے قرآن کے تشخص کو مہجور کرنے کی کوشش کی
 اور قرآن کا ہاتھ سے جلا، اسلام کا ہاتھ سے جلا ہے۔ بلکہ رسول اکرم ﷺ کی جو حدیث مبارکہ ہے
 کہ سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر میرے اصحاب کا پھر اصحاب کے اصحاب کا پھر اصحاب کے
 اصحاب کے اصحاب کا تو Maximum best ہم تعجب تا بعین تک اسلام کو Flourish کرتا
 دیکھتے ہیں۔ اس کے بعد تمام Influence جو ہے ہمیں Greeks کا نظر آ رہا
 ہے Alexandrian کا نظر آتا ہے Romans کا نظر آ رہا ہے بلکہ مفتوحہ ممالک کی
 تہذیبوں کا اسلام میں نظر آ رہا ہے As such except for the main

values جو چند ایک Practical اسلام کی قسمیں بنیادی انحراف اور Drift جو بے اسلام کی تعلیم سے نظر آ رہا ہے اس لیے بہت سارے ایسے خیال جو لوگوں کے ذہن میں موجود ہوتے ہیں یا جو ہم Attribute کرتے ہیں یہ شاعرانہ محبتیں تو ہو سکتی ہیں But historically they are not very correct لیے میرے لیے نزدیک عشق نہ خواہش ہے نہ حقیقت ہے It is an extreme possession of an idea which either - leads him to success or to total annihilation. عشق میں مشہور داستانیں دیکھتے ہیں چو کا ہے کہ آپ سنی چوں کی داستانیں سننا یا پسند کرتے ہو But who would like to go to the end. کون پسند کرے گا اور پنوں کی طرح نشے میں ہی عرق ہونا کون پسند کرے گا یا شیریں اور فریادی طرح Who would like to be placed that condition? ذوالفقار علی بھٹو سے پی پی محبت رکھتے ہیں مگر کسی سے کہہ کر his process of death? یہ کہا نہیں جاسکتا۔ Ishq is not such a value جس کو اوپر اتھو کر خدا تک پہنچتے نہیں دیکھا۔ اب اقبال کی ریحیڑی اور قحی، معاف کیجئے گا اقبال کو میں مجھ و مضر سمجھتا ہوں۔ اس کی تعلیمات نے قوم کے رجحان کو مرتب کیا خیال آگے بڑھائے بہت بڑا فکرمند اور غلام غرق۔ But look at his imagination Revelations کے بارے میں تین Arguments دیتے ہیں خدا کے وجود کے بارے میں وحی کے بارے میں Ontological, Cosmological, Teleological Within ten years of Iqbal all these arguments proved wrong. دیا۔ شاعری میں چونکہ اس سے Lesser درجے کا ترجمہ پایا جاتا ہے اقبال اس قابل ہو گئے کہ امت مسلمہ کو ایک Natural universal vision دے سکے اور نیل کے مسائل سے لے

کرنا خاک کا شمع کے ذریعے انہوں نے مسلم ورلڈ کو ایک پیغام دیا اور Pan Islamic movement کے ذریعے جمال الدین افغانی نے ان کو Follow بھی کیا۔ اس لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں Overall ایک آگاہی تخلیق ہو گئی۔ پارہیز می موہنٹس ان کی وجہ سے آگے بڑھیں ان میں سے ایک جماعت اسلامی زیادہ مامور ہو گئی انڈیا پاک میں ایک تحریک محمد یحییٰ انڈونیشیا میں، اخوان المسلمین جو بنیاد تھی ان سب کی سر میں۔ مگر آپ اخوان کالز پیچ پڑھیں تو یہ بات بار بار کہہ کے امت یہاں تک بے عملی کا شراب امت اقبال یہ بات بھول گئے کہ جو لے صوفی کو برا کہہ کر چلی صوفیت سے توجہ بنا لینی بہت بڑا جرم تھا۔ یہ کہنا کہ بہت سارے جو لے صوفیاء موجود ہیں یہ جائز ہے مگر اس کی بنا پر یہ فتویٰ دنیا کہ تصوف جو ہے عالم اسلام کی تسامی اور سستی کا باعث ہے غلط ہے۔ پھر آپ نے عالم اسلام میں ایک بڑا تجربہ کیا، وہ تجربہ کیا تھا؟ اسلام میں عملیت کا۔ یہ ساری موہنٹس جو میں نے Mention کی ہیں یہ عملیت کی موہنٹس تھیں۔ اخوان المسلمین کے پارلر میں بھی لکھا ہوا تھا کہ دشمن کو نکالنا غیر مسلم سے آزادی حاصل کرنا ہمارا سب سے بڑا Aim ہے۔ ان میں کوئی ایسی شق نہیں تھی کوئی ایک شق جس میں خدا کے قرب اس کی مسابقتی اس کی محبت کی ایک آرزو بھی درج ہوتی۔ نہ ادھر نہ ادھر۔ جب جماعت اسلامی کا پاکستان میں رول دیکھتے ہیں تو بغیر کسی تحقیر کے میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ From the very initial moment they lost their purpose of religion and they came into the politics جماعت اسلامی کا وعدہ تھا کہ شاید ایک ہی رو کیا تھا کہ پاکستان کی پولیس میں حصہ لے کر اور پھر اقتدار اعلیٰ پر پہنچ کر انقلاب لانا اس سے تو بہت پہلے ایک انگریز مصنف نے بڑی اچھی بات کی تھی Nobody can bring a revolution the time of which has not come. نہیں آ سکتا۔ اور لیڈرز ہم نے نہیں چنے ہوئے لیڈرز خدا نے چنے ہوئے ہیں۔ وہ ایک وفد سلطان حیدر علی نے جب فتح حاصل کی انگریزوں کے اوپر، نظام حیدر آباد کے اوپر مرہٹوں اور سر کے

اوپر تو میجر مارو کا نئی ورم کے کتاب میں اپنی توہین چھوڑ کے بھاگ گیا۔ پھر ایک معاہدہ لکھا گیا جسے کرنا ملک کا معاہدہ کہتے ہیں۔ معاہدہ لکھتے ہوئے اس کے پاس دو ہینڈے لارڈز Lord Cornwallis لکھ رہا تھا اور دوسرا وہ لارڈ کنگز تھا جسے Duke of wellington بھی کہتے ہیں۔ معاہدے پر دستخط ہو رہے تھے تو سلطان حیدر علی نے انگوٹھا لٹایا تو وہ Eton کے پڑھتے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا یہ کیا ہم اسے دانا اور میا جرنل ہم نے اتنی مشقوں سے ملٹری Exercises پڑھی ہیں دنیا کی کیا کیا Strategies پڑھی ہیں اس ان پڑھ آدمی نے ہمیں شکست دی ہے۔ سلطان حیدر علی بہت کلیاں شخصیت تھی ایک سیکنڈ میں بھاپ گئے کہ یہ کیا سوچ رہے ہیں۔ تو اس نے اپنے وزیر کو کہا کہ ان کو انگریزی میں Translate کر کے بتا کر اس راہ میں مامیہ راہ ہیں یہ مت دیکھو کہ میں انکو خا چھاپ ہوں میرا مقاد کیجی جس پر اللہ نے فتح لکھی ہے۔ بھائی جی اللہ کسی کے ماتھے پر فتح لکھ کا تو آگے یا صوفی گے اس آپ، وہ اس طرح لوگوں کے کہے پان کے ماتھے پر تو فتح نہیں لکھے گا۔ ایک الٹا ہے کہتا ہے مجھے اللہ نے کہا ہے کہ میاں تو اتنا بڑا عالم اور دانشور ہے کہ اب مہدی کی نہ ورت کوئی نہیں رہی۔ شادوی اللہ محدث دہلوی نے سطحیات میں لکھا مجھے اللہ نے کہا کہ تو یہ قدم چینی ہے یہ قدم رسول ﷺ ہے اور تیرے علم سے زمین و آسمان پھیلے گا تمام دنیا تیری مقلوب ہوئی جگہ یہاں تک لکھا ہے کہ تیرے آنے کے بعد مہدی کی کوئی نہ ورت نہیں۔ اب اس کو علم تو نہیں کہا جاسکتا۔ سچی بات ہے اس کو Schizophrenia نہ ورت کہا جاسکتا ہے پاگل پن اور ذہن نہ ورت کہا جاسکتا ہے۔ دوسرے صاحب اٹھتے ہیں انہوں نے بڑی مزیدار Statement دی انہوں نے کہا کہ یہ گھسٹم پاکستان غلام ہوئی ہے۔ جیسی کیوں غلام ہوئی ہے اس لیے کہ ہمارے بزرگوں نے کہا ہے کہ ایک دن ایک رات ایسی آئے گی کہ سارے کا سارا ہندو مسلمان ہو جائے گا تو پھر ہم کیوں تبلیغ کرتے رہیں۔ And now this concept is being practiced extensively in India. بےوقوف مسلمان عالم دین بن رہا ہے جس کا خیال ہے کہ ایک دن صحیح اٹھیں گے تو تمام لڈیا لوٹیا ختم ہو جائیں گی۔ اور تمام ہندو لوگ مصلح لے کر جائے نماز لے کر مسجدیں ڈھونڈ رہیں ہوں گے۔ نہ

جانے کہاں سے یہ Imaginary concept of euphoria مسلمان علماء میں پیدا ہوا۔ ایک صاحب اٹھے اور انہوں نے فرمایا Euphoria کچھ اس طرح درج کیا کہ میں پیغمبر نہیں تھا مگر کام مجھے پیغمبروں والا دے دیا گیا۔ جی نہ کرو۔ تمہیں کس نے کہا ہے معافی مانگ لو کہہ دو کہ مجھ میں اہلیت نہیں ہے۔ ایک اور صاحب اٹھتے ہیں انہوں نے کہا جب تک تنظیم مکمل نہ کرلو، چار سو ڈالر گنتے میں تنظیم میں داخلے کے عمل بات چار سو ڈالر کی ہے، جب تک ایک بڑی جنگجو تنظیم نہیں بن جائے گی آپ اقتدار عافی کے حقدار نہیں بن سکتے مسلمانوں میں انقلاب ہی نہیں آ سکتا۔ ایک اور صاحب ہیں ماشاء اللہ تعالیٰ انہوں نے وہ خواب سنانے شروع کئے سنی گم ہو گئی اب ہمارے پاس چوالیس ہی نہیں تھا یا ان کو مہدی سمجھ لیں یا کذاب، الحمد للہ کورٹ نے انہیں کذاب قرار دے دیا۔ یہ حالت ہے مسلمانوں کی کہ جس کو وہ پار لفظ بولنے آ گئے، اب مسلمان جانے

The question is why do we make organizations, کہاں Anjuns and sects میں تو آج آپ کے سامنے جی بات کر رہا ہوں اگر مجھے مسلمان کے علاوہ کچھ کہا جائے تو میں اسے لفظ گمراہت سے دیکھتا ہوں کوئی بھی جماعت ہو کسی قسم کی ہو۔

میرا امام تو اللہ نے قرآن میں رکھا ہوا ہے کہ "مَنْ لَمْ يَرْجِعْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ أَمْرًا مِّنْهُم بِمَا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا فَعَلُوا" (الحج: 78) ہم نے تمہارا امام مسلمان رکھا ہے۔ قائد اعظم کو یہ پتہ تھا۔ کیا الیہ ہے کہ پاکستان سارا علماء سے بھر دیا ہے شیخ ہی شیخ میں عرب کے عجم کے مکہ کے مدینہ کے ایک سو کھاسرا اسابند بھی ادھر بیٹھا ہوا ہے اس کی مذہبیت ہے نہ موزے کچھ بھی نہیں ہے۔ He is not claiming anything وہ کوئی claim بھی نہیں کر رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو سعادت بخشی۔ Those who objected to Quaid-e-Azam آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دوں، Judgement کے اپنے Rules استعمال کرواں۔ اللہ کے رسول کی ایک Opinion ہے ایک حدیث مبارکہ ہے کہ میری امت کا اجتماع بھی غلط نہیں ہوگا۔ اجتماع پاکستان بنا رہا ہے قائد اعظم پاکستان بنا رہا ہے۔ سارا مولوی خلاف جا رہا تھا۔ اب آپ

سوت لوہاں کون سچا ہے کون جھوٹا ہے۔ بڑے بڑے تمام مقتدر ملکا اس تقسیم کے خلاف تھے باقاعدہ اعلان کر رہے ہیں گفتگو کر رہے ہیں مگر پوری کی پوری امت کا اجماع پاکستان بنانے پہ تھا۔ ان لوگوں کو نہیں پتہ اچھا یہ کیا دلیل ہے جی کہ دس سال بعد پاکستان ختم ہو جائے گا۔ کوئی کہتا ہے بیس سال بعد پاکستان ختم ہو جائے گا۔ جوتا رہے۔ میں تو کہتا ہوں رب کعبہ کی قسم آزادی کا ایک دن اور ایک رات کی قوت بھی ہزاروں سال کی غلامی سے بہتر ہے۔ کیا تمہیں نصیب نہیں ہو رہی وہ، کیا پھر بھی ہر Stress اور ہر ظلم و ستم کے باوجود آپ اپنے آپ کو کم از کم غلام تو نہیں محسوس کر رہے۔ وہ ہفتیس گئیں ہی نہیں آ رہی ہیں ماشاء اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے مستقبل کو ان خطرات سے ان گروہوں سے بچانا ہے۔ یہ آزاد مسلمانوں کی طرح اچھے سوچیں غور کریں تو انشاء اللہ العزیز یہ صداقت اور امانت کے پیغام بر ہوں گے۔ اور کیا پاکستان کا مقتدر اللہ کے رسول ﷺ بتا نہیں گئے؟ آپ کو بتا رہا ہوں وہ مادہ ایسی ہی میں جن کے بارے میں کہا گیا کہ اللہ کے رسول ﷺ کا معجزہ ہے جو قیامت تک سلامت رہے گا۔ یہ وہ معجزہ ہے جو ابھی جاری ہے۔ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ کیا سال ہو گا تمہارا جب تم قصری کے محلات پہ قبضہ کرو گے پھر فرمایا کیا سال ہو گا تمہارا جب تم روماء کے قلعے و محلات پہ قبضہ کرو گے اور مال نصیرت لاؤ گے، پھر فرمایا کیا سال ہو گا تمہارا جب دو روزہ میں تم پہ ایک قوم حملہ کرے گی اور ان کے منہ پیچھے اور آنکھیں چھوٹی اور ان کے بوتے کھالوں گے ہوں گے اور تم ان سے لڑو گے اور پھر ان پر نلپ پاؤ گے۔ خواتین و حضرات یہ تین باتیں ہو چکیں۔ جب مسلمانوں نے قصری کے محلات پہ قبضہ کیا تو وہاں سے قصری کے کٹکن لے لے۔ آپ کو یاد ہو گا جب سراقہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا کرتے ہوئے پہنچے تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا سراقہ کیا حال ہو گا تیرا جب تو قصری کے کٹکن چنے گا۔ بعد میں جب کٹکن لائے گئے (احمدمیر اس وقت زندہ نہ تھے جب زوال ہوا سلطنت ایران کا۔ امیر المومنین عمر بن خطابؓ کے زمانے میں Sassanide کا آخری بادشاہ گرفتار ہوا قتل ہوا اور کٹکن لائے گئے۔ سراقہ دربار میں نہیں تھے امیر المومنینؓ نے ادھر ادھر دیکھا اور کہا سراقہ کو بلاؤ۔ سراقہ کو بلا یا گیا پھر وہ کٹکن ان کو پہنائے گئے اور کہا کہ الحمد للہ آج اللہ کے رسول ﷺ کی ودیات پوری ہوئی اور سراقہ کے ہاتھوں قصری

کے نگلے آئے۔ پھر روما کے ساتھ یہ بات ہوئی پھر زمانہ وسط میں یہ منگولوں کے Attacks میں
 یہی بات ہوئی جب مع کہ عین جالوت میں منگولوں کو شکست ہوئی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے
 فتور مٹا کر مت گیا اسی پر اقبال نے شعر لکھا

پاسان مل مجھے کب کو ختم خانے سے

پھر چغتائی بہادر مسلمان ہوا۔ منگول مسلمان ہوئے ترک مسلمان ہوئے۔ And a new
 wave of power came to Islam آخری زمانہ پھر آخری زمانے میں تم و جال پے غالب
 آؤ گے اب آخری زمانہ اور جال ہی رہ گیا ہے اور اس کا مجھے تو کوئی شبہ نہیں کہ ہم اس پے غالب
 آئیں گے آپ پتہ نہیں کیا سو پتے ہو۔ آپ سو پتے ہیں امریکہ بڑا ہے الکلیف بڑا ہوگا۔ یہ
 معروضے تو چلتے رہتے ہیں۔ زمینی حقائق کبھی Powerful نہیں ہوا کرتے۔ یہ سب سے بڑا
 فراڈ ہوتا ہے۔ اب آپ خود دیکھ لیجئے جنگ چین میں جا رہے تھے۔ حضرات ابوموسیٰ اشعری نے کہا
 کہ ہم اٹھ آؤں گے۔ ہمارے پاس ایک اونٹ تھا۔ ہم باری باری اس پر بیٹھتے تھے۔ گرمی بڑی
 سخت تھی روتے بڑا اونٹ تھا تو ہم نے اپنے گلو بندھا کر اپنے پاؤں کے گرد پلیٹ رکھے تھے کیونکہ
 چلتے ہوئے ہمارے پاؤں زخمی ہو جاتے تھے۔ اور ہم نے بانس کاٹ کے آگے نوکیں بنائی تھیں
 کیونکہ ہمارے پاس Refined نیزے نہیں تھے۔ تو آپ خود سوچ لیجئے یہ زمینی حقائق تھے اور
 حسین بھی فتح ہوا بد رواد بھی کئے اسلام یہاں تک آن پہنچا۔ ہمارے آپ کے نصیب کہاں تھے۔
 اللہ نے مہربانی فرمائی اور اللہ کے رسول ﷺ کی مثال سے ہم بھی آج مسلمان بیٹے ہیں
 زمینی حقائق تو میرا نہیں خیال کہ آپ کو کسی چیز کی بہتر صورت دیتے ہیں۔

س: سراج حسن دانش کے اس شعر کی فرمائش آئی ہے جو آپ کو از حد پسند ہے؟

ج: اسل میں بات یہ ہے کہ کچھ شعرا آپ کی مومنٹ آف تحارٹ کو

Suite کرتے ہیں تو احسان دانش نے کہا تھا۔

یوں ہی دنیا کے لیے ایک تماشا بنے

یہ شعر بڑا خوبصورت ہے۔ احسان دانش سے Personaly میں مل بھی چکا ہوں۔ اب تو نوٹ

جی ہو گئے ہیں۔ He was then in aging when i met him in Lahore. تو مجھے اس کا یہی شعر پسند ہے۔ بہت سارے اشعار میں ایک آدھ شعر ہی پسند آتا ہے۔ وہ چار شعر اور بھی سناؤں گا آپ کو تو احسان و انش نے کہا کہ

یوں ہی دنیا کے لیے ایک تماشا بنے

جس کو بنا ہو کچھ سوچ کے دیوانہ بنے

تو میرا خیال ہے کہ آپ اللہ میاں کے چھپے عشق سے نہ دوارہ بگدا کرو دیوانہ بنا ہے تو سمجھ سونے کے دیوانہ ہو۔ یہ Choices ہوتیں ہیں Commitment ہوتی ہے۔ پوری زندگی کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے۔ یہ پوری کی پوری جو ہماری Commitment ہے یہ ہماری زندگی کی ایک ترجیح ہے اس ترجیح اول کو کبھی زندگی سے ملجھ نہیں کرنا چاہیے۔ وقتی ترجیحات سے بالاتر ایک پوری لائف کی بھی ترجیح ہوتی ہے اور پوری لائف کی ترجیح وہی ہے ”اِنَّا هَدَيْنَاكَ السَّبِيلَ اِنَّمَا تِلْكَ كَلِمَاتٌ اَوْ اِنَّمَا تُكْفِرُونَ“ (اللہ: 30)

س عقل کی معراج کیا ہے؟

عقل تجسس کی آغوش سے پروان چڑھتی ہے تو عقل کی معراج یہ ہے کہ تجسس نہ رہے بس انگریز یہ بھی ہو گا کہ جب آپ کا ڈن وسیع تر ہو جائے۔ دیکھو اللہ نے علم کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ یہ علم تین مدارت سے گزرتا ہے کہ علم اُلْقَمِی ہے جہاں آپ ایک Theoretical thesis کو مرتب کرتے ہو۔ اس کی سب سے بہترین مثال ہمیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ السلام کے ضمن میں آتی۔ وہاں Inductive logic بھی استعمال ہوتی Deductive logic بھی استعمال ہوتی۔ یعنی حضرت ابراہیم نے ایک Rule بنالیا تھا کہ زوال پذیر خدا نہیں ہو سکتا۔ جب انہوں نے Rule بنالیا تو انہوں نے چیزوں کو پرکھنا شروع کر دیا کہ یہ ستارہ زوال پذیر ہے یہ سورج زوال پذیر ہے یہ فلاں زوال پذیر ہے حتیٰ کہ آپ اس نتیجے پر پہنچے کہ زوال پذیر چونکہ خدا نہیں ہو سکتا اس لئے اشیاء خدا نہیں ہو سکتیں۔ تو وہ ایک Logical process سے خدا تک پہنچے۔ حضرت ابراہیم کو جو اللہ نے بہت زیادہ پسند فرمایا اس کی وجہ یہ تھی

کہ جو نعمت پروردگار انسان کو بخشی گئی اس کے First complete exploitation
 ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی اور Inductive اور Deductive دونوں Logics
 مدد لے کر وہ اقرارِ حقیقت تک پہنچے۔ اب دیکھیں ابراہیمؑ نے ہی دوسرے Process کی
 نشاندہی کی۔ اتنے بڑے ذہنی یقین کے باوجود کہ "وَبَرَأْنِي كَيْفَ تُخْشِعِي الْمَوْتَى" پوچھا
 اللہ تو مردہ کو زندہ کیسے کرتا ہے؟ تو وہ تو جو کتنے والے نہیں تھے لیکن پوچھا کہ اتنا پکا یقین اور پھر
 بھی یہ سوال "قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ" "بھئی تمہیں ایمان نہیں ہے اس بارے میں، اب تو اتنا سارا حصر
 گزر گیا، میں ہدایت دیتا رہا تم سیکھتے رہے اب تک اب تو انکار ذاتِ خداوند میں
 Impossibility create ہو جانی چاہیے۔ اتنے Clear faith کے بعد بھی پوچھ رہے
 ہو کہ "وَبَرَأْنِي كَيْفَ تُخْشِعِي الْمَوْتَى" اور پوچھا "قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ" "نرمایا تمہیں ایمان
 نہیں ہے۔ پھر کہا "قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قُلُوبِي" (البقرہ: 260)۔ اس پروردگار عالی
 ایمان کو کچھ نہیں ہوا اگر ایمان مشابہہ ملتا ہے۔ بس اتنی سی بات ہے کہ ایک مشابہہ کی ضرورت
 ہے۔ تو علمِ الیقین سے ایمان عین الیقین کو بڑھاتا ہے عقل ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔ عین الیقین میں
 آپ کی ہمت ہے کہ کتنے مشابہات ملتے ہو وہ پاروس میں جب صبح و شام آپ کو مشابہات الہیہ
 سے واسطہ پڑ رہا ہو پھر آپ مشابہے سے گزر جاتے ہو۔ Then you live with
 God پتہ ہے کیسے؟ لوگ کہتے ہیں خدا کا ساتھ کیسے؟ خدا وصال سے نہیں محسوس ہونا جدائی سے
 ہونا ہے۔ ایک آدمی خدا کے ساتھ چلتا ہے اس کو نہیں پتہ اس کو پتہ ہے خدا میرے ساتھ ہے میں
 خدا کے ساتھ ہوں جب کوئی ذرا اونٹ بنا لگ کر حرکت ہو جائے گا تو اللہ میاں منہ موڑ لیتے ہیں
 روٹھ جاتے ہیں پھر پتہ لگتا ہے کہ بڑا عرق ہو گیا ہے میرا..... جیستِ حیات دوام سو نہیں ماقام
 زندگی میں کسی بھی محبت کا میث جو ہے یاد ہوتی ہے۔ کسی بھی محبت کا یہ تو اصول بن گیا ماں۔ کیا
 آپ کو پتہ ہے آپ دس پندرہ لوگوں کی محبت میں Confuse ہو پتہ نہیں اس سے بھی ہے اس
 سے بھی ہے۔ آج کل تو بہت زیادہ ہوتی ہے۔ تو بس آپ ایسے کرو کہ گوشِ پنجانی میں جاؤ اور بیحد
 جاؤ تا کہ نہیں رکھ لو سامنے جو زیادہ دیا دے گا اسی سے محبت ہوگی۔ یہ امتحان ہے فراق میں جس کی

زیادہ دیا آئے اسی سے محبت ہوتی ہے۔ اب دیکھو اللہ میاں سے جب ہم یہ کہتے ہیں بیٹو کے شیعہ کر
 رہے یہ کر رہے ہیں وہ کر رہے ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے عقل دی مرتبہ دیا عزت بخشی ایک
 گیند ہماری کورٹ میں پھینک دی کہ اسے حضرت انسان مجھے اب اس محبت کا کچھ صلہ دینا چاہیے
 ہو تو کیا دو گئے؟ حتمی و گرامی مرتبہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ بندوں کا اللہ پر ایک حق ہے اور اللہ کا بھی
 بندوں پر ایک حق ہے۔ تو اصحاب بڑے جہلے ان ہوئے وہ تو Nicety میں سال کے لوگ تھے کہ
 زیادہ سوچنا ہی نہیں چاہتے تھے۔ تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کا حق تو ہم پہ ہے ہم
 جانتے ہیں ہمارا کیا حق ہے؟ تو فرمایا اللہ کا حق تم پہ یہ ہے کہ تم اس کی عزت و بزرگی میں اس کی
 ذات کریم میں کسی کو شریک نہ کرو اس کی توحید میں کسی کو شریک نہ کرو اور بندوں کا اللہ پہ حق ہے
 کہ جب اسے واقعی بلا فصل خدا ماننے اور بغیر کسی شرکت کے خدا ماننے تو اللہ پر بندوں کا یہ حق ہے
 کہ خدا انہیں کسی قسم کے عذاب سے روکنا نہ کرے۔ "مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ" بلکہ اللہ میاں
 کہتا ہے یہ عمل بہت خوبصورت ہے۔ یہ Sentence ہی بہ ان خوبصورت ہے ہمیں کیا پڑی ہے
 تمہیں عذاب کریں۔ ادھر ویسے ہی لوگ پیچھے گئے ہوئے ہیں کہ اللہ عذاب نہ کرے۔ کہتا ہے یار
 چہرہ پر۔ مجھے کیا پڑی ہے کہ عذاب کریں "مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ" ہمیں کیا پڑی ہے کہ
 تمہیں عذاب کریں "إِنْ شَكَرْتُمْ" اگر تم ہماری یاد دلاؤ گے۔ دیکھو اللہ میاں کہتے ہیں یا تم
 پاگل ہو گئے ادھر سے شیعہ کر رہے ہو ادھر سے ذرہ ہے ہو کہ میں عذاب کروں گا۔ ادھر سے کہتے ہو
 اللہ تجھے مانتے ہیں پھر جی تمہیں خوف ہے کہ میں عذاب کروں گا "مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ"
 ہمیں کیا پڑی ہے کہ تمہیں عذاب کریں "إِنْ شَكَرْتُمْ وَأَمْسِكُمْ" اگر تم شکر والے ہو اور ایمان
 رکھتے ہو مجھ پر تو کہو "مَحْسَبَاتُ الَّذِينَ شَكَرُوا غَالِيَةً" (النساء: 147) اللہ شکر قبول کرنے والا ہے
 علم والا ہے۔ وہ لطیف اور نجیب ہے۔ اگر ساتویں زمین کی تہہ میں بھی تمہاری خوبی کا ایک ذرہ چھپا
 ہو گا تو اسے نکال لائے گا وہ ایسا لطیف اور نجیب ہے۔ اس لیے خدا پر بدگمانی نہ کرو۔ خدا پہ بدگمانی
 اچھی نہیں ہوتی۔ عقل کی معرات یہ ہے کہ وہ خدا کی بدگمانی سے دور ہو جائے۔ کسی بدو نے آکے
 رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ قیامت میں حساب کون لے گا؟ کہا اللہ خود۔ وہ ہر

بنسا اور ہنس کے چل دیا۔ انہوں نے کہا یا رب کیا یہ بسا کیوں اتنا مطمئن کیوں ہے تو حضور ﷺ نے
 فرمایا اس کو واپس لاؤ۔ واپس لایا گیا تو پوچھا میاں یہ ہنسنے والی بات تھی؟ کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم
 نے زندگی میں دیکھا ہے جب کوئی عافی ظرف حساب لیتا ہے تو آسان لیتا ہے اللہ سے بڑا عافی
 ظرف کون ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو اس بدو کا گمان اللہ پہ کتنا اچھا ہے۔ تو فرمایا یہ دعا
 مانگتے رہو اللہ پہ گمان اچھا رکھو۔ اور یہ مانا کرتے رہو "اللّٰهُمَّ كُنْتُ غَلْبِي عَلَى ذَنْبِي" اے اللہ قبر
 تک ہمارے ایمان کو دین کو سلامت رکھا۔ Ladies and gentlman I am
 extremely thankful to you, though it is my second time
 to coming to krachi. کی پذیرائی سے موسم ممی اچھا ہو گیا ہے حالات بھی
 اچھے ہو گئے ہیں اور میرا خیال تھا کہ میری تقریر اچھی نہیں ہوئی وہ بھی ٹھیک ہوئی ہے۔

یو. کے. میں پروفیسر صاحب کے ساتھ ایک نشست

طالب علم: سر اگر آپ اجازت دیں تو گفتگو کا سلسلہ شروع کیا جائے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: ہاں لیکن میرا خیال ہے We need very sensitive mike (سینسٹو میک) نہ ٹھیک ہو تو میرا گلہ خراب ہو جاتا ہے کیونکہ بچے چہ کہتے نہیں سنا ہوتا ہے۔ اس کے لیے ہارڈ مائیک ٹھیک نہیں ہے۔ There must be very soft mike, sensitive and soft اس کے ساتھ کام چلے گا۔ آپ لوگوں نے پتہ نہیں Last speech دیکھی ہے یا نہیں؟ (اسلام آباد گلاب والی) اس میں غلطی جنی میں میں نے ایک نام غلط دیا ہے پروفیسر میکہ وینڈ تھا یا پروفیسر میکہ وینڈ تھا۔ کبھی کبھی Memory Laps ہو جاتا ہے۔ اور اکثر جی ہو سکتا ہے۔ تو۔ ہوں ہوں مگر یہ تھیں اکثر ہو گا (ہنستے ہوئے)۔

طالب علم: لیکن Subject metter تو صحیح نہیں ہو سکتا؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: لیکن وہ یاد رکھنا ہے جب آپ Internationally compete کر رہے ہوں تو آپ کا ڈیٹا مکمل ہونا چاہیے۔ پتہ ہے آپ کو کیا الزام لگا ہے؟ اگر مائیک ہے؟ کہ پانچ منٹ کی Speech میں انہوں نے کتنی غلطیاں کی ہیں۔

طالب علم: چھپیں میں آپ کو بتا دوں کہ خوشی کے بارے میں ایک دفعہ آپ نے

میشن کیا تھا کہ اس کا زمانہ حیات 3000 BC لیکن اصل میں یہ 2000 BC ہے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب ہاں مگر 3000 ایک General Word ہے، وہ غلطی نہیں سمجھی جاتی، اس کو Pre-christianity سمجھا جاتا ہے۔ جب ہم کہتے ہیں 5000 ہزار یا 7000 سال تو Generally اگر آپ کہہ دو کہ 3000 ہزار سال قبل مسیح تو وہ Historically غلطی نہیں سمجھی جاتی۔ اسے General period سمجھا جاتا ہے کیونکہ Greeks کا بھی پڑی یہاں تک جاتا ہے۔ اس میں Potlery بھی تھا، ٹیٹا ٹورٹ، انکسیدس اور کئی دوسرے نام بھی تھے اس سے مراد وہی بیٹا جاتا ہے۔

طالب علم لیکن Potlery تو Epyptian تھا۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب نہیں ایہ Greek تھا۔ Ptolemy was a Greek اور اردو میں اس کو بطلموس کہتے ہیں۔

طالب علم افلاطون بھی اسی کو کہتے ہیں سر؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب نہیں افلاطون، مقراط یہ Grand Masters ہیں یونان کے۔ اسی دوران میں یہ سارے لوگ آئے ہیں۔

طالب علم سر کیا یہ درست ہے کہ سب سے پہلے Thales نے دعویٰ کیا تھا کہ

All life is created out of water?

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب اور اصل یہ دعویٰ نہیں ہوتا۔ اس وقت یہ ایک اندازہ تھا کہ All life is from water, from fire, from clay, from air. یہ چار تصویروں پیش ہوئے تھے But nobody was definite کہ کہا جاتا ہے کہ From water تو جب اسے Explain کرنا پڑتا ہے تو وہ اس طرح نہیں ہوتا جس طرح اس وقت Scientific meaning میں ہے۔ مگر جب ہم خدا کا سوچتے ہیں تو وہ کہہ رہا تھا "وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ" (الانبیاء: 30) یہاں اگر خدا غلط ہو جائے تو خدا نہیں رہتا۔ وہ (Thales) غلط ہو گیا تو پھر بھی تصویر ہی رہے گا۔ مگر یہاں خدا غلط ہو گا تو خدا نہیں

رہے گا۔ بعد میں اس (Thales) کی کچھ غلطیاں ثابت بھی ہو گئی تھیں۔ The Differecne is کہ یہ ایک آدھ بند Repeat کر سکتا ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ جب میں Speech کر رہا تھا تو کہا تھا کہ دنیا کا کوئی بھی جڑ سے بڑا سائنسدان یہ بتا دے کہ یہ جملہ کس طرح بولا جاسکتا ہے۔ پندرہ سو سال پہلے کہ "لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ" (سین: 40) کہ ہر ایک اپنے اپنے فلک میں تھر رہا ہے۔ باقی سائنسی اندازے اور چیزیں Casually repeat ہو سکتی ہیں وہ Guess work ہے۔ اس وقت کے Greek کے بارے میں مشہور ہے کہ They were not pure scientists, they were theoretical scientists تھیوریٹیکل سائنس دان تھے لیکن اسے ثابت کرنا بہت مشکل ہے۔ مگر Here God gives you the whole senerio لیا ہے اور کیسے ہے؟ آگے یہ بھی بتا دیا کہ زمین پر کچھ ہو گیا اس پر پھر دھوپ ہوئی اور جیسے شیشے کی طرح چڑی سی ہم گئی اس کے نیچے چلی سا بڑا بڑا کچھ پیدا ہوا اس میں زندگی کا پہلا جھڑمہ پیدا ہوا۔ آگے اللہ Explain بھی کرتا ہے There is no such explanation with these people اور تو اللہ تعالیٰ کی تو وہ بات بھی سمجھ نہیں آتی کہ جب وہ کہتا ہے کہ تم گمان کرتے ہو کہ پہاڑ کھڑے ہیں۔ This is a beautiful narration تم گمان کرتے ہو کہ پہاڑ کھڑے ہیں؟ "وَتَرَى الْجِبَالِ تَخْشَعُهَا جُمَلَةٌ فَرُوهِيَ تَفْرُ مَوَّ الشَّعَابِ" (النمل: 88) مگر یہ راستے بوسے بادلوں کی طرح چل رہے ہیں۔ 1970 تک یہ گمان بھی نہیں تھا کہ پہاڑ چل رہے ہیں اور اتنی تیزی سے Move کر رہے ہیں۔ Fifty, sixty thousands miles per hour کے ساتھ یہ Move کر رہے ہیں زمین کے ساتھ ساتھ۔ یہ خدا کا بھی بڑا ہی Casual سائنس دان ہے چونکہ وہ بہت بڑا Creator ہے۔ کہتا ہے کہ میں نے پہاڑ کو زمین میں مینوں کی طرح گاڑ رکھا ہے۔ Obviously, nobody is going to check مگر Above most کہیں سمجھتے ہیں کہ If you look at

the simile, this is perfect. کیونکہ جب آپ زمین میں میٹھ گاڑتے ہیں تو میٹھ کا صرف سر اوپر رہتا ہے اور باقی ساری میٹھ نیچے چلی جاتی ہے۔ اسی طرح زمین کے اوپر جو پہاڑ ہے وہ میٹھ کے سر جتنا ہے، اور جو Crust میں جاتا ہے وہ بہت بڑا ہے Deep in the earth you see, in the centre of the earth میٹھ کا Symbol بالکل صحیح نظر آتا ہے۔ اوپر مٹی ہی تھوڑا سا پہاڑ ہے مگر نیچے چاٹھی گنا زمین میں دفن ہے۔ اگر یہ پہاڑ زمین کے سینہ سے جڑا ہوا نہ ہو تو یہاں ایک منٹ اور نہیں رہ سکتا۔ جیسے آخر میں اکھڑ جائے گا۔

س۔ سر میں نے ایک آدمی کو بتایا زمین چلتی ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ نہیں چلتی؟
 پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: کیا وہ کار پے بیٹھتا ہے؟ اس کو کہو کہ اے پر بیٹھا کرو، تمہیں حق نہیں ہے کاری پے بیٹھنے کا۔ ایک دفعہ ایک بیلوی میرے پاس آیا، بیلویں سے میری کوئی اتنی مخالفت نہیں ہے۔ اس نے ایک کتابچہ اٹھایا ہوا تھا اور اس نے کہا کہ ہمارے پیر و مرشد ہیں حضرت قبلہ و کعبہ، حضرت اعلیٰ احمد رضا بیلوی صاحب اور اس میں انہوں نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ زمین گول نہیں چھنی ہے اور مسکت ہے۔ میں نے اس سے کتابچے لے کے ایک طرف رکھ دیا اور کہا کسی بچے کو باہر سے بلا لو اور پوچھا اس سے پوچھو کہ زمین کیسی ہے؟ میں نے کہا بیوقوف بڑے بڑے غلطیاں کر جاتے ہیں۔ ہم بھی کرتے ہیں۔ اگر احمد رضا صاحب بیلو کے غلطی کر بیٹھے ہیں تو آپ ان کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو؟ یہ آپ ان کو عزت دے رہے ہو کہ ان کی بے عزتی کرنا ہے ہو؟ اس ہزار بار روڑا نہ وہ دگھکاتے ہیں زمین کو گردش کرتے ہوئے آسمان پر۔ یہی آپ بھی اپنے دوست کو سمجھاؤ کہ بابا کسی بھی ٹی وی پروگرام پر چاہے وہ Scientific channel بھی ہو ویسے ہی جاتا رہتے ہیں کہ زمین گردش کرتی ہے۔ زمین کی گردش کو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک وہ اپنے محور پر کرتی ہے، ایک اپنے گرد کرتی ہے لہذا کی طرح (باتھ سے اشارہ کرتے ہوئے)۔

طالب علم: پیر کرم شاہ صاحب نے کہا ہے کہ یہ جو تیسری گردش ہے یہ بیضوی گردش

ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: زمین کی گردش ایک جگہ نہیں ہے۔ سورج خود تین جگہ گردش کر رہا ہے۔ سورج تین گردشوں میں ہے۔ ایک گردش وہ 36 ہزار سال میں ختم کرتا ہے۔ ایک 18 ہزار سال میں اور یہ 24 گھنٹوں میں ختم کرتا ہے گردش کے بغیر کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ گردش قانون پر درکار ہے۔ "وَسَعَرُ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ كُلٌّ يَجْعَلُ إِلَىٰ أَهْلٍ مُّسْتَمٰی" (تھمان 29) ہر چیز چل رہی ہے، ہر چیز اس کے بعد کیا گنجائش ہے کہ کوئی شخص کہے کہ زمین کھڑی ہے۔

طالب علم: علم کی کمی ہے سہتی!

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: میں نے آپ سے کہا ہے ماں کہ ان کے لیے گدھا گاڑی لے جاؤ اور ان کو اس پر سیر کراؤ اور کہو کہ آپ کے لیے یہی سواری ٹھیک ہے۔ اور آج کل کے Advantages مت اٹھائیں۔ ایسے لوگوں کا بھی کوئی قصور نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے اعلیٰ پیر کے یہ لفظ کو فائل سمجھ لیا ہوتا ہے۔ اور وہ اسی کی بات پڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو مرضی کر لو وہ کہیں گے کہ نہیں ہمارے مرشد نے صحیح کہا ہے۔

طالب علم: سہ بڑی Interesting بات ہے قرآن میں جس طرح صلوات کا ذکر کیا ہوا ہے۔ اس کے متعلق کچھ بحث ہو تھو۔ Argue کرتے تھے کہ جی دیکھو یہ قرآن میں غلط رپورٹ ہوا ہے۔ ان کے پاس بڑی پرانی Argument چلتی آ رہی تھی کیونکہ ان کی بائبل میں وہ نمرود کا Adviser تھا۔ اب بڑی Interesting بات نوٹ کرنے کی یہ ہے کہ جو Egyptian language تھی وہ پچھلے چار ہزار سال سے یا پانچ ہزار سال سے Dead تھی۔ Till 1800 دوبارہ زندہ ہو گئی تھی۔ فرعون کے ساتھ جو Records دفن کیے جاتے تھے Pyramids کے اندر جب انہوں نے وہاں پوری ریسرچ کی تو دیکھا کہ Pillars کے اوپر اس کے تمام مشیران وغیرہ کے نام لکھے ہوئے تھے۔ تو جب میں نے سنڈی کیا تو وہاں یہ صلوات لکھا ہوا تھا۔ اور اس کا مائیکل چیف آرکیالاجک تھا۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب بلکہ یہ Christianity کا توہ کر نہیں ہے مگر امام

Repeat تو ہے۔ جیسے پرانے زمانے میں امام Repeat ہوتا ہے جیسے شہاد کے چیف آف

وی سٹاف کو بھی حلمان ہی کہتے تھے۔ اور یہ اصل میں حلمان لفظ نہیں ہے۔ یہ آمون را

ہے جو مگر کے Language میں ہلمان ہو گیا ہو گا۔ تو "یہ آمون را" ہے، اور "را" کا مطلب

ہے سورج کی ابھرتی ہوئی آنکھ۔ تو پہلے "آمون" کی پرستش ہو رہی تھی۔ جیسے یہ آیا ہے ایا لوگاؤ

جو Sun ہے۔ ایا لو جب لہلہ ایٹ میں آیا تو اس کا امام بولنا شروع ہوا حتیٰ کہ جب عرب میں

پہنچتا تو یہ نکل ہو گیا۔ اسی طرح جب ہم دیکھتے ہیں Historically اس وقت

Language تو Perfect نہیں تھی تو "آمون را" جو قدامی جگہ جگہ پڑا اور مصر کا ماسٹل

ہو گیا اور "آمن را" کا بھی یہی ہے۔ فرعون کا بھی یہی ہے البتہ نمرود کا نہیں نہیں ملتا۔ البتہ اس

کے وزیر کا امام میرا خیال ہے حلمان ہی ہو گا۔ ایک ہوتا ہے Chief Priest اس کا بھی وہی

ماسٹل ہے، چیف مینسٹر کا بھی وہی ماسٹل رہا ہے مگر قرآن بہت Exact ہے، وہ یہ ہے کہ ایک

دفعہ وہ طعنہ دیتا ہے کہ ان سے پوچھو کہ یہ تاریخ جانتے ہیں کہ میں تاریخ جانتا ہوں؟ ان سے پوچھو

کہ ابراہیم، موسیٰ سے پہلے بھی تھے یا بعد میں؟ The history of the Quran is?

perfect پرانی Civilizations میں جیسے قانون قصاص جب آیا تو اللہ Mention نہیں

کرتا جیسے ہم لوگ آج پرنس جوری کو First law giver کہتے ہیں قرآن نہیں کہتا۔ جب

قرآن نہیں کہتا تو محسوس ہوتا ہے کہ حواری کے زمانے میں کوئی پیغمبر تھے جنہوں نے یہ قانون

قصاص Dictate کر دیا۔ اس پیغمبر کا علم تو اللہ ہی کو ہو سکتا ہے۔ مگر جب بخت نصر کی حکومت ختم

ہو گئی اور بابور ہو گئے اس کے کہتے جگہ جگہ گئے ہوئے تھے وہ کہتے بھی ختم ہو گئے، تب آ کے اللہ

تعالیٰ نے "وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" (البقرة: 179)

تو حیرانی کی بات ہے کہ 5000 ہزار یا 7000 ہزار سال کی تاریخ میں جو آرڈر اللہ میاں نے

دیا۔ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" (البقرة: 179) یہ

آرڈر Exactly انہی انصاف میں ان نکتوں پہ لکھا ہوا تھا۔ خدا کہتا ہے کہ یا ولین تو ان میں نے

دیے۔ اب ہماری جو Archaeological ریسرچ ہے کہ فلاں بادشاہ نے یہ قانون دیا، But as a matter of fact یہ کچھ آتا ہے کہ اس بادشاہ کے زمانے میں جو غیر تھے انہوں نے اللہ کی طرف سے دیے۔ وہ بادشاہ کے مشیر ہوں گے اور انہوں نے وہ قانون اس کو دیے۔ مگر یہ ناممکنات میں سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ان کا پتہ ہو No way، جس طرح سبائین ہیں۔ سبائین سولائزیشن چاہو گی تھی۔ سبائین کا اشارہ ہمیں حضرت سلیمان کے دور میں ملتا ہے۔ اور بدھ آتا ہے، یہ بڑی Strange سی بات ہے کہ بدھ آتا ہے اور کہتا ہے کہ اس بادشاہ اسے نبی ہم نے ایک قوم کو دیکھا ہے جو سورت کی پرستش کرتی ہے اور دیکھو یہ First sentence ہے بدھ کا کہ اس بادشاہ عالم ہم نے ایک قوم کو دیکھا ہے۔ ایک ملکہ ہے، اس کا ایک بڑا مانت ہے اور وہ سورت کی پرستش کرتے ہیں۔ لو، This was the dialogue، finished حضرت سلیمان کا وہ رگڑ گیا، سارا کچھ گڑ گیا اور قوم سبائین سورت کے آنے سے پہلے بند مارپ کے ٹوٹنے سے تباہ ہو چکی تھی۔ میرا خیال ہے کہ چار یا چھ مہینے پہلے سبائین کی کمرانی شروع ہوئی اور جبرائیل کی بات ہے کہ پہلا ہوان Pillar نکلا ہے اس پر سورت کی پرستش کا نشان تھا۔ And the first announcement came that there was a nation which worshiped apollo, the sun god, آپ کو یہ کوئی عجیب و غریب ہے یعنی آپ کو قرآن اس لحاظ سے خدا ہی کا نظر آتا ہے اور کوئی بندہ نہیں، ایسا Imagine ہی نہیں ہو سکتا کہ کسی نے اس قسم کی انفارمیشن Convey ہو یا Convert کی ہو۔ یہ کمال ہے، میں تو بڑی سادہ سی بات جانتا ہوں اگر کچھ بھی نہ ہو اس قرآن میں اس سائل میں کوئی بات نہیں کر سکتا.... "میں نے یہ کیا، میں صلاب عزت میں جاؤ وہاں والا،" یہ ہم انسانوں میں سے کوئی نہیں بات کر سکتا، یہ بس وہی کر سکتا ہے جو آدمی نہیں وہی اس طرح کر سکتا ہے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (1) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (2)" {الفاتحہ} شروع کر رہا ہوں اس سے اور کوئی بندہ نہیں کہہ سکتا کہ تعریف کے قابل ہے وہ عرب جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے، البتہ جب ہم اس کی Details میں جاتے

میں تو ہم لوگوں نے ربوبیت کو محدود کر دیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کھانا کھانا ربوبیت ہے یا یہ کہ یہ لائف سٹراس سے مراد فقط یہ بات نہیں ہے۔ کائنات میں جو زندگی اور جو حرکت ہے اس میں کوئی نہ کوئی خوراک جاتی ہے۔ جیسے سورج کی خوراک وہ ہزاروں اینٹیں ہیں جو اس میں پھٹ رہے ہیں۔ چاند کی خوراک سورج کی شعاعوں کا وہ جالو کا کس ہے جس سے وہ روشن ہوتا ہے۔ تو خوراک کی جنس اور اقسام Change ہو سکتی ہیں مگر وہاں بھی ربوبیت ان چیزوں میں موجود ہے۔

س۔ سرامتہ مسلک کا کیا مستقبل ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب اب امریکس نے اٹھنا ہے نہ کہ مسلمہ میں سے؟ دیکھو قوموں کے وقت ہوتے ہیں اور وہ چارے ہو جاتے ہیں۔ امریکا کا وقت پورا ہو چکا ہے۔ آپ ہسٹری میں دیکھو کون سی قوم کتنی زیادہ رہی ہے، آپ دیکھو اسے مسلمہ Divide ہوتی رہی ہے لیکن Religious supremacy تو سو برس سے ہے۔ But not with the same family یہ قانون ندرت ہے۔ Abbasids کے Umayyads بھی گئے مگر نہ ربوبی، با۔ Superamacy نہ ربوبی کی رہی لیکن نیچے لوگ بدلتے رہے۔ اس لیے امریکہ کا وقت پورا ہو گیا ہے۔ کتنے سال ہو گئے ہیں اسے، 1876 فرانس کا انقلاب اور امریکن فریڈم ایک سال کی پیداوار ہیں۔ ان کو Sister revolution کہتے ہیں۔ یعنی کافی زیادہ وقت ہو گیا ہے، اس سے زیادہ نہیں اب۔ یہ آگے جا سکتے تھے اگر یہ اپنے اصول ٹھیک رکھتے۔ کیونکہ انہوں نے Homosexuality کا ہولا، پاس کیا ہے اس کے بعد کوئی گنجائش نہیں ہے۔

طالب علم سر پہلی قومیں جیسے قوم لوط وغیرہ بھی انہیں وجوہات کی بنیاد پر تباہ ہوئیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: ظاہر ہے کہ اللہ ہماری طرح جلدی نہیں کرتا۔ اس نے اپنی Timing رکھی ہوئی ہے۔ یہ بادی سے پہلے اللہ تعالیٰ جنت و رقام کرتا ہے۔ ان کو ماتم بھی دیا گیا لیکن They are still forward ظاہر ہے اب شروع تو ہو گیا ہے۔ آپ دیکھتے نہیں ہو اس قانون کے پاس ہونے کے بعد ہی تو امریکن کا زوال شروع ہو گیا ہے۔ اب تو روس

بھی طفر کر رہا ہے۔ مگر اتفاق کی بات ہے کہ دونوں بڑے ملکوں کی تباہی مسلمانوں کے ہاتھوں ہوئی۔ اور وہ بھی ایک ہی ملک سے افغانستان (جیتے ہوئے)۔

طالب علم: یہ لوگ مذاہب جلت کے تحت کرتے ہیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: یہ تو کرتے ہی نہیں آپ کو اس نے کہہ دیا کہ شادی کرتے ہیں۔ میرن کا لفظ چنچ ہو گیا Living together آئی وہ بھی چنچ ہوا۔ اب شاد Partner کا لفظ آ گیا ہے۔ یہ بھی گویا بدنس ہے اور اب پارنر ہوں گے۔

طالب علم: سول پارنر اب ان کے ہاں شادی کا Concept یہ ہے کہ When they get to the age of around fifty تو اس وقت پہنچتے ہیں کہ چلو آخری وقت کے لیے کوئی سہمی ساتھ ہو جائے۔ مرد اور عورت دونوں سوچتے ہیں چلو شادی وادی کر لو، آخری وقت میں پارنر تو بھاگ جائے گی۔

طالب علم: کیا یہ طلاق منس سے دیتے ہیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: طلاق منس سے کوئی نہیں ہے۔ Just one word, it's over

طالب علم: بلکہ آج کل تو کہتے ہیں کہ I'm not happy ہمارے ہاں تو عورت اگر دس ہزار مرتبہ بھی کہے It's over مگر خامد نہیں چھوڑتا۔ خامد تو کہتے ہیں جس ٹھیک ہے Over ہی رہنے والین میں نے تو کہیں نہیں چلا۔ اس کے برعکس یہاں پر Over کے بعد دوسرے دن پولیس بلا لیتی ہیں کہ اس کو نکالیں میرے گھر سے I'm not happy.

طالب علم: سر آج کل یہاں فی وی پر ایک نیا پروگرام شروع ہوا ہے جہاں Parent Hood کا مقدمہ چل رہا ہوتا ہے۔ یہ تیرا بچہ ہے، یہ کس کا بچہ ہے اور وہ DNA test کے نتائج سے کہہ رہا ہے کہ یہ تیرا ہی ہے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: سب سے دلچسپ منظر جو میں نے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ This was enjoyable اور میں اس دن بڑا ہنساکھا کہ طلاق کی مبارکباد کے

کیک بار ہے تھے۔ Divorce Cakes بننے شروع ہو گئے ہیں۔ شادی کے کیک نہیں
 Divorce Cake بھیجے جا رہے ہیں کہ مبارک ہو تم نے خلاق لے لی ہے۔ یہ جو Roman
 Catholic ہیں No question مرتے دم تک خلاق کا لحاظ تک نہیں بول سکتے تھے۔ ابھی
 بھی جو Roman Catholic ہیں وہ یہ سب نہیں کرتے۔ یہ تو اب Roman
 Catholic ہی ختم ہو گئے ہیں۔ ہر حال ایک بلیٹس ماحمل یا I feel like they don't
 pretend much میرا خیال ہے کہ یہ سارا کچھ اس وجہ سے ہوا کہ مراد اپنی جائیداد کو بچانا چاہتا
 ہے کیونکہ اسے آدمی جائیداد دینی پڑتی تھی۔ There was no way out انہوں نے
 سوچا کہ نکاح کریں گے، میری موت تو اس کا Out come بھی یہی ہوگا۔

طالب علم سرکار بن جاتی ہے کہ کھانا اور تنگ زیب کے بہت خلاف تھے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: کیوں؟

طالب علم متعصب تھے شاید؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: نہیں! یہ پوچھیں تھی۔ وہ بغاوتیں تھیں اور تنگ زیب کے
 خلاف۔ ایک کو "ستامی" بغاوت کہتے ہیں اور دوسری کو سکھ بغاوت کہتے ہیں۔ وہ بغاوتیں تھیں
 اور تنگ زیب کے خلاف ایک ستامی (ہندوؤں کی بغاوت) لڑا اس (ٹپے) والے ہندو، یہ
 کوئی سات ہزارا لکھے ہوئے اور حملہ کیا اس کی سلطنت پہ سکھ اس وقت مسلح تھے اور انگریزوں کے
 بارے میں کہا جاتا ہے کہ He was the greatest king in the world اور آج
 تک جتنے بادشاہ ہو گزرے ہیں اور انگریزوں کو سب سے سول (Civil) بادشاہ سمجھا جاتا ہے۔ اسکی
 حکومتی وسعت اتنی زیادہ تھی کہ پورا انڈیا، کشمیر اور پورا ہندوستان ملا لایا اور یہ وہ سب انگریزوں
 کے پاس تھا۔ انہوں نے اس کے خلاف جنگ کی اور سات ہزار مارے گئے اس کو بڑی ملی کہ سکھ مسلح
 ہو رہے ہیں۔ So he gave them a warning سکھوں کا آٹھواں گرو،
 گرو وارجن سنگھ کیس بکڑا، کرپان، کٹھنا اور گچھا (Short)۔ پلو میں آپ کو سکھوں کے کچھے
 (Short) پہ ایک لطیفہ سنا ہوں۔ جب سکھ Revival شروع ہوا اس وقت سکھوں کا کوئی

جلد ہو رہا تھا۔ ایک قوم پرست لیڈر شیخ پٹے آئے اور کہا کہ بہنوں اور بھائیو! آج ہماری مکھ قوم کا یہ حال ہے کہ واہ گرو جی دی سوں (قسم) ہے کسی نے گرو جی کے قول کا پالن نہیں کیا۔ مگر آج میں آپ کو بتاؤں کہ آج بھی اس طرح کے مکھ مو جوہ میں جنہوں نے واہ گرو جی کے قول کا پالن کیا ہے۔ ہر نام سنگھ جی ذرا شیخ تے کیا ہے (ہر نام سنگھ جی ذرا شیخ پٹے آئے گا)۔ لونی ہر نام سنگھ شیخ پٹے آگئے۔ اونھے کہیا ہر نام سنگھ جی ذرا کڑا وسیو (اس نے کہا ہر نام سنگھ جی ذرا اکڑا دکھائے گا) اونھے تھے کڑا کچھارے کڑا پیا سی لوکاں ہالیاں ماریاں۔ (اس نے ہاتھ کڑا گیا اور کڑا والا ہوا تھا کڑا رہا تھا۔ لوگوں نے تالیاں بجاتیں)

اماں کہیا سرداری ہون کرپان وسیو۔ (انہوں نے کہا سردار جی اب کرپان دکھائیں) اونھے دیتوں گھوٹی، کرپان کڈی، کہیا واہ گرو جی دی سوں واہ گرو واخالد۔ (اس نے یہاں سے کھولا کرپان نکالی اور کہا واہ گرو جی کی قسم، واہ گرو جی کا خالہ، کہیا سردار جی ایہ کیس ذرا کھولواں، اونھے پٹکا مارا شائیاں تے ویلکھرے وال، فیہ مارے جے واہ گرو جی دی جے (کہا سردار جی اب ذرا کیس کھولیں، انہوں نے جھٹکا دیا اور شائوں پہ بال بکھرے، پھر فرے گونجے، واہ گرو جی کی جے) آخر جناب ماں آہیا سرداری گھوٹی لا کے وسیو، تے کچھاوی وسیو (آخر جناب انہوں نے کہا سرداری ذرا گھوٹی مار کے کچھا (Short) بھی دکھائیں)

اوسر دارہم اس جدوں دھوٹی لاتی تے کہند ایہ اتھیری ماں دی تو مئی نہیں پلا ہویا۔ (ہب سہ دار صاحب نے دھوٹی اتاری تو گماہت تیرے کی، تو نے بھی نہیں پہنا ہوا) ایہہ حال اے سکھاں دا۔ (یہ حال ہے سکھوں کا)

یہ پانچ کی پانچ چیزیں گرو ارجن سنگھ نے لازم قرار دی تھیں۔ پھر انہوں نے پنجاب میں لوٹ مار شروع کر دی اور ان کا نشانہ بنائے قتلے تھے۔

طالب علم سر میں آپ کو Interrupt کروں گا، ان کے متعلق ایک ممووی تھی "Carry on up the khyber pass" شاید آپ نے بھی دیکھی ہو۔ اس میں بھی

میں دکھایا گیا ہے۔ وہ جو British Regiment ہے وہ خیر پاس کے اوپر ڈیوٹی دیتی تھی۔ تو فلم میں دکھاتے ہیں کہ اتنی شدید سردی میں یہ لوگ اتنے افلاطون ہیں کہ کپالتش سکرٹ کے نیچے کچھ بھی نہیں پہنتے۔ کچھ گورکھا افغانستان کو اس کر کے آجاتے تھے۔ تو بڑی زبردست فلم ہے، چین سڈنی کی فلم ہے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب ان کے بہت لطیفے بتاتے ہیں۔

طالب علم سر یہ خانی خان کون تھا؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب خانی خان Chronicle تھا، اورنگزیب کی تاریخ لکھی۔ چونکہ اورنگزیب نے اہل تھیہ کو بھی نہیں چھوڑا تھا۔ اور ان کے سب سے بڑے جو رہتا تھا وہ بھی معمر کہ ساموئلز میں اورنگزیب کے خلاف لڑ رہے تھے۔ اس کی تخت نشینی کی جنگ میں ہندو، شیخ، سکھ یہ سارے مل کر اورنگزیب کے خلاف لڑے تھے۔ یہ لوگ داراشکوہ کے تخت لڑے تھے اور اورنگزیب خود کمانڈ کر رہا تھا۔ اورنگزیب یہ جنگ جیت لیا۔ داراشکوہ ختم ہوا۔ خانی خان نے جو رپکار ڈلکھا تھا اس میں اس نے اورنگزیب کے خلاف بہت کچھ لکھا تھا اور اس پر اکبر الہ آبادی نے ایک شعر لکھا تھا۔

انہیں لے دے کے ساری بشری میں یاد بچاتا

اورنگزیب ہندویش تھا ظالم تھا ستم گر تھا

اورنگزیب نے گروارجن سنگھ کو قتل کر دیا تھا اس لیے سکھ اس کے خلاف ہیں، ابھی تک خلاف تھے، اب تو شیخ، ہندوؤں سے مار کھا کے ٹھیک ہو گئے ہیں۔

طالب علم نوشیروان کاعدل ممکن ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب نوشیروان کاعدل تو مشہور ہے مگر اس پر الزام بھی ہے کہ اس نے سات ہزار بندہ قتل کر دیا تھا۔ باغ کی ایک طرف سے انہیں اندر آنے دیتا تھا اور دوسری طرف گڑھے کھود رکھے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اصحاب الدعدو شاید نوشیروان کے زمانے میں مارے گئے تھے۔

طالب علم: سر مجی الزم سلاح پہنچی نہیں لگا؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: نہیں ایذا العباس سلاح کا معاملہ دوسرا تھا۔ ابوالعباس
Abbasids کا وہ بادشاہ تھا کہ جس نے ابوالمسلم خراسانی کو شکست دی تھی۔ وہ بھی شیعہ تھا۔ یہ
اہل بیت کے حق میں اٹھا مگر اندر سے جیسے تختیار شکنی نے مرتے ہوئے کہا تھا کہ میرا کوئی واسطہ نہیں
اہل بیت سے میں تو صرف اپنی حکومت چاہتا تھا۔ اسی طرح ابوالمسلم خراسانی سیاہ چنڈے لے
کے آیا تھا، ایران سے ستر ہزار کا لشکر لے کر آیا تھا۔ اس نے بڑی شکستیں دیں۔ پھر
ابوالعباس سلاح نے اس کو بہت ہی طرح شکست دی تھی اور اس کا لشکر مکمل طور پر ختم کر دیا تھا۔

طالب علم: سو ذرا تو کون سا قبا جو عورت کو مشرتہ کی طلیت سمجھتے تھے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: یہ Manikins (مانی کنز) تھے۔ یہ دو مصور بنے
مشہور ہیں مانی اور بہ زاد۔ مانی کے بارے میں عمار اقبال نے ایک مضمون لکھا کہ

”مزدوقیت تختہ نامہ دانشیں امروز

اس کو مزدوقیت کہتے ہیں مزدوق اور مانی یہ وہ تھے۔

طالب علم: تختہ امروزی کیا ہے سو؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: یہ بنو مارکیسیں تختہ ہے وہ کہتا ہے۔ ویسے یہ پہلا نہیں
جس سے پہلے بھی مزدوق کا ایک گروم تھا، ایران میں۔ فرست کیونٹ، اشتراکیت اور اشتیائیت
کا پہلا فلاسفہ ایران میں گزرا ہے۔ ان کا اور ان کا فرق صرف یہ تھا کہ وہ کہتے تھے کہ عورت بھی
جنس پر اپنی ہے اور اس میں انہوں نے نوشیر بان کی بہن کو بھی شامل کر لیا تھا۔ بادشاہ کو اس بات
کا غصہ تھا۔ پھر اس نے ایک دن ان کو بات چیت کے بہانے باٹھ میں بلوایا اور اس باٹھ کے
دو دروازے رکھے۔ ایک داٹھلے کے لیے اور دوسرا دشت کے لیے۔ دوسرے دروازے کے
آگے اس نے بڑے بڑے گڑھے کھدوائے تھے۔ جو بھی باہر جانا تھا وہاں جلاؤ گردن اتارنا دینا
تھا۔ ایک اور بھی دلچسپ واقعہ سنا مانیوں۔ اس کا ایک وزیر اعظم تھا جس کا نام تھا بنو زہر۔ اس کے
بارے میں مشہور تھا کہ وہ پردوں کی بوٹی سمجھتا تھا۔ وہ بہت Wise تھا اور بادشاہ اس سے

مشورے لیتا ہوتا تھا۔ ایک دفعہ ایک ویرانے سے گزرتے تو وہاں بہت سارے لو بیٹھے ہوئے تھے مختلف جگہوں پر اور آپس میں کچھ بات چیت کر رہے تھے۔ بادشاہ کو تجسس ہوا تو پوچھا یہ کیا کر رہے ہیں؟ اس نے کہا بادشاہ عالم ان میں ایک کی لڑکی سے اور ایک کا لڑکا ہے اور رشتہ رطے ہو رہا ہے۔

بادشاہ اور چچا کنا ہوا اور پوچھا پھر ہوا کیا؟

اس نے کہا جینے کے اور لڑائی شروع ہو گئی ہے اور لڑکی والے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اتنا جینے نہیں ہے اور جینے میں تقسیم ویرانے ہو رہے ہیں کہ یہ ویرانہ میں جینے میں دوں گا یا وہ ویرانہ۔


اب بادشاہ اور Interested ہو گیا اور پوچھا کیا فیصلہ ہوا آخر؟

اس نے کہا لڑے والے کہ رہے ہیں کہ ہمیں دو تین ویرانے چاہئیں اور لڑکی والے کہہ رہے ہیں ہمارے پاس ویرانہ ہی نہیں ہے ہم جینے میں کیا دیں؟ چنانچہ آلوؤں کی آپس میں لڑائی شروع ہو گئی ہے اور کچھ دیر بعد ٹھنڈ ہو گئی اور خاموشی ہو گئی۔

بادشاہ نے پوچھا کیا فیصلہ ہوا ہے؟

اس نے کہا فیصلہ یہ ہوا کہ ایک ہر گھالو نے جدا غلت کی ہے اور کہا ہے کہ جب تک ٹو شیر وان زندہ رہا تو اس طرح کے ویرانے نہ بنیں (بادشاہ بلند ہنستے ابھرا)۔
کر وہم وعدہ کرتے ہیں گا گئے دو پار ہفتوں میں اس طرح کے ویرانے مل جائیں گے۔

طالب علم سرعام ٹائی کے بارے میں جو مختلف علمانی داستانیں مشہور ہیں ان میں کہاں تک صداقت ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب ساقی کے بارے میں کوئی علمانی داستان نہیں ہے۔ فورٹ ولیم کالج میں ایک سکول تھا، اردو زبان کا یہ اسکول، اس میں ایک کتاب تھیں آرائش محفل۔ اس میں بنوٹے کے سردار ساقی کو As a hero depict کیا گیا۔ اس کے علاوہ جو بھی ساقی کی کہانیاں ہیں سچی ہیں۔ اس کا بیٹا عدنی بن ساقی آپ  کے مشہور آیا۔ بہت بڑے

صحابی ہیں عدی بن حاتم۔ بنو سہل کے سردار کی بیٹی حنظلہؓ کے دربار میں آئی۔ حنظلہؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی چادر بچھائی اور ان کو بٹھایا تو کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ آپ نے ان کی اتنی عزت کیوں دی؟ فرمایا یہ وقت کا سب سے بڑا مخیر انسان تھا تم نے اس لیے اس کی بیٹی کی اتنی عزت دی ہے۔

ایک بادشاہ تھا اس وقت کا بنو تميم، بنو کلاب کا۔ اس نے کہا حاتم کیا بلا ہے جہاں جانا ہوں حاتم احاتم! میں ایک بار دوری بخواروں کا اور اس کے چالیس دروازے ہوں گے اور حکم دیا کہ جس دروازے سے آؤ میں دوں گا۔ ایک فتحیہ ایک دروازے سے گیا اس نے اسے دیا، دوسرے سے گیا، تیسرے سے گیا، حتیٰ کہ آٹھویں دروازے سے جب گیا تو بادشاہ پریشان ہو گیا کہ یہ خوبیت تو ہر طرف سے آرہا ہے اور جب وہ نویں دروازے سے آیا تو بادشاہ چھٹے پر اور کہا لاؤ نے کہینے نہیں شرم نہیں آئی کہ آٹھ دروازوں سے ہو کر آئے ہو اب نویں سے پھر آگئے ہو؟ وہ کھڑا ہو گیا اور کہا کہے! بادشاہ اس خاموشی کے سہارے تم حاتم کا مقابلہ کرنے چلے تھے! بادشاہ کو بہت غصہ آیا کہ جب تک حاتم زندہ ہے میں نہیں کیچ کر سکتا۔ اس نے ایک اشتہار دے دیا ساری مملکت میں کہ جو بھی شخص حاتم کو قتل کر کے لائے گا اسے میں بے بہا انعام و اکرام دوں گا۔ ایک بڑھیا بھی راستے میں نہیں پھر رہی تھی بھوک لگی، اس نے بھی یہ اعلان سنا۔ اس نے کہا اللہ میاں میں اللہ جی بڑھیا میں کہاں سے حاتم پکروں گی؟ وہ جا رہی تھی کہ گر گئی۔ اس کو ایک بہت خوبصورت جوان نے سہارا دیا۔ بڑھیا نے کہا کہ بچہ تو میرا ساتھ دے اور دعا کہ حاتم میرے ہاتھ آجائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو مجھے پانچ ہزار شرفی ملے گی۔

اس اجنبی نے کہا! یہ کیا مشکل ہے! ماں میں تھے حاتم پکڑو اور دیتا ہوں۔ اس نے کہا بات سنو! میری شکل حاتم سے بہت ملتی ہے اور آپ ایسا کرو کہ میرے ہاتھ باندھ لو اور لے چلو۔ بڑھیا کہنے لگی! مگر مجھ پہ یقین کون کرے گا؟

اس نے کہا! یہ بھی کوئی مسئلہ ہے؟ کہتا! یہ سہا ہوا تھا اور میں اسے پہچانتی تھی، میں نے اس کے سر پہ مارا اور یہ پیدوش ہو گیا پھر میں نے اسے باندھ لیا اور لے آئی ہوں۔

برصغیر بونی نہیں بنائیں مجھ سے یہ بھلا سازی نہ ہو سکے گی۔

اس نے کہا کوئی بات نہیں مجھے تم لے چلو۔

برصغیر سے اپنا آپ ہی نہیں سنبھالا جا رہا تھا، اسے بھی ساتھ لے کے بالآخر دربار شاہ میں پہنچ گئی۔

برصغیر نے کہا۔ بادشاہ یہ ماتم ہے اور مجھے پیسے۔

اب بادشاہ اتنا بچہ بھی تو نہیں تھا۔ چھوٹا کیا ہوا؟

برصغیر نے کہا یہ نہیں یہ کسی نسل کا انسان ہے؟ میں اس کے آگے روٹی ہوں تو اس نے کہا میری شکل ماتم سے ملتی ہے اور مجھے کچر کے لے جاؤ بادشاہ کے پاس اور پیسے لے لو۔ بادشاہ نیچے اتر، ماتم کے ہاتھ چومے اور کہا جو ضرورتی اسی کا ماتم ہے۔

ماتم کی اصلی سندریاں ہیں کہانیاں نہیں ہیں۔ ماتم کو کھوڑے سے باندھ کر لے کر اس کے پاس اعلیٰ نسل کے کھوڑے تھے جو سارے عرب میں مشہور تھے۔ ایک دن یہ ہوا کہ ماتم کا کھوڑا کسی نے چوری کر لیا۔ ماتم سیکھ بیٹھ کھوڑے پر اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔ ہوتے ہوئے ماتم کا کھوڑا اس کے اپنے اصلی بہترین کھوڑے کے برابر آ گیا، جب قریب آ گیا تو ماتم بولا اولو کے پیسے، اس کا بالیاں کان مروڑو، پھر اس کا بالیاں کان مروڑو۔ چور نے سنا تو اس نے وہی کیا تو وہ کھوڑا کہیں کا کہیں نکل گیا۔ بعد میں کسی نے پوچھا ماتم یہ کیا کیا تم نے؟ تو اس نے کہا وہ میرا فخر تھا میری شان تھا، لوگ کہتے تھے کہ ماتم کا کھوڑا سب سے تیز ہے پورے عرب میں اور اس کم بخت کو میرے ڈاک کھوڑے نے جا لیا۔ ماتم کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ عرف میں ہوگا۔

طالب علم سر یہ جو طائفی ہے یہ سعودی عرب کے شہر طائف سے ماخوذ ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب نہیں جانتے یہ قبیلے کا نام تھا۔ ہو سکتا ہے جو طائف کے

آس پاس کا کوئی علاقہ ہو لیکن یہ طائف سے ماخوذ نہیں بلکہ طائف میں بنو ثقیف آباد تھے۔ بنو ثقیف اور ہوازن کے علاقے کو طائف کہتے ہیں۔

طالب علم: سر دعا اور صلہ میں فرق کیا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب بڑا فرق ہے۔ ایک Method ہے ایک رزلٹ ہے۔ ایک طریقہ ہے اور ایک انجام ہے۔ دعا کرو گے تو صلہ ملے گا ماں۔ صلہ انجام ہے اور دعا Process ہے۔ جس طرح ہم کہتے ہیں کہ انگریزی میں بہت سارے Words ہوتے ہیں ایک Noun ہوتا ہے۔ ایک اس کا مصدر ہوتا ہے اور ایک ہوتا ہے گرائمر میں To reach۔ اس میں Preposition to Reach تک رسائی ممکن بناتی ہے۔ یہ ایک Process ہے۔ اسی طرح دعا مانگنا Process ہے مگر صلہ ملنا انجام ہے۔ طالب علم یہ صاحب کہتے ہیں کہ میں خدا کی طرف چلنا چاہتا ہوں کچھ گائیڈ کریں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب چلنا شروع ہو گئے ہیں ماں گل تسبیح کی تھی؟ طالب علم جی نہیں پوری نہیں کی تھی۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب کوئی بات نہیں پوری کیا کریں عادت نہیں توڑیں بس، خدا کی طرف چل پڑے ہیں خدا کو نسا اُسے مشکل راستے پہ پہنچا ہوا ہے۔ He is the the king of the worlds, He is searching easiest approach, for you کا ایک قول بہت ہے کہ میں نے پابلیس مال اللہ کی تلاش کی، جب میں نے اسے پایا تو پہنچا کہ وہ مجھ سے پہلے میری تلاش میں تھا۔ اس لیے آپ کو یقین کرنا پڑتا ہے کہ وہ آپ کی منزل مقصود نہیں ہے۔ You don't look for God, He is looking for you. کسی ٹیک خصلت کی وجہ سے (وہ قبول کر رہی لیتا ہے)۔ اس نے عربوں کو دو وجوہات کی وجہ سے اٹھایا تھا کہ They were generous ان کو کھانا کھانا اتنا پسند ہے کہ عربوں کی Generosity اور بے خوفی دیکھ کر اس نے ان کو مہز قوم بنادیا۔ ایک آدمی کو اپنی ہونی چاہیے بندے میں جس کو اللہ Pick کر لے۔ It's not through all goodness but if you've slightest symptom of goodness اس کو اللہ نہیں چھوڑتا۔ اس کو لے جاتا ہے۔ یہ جو آپ بہت

سارے Failure cases آپ دیکھتے ہو۔ May be we find a lot of goodness about them مگر آسانی نظر میں ان میں کوئی Goodness نہیں ہوتی۔ یہ کچھ اس طرح ہے کہ جیسے کمرہ امتحان کے جواب میں کوئی اپنا فلسفہ لکھ کر آ جائے اور To the point اس میں ایک بات نہ ہو And he is failure اسی طرح جب ہم دنیا میں ہم عزت و تعظیم کی زندگی گزارتے ہیں یا اس وقت Total failure ہو جاتی ہے جب خدا ایک سوال پوچھتا ہے۔ "إِنَّا خَلَقْنَا السَّيِّئَ إِذَا شَا كَرًا وَإِنَّا نَخْشَوُا" (الدھر: 3) مجھے ماما میرا انکار کیا؟ کیونکہ جب ہم ساری دنیا کو گزارتے ہیں تو وہ آپ کو نہیں چھیڑے گا، زندگی میں نہیں چھیڑے گا۔ He is good Teacher, good Examiner کوئی دباؤ نہیں ڈالے گا البتہ مدد دیتا رہتا ہے۔ نسل لگواتا رہتا ہے۔ پیٹر پیسج دے دے، وہی پیسج دے، آپ کو مکمل نسل لگواتا ہے اور اس کے باوجود آپ لوگ ٹیبل ہوتے ہو، قبر تک پا کے پھر پوچھتا ہے من ربک؟ اگر آپ نہیں جواب دیتے تو آپ Total failure میں پلے جاتے ہو۔ بھلے دنیا میں آپ کچھ بھی ہو، چنگیز خان ہو، ملکہ اتر بھج ہو (مگر نہ کوروا لا سوال کا کسی بخش جواب نہ دو) اس مقام پر آپ مار کھا جاتے ہو۔ ویسے بھی انسان کی ایک ترجیح ہوتی پائیے۔ یہ میں ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے نہیں کہہ رہا۔ میں اس حیثیت سے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگوں نے ایک پرانے مسئلہ کبھی غور نہیں کیا۔ میں اپنی ایک امتحان میں سوچتا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ میں ایک لمبی زندگی گزاروں مگر گزارنی کس طرح ہے؟ کیا یہ پانچ بڑے Ends میری زندگی کے لیے کافی ہیں؟ Should I live for a woman? Should I live for power, honour and dignity? Should I live for money? Should I live for reputе? ساری چیزوں کو دیکھ رہا تھا لیکن انہوں نے مجھے کوئی خاص مشورہ نہیں دیا کیونکہ میں نے انجام بہت دیکھے تھے۔ جوانی میں، میں نے ایک حسین ترین خاتون سے محبت کی اور اس کو پندرہ سال کے بعد جب دیکھا تو بہت شکر ادا کیا کہ یا اللہ میں نے اس کے ساتھ شادی نہیں کی (علیہا کے آتھے) وہ اتنی گلی گزری ہو چکی تھی کہ میں اپنے آپ پر شرمندہ ہو رہا تھا کہ میں نے اس کے ساتھ محبت کی ہی

کیوں تھی؟ چنانچہ یہی حال پاور کا تھا، ہم نے اپنی آنکھوں سے ذوالفقار علی بھٹو کی مقبولیت دیکھی اور میں نے کئی بار پیپلز پارٹی والوں سے پوچھا آپ لیڈر سے پیار تو بڑا کرتے ہو کیا اس کے انجام کے لیے بھی تیار ہو؟ بھاگ جاتے ہیں۔ یہ ساری چیزیں Impress نہیں کرتیں۔ They have no permanence, nothing at all یہاں نہج یہ خیال آتا ہے کہ جس شخص نے ابتدائے حال میں بہتہ عقل سے اپنے Destined end کو نہ سنا اور وہ عقلمند نہیں ہو سکتا۔ آپ سوچو، ڈھونڈو اور پھر کہو کہ میں نے بڑی کوشش کی There is no God, let me free and now I will live my life. اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں مگر کسی نے غور ہی نہیں کیا۔ کسی نے سرجی ہی نہیں کیا، خدا کی طرف بڑھا ہی نہیں، کسی کو پتا ہی کچھ نہیں، یہ ایک Absurdity اور ایک انتہاء درجے کی بے عقلی ہے۔ بس کو کسی بھی طور پر Appreciate نہیں کیا جاسکتا۔ مگر میرا ذہن کہتا ہے کہ یہ فیصلہ ہو جانا چاہیے کہ اللہ ہے یا نہیں۔ اگر وہ ہے تو تمام دنیاوی عقل بیکار ہے اگر ہے تو فیصلہ بھی ہے جو کر کے چلتے رہو اور اس کی مانتے رہو۔

عالمِ علم سرخدا کو جب آپ Top most priority کا پاجے ہیں تو عمل

میں آپ اس کو کس طرح لاتے ہیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب بس بتیجیے آپ باقی معاملات پہ کرتے ہو۔ Priority کا مطلب ہے پُر اہمیت، آپ کی اس موضوع کو پُر اہمیت لگتی ہے کہ آج آپ نے کہا کہ خدا میری Top priority ہے، کل آپ اسے Pending کر گئے۔ دنیا کے بہت سارے مشاغل ہیں جو ہماری نظر میں اہم ہیں۔ یہ بالکل اسی طرح ہو گا کہ آپ روٹین میں بڑی اچھی ڈیوٹی دے رہے ہو، بڑے ہی اچھے کام کر رہے ہو۔ ہم دنیا کے تمام مشاغل سے گزر رہے ہوئے بالآخر اسی ذاتِ گرامی کو طرف پلٹتے ہیں۔ اگر اس دوران میں ہم نے Priority maintain کرنی ہے تو ہم بار بار خدا کی طرف مراجعت کرتے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ پیغمبروں کی آیات سناتے ہیں؟ "إِنَّهُ هُوَ الْوَعْدُ الرَّحِيمُ" {البقرہ: 36} تو یہ کرنا تو بہکا اصل

مطلب ہے دوبارہ رجوع کرنا، زندگی کے جملہ معاملات میں۔ آپ نے ایک لفظ سنا ہوگا توفیق،
 بڑا مشہور لفظ رہا ہے اور بڑے سے بڑا عالم بھی اس کو Explain نہیں کر سکا کہ توفیق ہے کیا؟
 توفیق مفق نہیں ہے This is something different اس کے بارے میں قرآن نے
 خود Explain کیا۔ "وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ" (ہود:
 88) کہ خدا ایک مضبوط ترین خیال کی طرح میرے دل میں قائم رہے اور میں بار بار اس کی
 طرف رجوع کروں۔ اب اس میں جو بہترین طریقہ ہے رجوع کا وہ اللہ نے خود ہی بتا دیا کہ "اغْلُ
 مَا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تُنْهِي عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
 وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ" (العنکبوت: 45) تو خدا چاہتا ہے کہ (تھوڑا سا رومیلک تو وہ بھی
 ہے) تو خدا کہتا ہے کہ یار میں نے اتنا سارا لوگوں کے لیے کیا، اتنی محنت کی، ان کو پالا پوسا،
 آسان طریق زندگی کے دیے کہ یہ کتنے مہمگزار ہیں کہ ان کو کیوں نہیں خیال؟ I'm
 more important آپ literal faith پر دیکھو تو خدا کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔
 Literal faith یہ کہ اللہ نے آپ کو پیدا کیا، Literal faith یہ کہ اللہ نے آپ کو ماں باپ
 دیے، Literal faith یہ کہ انہوں نے پالا پوسا، انہوں نے پرہیزگاری سکھائی، Literal faith یہ
 ہے کہ یہ سب کچھ خدا کرنے والا تھا تعلیم و رشد کے سلسلے اسی نے دیے۔ عزت کا وہی مالک ہے۔
 "فَبِإِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا" (النساء: 139) اگر Liestral faith میں ہر چیز خدا کو ملتی ہے
 تو Pracital faith میں کیوں نہیں ملتی؟ Practical faith کو جانا اللہ کی اس
 Commitment کا نام وہ کرنا ہے۔ We had been busy ہم نے پانچ وقت کی
 نماز پر بھی رمضان کے روزے رکھے۔ یہ Casual ہے۔ اس میں ایک معمولی سی روٹین ہے۔
 مگر اللہ کہتا ہے کہ یہ فقط اپنی روٹین نہیں ہے یہ Practical routine ہے۔ خدا یہ چاہتا ہے
 کہ سوچنے والے لوگ جب سوچیں تو آپ کو یا احساس ہو کہ تم اپنا پروگرام ہمارے لیے سب سے
 زیادہ اہم ہے۔ اس اہمیت کو تو ہم نے مان لیا مگر Establish کیے کریں؟ تو پھر یہ شیخ الہندی ہے
 ہم اسے قائل کرتے ہیں۔

گو میں رہا رہیں ستم ہائے روزگار

میں پھنسا رہا اللہ میاں زندگی کے کاموں میں۔ میں مجبور رہا۔

گو میں رہا رہیں ستم ہائے روزگار

لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

یہ جو اس کے خیال سے غافل نہ ہوا ہے یہی آپ سمجھو کہ ترجیح کو قائم رکھتا ہے۔ وہ ہم کو بھی رہے

ہیں بے فکر رہو، چھوڑا بہت بھی کر لیں، ماشاء اللہ تعالیٰ العزیز، اللہ میاں کی یہ یقینی توفیق ہمارے ساتھ

مثال حال ہے اور بعض لوگ جو شیخ کے ساتھ غلو رنگ لکھ لیتے ہیں ماں اس کی وجہ سے شیخ آپ پہ

اثر نہیں چھوڑتی۔ ہم شیخ سے کچھ Demands کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ Demand ہمارا

کام نہیں ہے۔ دوسری بات ہے کہ یہ Faith ہے جس میں سے انسان کی نہرت کو نکل جاتا

چاہیے۔ میں اگر کافر بھی ہوتا تو میں یہ کہتا کہ یا اللہ میاں نے اہل کفر کو بھی دینا ہے، اہل اسلام کو

بھی دینا ہے، مخالفوں کو بھی دینا ہے، موافقوں کو بھی دینا ہے اس لیے یہ ہوا اپنی زندگی کی نہریات

ہیں ان کے لیے آپ دانا مانگ سکتے ہو مگر خدا پہ بوجھ نہیں ڈال سکتے۔ آپ نے بھی خدا سے مانگو تو بھی

اس نے آپ کو دینا ہے اور کسی نہ کسی طریقے سے دیتا ہی دیتا ہے۔ بلکہ کبھی کبھی کفر والوں کو بہتر دینا

بہتر کہ مسلمان سڑیں (جلسیں) اچھی طرح۔ یہ بچاؤ ساس وجہ سے نہیں کھانی رہے، کربچن کی

میں آپ کو بات بتاؤں یا اس وجہ سے نہیں کھانی رہے، اللہ میاں ان کو اہل کفر سمجھ کر نہیں دے رہا۔

ہوا کچھ اس طرح تھا کہ حضرت عیسیٰ Last supper آیا تو Leonardo da

Vinci کی تصویر آپ نے نہیں دیکھی؟ بھر حال فرانس میں ہے میرا خیال ہے Louver

museum میں ہے تو Leonardo da Vinci کی تصویر میں حضرت عیسیٰ اور ان کے

ساتھ 11 حواری (Disciples) بیٹھے ہوئے ہیں تو حواریوں نے کہا کہ یا بنی اللہ آج آخری

دن ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں کوئی معجزہ دکھائیں۔ ان نے پوچھا کیا معجزہ دکھاؤں؟ انہوں

نے کہا کہ معجزہ یہ ہو کہ آج ہمیں آسمان سے کھانا ملے، آج ہم کفر نہیں پکارتے تو حضرت عیسیٰ نے

ایک دانا لگی کہ "الْقَهْمُ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا

وَأَخْبَرْنَا وَأَيَّةَ مِّنكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ" (العنقبة: 114) کہ اسے پروردگار ان پر نازل فرما "مَائِدَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ" آسمانوں سے کھانا جو ان کے پہلوؤں کو بھی پہنچے اور آخر والوں کو بھی پہنچے اور تو بہترین رزق دینے والا ہے۔ اللہ نے بڑا عجیب سا جواب دیا، کہا اٹھیک ہے میں کھانا تو دیتا ہوں اور جنت تمام کرتا ہوں۔ یہ عجز و طلب کرتے ہیں۔ میں ان کو کھانا دوں گا، اول والوں کو بھی دوں گا اور آخر والوں کو بھی دوں گا مگر ایک بات سن لو یہ پھر بھی شرک و کفر کی طرف جائیں گے پھر میں کچھ بڑا میں ان کے ہاتھوں ان کو زمین پر دوں گا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو کھانا دیا۔ Christians کھانا تو کھائے مگر یہ نہیں پتہ آگے کیا ہو رہا ہے۔ First world war آئی Second world war آئی دو دو، چار چار کروڑ مارے گئے اب تیسری آ رہی ہے۔

طالب علم سر جی تیسری جنگ عظیم کا تصور کیا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب تھرو ورلڈ وار کے Concept میں بس مسلمانوں کے پاس اچھی خبر ہے اور ان کے پاس خوف کی خبر ہے۔ They (Christians) have the news of the Armageddon and the (Muslims) have the news of the Mehdi e Aker Uz Zaman (Last Reformer) چنانچہ یہ بھی End of the world پر لازم ہوگا۔ اس کی ایک خاص وجہ ہے اور وہ بھی حضرت مسیحی کی زبانی ہے کہ جب یہود نے Deny کیا اور Many of the people of those days ان کو اللہ تعالیٰ نے نبی رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا" (النساء: 157) ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھایا اور ساتھ ایک وعدہ کیا کہ میں اس وقت تک آپ پر موت نہیں آنے دوں گا جب تک تمہارے مذہب والے سارے تمہارے قائل نہیں ہو جاتے۔ اب حضرت مسیحی آسمان سے آئیں تو یہ مسئلہ ختم ہو۔ یہ سب کے سب ایمان لائیں ان پر اور پھر یہ فرست نام ہو گا کہ دنیا پر مذہب ایک ہو جائے گا۔ حضرت مسیحی کے واپس آنے سے فرست نام یہ ہو گا کہ اہل کفر و شرک نہیں رہیں گے۔ تمام مذہب ایک ہو جائے

طالب علم سر یہ درست ہے کہ ملکہ برطانیہ وکٹوریہ نے قرآن کو سمجھنے کے لیے عبدالکریم
نامی ایک تالیف کو.....

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب اس کے ساتھ عشق تھا ہے۔ یہ ایک اور قصہ۔ بسا اور
قرآن کو سمجھنے کی خاطر نہیں تھا ورنہ مسلمان ہو چکی ہوتی۔ اسے اس کے ساتھ پیار تھا اور وہ بہت
پینڈہم انسان تھا۔ وہ فوت کا بندہ تھا اور پینڈہم تھا اور بہت Loyal تھا۔ سرزم کا بندہ تھا۔ ویسے یہ
انگریزی کا نام مسلمانوں سے پیار کرتی پہلی آئی ہیں۔ (رچہ ڈشیر ول Richard the lion
Hearted) کے زمانے سے چلا آ رہا ہے یہ سلسلہ۔ وہ تو شادی ہونے لگی تھی، میں اسی لیے تو
کہتا ہوں کہ یہ انگلینڈ آپ کا سرال ہوا اگر یہ شادی ہو گئی ہوتی۔ الملکہ العادل کی شادی طے ہو
گئی تھی لیڈی جین گرین (Lady Jean Green) کے ساتھ جو کہ رچہ ڈشیر ول کی بہن تھی۔
اگر یہ شادی ہو گئی ہوتی تو آج آپ سرال بیٹھے تھے مگر چرچن آف روم نے اس شادی کی
شدید مخالفت کی تھی اور وہ شادی نہ ہو سکی۔

اس ویسے بھی سر جو مرد پاکستان اور انڈیا سے شادی کر کے برطانیہ آتے ہیں انہیں
"کوئین کا جوانی" کہا جاتا ہے یہاں۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: یہ ہیں بھی "جوانی" اور یہ صحیح ہے اس لیے کہ اس وقت
یہ طے پایا تھا کہ لیڈی جین کی شادی الملکہ العادل کے ساتھ ہو جائے گی اور چارلز وٹلم ان کے
جینر میں سے دیا جائے گا۔ یہ سب طے ہو گیا اور رچہ ڈشیر ول بھی کہہ دیا مگر چرچن آف روم نے پھر
اس کی شدید مخالفت کی۔ پھر رچہ ڈشیر ول نے ایک اور تجویز پیش کی کہ اس پر میرا زور نہیں ہے تم میری بھتیجی
کے ساتھ شادی کرو۔ بہت بڑا رومانس ہوا لیڈی جین اور الملکہ العادل کا مگر وہ تھا کلاسیک۔ کر دھا
مگر قابل استاد ارشاد سو، بلکہ اس کا ایک بھتیجا تھا الدین مر تھا جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ
وہ دنیا کا سب سے بڑا ایذا ہوا تھا۔ اس کی شادی بھی ایک Princess سے ہونے لگی تھی۔

طالب علم: سلطان صلاح الدین ایوبی کی اس میں کوئی رضامندی نہیں تھی سر؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: وہ ایک شریف انسان تھا اور ایک نبوی والا تھا۔

طالب علم: سر وہ کیا دیاں کرنے سے آدمی شریف نہیں رہتا؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: نہیں! بعض لوگ ہوتے ہیں لیکن اصلاح الدین بپارہ

کمزور تھا، بپارہ تھا اور شریف آدمی تھا اور دراصل وہ اس طرف راغب نہیں تھا۔

طالب علم: سر دنیا نے اسلام میں بدو ظلم اس نے آزاد نہیں کر لیا؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: (شاویوں کے حوالے سے) اس کی کسر ہم پوری کر

رہے ہیں فرم کریں۔

طالب علم: حضرت مسیحی جب شریف لائیں گے تو وہ پیغمبر ہوں گے یا حضور ﷺ کے

امتی؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: شریعت تو ختم ہو گئی اس لیے جب وہ آئیں گے تو جو

مسلمان ہوں گے وہ کہیں گے حضرت ہمیں نماز پڑھا سکیں (امامت کریں) پھر وہ ایک بندہ کہ

آپ میں سے آگے کریں گے کہ میں شریعت محمد ﷺ کے تابع آیا ہوں۔ اس لیے تم لوگوں کا

حق ہے کہ تم نماز پڑھاؤ۔ جس بندہ کو آگے کریں گے اس بارے میں ایک روایت ہے کہ وہ

مہدی ہوں گے۔ God knows better مگر مسلمانوں کی امامت میں وہ نماز پڑھاؤ گے یہ

حتمی تاثر قائم کریں گے کہ یہ آخری اور صحیح مذہب ہے اور ہم سب ایک ہیں۔ وہ اپنی شریعت نہیں

لائیں گے۔ میرا ایک تھوڑا سا آئیڈیا ہے کہ چو کا زمانہ بدل گیا ہو گا اور بے شمار لوگ قتل ہو چکے

ہوں گے جس کی وجہ سے وہ کچھ Amendments بھی لائیں گے۔ پیغمبر کی

Amendment کوئی دوسرا نہیں لا سکتا لہذا ہو سکتا ہے کہ قرآن کی کچھ

Amendments ہوں یا Additions آئیں۔

طالب علم: لیکن سر آپ کی Understanding کیا ہے کہ کیا پوری دنیا ایک

مذہب پہ آجائے گی؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: نہیں نہیں! غیر مذہب تو کہیں رہے گا ہی نہیں،

غیر مذہب یا جوت و ماجوت کی شکل میں فنا ہو جائے گا۔ یہ نظر بھی آ رہا ہے کہ جیسے کیمونسٹ یہ جتنے سارے رینکس و ہینکس ہیں، مگر وہ اتنا بڑا واقعہ ہو گا نظر کے نہیں آئے گا۔ میرا خیال یہ ہے کہ This is an external alien influence دوبارہ ہو گا۔ پہلے بھی فرشتے آتے جاتے رہے ہیں اور انسان کو سکھاتے رہے ہیں مگر پھر اس پر Ban لگایا دیا گیا۔ جوں جوں عقل بڑھتی گئی اور توقع کی گئی کہ یہ اپنے آثار سے کچھ جائے گا Where he has been lead مگر جس وقت حضرت مسیحؑ آئیں گے تو وہ اس طرح تو نہیں اتریں گے کہ ایک لاشی پکڑ کے نیچے آ جائیں گے۔ He will certainly be in some cosmic helicopter یا کوئی بہت بڑی ایسی چیز ساتھ آئے گی جس پہ کم از کم وہ شعاعی پہلو نمایاں ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ ان کے اوپر وہ پادریں ہوں گی۔ ایک بزرگ اور ایک سرخ، اس سے میرا خیال ہے کہ ان پر Ultra violet rays یا کوئی دوسری جیسے ریڈ ریج جیسے Infraed rays ہوتی ہیں یہ ان کے Vehicle سے پہلے نمایاں ہوں گی اور پھر وہ ان کے ساتھ نیچے اتریں گے۔ حضرت مسیحؑ اس طرح سے نیچے آریں گے کہ گنگا ابھی نہا کے نکلے ہیں، پانی نظر آئے گا۔ انلب گمان یہ ہے کہ وہ Rejuvenate ہو کے نکلیں گے۔ کیونکہ اتنا مرحد ہو ہو گیا ہو گا اوپر رہتے ہوئے تو زمین پر آنے کے لیے بھی کوئی Adjustment پائیے۔ آنے ہی والے ہیں کون سا دور ہیں۔ آپ نہیں تو اپنے بچوں کو تیار رکھیں۔

طاہر علم سر "فلسفہ ترجیحات میں سب سے بڑی رکاوٹ نفس ہے" کیسے؟
 پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب یہ ایک جملہ ہی ہے اس کا مطلب ہے کہ ہماری نیکی میں سب سے زیادہ عائلہ ہمارا موجود ہے۔ جو ترجیحات میں دیتا ہوں وہ وہی کے لیے ہیں اور اس کو دور کرتی ہیں۔ مگر نفس اتنا وسیع تر، اتنا مضبوط اور اتنا خوفناک ہوتا ہے کہ اس پر جتنی مرضی شیعہ پڑا ہو کوئی اور فتنہ پیدا کر دیتا ہے۔ یہ اتنا Shiftable, variable ہے اور اس کی Dimensions اتنی زیادہ ہیں کہ اسی لیے حدیث قدسی ہے "اللہ نے سب سے بڑا دشمن جو زمین پر تخلیق کیا ہے اپنے خلاف وہ نفس انسان ہے"۔ ظاہر ہے جس کو اللہ اتنا بڑا دشمن کہہ رہا ہے تو

اس کے رنگ ڈھنگ بھی تو زیادہ ہوں گے۔ اس لیے تسلیج پڑھتے رہا کرو۔
 طالب علم لیکن مرفس انسان کے حوالے سے جیسے پہلے بھی بات ہوئی تھی کہ جوں جوں
 انسان کی Sophistication بڑھتی ہے تو اس کی بھی Sophistication بڑھتی جاتی
 ہے۔ سوال یہ بنتا ہے کہ کیا یہ صرف اس ایک Particular فرد کی جو
 Development ہو رہی ہوئی ہے اور اس کے ساتھ اس کا جو نفس ہوتا ہے وہ
 Sophisticated ہوتا جاتا ہے یا ؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب وہ اجتماعی نفس بھی ہوتا ہے اور انفرادی بھی ہوتا ہے۔
 اجتماعی نفس کو Collective self کہا جاتا ہے۔

طالب علم کیا اس کے اندر Recorded چیزیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب نہیں، ابھی آپ دیکھیں ہم انفرادی نفس کی بجائے
 اجتماعی نفس کا شکار ہیں۔ For example through media, through all
 these democratic values. اب لوگوں نے ایسے ایسے قوانین نکالنے شروع کر
 دیے ہیں۔ اب اگر آپ Nutshell democracy کو Explain کر دو ایک، جیسے
 ہمارے پاکستان میں ہوا کہ جی کا لاؤ بین بوسے و سٹیڈ کر لو اب Obviously کا لے لو بین کے
 پیچھے Criminals ہیں۔ مگر جب آپ Democrats دیکھتے ہو اور آپ کو ضرورت ہے تو
 آپ نے سارے Criminals کو فرنی کر دیا۔ یہ مذہبی Value نہیں ہے۔ جیسے ابھی
 پاکستان میں دیکھتے ہو NRO کے تحت، NRO کے تحت سارے Criminals کو دوبارہ
 اقتدار مل گیا۔ Similarly جب ہم European میں بھی دیکھتے ہیں تو جتنے
 Democratic countries ہیں انہی میں Moral value destroy ہوئی ہے۔
 Homosexuality, Lesbianism, rights of property اور یہ شراب و شمع
 کی دنیا جو آباد ہوئی ہے یہ Democrat countries میں ہوئی ہے۔ اب اس کی
 Reason یہ ہے کہ جو زمین کا بندہ ہے جو مزدور پیشہ بندہ ہے وہ Elite نہیں ہوتا،

Literate نہیں ہوتا، کوئی فلاسفر نہیں ہوتا، وہ کوئی Moralist نہیں ہوتا۔ اس نے اپنی Immediate necessity کو Justify کرنا ہوتا ہے۔ اس لیے الاحوال یہ Collective ہو گیا۔ جہاں تو ایک بندہ بیٹھا ہے اس کو اپنی ذات سے ہٹنا ہے مگر جہاں ایک پورا معاشرہ Collective pressure ڈال رہا ہو اس کا پھر نفس بہت طاقتور ہوتا ہے۔ آپ اپنے بچوں کو دیکھ لو، اپنی نسلوں کو دیکھ لو۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے بچے معاشرے میں جہاں تقیبا اس قسم کے قوانین کو بعدزدی حاصل نہیں ہے وہاں کوئی فحاشی جانی جاتی ہے مگر یہاں کیسے بچے کا؟ جس کے پیچھے پوری فورس چل رہی ہے۔ Recommendatory force چل رہی ہے وہ نہیں فحاشی سکتا اس لیے یہ Collective نفس انسان ہے۔ یہی مادہ خود میں تھا یہی آپ تھو تو عادی اولیٰ اور عادیانیہ میں تھا۔ اسی وجہ سے دنیا میں شہداء و صلحاں میں تھا اور ضرور وہیں تھا۔ تو اس کے Aspects different ہیں۔ طلبِ نمرود کے یا فرعون کے بارے میں اللہ نے کہا کہ یہ قوم مالین ہیں یہ قوم مالین ہیں یعنی متکبر قوم ہیں وہ بھی ایک نفس کی قسم تھی۔ مادہ خود میں دوسری قسم آگلی کرانیم کی۔ تو Individual بھی نفس ہوتا ہے مگر Collective نفس بھی ہوتا ہے۔ Collective نفس You can imagine آپ نے اندر بندے کو اکیلا لانا چاہتا ہے لیکن ایک بہت بڑے چارے معاشرے سے کوئی کیسے لے؟ وہ پیغمبر لاسکتا ہے اور پیغمبر جہاں بھی ہوتا ہے اس کے ارد گرد پورا معاشرہ نفسی اشکال کا شکار ہوتا ہے۔ آپ پیغمبر تو ہیں نہیں لے لے کے غریب مساکین کو اپنا آپ محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔

طالب علم حسن ثار کا ایک آرٹیکل پڑھا تھا اس میں وہ کہتا ہے کہ سلطان نیپو کے ساتھی میر جعفر اور میر صادق خدا نہیں تھے۔ ہم تو اسے خدا ہی پڑھتے رہے ہیں آئیے تک؟ پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب اصل میں حسن ثار کو یا کوئی اور ہوان کا مطالعہ بہت ناقص بھی ہوتا ہے اور کمزور بھی۔ میں آپ کو Chronicle ہو Written ہستی ہے میں وہ آپ کو بتا رہا ہوں تو آپ خود سوچیں کہ وہ تھے کہ نہیں تھے؟ میر غلام علی لنگڑا جو اس کا Main سازشی تھا۔ باقی میر صادق تو اسی وقت مارا گیا تھا اور وہ جوتا تھیا لانا بیٹیا ہندو تھا وہ بھی مارا

گیا تھا۔ ایک رہ گیا تھا جو سب سے بڑا تھا اور تھا، میر غلام علی لشکر اور گیا تھا۔ یہ سادات میں سے تھا۔ جب فراموشی حملہ آور ہو رہے تھے تو سلطان ایک آرزو کر رہا تھا کہ دریا کے کاہری میں سیلاب آ جائے۔ اگر کاہری میں سیلاب آ جاتا تو سارے لشکر نے بہ جانا تھا اور سر نکال دینے کا جانا تھا مگر سیلاب اس وقت آیا جب سلطان شہید ہو چکا تھا۔ اور جب سلطان کو دفنایا جا رہا تھا تو اس وقت آسمان پہ گہرے بادل چھائے ہوئے تھے۔ جب انگریزوں نے سلطان کو انیس توپوں کی سلامی دی تو تین اسی وقت بادلوں کی اتنی غمزدگی اور کڑک سنائی دی کہ توپوں کی آواز ان میں دب گئی۔ میر غلام علی لشکر ابھی ساتھ کھڑا تھا۔ انگریز میجر نے جو اس وقت وہاں موجود تھا جب یہ سارا منظر دیکھا تو اس نے کہا Look here even the sky is saluting the great king, the brave king. میجر صاحب اس صاحب راٹھانہ کو کہتے آئے، ماکھنہ ایم (میجر صاحب اس صاحب کو تم نے نہیں مارا اس کو ہم نے مارا ہے) تو میجر نے کہا 'میر صاحب' paid اب اس کے بعد اور کیا Reason رہ جاتی ہے حسن ثار کی۔ پھر اس کے بچے آئے، چھوٹے چھوٹے دو بچے تھے سلطان کے تو اس نے رائے طلب کی کہ کیا کیا جائے؟ تو سب نے کہا کہ ان کو آزاد چھوڑ دو پچاس بچوں نے کیا قصور کیا ہے مگر میر غلام علی لشکر نے پھر ایک بات کہی اس نے کہا "انہی را کشتن و بچہ مانعی را گزاشتن کار خردمندان نیست" (کو سانپ مارا اور سانپ کے بچے چھوڑ دینا عقل مند ہی نہیں ہے) اب اس کے بعد بھی حسن ثار کہے کہ پیدا نہیں تو یہ عجیب بات ہے۔ پھر ان بچوں کو انڈین لے جایا گیا اور یہیں ان کی پرورش ہوئی اور بعد میں ان کے وظائف وغیرہ لگا دیے گئے ہوں گے تو This is the fall of Saranga patam اور یہ جو واقعہ میں آپ سے گوشت کر رہا ہوں یہ سلطنت خدا اور میسور کے بارے میں Chronicle سنوئی میں درج ہے۔ یہ ایک بڑی ہی Specific history ہے جو میسور کے اوپر لکھی گئی۔ اس میں سے آپ کو بتا رہا ہوں It's a history اصل میں یہ سارے جو Comments آرہے ہوئے ہیں ماں یا اپنی مرضی کے ہوتے ہیں کہ میں یہ سمجھتا ہوں میں

وہ سمجھتا ہوں وغیرہ۔ اب وہ ایک یہ قوف پئی آ کے نہتی ہے ایک Funny thing کہ
 قائد اعظم محمد علی جناح سیکولر تھے۔

طالب علم وہ جو ناظر نامی انڈین ناکون ہے جو پئی وی پئی، نئی آما شروع ہوئی ہیں؟
 پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: اچھا آگے سے جواب دینے والا اتنا بے وقوف اور
 جاہل ہے اگر وہ اس سے بچہ لیتے ماس کہ قائد اعظم محمد علی جناح کی ایک Speech نکال دو
 جس میں اس نے لفظ سیکولر استعمال کیا ہو تو جیسی ہو جاتی۔ Through out of his life
 قائد اعظم محمد علی جناح نے ایک مرتبہ بھی کسی Speech میں لفظ سیکولر استعمال نہیں کیا۔ مگر جیسے وہ
 بے وقوف تھی، آگے بیٹھے ہوئے (جواب دینے والے) اس سے بڑے بے وقوف تھے۔
 طالب علم 11 اگست کی Speech کی ریفرنس دی جاتی ہے اس ضمن میں؟
 پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: قطعاً نہیں، ایک بھی Speech میں یہ لفظ
 نہیں ہے۔

طالب علم اس میں ہے کہ You are free to go your Mosques
 and Manders

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: اس میں کیا ہے؟ کیا اسلام نہیں اجازت دیتا، اگر اس
 میں یہ کہا ہو کہ مندر میں ہندو آزاد ہے تو یہ تو قرآن حکیم کی آیت ہے کہ "لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ"
 {البقرہ: 256} (کہ دین میں کوئی جبر نہیں) اباء اور اپنے اپنے مذاہب کے مطابق پرستش کرو۔
 اور کیا یہ پہلی دفعہ پاکستان میں ہوا تھا؟ یہ Throughout Mulims history تو رہا
 ہے۔ یہ تو حضرت عمر فاروق کی وہ مثال ہے جب وہ فتح ایلینا (بیت المقدس کا پرانا نام) کے بعد
 حرق میں سے گزرے، جب ان کے پاس سے گزرے تو بطریق اعظم نے جو چیف پادری تھا،
 اس نے کہا آپ ہمیں عزت بخش گئے اگر آپ ہمارے گیس میں نماز پڑھیں۔ حضرت عمرؓ نے انکار
 کر دیا تو وہ روپاں اس نے کہا کہ امیر المؤمنین ہم آپ کی نظر میں اتنے گناہ گار ہیں کہ آپ ہماری
 عبادت گاہ میں دو رکعت نماز بھی نہیں پڑھ سکتے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ بات نہیں ہے میری نگاہ میں

تمہاری عبادت گاہ بھی اتنی ہی معنی ہے مگر مسئلہ یہ ہے کہ جہاں بادشاہ یا امیر رگ کے نماز پڑھنے کا تو پھر مسلمان اس کی متابعت میں تمہاری عبادت گاہ میں نمازیں پڑھیں گے اور تمہارا جینا حرام کر دیں گے اس لیے میں نے نماز نہیں پڑھی۔ یعنی اس وقت کی یہ بات ہے تو قائد اعظم محمد علی جناح نے کون سی نئی بات کی۔ He was a very true Muslim جہاں تک غیر مسلموں کا تعلق ہے وہ صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک ہونا ہے اہل ذمہ اور ایک ہوتی ہے Equal Partnership اگر پاکستان کی Making میں ہمارے Equal Partners نہ ہوتے تو یہ اہل ذمہ ہوتے، ان پر ٹیکس لگتا، اسلامک رو سے۔ مگر چونکہ وہ ملک میں فیصلہ ہوا اور ان تمام ہندوؤں نے Christians نے پاکستان کے لیے ووٹ دیا۔ اس لیے یہ ہمارے Equal partners ہو گئے اس لیے ان پر ذمہ کا ٹیکس نہیں لگتا۔ تو قائد اعظم محمد علی جناح نے وہی کیا جو مسلمان کرتے تھے۔ مگر نظریہ سیکولر نہیں استعمال کیا۔ No at all

طالب علم سر، اکثر رائٹرز میں بعض بہت زیادہ بھرا دیکھنے میں آتی ہے کہ ڈاکٹر اقبال اور قائد اعظم محمد علی جناح میں شراب نوشی کا سلسلہ بھی تھا۔ سر یہ معاملہ کیا ہے۔ پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب دیکھیں جی اس وقت کا تو یہ نہیں ہے جب یہ بالکل جوان تھے مگر اقبال کے بارے میں۔ It is very sure that he was not used to drink فریڈم ہاؤس کے نمائند (Freedom at midnight) کے مصنف نے جناح کے بارے میں یہ چارٹ لکھا ہے کہ In his young age برٹش لوگوں کے ساتھ وہ پورک بھی کھا لیتے تھے مگر اس کی کوئی بھی سند ہمارے پاس نہیں ہے۔ But if it is let's say, true. دیکھنا یہ ہے کہ جس دن سے قائد اعظم محمد علی جناح نے قیادت سنبھال لی تھی اس دن کے بعد اس نے کسی قسم کا غیر شرعی ایڈٹ نہیں کیا۔ He was so strict as being a Muslim ایسی کسی قسم کی حرکت کا ارتکاب انہوں نے نہیں کیا۔ ہو سکتا ہے کہ ایسے اولیا ہو جو ہوں جو آج تاریخ اسلام کے بہت بڑے ولی ہیں۔ عبداللہ بن مبارک روزانہ رنڈی کے کوچے پر

جاتے تھے اور پھر اس کے جھانکنے کا انتظار کرتے تھے کہ اس کی شکل نظر آ جائے۔ پھر ایک دن ساری رات گزر گئی اور مژدن نے ان دی (سجود ملی کا وقت آ گیا تھا) عبداللہ بن مبارک کے دل نے کہا کہ (عبداللہ بن مبارک صحابی نہیں تھے لیکن آج بھی ان کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں) کیا تمہیں شرم نہیں آئی ہے ابھی تک اپنے اوپر کہ تو نے ایک رنڈی کے لیے ساری رات گزار دی اور خدا کے لیے تو وہ رکعات میں بھی کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد چل گئے، اللہ، اللہ، اللہ خیر سلا۔

طالب علم قبلہ ایک دفعہ اپنے کچھر میں آپ نے ایک بڑا خوبصورت واقعہ قائد اعظم محمد علی جناح کے متعلق سنایا تھا جن دنوں وہ بارایت لا کر رہے تھے.....

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب نہیں وہ بارایت لا نہیں کر رہے تھے۔ وہ پریکٹس کر رہے تھے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ واقعہ کتاب میں درج ہے اور ان کے ایک دوست نے لکھا ہے۔ مگر میں اس کی Ultimate شہادت نہیں دے سکتا۔ چونکہ یہ واقعہ میں نے پڑھا ہے اور یہ کتابی شکل میں تھا۔ قائد اعظم محمد علی جناح کے ایک بڑے گھر۔ دوست تھے انہوں نے کہا کہ مجھے قائد اعظم محمد علی جناح نے نصیحت کی تھی کہ جب تک میں مر نہ جاؤں اس واقعہ کا کسی سے ذکر نہ کرو، لوگوں کو غلط فہمی ہو جائے گی۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے کہا کہ میں انگریزوں میں اپنے گھر میں ایک کیس کی تیار کر رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور ایک بڑی بارعب اور خوبصورت شخصیت اندر داخل ہوئی۔ وہ جیسے بھی تھے مگر مجھے بڑا غصہ آیا (کیونکہ وہ بڑے اصولی سے بندے تھے) کہ یہ کون ہے بواغیر میری اجازت کے دروازہ کھول کے آ گیا ہے؟ مگر جو ٹی میری نظر آپ پر پڑی میری ساری جنت شمع ہو گئی اور میں اس طرح ہو گیا جیسے مجھ میں جان نہ رہی ہو، ان کے رعب کی وجہ سے۔ انہوں نے مجھے کہا ”کہا کہ اسے محمد علی میں تمہارا اور تمہاری قوم کا پیغمبر ہوں۔ اور خدا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تم اپنی قوم میں واپس جاؤ اور ان کی خاطر ایک آزاد ملک کے حصول کے لیے کوشش کرو۔ اور اللہ اور میں تمہارے ساتھ ہیں۔“ اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ میرے کے لیے کوئی جنت نہیں رہی تھی میں انگریز چھوڑ کر پاکستان آ گیا۔ غلام ہے کہ جس بندے کو اتنی بڑی Grace اور امید و یعت ہو گئی ہو تو اس نے پاکستان بنانے کی چھوڑا تھا۔

دوسری نشست

وقتے کے بعد ہوم سٹنگ کے دوسرے سیشن کا آغاز پروفیسر صاحب کے سفر کی روداد سے ہوا جس میں انہوں نے دو واقعات سنائے۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: میں ایک دفعہ سفر کے لئے ٹھکنے سے پیشتر گھر والوں سے مل رہا تھا تو گھر میں کسی نے کہا.....

کی کرو۔ اوان نہ جاؤ منگل جانو! ٹھیک نہیں ہوندا (کیا کرتے ہیں آپ آت نہ جاؤ منگل کو جاؤ! ٹھیک نہیں ہوتا)

میں کہیا کی گل! منگل! دن ساریاں فلاں بند ہو جائیال نہیں؟ (میں نے کہا) منگل! لے دن ساری فلاں بند ہو جاتی ہیں؟

نہیں نہیں نہ جاؤ کسے وہ دن من لیا کرو (نہیں نہیں نہ جائیں کسی بڑے کی من لیتے ہیں)

میں کہیا ہوں آتے فیر میں نہ ورجاؤ! ہو رجاؤں نہ جاؤں (میں نے کہا)

آت تو پھر میں نہ ورجاؤں گا بعد میں جاؤں نہ جاؤں)

اچھوڑی دیر میری گل سن کے پریشان ہو گئی، امینوں کہندی اے (خاتون میری بات سن کے پریشان ہو گئی، اور مجھے کہتی ہے)

سن وی لیا کرواں کدی ات منگل اے سیٹ اگے کراؤ (سن جی لیا کریں کبھی آت منگل ہے سیٹ اگے کرا لیں)

میں کھیانی بی ہون کا بی بی میرا رستہ کھنکھوڑتی ہوئی، جاڑا میں نہ وراے اور منگل
آلے دن ہی جاڑا اب میں دیکھنا منگل کی گرو، یہ میرے مال (میں نے کہا) بی بی
اب کا بی بی میرا رستہ کاٹے، جو مرضی ہو، جا مانہ اور جا و منگل کو ہی جانا ہے۔ دیکھنا
ہے کہ منگل کیا کرتا ہے میرے ساتھ۔

So i went پورٹ پر پہنچا تو گورنمنٹ نے وہ ADC بھیج دیے کہ پروفیسر صاحب کو جہاز
تک ایرکارت کرنا ہے۔ اوپر سے وہ ڈینس کا جو تھا چوہدری فریاد علی اور Everybody
We should leave the Prof. Sahib at the was anxious کہ
And then the work انہوں نے بٹھا دیا اور چل دیے سارے airport
started میں سوچ رہا تھا کہ منگل کن کے لیے ہوا تھا؟ میرے لیے یا ان کے لیے؟ آپ یقین
کریں کہ کوئی تک ایک لکھ ایسا نہیں تھا کہ got very sick اجدھر جاؤ یہی کام ہے اگر ملطی
سے اگر آپ کسی ایسے ہوٹل کو دیکھ، ہے وہ تو دور قریب آگئی اور پوچھنے لگتی سر آپ ہی وہ؟ پٹلا (بھرا)
بہہ جاتا ہے اتنا بندہ خوار ہوتا ہے۔ اچھا اعلیٰ میں آپ کو بتاؤں جب میں جا رہا تھا تو وہاں
انہوں نے ایک پورا Batch جا رہا تھا over And one of them came
خیال ہے کہ گروپ کیپٹن تھا وہ کہنے لگا ہم کو آپ سے معنی کی بڑی آرزو تھی آج اللہ نے ہمیں
موقع دے دیا۔ میں نے کہا اچھا ٹھیک ہے آجاؤ۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ میرا پورا Batch جا
رہا ہے Everybody wants to see you اچھا آجاؤ اور وہ آنے شروع ہو گئے۔
آخر میں بڑا لطیف ہو گیا جب یہ چند لوگ گزر گئے اور منزل قریب آتی جا رہی تھی کہ ایک شخص مجھے
کہتا ہے کہ ہم عام لیاقت صاحب بیٹھے ہیں اور درخواست کر رہے ہیں کہ میں آپ سے ملنا چاہتا
ہوں۔ میں نے کہا کہہ دو اس سے کہ میں نہیں ملنا چاہتا اور اگر تم لوگوں نے کوشش کی تو میں جہاز
سے باہر پھلاٹک لگا دوں گا۔ وہ دفعہ اس نے معنی کی کوشش کی لیکن میں نے انکار کر دیا کیونکہ جو اللہ
کے رسول ﷺ کے ساتھ Deliberate فراڈ کرتے ہیں ان سے میں نہیں مل سکتا۔ ہو کوئی
خطا کا رافٹی، مجھ جیسا ہی ہو One can share one's follies with people

مگر یہ جو بندہ ہے اس سے میں نہیں ملوں گا۔

(دوسرا واقعہ)

مگر جناب آپ کو ایک کلاسک واقعہ سناؤں، اس وقت رشید جوئیر تھا پاکی کا گلزار ہی، وہ نیویارک میں تھا۔ یہ بات اتنی دلچسپ ہے کہ مجھے یقین نہیں ہے۔ نیویارک میں ایک دفعہ اتفاق سے میری ایک بنگالی سے بات ہو گئی۔ جس طرح خطا کا انسان ہوتے ہیں بار بار خطائیں کرتے ہیں چنانچہ خطا کا مرتکب ہوا اور مجھے ملا۔ میں نے پوچھا کیا حال پال ہے اور کیا ام ہے تمہارا؟ اس نے اپنا نام بتایا تو میں نے کہا وہ تو بہت برے سال میں ہو، تمہاری بیوی بہت سخت بیمار ہے تم یہاں کر آیا رہے ہو؟ بنگالی نے میرے ساتھ بات نہیں کی اس نے فون نکالا اور کہا اے بابا میرا صاحب آجے گا۔ لو جناب اس نے میرا نمبر نوٹ کر لیا اور شام تک 50 بنگالی اکٹھے کر لیے اور جہاں جہاں تھے سب کو بچہ کر دی کہ ایک بھر صاحب آئے ہوئے ہیں۔ جب میں آ رہا تھا واپسی پر مجھے مسلسل بنگالیوں کے فون آرہے تھے۔ میرے ساتھ میرا اینڈ آفون تھا۔ میں نے اسے کہا یہ پوری امت تمہارے حوالے کر کے جا رہا ہوں۔ اتنے پورے پہنچے رشید جوئیر آگئے وہ جو تھا۔ پرانا سٹاگر تھا اس نے بڑے آرام سے پیار سے رخصت کیا۔ کوئی اب جہاز ہی نہ چلے۔ پتہ چلا جہاز لیس ہو گیا ہے، اچانک ایک عورت کو قشش آگیا تھا۔ She had a heart attach and problem was very serious جہاز کا ملازم ہی نہیں سکتا تھا۔ جب تک اسے ہسپتال نہ بھیجے یا اس کا علاج نہ ہوتا۔ دوسرا مسئلہ Cabin crew نے جا کر رشید جوئیر کو بتایا اور کہا کہ جہاز اڑ رہی نہیں سکتا۔ رشید جوئیر نے کہا یا راجی کیا بات ہے پروئیسر صاحب اندر بیٹھے ہیں ان

سے جاگ رہا تھا۔ That was very strange ان کے قاعدہ و قانون کے مطابق بہت Delay ہو جاتا تھا، لہذا الرشید جو بکھر گئے کہا آپ جا کر پروفیسر صاحب سے بات کرو فلاں سیٹ پر بیٹھیں ہیں۔ وہ سارے میرے پاس آگئے اور کہا سر یہ مسئلہ ہے چہاڑ نہیں اڑ سکتا سریش بہت سیر لیس ہے۔ میں نے کہا مام کیا ہے اس کا؟ انہوں نے مام بتایا میں نے کہا یہ خوفزدہ ہے اور پانچ دن سے اس نے کچھ کھانا یا نہیں کھا اس کو شدید کاسٹریکشن ہو گیا ہے اس کو تھوڑا سا چائو اور جگر دودھ دودھ چلاؤ اور Lezatnal دے دو۔ جب سے پانی پانی پھر کا کے ہوش آیا تو وہ کوئی بورجمی عورت تھی اور جس طرح پانی عورتیں کرتی ہیں، خوف کے مارے اس نے کچھ کھایا تب نہ تھا اور ظاہر ہے کہ وہ کمزور بھی تھی اور اس پینس کا دباؤ بھی تھا۔ ہر حال اس کو دودھ وغیرہ چلا دیا گیا اور تھوڑی دیر کے بعد وہ آرام سے سو گئی اور خرا لے لیتے گئی۔ موخر لے "مارنے" شروع ہو گئی اور میری سختی شروع ہو گئی۔ ایک صاحب آئے یا آپ کو کس طرح پتہ چلا ہے؟ دوسرے صاحب آئے آپ کو کیسے پتہ چلا ہے؟ پھر ستر دیکھئے All American flight everybody slept within own premises and I couldn't relax میں نے کہا پلو شکر الحمد للہ کمر والوں کو میں کہہ کر آیا تھا کہ کسی قیمت پر کسی کو نہیں بتانا کہ میں آ رہا ہوں۔ مجھے تھمی تھی کہ میں اپنے پورٹ سے غاصوشی سے نکل جاؤں گا اور کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔ پورا ایک دن خرا لے "ماروں" گا۔ جب نیچے اترتا تو کوئی سات بند سے پہلے کارڈ لے کے نیچے کھڑے تھے اور ان پر لکھا تھا کہ میاں صاحب The superintendent of customs and asistant commissioner of the customs they request Prof. Ahmed Rafique to come on this line. یہ باہر نہیں اندر جہاز سے اترتے ہی منہر تھا۔ میرے سامان کی ان کو کوئی فکر نہیں تھی۔ میں نیچے اترتا میاں فاروق آگے کھڑا تھا اس کے ساتھ کوئی چھ سات بندے صف باندھ کے کھڑے تھے۔ سلام دعا ہوتی میں نے کہا میرا اسلام؟ وہ ہنسی پکا ہے سر آپ اس کی فکر نہ کریں، آپ عرف ہمارے پاس بیٹھیں۔ مجھے بڑا غصہ آیا، میں نے پوچھا یا راجھے بتایا کس نے؟ بتا کس نے تھا، اس نے کہیں گھر

نوں کیا اور سب بڑی Respect کرتے تھے ان کی کٹھ والوں نے سوچا امریکہ سے آرہا ہوں پتہ نہیں کتنا سامان ساتھ ہو گا اور کتنے مسائل مجھ پہ پڑیں گے، انہوں نے سوچا بہتر ہے کسٹمز والوں کو بتا دیں۔ چنانچہ انہوں نے سپرٹنڈنٹ صاحب کو بتا دیا کہ پروفیسر صاحب فلائٹ سے آرہے ہیں۔ میں سارے پارکنگے بعد ان کے پورٹ سے باہر نکلا۔ اس قسم کا المیہ میرے ساتھ ہر جگہ ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ انسان زندگی کے ساتھ نہیں چلتا۔ I have different opinion that people don't live by life, people live by work. جب تک کسی نے کچھ کرنا ہوتا ہے وہ زندہ رہتا ہے۔ When the job is done he quits لوگ غلط خیال رکھتے ہیں۔ زندگی کوئی شے نہیں جب تک انسان کا کوئی کام مقرر ہے اس نے ہر صورت زندہ رہنا ہے، پابے ستر پہ زندہ رہے پابے کسی جگہ پر، Once it is over جب آپ کا کام دنیا میں ختم ہو جاتا ہے پھر آپ کو Quieter Card مل جاتا ہے۔

طاہل علم پروفیسر صاحب یہ فرمائیں جو کچھ کام کسی بندے سے لیا ہوتا ہے تو کیا وہ پہلے اس کے رستے متعین کر دیتا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب آپ کا یہ سوال ایک بہت بڑی Meta physical scheme and reality سے Connected ہے۔ جب ہم اسے زمین سے دیکھتے ہیں تو اس میں بڑے سوال نکلتے ہیں مگر جب اسے آسمان سے دیکھتے ہیں تو نہ کوئی جبر و قدر پہ شہر رہتا ہے نہ زمان و مکالم پہ شہر رہتا ہے۔ It is very clean مگر میں آپ کو اتنی بات بتا دوں کہ جب ہم اپنے کسی بچے کو بھی باہر بھیجتے ہیں تو Suppose someone is going to England اگر وہاں رہے ہیں تو ہم رہائش بھی Manage کریں۔ پیسے بھی Manage کریں، کپنی بھی Manage کریں اور ہم چاہتے ہیں کہ۔ He should stay safe over there پراختا ہے۔ اس نے صرف مگر باقی معاملات میں ماں باپ اتنے Sensitive ہوتے ہیں کہ They try to manage every little

thing for the son اب زمین و آسمان کی سب سے اعلیٰ ترین مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے زمین
 پہ بھیجا تھا۔ ہم اب اس دور میں اپنی طرف سے زمین کے حالات دیکھتے ہیں مگر۔ What
 about the first man? جس کی کوئی Training نہیں تھی۔ تعلیم نہیں تھی۔ اس کو زمین
 پہ کسی چیز کا پتہ ہی نہیں تھا۔ اس کو یہ بھی علم نہیں تھا کہ کون سا چیل اچھا ہے؟ کون سا برا ہے؟ کیسے گھر
 بنانا ہے؟ کیسے زمین کا شت کرنی ہے؟ There was nothing at all, then he
 was guided, instructed اور خداوند کریم نے وہ تمام Sources جو زمین میں
 رکھے تھے ان کی آگاہی اس کو دی۔ یہ پہلے سے Planned نہ ہوتا، اب بھی اگر چیزیں پہلے سے
 Planned نہ ہوں تو یہ جو اس وقت اتنے سارے کام آپ کر رہے ہیں۔ کانیں بنی ہوئی ہیں۔
 کوئی ادھر سے وحاشہ نکلتی ہے، یہ کبھی بھی آپ کے پلے نہ ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ نے چھ بلین دس بلین
 بندے بھیجے تھے یا کسی وقت بھی جیسے اب بھی زمین پہ سات بلین بندے موجود ہیں۔ ان سب کے
 اس نے پہلے سے بندوبست نہ کئے ہوتے اور ہر چیز کا انتظام اس نے مکمل نہ کیا ہوتا (تو زمین پہ
 زندگی ممکن ہی نہ ہوتی کہ انسان کو غلط فہمی یہ ہے کہ وہ ان کاموں کے لیے آیا ہے۔ وہ ان کاموں
 کے لیے آیا ہی نہیں تھا۔ وہ جن کاموں کے لیے آیا تھا ان کا اس کو کبھی خیال ہی نہیں آیا تھا، ان کا اس
 کو کبھی خیال ہی نہیں آیا کہ میں کیوں آیا ہوں؟ اب آپ دیکھیں اس کی سب سے بڑی آرگومنٹ
 میں آپ کو چھوٹی مثال سے دیتا ہوں کہ زمین پہ تیرہ لاکھ ٹینس (Genius) ہے (1.3
 million) ہمارے ماہ 1.3 اور مہینے 1.3 میں ایک مخلوق یہ دعویٰ کرتی ہے کہ زندگی میں
 نے بنائی ہے۔ عقل میرے پاس ہے، میں نے Sources بنائے ہیں آگے تھنکی کروں
 گا۔ What about the rest? کون سا انسان ہے جو ان کی لائف میج کر رہا ہے۔ ان
 کے رستے مقرر کر رہا ہے۔ ان کے رزق مقرر کر رہا ہے؟ ہم اتنے خود غرض ہوتے ہیں کہ ہم
 لاکھ پر اس کو کبھی دیکھتے ہیں نہ کبھی جانتے ہیں۔ صحرائوں میں، جنگلوں میں، پہاڑوں میں کروڑہا
 مخلوقات ایسی ہیں کہ اگر خدا ان کو نہ سنبھالے، ان کو رزق نہ پہنچائے تو زمین دیکھتے ہی دیکھتے بخر
 ہو جائے، تم بوجھاؤ You get nothing out of it, you see اسی لیے قرآن

حکیم میں اللہ تعالیٰ نے صرف ایک آیت، ایک آیت میں اس کو مکمل واضح کر دیا۔ "وَمَا مِنْ ذَاتَةٍ
 فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرُّهَا وَمُسْتَوْدَعُهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ
 مُبِينٍ" (زمین پر ایسا کوئی ذی حیات نہیں جس کا رزق ہم پر نہ ہو)۔ "وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرُّهَا
 وَمُسْتَوْدَعُهَا" ہم ہی جانتے ہیں کہ اس نے کہاں کہاں قرار رکھا ہے۔ کہاں کہاں جانا ہے
 کہاں سے آنا ہے اور کس جگہ زمین پر سونپا جائے گا اور یہ ہے کہاں؟ "كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ"
 {ہود: 6} (یہ تمام کا تمام ایک بیان کرنے والی واضح کتاب میں درج ہے) Now you
 see کہ اگر ہمارا ترجمہ صحیح ہو جائے تو ہم قرآن کو آسان سمجھ لیں۔ آپ جسے لوح محفوظ کہتے ہو
 میں اسے ماسٹر پلان کہتا ہوں۔ کسی بھی ماسٹر پلان میں شکلیات کی ابتدا کرنے سے پہلے زمین
 بنانی اس کو Liveable کرنا، اس کو لائف بیلٹ بنانا، اس کو مستقر رہ دھوپ دینا، روشنی دینی، ہوا دل
 دینا، پانی دینا، یہ سب سے پہلے ایک مکان بنانے کی پوری پلاننگ ہوتی۔ پھر اس میں زندگی پلان
 ہوتی، پیٹھ پلان ہوئے، رزق پلان ہوا یہ سارے کام ماسٹر پلان میں درج ہے۔ اب آپ کے
 پاس ایک ہی مسئلہ رہ جاتا ہے کہ کیوں؟ Why were we created, what was
 the bigger reason? Obviously آج کا سائنسدان بھی آپ دیکھو تو وہ ایک چیز
 سے بڑا خوفزدہ ہے۔ Can we give artificial intelligence to a
 computer? کیا ہم اپنے بنائے ہوئے کسی Robot کو Artificial
 intelligence دے سکتے ہیں؟ آپ نے جو Instruction اس میں رکھی ہوگی اس میں
 آپ نفاق تو نہیں ڈال سکتے، بے ایمانی تو نہیں ڈال سکتے، بے رحمی تو نہیں ڈال سکتے۔ جو کچھ بھی
 آپ ڈالو گے اس میں اس نے اسی طرح ایکٹ کرنا ہے۔ آدمی ڈالنا ہے اس بات سے کہ میں نے
 اگر کمپیوٹر کو یا روبو کو جو اخلاق بنا دیا تو سب سے پہلے اس نے میرا ٹھکانا ہے۔ اللہ اتنا بڑا تھا کہ اس
 کو اس قسم کی کوئی فکر نہ تھی۔ So He gave them what they needed and
 gave them a task اور وہ اس نے بڑا سادہ سا رکھا ہے۔ "إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ
 إِنَّا شَاكِرًا وَإِنَّا مُكْفُورًا" {الدھر: 3} کہ میں نے تمہیں عقل صرف اس لیے دی ہے چاہو تو

مجھے مانو چاہو تو میرا نکار کر دو۔ And He is the Greatest teacher of all times کہ کسی پہنچ نہیں، تسلط نہیں، روشنی کے بہانے بھی وہ ایمان طلب کر سکتا تھا۔ وہ ہر ذی آسانی سے حکم دے سکتا تھا کہ اس کو روٹی ملے گی جو مجھے مانے کا مگر اس معاملے میں جو چاہا اس نے آپ کو دینا تھا وہ ایک سنگل سبجیکٹ یہ تھا کہ تم کئے، تم نے زمین پہ کھلایا، یہاں بچے سارا کچھ کیا، کیا تم مرنے تک اس اعتبار تک پہنچے کہ نہیں پہنچے؟ کیا خدا کو مانا کہ نہیں مانا؟ یہ وہ سچ میں پوچھتا ہی نہیں ہے یہ وہ اس وقت پوچھتے گا جب آپ قبر کے سر جانے پہنچیں گے، قبر میں اس نے وہ سوال کرنے ہیں۔ من وہ یک ہی آگے ہو، حیل کو وہ وح میلا کر کیا اب بتاؤ ذرا تمہارا رب کون ہے؟ اگر آپ سے جواب نہ آگلا تو اس نے ایک گھنٹہ کا سوال اس نے دے دیا۔ اچھا یہ نہیں پتہ تو یہ بتا دو۔ من نیک تمہارا رسول کون ہے؟ آپ دیکھتے ہو کہ جب اگر ہمیں اللہ کا رسول یاد آ جائے تو ہمیں کلہ بھی یاد آ جائے گا۔ ہمیں دوسرا جز بھی یاد آ جائے گا۔ تو یہ رعایتی سوال ہے۔ مگر First ever question comes first من وہ یک تمہارا رب کون ہے؟ اس لیے یہ کہنا کہ انسان یہ کہتا ہے وہ کہتا ہے یہ نہیں کہتا ہے ایک بہت بڑے گیمونٹ لیڈر نے کہا تھا کہ ہم جتنے مرضی دعوے کر لیں ایک بات پر ہم مجبور ہیں کہ انسان کا یہ End ہمارے قبضے میں ہے یہ Beginning ہمارے قبضے میں ہے۔ ہم ان دو Ends کو کنٹرول ہی نہیں کر سکتے۔ کہاں اس نے آتا ہے؟ اس کھڑ میں پیدا ہوا ہے؟ کیا اس نے گرنا ہے؟ یہ ہمارے بس میں نہیں ہے۔ اگر انسانوں کو اتنا ہی اختیار ہے تو پورا اختیار یہ دے دیا جاتا کہ بھی تم ماں باپ خود چن لو کہ اس کے کھد جانا ہے؟ تو میرا خیال ہے کہ چھارے تو عمل گیت کے ٹھہر پیدہ ہوتے۔ But this was not with the humans یہ یہ تو اس بھی اللہ کے پاس ہے۔ انجام بھی اللہ کے پاس ہے اس لیے وہ اس قسم کا کوئی چوالیس ہمیں نہیں دے سکتا۔ ہمارے اختیار میں وہ Sources نہیں دے سکتا باقی رہا آپ کا سوال تو آپ کا وہی سوال ہے ہو رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر ہم چیز اللہ نے کرتی ہے تو پھر ہم کیا کرتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ کوئی کام تم سے کرنا چاہتا ہے تو اس کے مطابق تمہیں Motivate کر دینا ہے اگر آپ نے لاہور جانا ہے؟ تو ایک

ہوتی ہے Driving disk وہ اس کے پاس ہے۔ وہ آپ کو بڑے Motives دے گا اگر آپ نے جاب کے لئے اپانی کرنا ہے۔ جاب تو ایک کو ملتا ہے۔ اور وہ سات کو Move کر رہا ہوگا۔ آپ دفتر کو شش کر رہے ہو گئے، اور دفتر کو شش کر رہے ہو گئے۔ سوال یہ ہے کہ آدمی یہ کہتا ہے کہ میں کو شش کیوں کروں؟ مگر آپ کو جانا پڑے گا اس لیے کہ ایک Failure سے جو ایک Feeling آپ کے اندر سا کافی کی پیدا ہوگی یہ خدا کے لئے نیا دھارم ہے کہ کیا انسان اس قابل ہو گیا ہے کہ مایوسی میں، گھر بہت میں، پریشانی میں کیا وہ اپنے خدا کو یاد کرتا ہے کہ نہیں؟ اب اتفاق دیکھو جھپٹے دنوں ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہا کہ پروفیسر صاحب میرے پاس اب صرف ایک وقت کے کھانے کے پیسے رو گئے ہیں۔ And have a ticket for Dubai دو سال سے بے کار ہوں اور اب سب کچھ ختم ہو گیا ہے تو میں نے کہا اچھا پھر پلے جاؤ وہی تو مجھے کہتا ہے کہ دیکھو کیا جس مردہ کو دیا ہے، ایہ دونوں میرے کو ل آخری پیسے نہیں۔ (سردیکھ لیں مردہ نہ دیکھیں گے کہ اب میرے پاس آخری پیسے ہیں) میں نے کہا یا اب ہو کچھ بھی ہے پلے جاؤ۔ میرے پاس تو کوئی پانس نہیں ہے ہمیں روکنے کا You better got to Dubai وہ چلا گیا اور کوئی پارچہ مینوں کے بعد ایک آیا مسٹانی کا ڈب لے کر اور کہنے لگا Thank you very much آپ کا مشورہ کام آ گیا۔ میں نے پوچھا کیا جاب مل گیا ہے؟ بولا ابی بالکل نہیں ملا۔ کہنے لگا سردہ یعنی جا کے دو مہینے رتا رہا۔ پریشان حال، کوئی کام نہیں ملا۔ اس سارے عرصے میں مجھے آپ پر فخر آتا رہا کہ میرے پاس جو پیسے تھے وہ تو پروفیسر صاحب نے خرچ کر دینے میں اور اب میں کیا کروں گا؟ I was finished کہنے لگا کہ اسی غم و فخر میں کہ اب میں کیا کروں گا اور میں واپس آ رہا تھا۔ جس سیٹ پر میں بیٹھا تھا اس کے برابر وہی سیٹ پہ ایک انگریز بیٹھا ہوا تھا۔ بیٹلہ ہائے شروع ہو گئی۔ اس نے پوچھا کدھر جا رہے ہو اور کیا کر رہے ہو؟ کہتا ہے کہ میں نے اسے اپنی ساری داستان درد سنانی کہ اب میں Destitute تھا بالکل بیکال۔ لیکن I had a ticket, I was advised and I went to Dubai and I found no job and with the

same miserable condition I had to come back. تو نے کیا کیا ہے؟ اس نے بتایا میں MBA ہوں۔ یہ میرا Experience ہے، وغیرہ وغیرہ۔ میری روداد سن کر اس نے مجھے کہا کہ کل صبح فلاں فضا میں آپا ماتی تھی تنخواہ ستر ہزار ہوگی You got a job وہ کہنے لگا اس میں سو چار ہاک جہاں میں جاب ڈھونڈ لے کیا تھا وہاں سے جوتیاں کھا کے واپس آ رہا ہوں اور یہ چیز تو کسی کے تصور میں ہی نہیں آ سکتی کہ میں ما کام مارا وہ آپ کمر لوٹ رہے ہوں اور ساتھ میں بیٹھا مسافر اٹھا تا آپ کو اتنی اچھی جاب آفر کر دے۔ اس لیے بعض اوقات ہم لوگ جو خدا پہ یقین کرتے ہیں۔ Don't believe in any chance, no chance فرود روٹھ کر سے بندھا ہوتا ہے۔

طالب علم سر آپ فرما رہے تھے کہ بندے کو پتہ ہی نہیں ہوتا وہ کس کام کے لیے جاوے گا اس سے کہو الیا جانا ہے تو کیا بندے کو پتہ لگ جاتا ہے کہ.....

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں بعض اوقات اس کو کام ملتا ہے کہ اسے اچھی سفارش مل گئی ہے اس میں ویسے ہی Diversion آ جاتی ہے۔ اس کے پورے مقصد حیات میں ہی Diversion آ جاتی ہے۔ Now he will develop a sense کہ یا اللہ اور رسول ﷺ کوئی چیز نہیں، صرف سفارشات ہی کام آتی ہیں۔ دنیا کا پیسہ ہی کام آتا ہے رشتہ ہی کام آتی ہے۔ Most of us even today believe so اسی سے اصل مذہب کا حصار ٹوٹتا ہے اس لیے Most of us believe یہ سابق باتیں تو مولویوں کی ہیں لیکن The fact is کوئی اچھی سفارش مل جائے تو کام بن سکتا ہے۔ میرے پاس بھی بہت سارے لوگ آتے ہیں کہ میری سفارش کروں۔ میں انہیں پانس بھی دیتا ہوں یا سفارش کا تو مجھے اعتبار نہیں ہے لیکن سچ آپ لے جاؤ اللہ مہربانی کرے گا۔ تو وہ کہتے ہیں شیخ کر لیں گے پہلے سفارش کروں۔ اور آج تک میری کی ہوئی سفارش کم ہی مانی گئی ہے۔ طالب علم سر اہل مغرب تو سرمایے میں کھیل رہے ہیں اور ہمیں اقبال کے لفظوں میں اللہ مہربان نے وعدہ حور پڑھا رکھا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب دیکھو ان کا مسئلہ اور بے جا اور ہمارا پرالہم اور بے مثال کے طور پر جب دنیا بہت ترقی کر گئی جس طرح پہلے زمانے میں یہ لاش تھانہوں نے بہت ترقی کی امریکہ نے بہت ترقی کی ہم مسلمانوں کے کچھ گروہ یہ کہتے تھے کہ ان مسلم کو اللہ اتنی فراشی اتنی عزت اتنی Respect اتنی طاقت دے رہا ہے اگر ہماری طرف دیکھو تو ہم عذاب میں پڑے ہوئے ہیں بھوکے مر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ کوئی آن کی ہی Situation نہیں تھی۔ بلکہ بہت پہلے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بھی اصحاب رسول ﷺ نے یہ کہہ دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم مسلمان Destitute بھوکے، ننگے اور بے باہمی کے حامل ہیں اور اہل کفر کو اللہ نے اتنا مقام بخشا اور اتنا مال دیا اور اتنی عزت بخشی۔ پھر وہ کار نے پھر قرآن حکیم میں فرمایا کہ اگر ایک مصلحت مانع نہ ہوتی تو میں ان کے مکانوں کی سیڑھیوں تک کو چاندی کی بلکہ سونے کی کر دیتا۔ وہ مصلحت کیا مانع تھی؟ جواب بھی مانع ہے۔ جب ان کو دیکھتے ہیں اتنا Rich اتنا Prosperous اتنا Well being تو Then we feel like کہ ہمارا تہہ بہ تہہ ملھ ہے، کمزور ہے اور وہ انعام پا رہے ہیں۔ Let's say امریکہ وہ اعلیٰ سوسال سے پرانے کر رہا تھا اور یہ کوئی سوچتا تھا کہ امریکہ جنت ہے وغیرہ وغیرہ۔ مگر وہ اپنی Situation دیکھ رہا ہوتا ہے جبکہ ہم Partial دیکھتے ہیں۔ What about now? آن آپ امریکہ کو دیکھیں۔ ایک شخص اپنی پارٹی کے ایک لیڈر تھے جو فوت ہو گئے ہیں وہاں القاری بھی صاحب ان کی تعریف و توصیف میں اتنا ابلاغ کر رہا تھا کہ میں نے سوچا اگر اتنی کوشش خدا کے بارے میں کرے تو وہ بھلوں سے زیادہ نہیں جاسکتا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ وہ تو واقعی سائنسدار لیڈر تھا۔ بہت بڑا لیڈر تھا اور آپ اس کے بہت اچھے Follower ہو رہے تھے تو کیا آپ اس کا انجام بھی Follow کرو گے؟ زندگی تو بہت اچھی طرح نالو کرنے کے لیے تیار ہو گیا اس کا انجام بھی نالو کرنے کے لیے تیار ہو اس عظیم لیڈر کا؟ We see life only in partial مگر اگر آپ صبر کر جائیں اور پوری زندگی دیکھیں تو کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جس کی طرف آپ رشک کی نگاہ سے دیکھو۔ Things Keep on changing اور ہمارے لیے مغربی طرز زندگی وقتی لحاظ سے خوش آئند ہو سکتا ہے لیکن اگر ہم

تاریخی طور پر دیکھیں تو اسلام اپنی پیدائش سے لے کر 1707 تک غالب رہا Top most یعنی ساری دنیا پر مسلمان غالب رہے ہیں۔ اس دوران میں لڑائی جھگڑے رہے پھر آپ دیکھو یورپین اوپر اٹھنا شروع ہو گئے۔ امریکا اب آیا ہے۔ حتیٰ کہ جوتے جوتے اٹھارویں، انیسویں اور بیسویں صدی آگئی ہے بلکہ اب شاید اکیسویں شروع ہو گئی ہے۔ ان دو تین سو سالوں میں As a rule if you see مسلمان مرے نہیں رہا ورنہیں ہوئے بلکہ ایک انگریز نے بڑی حسرت سے کہا تھا۔ Where there is oil there is Muslim, where there is Muslims there is oil تاکہ وہ قانون دیکھیں وہ ہم خدا اور رسول ﷺ سے پیچھے پتے پتے اتنی دور چلے گئے ہیں کہ It is so difficult to us to manage کہ ہم کوئی سادہ سا کردار بھی پیش کر سکیں۔ Obviously ان لوگوں کی ترقی ہمارا ایمان اور خراب کر گئی۔ Many of the poeple amongst us, tell us کہ ہمارے مسلمان ہمارے اتنے گزرے ہیں اور وہ کاغذ ہو کر اتنے معزز ہو گئے ہیں۔ حتیٰ کہ اقبال نے بھی شلوہ اسی بات پر لیا تھا۔ باقی سب کچھ تو صرف غیر کو مل رہا ہے اور مسلمان کے لیے ایک وعدہ خوری نہیں۔ But we have to see period of time (ماہ و سال) اقوام کے لیے زیادہ ہوتے ہیں اور غم کے لیے کم ہوتے ہیں۔ فرد کا شاید سو سال تک محدود ہو لیکن قوم کا کیرے دو تین سو سال تک بھی جاسکتا ہے۔ And now again with the fluke کہ یہ خدا کی مروت کا ثبوت ہو گا کہ جب ایٹم آپ کا آسمان پہ پھٹتی جائے گا۔ آپ کا پاکستان آسمان پہ پھٹتی جائے گا۔ چنانچہ پھٹتی جائے گا، عرب States پھٹتی جائیں گی۔ ایک خوفناک ترین جنگ کے آثار بھی نظر آرہے ہیں کیا اس کے بعد ہم یہ کہہ سکیں گے کہ اللہ نے کوئی بے انصافی کی، مسلمان کو اسلام کا فائدہ کوئی نہیں ہوا؟ میرا چنانچہ خیال ہے کہ ایک تو اتر کے ساتھ تاریخ اپنے Patterns بدلتی ہے۔ But even now in the history, literate history ہمیں بتاتی ہے کہ مسلمان دنیا میں سب سے زیادہ غالب رہے ہیں۔ میں ہستیا حتیٰ کہ انڈین ہمارا سہرا ل ہے۔ اگر لیڈی چین کی شاہی سلطان

اصلاح الدین کے بھائی الملک العادل کے ساتھ ہو جاتی تو انگلیٹنڈ ہمارا ہوتا۔ اس بناء پر پندرہ سال قتل و غارت ہوتی رہے اور رچے و شیریں کی از حد کوشش رہی کہ اس کی بہن کی شادی سلطان اصلاح الدین کے بھائی الملک العادل کے ساتھ ہو جائے اور وہ معاہدہ بھی لکھ دیا گیا تھا کہ ان کی شادی کراوی جائے اور یہ و ظلم ان کو بھیڑ میں دے دیا جائے۔ اگر آپ دیکھو اس وقت Nobody can imagine آرمینڈا کی فتح کے دوران انگلیٹنڈ نے مسلسل درخواست کی Ottoman Empire کے بادشاہ کو کہ ہم جنگ لڑنے جا رہے ہیں اور اگر وہ کہہ کہ تم ہمارے ملک کی حفاظت کرنا۔ پیسج تو آ کر رہتی ہے۔ Doesn't matter when

طالب علم دنیاوی لحاظ سے بہت کے علاوہ میرے پوچھنے کا مطلب یہ تھا فرض کریں کہ آخرت کے حوالے سے مسلمانوں کو تو Message مل گیا تھا لیکن جن لوگوں کو یہ Message نہیں ملا؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب ایسا کوئی بھی نہیں جس کو Message نہیں ملا۔ میں آپ کو ایک بی Funny سے بات بتاؤں گو سال، دو سال پہلے اسکیموز کو امریکہ نے آکر گرنے کی کوشش کی۔ اسکیموز کی سوانح پر مشن کوئی پانچ سے سات جزا سال پرانی ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ Do you believe in something? انہوں نے کہا کہ ہاں! جب ہم مچھلی کے شکار کے لیے نکلتے ہیں تو چونکہ ہمیں پتہ ہے کہ آٹانوں پر ایک طاقت ہے جو ہماری مدد کرتی ہے اسی لئے ہم اس سے دعا کرتے ہیں۔ جس دن ہم دعا مانگتے ہیں اس دن مچھلی ہمیں زیادہ ملتی ہے اور جس دن ہم دعا نہیں مانگتے اس دن مچھلی ہمیں کم ملتی ہے۔ یعنی یہ Original most simplest faith سب میں ہے۔ اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ آج تک میں نے کسی قوم کو تباہ نہیں کیا جب تک اس کی طرف تغیر نہیں بھیج لیا اور یہ صرف تغیر "وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ" (ابراہیم: 4) (اس قوم کی زبان میں ابھرا یہ بالکل بھی نہیں کہا جاسکتا البتہ شروع میں تمام لوگ موحد تھے۔ And today I'm giving you the latest comments انسان کی معاشرت کے بارے میں۔ دو بہت بڑے

Anthropologist ہیں ایک کو بابائے عمرانیات کہتے ہیں۔ پروفیسر سمیٹھ (Prof. Smith) اور ویرٹ (Tire) ہے اور دونوں نے اپنی میسرجز کے بڑے عجیب و غریب نتائج نکالے ہیں۔ یہ مختلف نتائج ہیں اور ان پر کوئی Anthropologist اعتراض نہیں کرتا۔

نمبر 1: Homo sapien is homo religious کہ جب سے انسان نے عقل پائی ہے وہ مذہبی ہے، پہلا آدمی جس کو عقل ملی وہ مذہبی تھا اور پہلے تمام معاشرے مذہبی تھے۔ سوال یہ ہے کہ صرف مذہبی تھے؟ کہا نہیں، صرف مذہبی نہیں!

نمبر 2: Homo sapien was homo religious and tmonotheist کہتا ہے کہ Homo religious بھی تھا اور Monotheist بھی تھے۔ پہلے انسان تمام تر خدا پرست بھی تھے اور خدائے واحد کی پرستش کرتے تھے۔ No mythology was there آخر جہاں جہاں بھی انسان تھا وہاں خدا کے واحد کا تصور ہر وقت موجود تھا۔ میں نے اگر خدائے واحد کی پرستش میں کچھ وقت گزارا ہے تو یہاں میں یہ کہہ سکتا کہ میرے بچوں کو یہ پتہ نہ ہو گا کہ ان کا باپ کس طرح سوچتا تھا؟ یا مارا؟ اور اس طرح سوچتا تھا لہذا شروع سے لے کر آخر تک تمام انسان، یا آپ کے پڑوس میں (انڈیا) ایک رب کا ظہر رہتے ہیں۔ ہزار سال مسلمانوں کے ساتھ رہنے سے ان کو پتہ نہ ہو گا کہ خدا واحد ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا یہ ہوا ہی نہیں سبھی، اس زمین پر ایک بندہ بھی ایسا ہو نہیں سکتا کہ خدا کتنے ہیں اور مسالک کتنے ہیں۔ And they are strict to the versions of their parents, their families, their tribes خدا نے واحد پہ۔ لہذا یہ Rule out ہو جاتا ہے اور اس سے کوئی بندہ نہیں کہہ سکتا کہ اسے خدا کے بارے میں نہیں، علوم یا دینی طور پر غلط بات ہے۔

طالب علم اگر کوئی شخص یا قوم پہلے پیغمبروں کی تعلیمات کے مطابق صحیح زندگی بسر کرے

تو ان کی مذہبی حیثیت کیا ہوگی؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: جو اللہ کے پیغمبر ہوں گے انہوں نے وہی بات کی ہوگی

جو ہمارے پیغمبر کر گئے ہیں۔ آپ دیکھیں حضرت عیسیٰ کی ایک درخواست ہے اللہ کے حضور کہ اسے پروردگار جب تک میں زندہ تھا میں ان پہ گواہ تھا اور صاحبِ قیامت نے ان کو حق بات بتائی اور جب میں زندہ تھی سے گزر گیا، ان سے چاہا گیا اب ان کی شہادت تیرے حوالے ہے میرے حوالے نہیں ہے۔ یعنی ہر جگہ رانا چندرا کو پیغمبر مانیں، مگر سن کو مانیں تو ساری جگہ آپ ایک ہی چیز دیکھو گے کہ انہوں نے وہی Message دیا جو اللہ نے دیا ہے، خدا کے واحد کی پرستش کا۔ اس کا ایک چھوٹا سا ثبوت ہمیں وید انا میں ملتا ہے۔ وید انا کا پیغمبر منو ہے، جس کی کتاب قانون ہے سرتی۔ منو کا بیٹا اس سے پوچھتا ہے کہ بابا نہ ہما، شیوا اور وشنو یہ تین خدا ہیں تو اس نے کہا انہیں بیٹے، خدا واحد مطلق ہے۔ نہ ہما کی یہ دو صفات ہیں۔ آپ غور کریں بھگتی تحریک انڈیا میں شروع ہوئی تھی اور اس خوف سے شروع ہوئی تھی کہ انڈیا میں بے تھاں لوگ مسلمان ہونے شروع ہو گئے تھے۔ خاص کر شورا، چھوٹی قوموں کے لوگ، چندال یہ سارے انہوں نے یا کیا کہ سب سے بڑا جو پہلو ہے مسلمانوں کے پاس وہ خدا کے واحد ہے۔ So they brought their books back, they brought their scholars back. پر اپنی نگاہ کیا کہ وسائل ہم بھی خدا کے واحد تسلیم کرتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ بھگتی کی وجہ سے اسلام کی Rapid growth انڈیا میں رک گئی تھی۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ان کو چاہتا کہ ان کو بھی خدا کے واحد کی پرستش کا حکم تھا تو Why deliberately they chose to create, build and worship idols? میاں نے کچھ نہیں کیا۔

طالب علم فرض کریں سر ہم لوگ یہاں (انگلینڈ میں) رہ رہے ہیں اس ملک کے قانون سے کسی بھی قسم کے قانون سے ہم مذہبی تفاوت کی بنیاد پر ٹیکس سے بچ سکتے ہیں؟ پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: You can not دیکھو آپ ایک ایسے قانون کو بھی مانتے ہو جو اس نظام سے بالا ہے۔ آپ کے پاس اللہ کا قانون بھی موجود ہے۔ اس ملک کے پاس تو Dishonesty کی کوئی گنجائش موجود ہو سکتی ہے مگر اللہ کے پاس کوئی نہیں۔ اس لیے

Being a Muslim above everything you exercise a different law. (بطور مسلمان ہر چیز سے بالا آپ ایک قطعی مختلف قانون کی پاسداری کرتے ہو) میں آپ کو بتاؤں میرا بھائی امریکا میں تھا اور جب کبھی بھی امریکا کی بات ہوتی تو وہ تعریفوں کے ہل جانے لگتا تھا۔ وہ کہتا آپ مسلمان یہ قیود احق ہو۔ آپ لوگوں کو پتہ ہی نہیں ہے کہ امریکن کتنی اچھی قوم ہے کتنی بڑی قوم ہے۔ میں نے کہا! پلوا چا کسی وقت دیکھ لیں گے یہ ہیں کہ نہیں۔ اس نے کہا نہیں نہیں جب تک آپ یہاں آتے نہیں آپ کو پتہ نہیں لگ سکتا کہ یہ کتنی عظیم قومیں ہیں یہ غریبی تو میں۔ ایک دن نیویارک کی بجلی پلٹی گئی آٹھ گھنٹے ان اوقات کی رپورٹ یہ آئی کہ Billions لوٹ لے گئے اور شاید 200-250 لاکھ ماہاجر کے Cases ہوئے اور اس عرصہ میں اتنا ہنگامہ ہوا کہ نیویارک کی ساری پولیس سکتے میں آگئی۔ ہر جگہ لوٹ مار شروع ہو گئی تھی۔ اس مارے واقعہ میں ایک لطیفہ یہ تھا کہ کو ایک معزز اور شریف خاتون ایک آرٹ کی تصویر اٹھا کے بھاگ رہی تھی اس کو پولیس نے پکڑ لیا اور پوچھا یہ کیا؟ آپ اتنے شریف خاندان کی ہو اور اتنے اونچے منصب پہنچی ہو اور آپ یہ اٹھا کے کیوں بھاگ رہی ہو؟ اس نے کہا اس موقع ہی آتے مارتھا۔ اس نے کہا پہلے کب بجلی گئی تھی موقع ہی آتے مارتھا۔ میں نے پھر اپنے بھائی کو ایک بات کہی! تم پر ہوتا تو غبار چڑھا ہوا تھا شرافت مغرب کا اک سی رات میں چلا گیا۔ میں نے کہا ہمارے ہاں تو روز بجلی پلٹی جاتی ہے اور دو، دو، تین تین دن جاتی ہے پھر بھی یہ کچھ نہیں ہوتا جو ہاں ایک رات میں ہو گیا ہے۔ اور عرض کرو اگر کوئی مسلمان ہوتا اس Crisis میں، یہ تو آپ کہہ سکتے ہو کہ اگر اچھا مسلمان نہ ہوتا تو وہ بھی ویسی کچھ کرتا ہو کہ انہوں نے کیا۔ But if there would have been a real Muslim پڑتا۔ چنانچہ اس ملک میں بھی Normally ہم کہتے ہیں کہ مسائل کچھ اس طرح کے ہیں کہ اس کی اجازت نہیں ہو سکتی عمر انسانی پالا کی یا بہتہ علم جیسے ٹیکس چھانے کی بات ہے ہو سکتا ہے کہ کسی کی مہارت اس کو ایسا جواز مہیا کر دے کہ وہ دو چار سو یا ہزار پاؤنڈ ٹیکس چھالے ہم یہ سوال نہیں کرتے لیکن اگر جان بوجھ کر کوئی شخص جس کو پتہ ہے کہ یہ کار بے ایمانی ہے اور اس نے کی ہے تو He

would not be counted a good Muslim
He can stay as a good British citizen but not a good
Muslim

س اسلام میں جو سزاؤں کا تصور ہے وہ کیا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب میرا اس پر انشا باللہ تعالیٰ العزیز باقاعدہ ایک مختصر آ
جائے گا بہر حال سزا کا تعلق نفسیات مجرم کے ساتھ ہے اور اس پر میرا بھرپور تصور ہے
The psychology of Islamic punishment آجائے گا۔ میں آپ کو اس پر قصوری
Criminal is being میں سمجھا رہا ہوں کہ امریکہ اور یورپ میں considered to be as human
بندوبست کے۔ سائیکالوجسٹ بھیجے، Preachers بھیجے قید خانوں میں یہ سارا کچھ ہوا میرا کہنا
یہ ہے کہ I am also a petty thinker of philosophy and mine
claim is that law is never cosmetic سے نہیں بنتا۔ خوبصورتی
سے نہیں بنتا صرف اپنے رٹرننگ سے بنتا ہے۔ اگر تو امریکہ اور یورپ کے سارے قانون دان
مل کے انتہائی خوبصورت قوانین مرتب کریں جیسے انسان کا Regard کمزور، جیل میں عزت کرو
یہ سارے قوانین اپنی جگہ پہلین آپ دیکھو اگر Law is supposed to create a
lesser friction in the society اور اس قسم کے اقدامات کو روکنے کے لیے ہم
Compare کرتے ہیں کہ کس جگہ کا قانون کتنا پر اثر ہے۔ چنانچہ بے پناہ ہولیات کے باوجود
مجرموں کے ساتھ انتہائی حسن اخلاق برتنے کے باوجود ہم قسم کی رعایت دینے کے باوجود انتہائی
Highest crime امریکہ میں ہے ایک انتہائی معمولی اور فضول سے قبائلی اسلامی قانون کی
شکل میں جسے ہم مکمل Islamic Law نہیں کہتے تو سب سے کم گرائم ریٹ سعودی عرب
میں ہے۔ حالانکہ ہم ان کو Appreciate نہیں کرتے۔ As good muslim, we
know their fault مگر انہوں نے miner most میں اسلامک لاء اپنے ملک

میں نافذ کیا ہوا ہے۔ آج بھی اگر آپ Compare کر کے دیکھ لیں تو رزلٹ یہ آرہے ہیں کہ سب سے زیادہ کرائم ریٹ امریکہ کا اور سب سے کم ریٹ سعودیہ کا ہے۔ جس میں ایک Lesser correct concept of Islamic punishment is there اور اب فرض کریں آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اسلام کا لاء Determines پر نہیں Compensation پہ ہے۔ آپ دیکھ رہے ہو کہ ہاتھ کاٹنا بدنی مزا ہے، بڑائی بدی، بڑائی ظالمانہ مزا ہے، اس قانون کے ذریعے آپ کس کو Compensate کر رہے ہو؟ آپ چاہے اس سے پوچھیں جس کی ہتھی کا جینز چور لوٹ کے لے گئے تھے۔ Go and ask them what punishment do you require to be given to this criminal? آپ نے آپ کو اتنے بڑی Psychological and physical loss کے ساتھ آشنا کیا ہے وہ کبھی بھی موت سے کم نہیں مانیں گے۔ لیکن اسلام اس کو دوسرے طریقے سے ذلیل کرتا ہے کہ اس بندے نے ایک نیکی کو اتنا ہار کر دیا ہے اور We can not allow him to do so to the other family

طالب علم جس کا ہاتھ کٹ گیا جس کی نیکی؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: کون سی نیکی؟ اس کی نیکی کا یہ حق نہ تھا کہ اسے پہلے روکھی کہ یہ کام نہ کرو اس کی نیکی اس کے ہاتھ کریمیل پارہ ہے۔

طالب علم سرشیت کو پہلے Enlist کرنا چاہیے ایسی Environment جس میں

.....

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب ہاں It is only in Islam کیا آپ نے نہیں سنا جب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ وجہ کے سنا رہے ایک کتاب بھی بھوکا مر گیا تو اس کا وفد دارمتر جن خطاب ہوگا۔ جب ہم اسلام کی بات کرتے ہیں تو جمہوریت دوسرے تیسرے چھ نکات پر اکتھے نہیں ہو سکتے کوئی سسٹم آف تھاٹ اپنے اندر مداخلت برداشت نہیں کرتا۔ کیونکہ ہم ایک لمحے کے لیے بھی قبول نہیں کرتا کہ کوئی بوڑھا مافی Concept اس کے اندر آ جائے۔ جمہوریت برداشت کرتی

ہے؟ چھ ملک برباد کرو دیے ہیں جمہوریت نے، کوئی بھی نہیں کرتا اسی طرح اللہ کا قانون بھی اپنے اندر مداخلت برداشت نہیں کرتا اسی لیے خدا نے کہا ہے کہ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً" اگر اسلام میں داخل ہونا ہے تو پورے پورے ہو جاؤ۔ "وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ" (البقرہ: 208) شیطان کے اس میں احکامات مت داخل کرو۔ آپ جس دن پورا اسلام لاؤ گے اس دن کے سسٹم سمیت ہوں گے۔ ہمارے پاس نماز ہے یہ ہم ذاتی طور پر کرتے ہیں۔ روزے ہم ذاتی طور پر رکھتے ہیں مگر عداوتیں پوری اسلامی مملکت میں کوئی جنرل اسلام آؤ نہیں ہے۔ اس کو مانڈ کرنے کی کون کوشش کر رہا ہے۔ یہ بھی دیکھیں سب سے ان پڑھ بھاری سوسائٹی کا منہ ہے۔ وہ اس کو مانڈ کر رہے ہیں۔ ہم ان کو کس طرح بھروسہ کر سکتے ہیں۔ ملائیت اس کو مانڈ نہیں کر سکتی اس کو مانڈ کریں گے آپ سب۔ اگر آپ ذاتی چیزوں میں اتنی موثر رکھتے ہو MSc کرتے ہو، PHD کرتے ہو، Everything you do اگر ذاتی آپ مسلمان ہو تو؟ Don't you have the right؟ کہ اپنے مذہبی مسئلہ کو اپنی Commitment کو اچھی طرح سمجھو اور پھر ایک اجتماعی کوشش کریں ایک معتدل نظام کی۔ اسلام کے عداوت کوئی نظام معتدل نہیں ہے اور آپ ان شاء اللہ تعالیٰ العزیز اپنی مراد پائیں گے۔

طالب علم کسی اور سوال سے پہلے میں اسی Context میں ایک چیز کی تجویزی می مزید

وضاحت چاہتا ہوں، اسلام میں جمہوریت کو Propagate کرنے کے حوالے سے! پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب، اسلام میں جمہوریت ایڈوائس جتاوریہ والی جمہوریت نہیں ہے۔ اسلام کے نظام حکومت میں عوام بھی اپنا Right of question نہیں چھوڑتے جبکہ اس نظام میں آپ اپنا Right of question کسی اور کے حوالے کر دیتے ہو اپنے ممبرز کے، Elite کے حوالے کر دیتے ہو But in the systme of Islam اس قدر توازن اور براہمی ہے کہ اگر امیر المؤمنین حضرت عمرؓ بن خطاب ایک غلطی کریں گے تو ایک عام عورت بھی انھیں کرگر بیان پکڑ سکتی ہے چنانچہ احتساب جو ہے کسی بھی سسٹم کا، جمہوریت کا اور اسلام کا ایک بہت

بڑا اختلاف ہے کہ جمہوریت Elite کی یا Literate کی حکومت نہیں ہے یہ Down trodden کی ہے۔ Street man کی حکومت ہے۔ Street man Educated ہو سکتا ہے؟ آپ کے انگلینڈ میں تین دفعہ ہاؤس آف کامن نے Homosexuality کو Allow کر کے اوپر بھیجا تھا اور تین دفعہ Elite نے Reject کیا۔ House of lords نے Reject کیا۔ Under traditions they cannot refuse a bill جو تین دفعہ سے زیادہ آتا ہے۔ اب جو نیچے والا جمہور تھا اس نے پھر وہی قانون بھیج دیا چنانچہ یہ کوئی پراہا کھانا جتنے نہیں تھا جس نے اس لا۔ کو آگے بھیجا تھا وہ سب سے بڑے میں تھا اور آپ اس سے کتنی موراہی کی توقع رکھ سکتے ہو؟

حالِ علم کیا ہم ایران کی مثال دے سکتے ہیں جو وہاں دو ٹک کا سٹم جاسلام میں یہ کس قسم کا ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب اسلام میں چار طریقے انتخاب کے رائج ہیں اور پاروں طریقے دنیا میں بہت سارے لوگوں نے استعمال کئے ہیں۔ مثلاً جب حضرت ابو بکر صدیقؓ کا انتخاب ہوا وہ ایک Unquestionable انتخاب تھا۔ اس میں آرگومنٹ یہ سامنے آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اگر کوئی شخص Closest to the Prophet PBUH تھا جس کی IDs (آئی ڈیز) بالکل اسی طرح تھیں جس طرح رسول اللہ ﷺ کی تھیں۔ محبت اور عقیدت کا وہی عالم تھا، مادیات کا وہی شرف حاصل تھا ان کو بلکہ قرآن کہہ رہا ہے کہ "ثَنَانِي اَفْسِينِ اِذْ هَمَّا فِي الْغَارِ" (السوہ: 40) اور اس وقت ساری حقوق کو پہنچا کر حضرت ابو بکر صدیقؓ رسول اللہ ﷺ جیسے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا انتقال مبارک ہوا اور لوگوں کو صدمہ ہوا۔ They wanted somebody to be very, very close to the Prophet PBUH چنانچہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بیعت ہوئی تو کسی کو شبہ نہ تھا بلکہ واریئر ٹریبس (Warrior tribes) قریش اور انصار کے جنگجو قبیلے جنہوں نے تلواریں تک کھینچ لیں تھیں لیکن جب وہ چواگس سامنے آئی تو Everybody was agreed,

By the was no confusion حضرت ابو بکر صدیقؓ اس وقت جنگ لڑ رہے تھے۔
 end of his empire he was busy جنگ شروع ہو چکی تھی اور ان
 Hazret Abu Bakir RA knew لوگوں نے مدینے کو خطرے میں ڈال رکھا تھا
 that Hazret Umar RA had very good knowledge of the
 human being اور ان کو پتہ تھا کہ اس وقت عالم اسلام کو کوئی چیز سوت نہیں کرتی سوائے
 حضرت عمر بن خطابؓ کے چنانچہ انہوں نے اپنا سنگینی حق استعمال کیا (اور صرف انہوں نے نہیں
 استعمال کیا) حضرت ولیدؓ میں پر اہم مسعودؓ آف انڈینڈ لارڈ جیمز لین بہت کمزور تھا۔ ابھی جنگ ختم
 نہیں ہوئی تھی کہ وہ جیمز کو اتار کے چپ چل کر لے گئے۔ کیونکہ انہیں علم تھا کہ چپ چل جنگ سنبھال
 سکتا ہے۔ اور جس دن جنگ ختم ہوئی انہوں نے چپ چل کو اتار دیا۔ جرآن میں قومیں کوشش کرتی ہیں
 کہ اپنا بہترین ٹیلنٹ آگے لائیں۔ سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ کے علم میں تھا کہ اس جرآن میں
 اگر کوئی صورتحال کو سنبھال سکتا ہے تو وہ حضرت عمرؓ بن خطابؓ ہے چنانچہ He was
 nominated Caliph you see اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ نے اور
 حضرت ابو بکر صدیقؓ کے انتخاب نے یہ ثابت کر دیا کہ It was one of the most
 wonderful choice he made حضرت عمرؓ کے زمانے میں یہ صورت حال نہیں تھی
 حکومت Establish ہو چکی تھی۔ Now the things must be chosen -
 not by a single individual مشاورت سے چننا تھا امیدوار کو کسے گئے کتنے ہیں؟ وہ
 امیدوار سامنے آئے جناب حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ اور حضرت عثمان غنیؓ علیہ السلام
 He did not make a decision on his own, he made a committee اس کمیٹی
 کو یہ فرض سونپا گیا کہ They should acquire the opinion of the
 people اور اس وقت موجودہ نظام تو تھا نہیں مگر یہ Indirect democratic انتخاب تھا
 کہ لوگ جس کی زیادہ حمایت کریں گے اس کو آپ غلیظ بنا دیں اور لوگوں نے حضرت عثمان غنیؓ کو
 چنا آپ جانتے ہو کیوں؟ Irrespective of what happened in the

history of Islam people chose Usman RA for one reason. حضرت عمرؓ تخت تھے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ بھی تخت تھے۔ People just wanted to relax a bit نے کہا کہ اگر ہم نے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کو چن لیا تو وہ جو سخت گیری کی پالیسی ہے حضرت عمرؓ کی وہ جاری رہے گی۔ They chose a mild man انہوں نے یہ سوچ کر کہ حضرت عثمانؓ غنیؓ نرم ہیں بلکہ کچھ عرصہ کے لیے ہم ایک نرم خلیفہ رکھ لیں۔ یہ آپؐ سمجھ لیں کہ بنیادی Indirect جمہوریت کا انتخاب تھا۔ جب حضرت عثمانؓ غنیؓ کی شہادت ہوئی تو حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کے منت چن لائے گئے۔ تمام مسلم ورلڈ سے لوگ آئے ہوئے تھے اور بنی ہندوؤں کی جگہ تھی۔ All the people egypt, from Iraq, everybody was there انہوں نے سوچا اگر اس طرح چننا رہا تو سارا اسلام غرق نہ ہو جائے چنانچہ انہوں نے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کو چنا۔ یہ پاروں طریقے اب بھی موجود ہیں جو مرضی اختیار کرلو۔ یہ بھی مایہ نیشن ہوئی ہے (موجودہ حکومت کی طرف اشارہ) لیکن بدقسمتی سے یہ آپؐ کے ہاتھوں نہیں ہوئی بلکہ امریکہ کے ہاتھوں ہوئی ہے۔

طالب علم جیسے آپؐ نے کہا کہ بحران میں قومیں اپنا بہترین لیڈر چنتی ہے۔ اور پاکستان میں اس وقت ہماری زندگی کا بدترین بحرانی دور ہے۔ آپؐ کے خیال میں قوم کو کون سا لیڈر آگے آنا چاہیے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب میں تجھوڑا سا آپؐ سے اختلاف کروں گا کہ پاکستان پر اتنا سخت وقت نہیں ہے اور میں بھی اسی ملک میں رہتا ہوں اور مجھے بتا پتہ ہے کہ پاکستان پر کوئی ایسا سخت وقت نہیں ہے بلکہ پاکستان اس ملک سے بھی زیادہ محفوظ ہے جو اسے غیر محفوظ کہتا ہے۔ اگر آپؐ امریکہ کا مال دیکھو تو وہ پاکستان سے زیادہ زریں پذیر ہے۔ پاکستان سرحدی نقطہ نگاہ کے لحاظ سے بھی زیادہ محفوظ ہے۔ پیشہ ورانہ عسکری مہارت اتنی زیادہ ہے کہ دنیا Recommend کرتی ہے کہ اس وقت دنیا کی Strongest افواج میں پاکستان سر فہرست ہے۔ اس لیے میں نے تو پاکستان میں ایسا کوئی بحران نہیں دیکھا کہ میں کہہ سکوں

کہ پاکستان کمزور ہے یا غلبہ والا ہوا ہے۔

طالب علم: اسکا منگی (معاشرتی طور پر) سر؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب اب آگے اگر کسی قوم نے مروجہ پامنا ہے چند سالوں میں تو وہ پاکستان ہو سکتا ہے بلکہ آپ نے شاید پڑھ سوں کا بیان نہیں پڑھا جو کہ بہت سارے معیشت دانوں نے مل کے دیا ہے کہ Within ten years Pakistan will be among the top nineteen countries اور اس کی ایک خاص وجہ ہے۔

طالب علم: کوئی لیڈر آپ کی نظر میں ہے تو؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: لیڈر شپ تو اچھی برائی سب جگہ ہے لیکن اصل میں قائد اعظم محمد علی جناح کے بعد نہ تو ہمیں کوئی Statesman ملا ہے اور نہ ہر سیاست دان ملا ہے۔ لیکن ہمیں مدد کرنا چاہیے بھی نہیں۔ اس وقت سارا مسئلہ ایمان داری کا ہے۔ میرا خیال ہے کہ صرف میں ہی نہیں بلکہ پاکستان کے ستر سے اتنی فیصد لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر لوگ اچھی Competition run کر رہے ہیں ان میں سے صرف ایک بندہ ایمان دار ہے۔

س: وہ کون ہے؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: وہ آپ کو بھی پتہ ہوگا۔

س: ہم آپ سے سننا چاہتے ہیں؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب: جب خان صاحب نے اچھی شروع نہیں کیا تھا تو سب سے پہلے وہ میرے ساتھ گئے تھے اور میں نے جہلم تقریر کی تھی اور اس وقت شاید خان صاحب کے منہ سے دو چار لفظ بھی نہیں نکلتے تھے اور میں نے انہیں فورس یا کارخانہ میں آپ کو دیتا ہوں اور میری تقریر کے بعد آپ تقریر کرو۔ چنانچہ وہ جہلم میں بولے پھر میں ان کو میرے پورے کرتا ہوں تقریر کروائی۔ میرے جلسوں میں وہ Secondary speaker ہوتے تھے۔ جب میں تقریر کر کے جاتا تھا تو تھے میں ان کو کہتا تھا کہ پلاد اب آپ تقریر کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر تم تمہوں Logicall ہو جائیں اور لیڈرز سے ہم کوئی نہ دیا دے تو عقلی کی درخواست کرتے بھی نہیں کہ ہمارا

لیڈر رہا مفتی ہو یا انمازی ہو۔ پاکستان کی اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ہمارے بے بہا وسائل ہیں جو بھی Exploit بھی نہیں ہوئے۔ اگر صرف ایک Source پر حکم کریں تو پانچ سو برس تک ہمارا ایک Source ہی کافی ہے اور وہ ہے گوگل۔ ریکورڈنگ کے فن ٹرینین ڈالر کے سونے کو چھوڑ دیں۔ سوات کی سونے کی کان چھوڑ دیں۔ آپ جتنی کے گیس کے ذخائر کو بھی چھوڑ دیں صرف ایک Source ہمیں پانچ سو برس تک کافی ہے۔ People will just be shocked to know کہ پاکستان کو خداوند کریم نے کتنا سرمایہ دے رکھا ہے۔ میں تو پہلے ہی یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سرمایے کی حفاظت کی ہے اور ان بے ایمانوں کے ہاتھ نہیں لگا۔ اور ہم سب ایک ایماندار آدمی چاہتے ہیں۔ I am not defying Khan Sahib's any other quality but I know he is an honest man.

عالمِ علم ہم بھی Strong Believer ہیں کہ اللہ تعالیٰ اگلی کورنٹ اسی کی ہوگی مگر Majority کا کہنا ہے کہ اچھا بہت ہے ایماندار ہے لیکن He won't get enough seats

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب یہ لوگوں کا خیال ہے اور ہم بھی بہت پہلے دیکھ چکے ہیں کہ شہروں میں چوٹی اکثریت سے کامیاب ہو جائے مگر دیہات میں وہ اتنی اکثریت نہ حاصل کر پائے Even then we expect ہم تو اس کو زیادہ Weight نہیں دے رہے۔ اگر 35 فیصد بھی وہ نشستیں لے گیا تو شہروں میں وہ یہ کر لے گا۔ اس کے پاس Leverage ہو جائے گا پراٹھ مٹھ بننے کے لیے۔ قوموں کی زندگی بڑی لمبی ہے اور یہ ایک جوان آدمی ہے اور ہم Expect کرتے ہیں کہ اگر وہ سال دو سال Lose بھی کر جاتا ہے تو بھی اگلے وقت میں آکر He will be the prime minister of Pakistan ہے کہ پاکستان کی سیاست میں اگر کوئی Lower level پر ٹنگٹل ہے تو وہ ق لیگ ہے۔ پریول ہے اگر کوئی ٹنگٹل ہے تو عمران خان ہے۔ پراٹھ لکھ، درمیانے طبقے کو اہل کر رہا ہے اور یقیناً یہ طبقہ جب باہر نکلے گا تو خان صاحب جیت جائیں گے۔ مگر لوگ اور مکی

کوچے کے لیول پر میرا خیال ہے اور نظر بھی آ رہا ہے کہ پھر ق۔ لیگ جیتے گی۔ نوٹیں گئی دو جماعتیں، ن لیگ اور پیپلز پارٹی PPP still very, very sure کہ ہم اپنی بنیادی Strength سے اتریں گے، جو موجود ہے اگر وہ لے جاتے ہیں تو ایک جماعت Wash out ہو جائے گی اور وہ ن لیگ ہے۔ باقی پیپلز پارٹی، ق۔ لیگ اور خان صاحب لے جائیں گے۔

طالب علم کیا پاکستان میں تبدیلی صرف الیکشن سے ہی آئے گی؟

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب نہیں! (ہنستے ہوئے لہجہ) یہ ہے کہ پاکستان کسی سیاسی تبدیلی سے بنا تو نہیں ہے لیکن Throughout the history, Pakistan is made by military یہاں داخلہ بھی فوجیوں کا ہوا اور یہاں انجام بھی فوجیوں کا ہو گا۔ سلطان محمود آف غزنو سے لے کر قزاقوں کے امیرین مسلموں کے یہ علاقے جو ہیں فوجیوں کا ہی ان میں دخل رہا ہے۔

تمت بالخیر

Contact:

Prof.Ahmad Rafique Akhtar's official Website

www.alamaat.com

webmaster@alamaat.com

0300-6259706 / 0333-5843322



Rs.

www.alamaat.com



www.alamaat.com